بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرۃ العابدین

از

نذیر احمد دیوبندی

rekhta

۱۴۳	ذکر حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رضی اللہ عنہ
۱۴۴	ذکر حضرت شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد رضی اللہ عنہ
۱۴۵	جلد سوم در بیان سلسلہ سہروردیہ وکبرویہ عابدیہ
۱۴۵	ذکر حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ۔
۱۴۶	ذکر حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ۔
۱۴۶	ذکر حضرت ابو العباس احمد اسود دینوری رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ ابو محمد عمویہ رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
۱۴۷	ذکر حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی رض
۱۴۸	ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رضی اللہ عنہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ صدر الدین عارف رضی اللہ عنہ
۱۵۰	ذکر حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رضی اللہ عنہ
۱۵۱	ذکر حضرت مخدوم جہانیان بخاری رضی اللہ عنہ
۱۵۲	سلسلہ کبرویہ
۱۵۳	ذکر حضرت شیخ علی رودباری رضی اللہ عنہ
۱۵۳	ذکر حضرت ابو علی کاتب رضی اللہ عنہ
۱۵۳	ذکر حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ ابوبکر نساج رضی اللہ عنہ
۱۵۴	ذکر حضرت شیخ احمد غزالی رضی اللہ عنہ
۱۵۵	ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر رض

۱۵۵	ذکر حضرت شیخ عمار یاسر رضی اللہ عنہ
۱۵۶	ذکر حضرت نجم الدین کبری رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت شیخ احمد بابا کمال جندی رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت شیخ عطایا خالدی رضی اللہ عنہ
۱۵۷	ذکر حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی رضی اللہ عنہ
۱۵۸	ذکر حضرت شیخ حمید الدین سلطان التارکین رض
۱۵۹	جلد چہارم در بیان سلسلہ قادریہ مداریہ عابدیہ ومختصر کیفیت دیگر بزرگان
۱۵۹	ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔
۱۶۰	ذکر حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ
۱۶۰	ذکر حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ۔
۱۶۰	ذکر حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ
۱۶۱	ذکر حضرت موسی کاظم بن جعفر رضی اللہ عنہ
۱۶۱	ذکر حضرت امام علی بن موسی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	ذکر حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ
۱۶۲	ذکر حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ
۱۶۳	ذکر حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
۱۶۴	ذکر حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ
۱۶۵	ذکر حضرت عبد الواحد تمیمی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت ابو الفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری رضی اللہ عنہ

۱۶۶	ذکر حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی رضی اللہ عنہ
۱۶۶	ذکر حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
۱۶۸	ذکر حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاق رضی اللہ عنہ
۱۶۹	ذکر حضرت سید احمد ابو صالح رضی اللہ عنہ
۱۷۰	ذکر حضرت سید ابو محمد ابو النصر محی الدین ثانی رض
۱۷۱	ذکر حضرت میر سید علی رضی اللہ عنہ
۱۷۲	ذکر حضرت سید شاہ موسی قادری رضی اللہ عنہ
۱۷۲	ذکر حضرت میر سید حسن شاہ رضی اللہ عنہ
۱۷۳	ذکر حضرت میر سید احمد جیلانی رضی اللہ عنہ
۱۷۳	ذکر حضرت شیخ بہاؤ الدین شطاری رضی اللہ عنہ
۱۷۴	ذکر حضرت سید ابراہیم ایرجی رضی اللہ عنہ۔
۱۷۵	ذکر حضرت مخدوم شیخ بہکاری رضی اللہ عنہ
۱۷۷	ذکر حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا رض
۱۷۸	ذکر حضرت شاہ جمال اولیا کڑوی رضی اللہ عنہ
۱۷۹	ذکر حضرت میر سید محمد ترمذی رضی اللہ عنہ
۱۸۱	ذکر حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رضی اللہ عنہ
۱۸۳	ذکر حضرت شیخ محمد یحیی المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی رض
۱۸۴	ذکر حضرت حاجی شاہ محمد فاخر رضی اللہ عنہ۔
۱۸۷	ذکر حضرت شاہ بدر الدین اوحد رضی اللہ عنہ
۱۸۸	ذکر حضرت شاہ غلام جیلانی زنگی رضی اللہ عنہ

۱۹۱	ذکر حضرت مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۱	ذکر حضرت شاہ راج خانصاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۳	دیگر سلسلہ قادریہ عابدیہ
۱۹۵	ذکر حضرت شاہ محمد امام صاحب رضی اللہ عنہ
۱۹۶	ذکر حضرت شیخ بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ
۱۹۷	بیان چہار پیر ہفت گروہ وچہاردہ خانوادہ
۲۰۳	بیان مراتب اولیاء اللہ
۲۰۴	بیان تصوف
۲۴۳	مختصر کیفیت متقدمین۔
۲۵۱	دیگر بزرگان سلسلہ چشتیہ
۲۵۹	دیگر بزرگان سلسلہ نقشبندیہ
۲۶۴	دیگر بزرگان سلسلہ سہروردیہ
۲۶۷	دیگر بزرگان سلسلہ قادریہ
۲۷۸	دیگر بزرگان متفرق
۲۸۶	بیان وفات بعض مجذوب
۲۸۸	بیان وفات بعض نساء عالیمرتبہ
۲۸۸	بیان دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۸۹	مختصر کیفیت بعض عالیمرتبہ
۲۹۱	شجرہ ہر چہار خاندان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اے خدا اے خالقِ ہر دو جہان / اے خدا اے مالکِ کون و مکان

ہو سکے تعریف مجھ سے کب تیری / کبریا ہے شان تیری اور غنی

کوئی قدرت میں ترا ہمسر نہیں / قادرِ مطلق تو ہی ہے بالیقیں

ابتدا و انتہا تیری نہیں / تو ہی تھا اور ہے تو رب العالمین

علم ہر ذرہ پہ تیرا ہے محیط / تجھ پہ ظاہر ہیں مرکب اور بسیط

ہے تو ہی سب جزو و کل میں جلوہ گر / گو ان آنکھوں سے نہیں آتا نظر

تجھ سے قایم سب ہیں اور تو سب میں ہے / تو ہی ہر مقصد میں ہر مطلب میں ہے

جزو سے تا کل تیرے ہی کام ہیں / حضرتِ انسان یونہیں بدنام ہیں

آفریں ہے آفریں اے کردگار / ایسا پوشیدہ ہے اور یوں آشکار

الغرض سب کچھ کیا پھر ہے غیر / تو ہی تو ہے بس فقط باقی بخیر

حمد سے عاجز ہوں جب اجرام پاک / کر سکے تعریف کیا ایک مشت خاک

نعت احمد صاحبِ لولاک کا / اور تمامی اولیائے پاک کا

معرفت اپنی تو کر مجھ پر عیان / منکشف کر مجھ پہ اسرارِ نہان

کر مرے سینہ کو پر اسرار سے / اور وہ ہوں اسرار پر انوار سے

کر مری امداد اے ربّ العلا / تا کروں تحریر ذکرِ اولیا

پیر بھائی میرے دین کے رہنما / عارفِ مقبول تھے وہ باخدا

نام نامی جن کا انور شاہ ہے / مرتبے سے جن کے تو آگاہ ہے

مجھ سے فرمایا انہیں نے بارہا / کیوں نہیں لکھتا تو ذکرِ اولیا

ہے فقط تعمیل حکمِ پیر جی / کب لیاقت مجھ میں ہے تحریر کی

میں کہاں اور کام یہ مشکل کہاں / میں بھلا اس کام کے قابل کہاں

ہاں مگر امداد سے تیری ضرور / ہے مجھے امید اے ربِّ غفور

کرتا ہوں تیرے بھروسہ پر یہ کام / پائے یہ با حسن و خوبی اختتام

یا وسیع تیری رحمت ہے وسیع / سن لے میری التجائیں یا سمیع

ہے مرا مرشد امام العارفین / ہے مرا مرشد امام السالکین

ہند میں روشن ہے مثلِ آفتاب / ہو رہا ہے اک زمانہ فیضیاب

کیا کہوں کیسے ہیں میرے دستگیر / شاہ ہیں شاہوں کے اور پیروں کے پیر

التجا میری یہ ہے اے کردگار / فیض کو مرشد کے رکھ تو برقرار

اور میرے ماں باپ کو بھی اے خدا / جنت الفردوس میں رکھنا سدا

اے خدا اے بادشاہ دادگر / اپنی رحمت سے مجھے بھی شاد کر

تجھ سے ہی حاجت رکھوں اے کردگار / ہوں نہ دنیا میں کسی سے خواستگار

اپنی ہی الفت میں رکھنا مجھ کو تو / تا نظر بھٹکے نہ میری کو بکو

اور میری اولاد کو بھی اے خدا / فضل سے رکھ اپنے خوش خرم سدا

رحم سے کر علم و حلم ان کو عطا / باعمل ہوں متقی ہوں اولیا

شرک و بدعت کفر سے انکو بچا / ہو نہ قابو نفس اور شیطان کا

اے خدا اے خالقِ دنیا و دیں	اُن کو دینا رتبۂ حق الیقین
اے خدا اے مالکِ ہر دو جہاں	ہر بلا سے اُن کو دے امن و اماں
اے خدا اے دستگیرِ بے کساں	رزق کافی اُن کو دے تو بیگماں
رزق دیتا ہے تو سب کو بیحساب	ذات ہے تیری جہاں میں لاجواب
اے خدا خلاقِ ذاتِ نورِ عین	دیکھیو اُن کو صفاتِ نورِ عین
التجا ہے یہ بھی میری اے خدا	آل کو مرشد کی خوش رکھنا سدا
اور میرے بھائی بھی اے پروردگار	شاد اور خرم رہیں لیل و نہار
اور میرے احباب جو ہیں اے خدا	خرم و خوش رکھ انہیں بھی تو سدا
دوست جو میرے ہیں اُنکو شاد رکھ	اور اعدا کو میرے آباد رکھ

ختم کر بس اب دعا کو اے نذیر
ہیں تجھے حالات بھی لکھنے کثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد و ثنا کے کہ جسکی ذات کا حجاب اوسی کا نور ہے اور جسکی وجہ کا نقاب اور پردہ اوسی کا کمال ظہور ہے نہیں نہیں دیدہ ہائے ناقص کا قصور ہے۔ خاکسار نذیر احمد دیوبندی[1] ابن شیخ امام الدین بن خواجہ بخش بن مخدوم بخش بن محمد بخش بن محمد طاہر بن محمد فاضل بن شیخ عبدالحکیم بن عبداللہ بن قاضی مبارک بن محمد قاسم بن حسین الدین بن قاضی ادریس بن قاضی محمد حسن ابوالہاشم بن قاضی فضل اللہ بن خواجہ محمد ابوالوفا بن عبدالصمد بن حسین بن عبدالرزاق بن عبدالحکیم بن محمد حسن بن عبداللہ حرمانی بن عبدالرحمن الثانی گازرونی بن عبدالعزیز

[1] دیوبند قصبہ ہے ضلع سہارنپور میں۔

ثالث بن خالد بن ولید بن عبدالعزیز الثانی بن عبدالرحمن اکبر بن عبداللہ ثانی بن عبدالعزیز بن عبدالکبیر بن عمر اکبر بن امیر المومنین حضرت عثمان غنی رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتا ہے کہ حضرت محمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے حالات آج تک کسی نے نہ لکھے تھے فقط اکثر بزرگون کی زبانی سے جاتے تھے احقر کا بہت عرصہ سے یہ خیال تھا کہ یہ حالات اگر تحریر ہو جاوین تو بہتر ہے کیونکہ اسوقت تک تو حالات بزرگون کو یاد ہیں مگر خدا نخواستہ بحالت عدم موجودگی ان بزرگوں کے یہ بھی نہ رہینگے اور گم ہو جاوینگے چونکہ اپنے اندر تحریر کی لیاقت نہ دیکھتا تھا اس لئے اکثر بزرگون کی خدمت میں واسطے لکھنے کے عرض کیا گیا اور اپنا عذر ناقابلیت بھی پیش کیا۔ مگر افسوس ناکام رہا ایکروز احقر نے انکی نسبت پیرجی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا آپنے فرمایا کہ جسطرح تو نے اپنے تمام سلسلون کے شجرے نظم و نثر کرکے بکوشش تمام چھپوائے ہیں ان حالات کو بھی تو ہی جمع کر اور خوشی بھی یہ ہے کہ تو ہی لکھے تو بہتر ہے تب تو میں خاموش ہو گیا اور بمقتضائے المامور معذور حالات جمع کرنا شروع کئے اور حتی الوسع اختصار و اعتبار پر نظر رکھی تاکہ موجودہ زمانہ کے مختصر پسند نکتہ چین طبیعتون کو ناگوار نہ ہو اب بفضلہ تعالیٰ تمام حالات و دیگر حالات اور مضامین جو وقتاً فوقتاً احباب سے فرمایش ہوتے رہے پورے ہو گئے ہیں اور چونکہ اس تمام مجموعہ کی ترتیب اور اشاعت کا اہتمام پیر و مرشد مظہر انوار الٰہی مورد تجلیات نامتناہی حضرت مولانا حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عہد فیض مہد میں ہوا تھا اس لئے اس مجموعہ کا نام تذکرۃ العابدین امداد العارفین رکھا گیا یہ کتاب مشتمل بر حالات و کرامات بزرگان سلسلہ وار چشتیہ صابریہ و نظامیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و قادریہ و مداریہ مشتمل بر ذکر تیرہ سو اٹھارہ اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے۔ اس کتاب کو چہار جلد پر تقسیم کیا ہے۔ جلد اول میں حالات سلسلہ وار خاندان چشتیہ صابریہ و نظامیہ اور انکے خلفاء کی مختصر کیفیت و سنہ وفات و پیدایش و جائے مزار بزرگان بتایا ہے جلد دویم میں حالات نقشبندیہ سلسلہ وار لکھے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ خلیفہ اول کے وقت میں اسقدر ملک اور خلیفہ دویم کے وقت میں یہ ملک اور خلیفہ سویم کے وقت اسقدر

ملک اور فلان فلان بادشاہ اسلام کے وقت میں یہ یہ ملک فتح ہوئے اور اب مسلمان کہاں کہاں آباد ہیں اور کس کس ذریعہ سے وہاں پہنچے تمام تواریخوں کا لُب لُباب بھر اسی جلد میں تمام کتب نقشبندیہ و تمام اصطلاحات بزرگان بیان کئے گئے اور وحدۃ الوجود و شہود کا بھی فرق بتایا ہے جلد سوئم میں حالات سلسلہ وار سہروردیہ و کبرایہ کے بیان کئے گئے اور تفاوت کسب طریقت کا بھی بیان ہے۔ جلد چہارم حالات سلسلہ وار قادریہ و مداریہ کے لکھے گئے اور جو کتب ہائے احقر کی نظر سے گذریں انکے نام بھی درج کتاب ہیں اور پھر چہار پیر و ہفت گروہ چودہ خانوادہ کی اصلیت اور ان بزرگونکا زمانہ کہ کس کس سنہ تک تھے اور اب کس قدر گروہ ہیں اور کس کس بزرگان کے سلسلہ اور نام سے مشہور ہیں اور انکا زمانہ اور ہر ایک گروہ کا برتاؤ بیان کیا گیا ہے اور اسکے بعد اولیاء اللہ کے مراتب کہ کیا کیا اور کتنے کتنے مراتب ہوتے ہیں اور کیا کیا کام اُنکی سپرد ہوتا ہے اور ان مراتب اور درجوں کو کیونکر پہنچتے ہیں سلوک کا پورا طریق لکھا گیا ہے۔ اور مختصر کیفیت دیگر بزرگان کی بھی درج کی ہے جو اکثر صاحب سلسلونکو تاریخ وصال بزرگان کی تلاش ہوا کرتی ہے۔ اور وہ بھی سلسلہ وار ہے اب یہ التماس ہے کہ جو صاحب بوقت معائنہ کچھ سہو یا غلطی ملاحظہ فرماویں تو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان پر توجہ فرماکر اعتراض سے معاف اور اصلاح سے ممنون اور دعا سے یاد فرماویں فقط۔

جلد اول

دربیان سلسلہ چشتیہ نظامیہ و صابریہ قدوسیہ عابدیہ

آمدم بر سر مطلب

اے کارساز قبلۂ حاجات کبریا
آغاز کردہ ام تو رسانش بانتہا

خاتم المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضور علیہ السلام

کے حالات اور معاملات کو اس رسالہ میں لکھنا ایسا ہے جیسے دریا کو کوزہ مین بند کرنا بجز اسکے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور کیا عرض کیا جائے۔ نسب حضرت سید عالم و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے اور اسم شریف والدہ ماجدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بقول معتبر بعد صبح صادق پیش طلوع آفتاب روز دوشنبہ ربیع الاول سال فیل میں ہوئی اور ابتدائے نزول وحی اکثر محدثین کے قول سے روز دوشنبہ ۱۷ ربیع الاول ولادت سے ۴۱ سال بعد ہوئی معراج آنحضرت کو شب ۲۷ ماہ رجب بعثت پر اور نبوت سے بارہویں سال ہوئی ہجرت آنحضرت کی ۵۳ سال گذرنے کے بعد ۲۷ ماہ صفر روز دوشنبہ کو ہوئی مدت اقامت مدینہ منورہ دس سال وفات شریف آنحضرت کی روز دوشنبہ بارہویں ربیع الاول وقت چاشت ہجرت سے گیارہویں سال میں ہوئی اور بعض اقوال میں دوم ماہ مذکور میں ہوئی۔ دوشنبہ کے روز کو بہت فضیلت ہے کہ اسی دن آپ پیدا ہوئے اور اسی دن وحی اتری اسی دن مکہ سے ہجرت کی اسی روز مدینہ میں داخل ہوئے اسی روز وفات پائی عمر شریف ۶۳ سال اور بموجب بعض قول ۶۵ سال یا ساٹھ یا ساڑھ سال تھی مگر قول اول صحیح ہے وقت دفن آنحضرت شب چہار شنبہ یا اگلی فجر روز سہ شنبہ تمام قد منورہ مدینہ طیبہ حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔ سلسلے علم باطن دو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشہور ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

قطعہ

ذات رسول پاک کا کیا وصف ہو سکے	تھے آپ عین مظہر اوصاف ذات ہو
حال حیات میں بھی ہے محو ذات حق	بعد از وفات بھی ہوا سال وفات ہو

ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وکنیت آپکی ابوالحسن اور خطاب

ابوتراب اور لقب مرتضےٰ اور نام مبارک علی ابن ابی طالب بن عبدالمطلب اور نام والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہے ولادت آپ کی خانہ کعبہ کے درمیان روز جمعہ ۱۳ رجب واقعہ فیل سے تیس برس بعد ہوئی لڑکوں میں سب سے پہلے آپ ایمان لائے سال ۳۵ و یا ۳۰ ہجری میں خلافت پر جلوس فرمایا پانچ برس تین ماہ اور بعض کے نزدیک چار برس ۹ ماہ ارکان شریعت مستحکم کرکے دوشنبہ کی رات تاریخ اور ماہ رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری اور بعض کے نزدیک ۲۱ ماہ مذکور کو وفات ہوئی عمر شریف ۶۳ و یا ۶۵ برس کی تھی اور نقش نگین آپکا الملک للّٰہ اور قبر شریف نجف اشرف میں ہے اور زاہد پاک تاریخ وفات ہے۔ آپکے چہار سلسلے باطنی مشہور ہیں حضرت حسن بصری بن ابوالحسن و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت کمیل ابن زیاد وفات سنہ ۸۰ ہجری۔ اور بعض خواجہ اویس قرنی اور قاضی ابوالمقدام سریج بن ہانی ابن زید الحارثی کو بھی کہتے ہیں وفات سنہ ۴۳ ہجری رضی اللہ عنہم۔

ذکر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نام شریف آپ کا حسن اور کنیت ابوسعید ابو محمد آپکے والد ماجد کا نام ابوالحسن تھا اور آپکی والدہ ماجدہ کا نام خیرہ تھا آپ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ کو حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے انھوں نے فرمایا اس کا نام حسن رکھو نیک رو ہے آپ کی والدہ شریفہ قرابت قریبہ حضرت ام المومنین ام سلمہ حرم محترم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہیں ایک روز آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف تھیں آپنے دودھ نہیں پایا تھا اسلئے روتے تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا پستان مبارک آپکے منہ میں دیا چند قطرے دودھ کے نکلے چندیں ہزار برکات و کرامات خدا تعالےٰ نے اُس دودھ کی برکت سے آپکو عطا فرمائیں اور آپنے ایکسو تیئیس صحابہ کرام کو دیکھا علوم ظاہری و باطنی میں کوئی آپکا نظیر نہ تھا یہ اکثر سلوک کی کتابوں میں مذکور ہے کہ آپنے خلافت کا خرقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک سے پہنا اہل حق کے نزدیک یہی صحیح ہے اور حضرت امام حسن اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحبت تھی جب آپکی وفات ہوئی آواز غیب سے آئی ان اللہ اصطفےٰ آدم و نوحاً وآل ابراہیم وآل حسن حضرت کے پانچ خلیفہ اکمل و افضل تھے۔ اول شیخ عبدالواحد بن زید رضہ و ابن زرین رحہ و شیخ حبیب عجمی رحہ و شیخ عتبہ ابن العلام رحہ وفات سنہ ۱۶۷ ہجری و محمد واسع رضہ وفات سنہ ۱۲۷ھ اور علاوہ انکے اور بھی تھے مثل رابع بصری وغیرہ رضی اللہ عنہم آپکی وفات شریف غرہ ماہ رجب میں اور بعض کے نزدیک ۴ ماہ محرم سنہ ۱۱۱ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی نواسی برس کی ہوئی قبر شریف حضور پرنور کی بصرہ میں ہے۔ قطب ۱۱۱ آپکی تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد بن زید رضی اللہ عنہ آپنے خرقہ خلافت حضرت حسن البصری رضی اللہ عنہ سے پہنا اور آپ خلیفہ اعظم ہیں ارادت سے پہلے چالیس برس مجاہدہ کیا اور ہمیشہ صایم رہتے تھے اور تین لقمے سے زیادہ نہ کھاتے تھے آپ ریاضت میں بے نظیر وقت تھے آپنے خواجہ کمیل بن زیاد کے ہاتھ سے بھی خرقہ خلافت پہنا۔ کہتے ہیں کہ کسب دانش حضرت امیرالمومنین حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا نقل ہے کہ جب آپکی رحلت کا وقت قریب پہونچا تو وہ وقت نماز کا تھا آپ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اُٹھ سکتے اور کوئی خادم بھی اُس وقت موجود نہ تھا آپنے دعا کی اُٹھ کھڑے ہوئے وضو کیا نماز پڑھی پھر انتقال فرمایا۔ وفات آپکی ۲۷ ماہ صفر سنہ ۱۷۷ھ میں اور ایک روایت میں سنہ ۱۷۶ھ میں مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔ تاریخ وفات امام عبد واحد ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ فضیل بن عیاض و خواجہ ابوالفضل بن زرین وفات سنہ ۱۸۰ ہجری و خواجہ یعقوب سوسے وفات سنہ ۱۹۴ھ رضی اللہ عنہم۔

ذکر حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہم بعضے آپکو ابوعلی فضیل اور بعضے ابوالفیض فضیل کہتے ہیں آپ سمرقند میں پیدا ہوئے اور خراسان میں نشوونما پایا آپنے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے ہاتھ سے پہنا علم تفسیر و حدیث میں بیعدیل تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ کامل نہیں ہوتا ایمان بندہ کا جبتک کہ ادا کرے اُس چیز کو کہ فرض کی اللہ تعالےٰ نے اُس بندہ پر اور پرہیز کرے اُس چیز سے کہ حرام کی اللہ تعالےٰ نے اُس بندہ پر اور راضی ہو

اُس چیز سے کہ ہمت کی ہے حق تعالےٰ نے واسطے اوسکے پس اُس سے ڈرے باوجود ادائے فرایض اور اجتناب نواہی اور راضی ہوئے قضا پر اور ڈرے اِس سے کہ کامل نہ کرے ایمان کو اور قبول نہ کرے خدا تعالےٰ اِن تمام عملون کو اور فرمایا کرتے کہ توکل یہ ہے کہ بغیر اللہ جل شانہٗ کے کسی سے اُمید نہ رکھے ظاہر و باطن میں اور فقیر اور خدا دوست وہ ہے کہ خاموش رہے چاہے اُسکو دوست حق کہیں یا کافر۔ آپکے پانچ خلیفہ تھے حضرت سلطان ابراہیم ادہم و شیخ محمد بن یزید الشیرازی وفات ۲۶۲ھ ہجری و خواجہ بشر حافی وفات ۲۲۷ھ ہجری و حضرت شیخ ابی رجاء العطاردی وفات ۲۲۴ھ ہجری و خواجہ عبد اللہ سیاری وفات ۲۱۶ھ ہجری قدس اللہ سرہم وفات شریف آپکی ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مرقد منور آپکا مکہ معظمہ قریب روضہ مقدسہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو اسحٰق اور نسب آپکا ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور بن ناصر بلخی فاروقی آپ ابنائے ملوک بلخ سے ہیں حوالی تواریخ ایک روز شکار کے لئے باہر تشریف لے گئے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم تجھکو اِس کام کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے یہ سُنکر آگاہ ہوئے آخر کار سلطنت چھوڑ طریقت میں قدم رکھا مکہ شریف چلے گئے وہان سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحبت تھی اور اپنے خرقہ خلافت حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے پایا بعد کو امام باقر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے مشرف ہوئے آپکے دو خلیفہ تھے حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی و خواجہ شقیق بلخی وفات ۲۶۲ھ ہجری قدس اللہ اسرارہما وفات میں اور قبر میں آپکی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وفات آپکی شام میں ۱۶۱ھ یا ۱۶۲ھ ہجری غرہ ماہ شوال ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۶ جمادی الاول ۱۶۱ھ یا ۱۶۶ھ ہجری و یا ۱۶۲ھ ہجری ہے ایسے ہی قبر میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بغداد امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں اور بعض شام میں قریب قبر حضرت لوط علیہ السلام کے اور بعض مدینہ منورہ میں اور بعض جنت المعلےٰ متصل روضہ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا کے ہے اور یہ اختلاف

اسوجہ سے ہوا کہ آپ آخیر میں نظر سے غائب ہو گئے تھے احقر کو یہ معلوم ہوا ہے کہ قبر شریف آپکی شام میں قریب قبر حضرت لوط علیہ السلام کے ہے اور مکہ معظمہ میں جو مشہور ہے وہ آپکے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں جو مشہور ہے وہ دوسرے ابراہیم ہیں کہ آپکا اور اُنکا قریب زمانہ تھا اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ مزار حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ کا مزار ہے چونکہ آپکا آخیر اور حضرت ممشاد علو دینوری رضی اللہ عنہ کا آخیر ایک سا گذرا ہے اسواسطے لوگ غلطی سے کہتے ہیں کہ آپکی کرامتیں بہت مشہور ہیں تاریخ وفات آپکی زاہد امام اصفیا ہے۔

ذکر حضرت خواجہ سدید الدین خدیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ آپ صاحب تصانیف ہیں علم سلوک میں آپ صاحب پرہیز و زہد میں بے نظیر تھے آپکا قول تھا کہ درویش کی غذا ذکر لا الہ الا اللہ ہے آپ ہمیشہ گریہ کرتے رہتے تھے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کیون اتنا گریہ کرتے ہیں فرمایا میں نہیں جانتا کو نسے فرقہ میں ہوں وفات آپ کی ۱۴ شوال ۲۵۲ھ ہجری میں ہوئی قطب الزماں بود تاریخ ہے مزار شریف آپکا بصرہ میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ امین الدین ابی ہبیرہ بصری خلیفہ اعظم حضرت خواجہ سدید الدین خدیفہ مرعشی رضی اللہ عنہ آپ مقتدائے علمائے اور اولیاء سے تھے۔ آپ وجہ حلال سے قوت حاصل کرتے اور فتوح اہل دول قبول نہ کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ درویش کو درم و دینار سے کیا نسبت فقر و فاقہ و شکستگی حال حال چاہئے اگر یہ نہ ہو تو وہ لایق درویشی نہیں۔ وفات آپکی ۷ ماہ شوال ۲۸۷ھ کو ہوئی عمر شریف آپکی ایکسو بیس سال اور ایک روایت میں ایکسو تیس کی ہوئی۔ مزار شریف بصرہ میں ہے۔ زاہد کریم تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری خلیفہ حضرت امین الدین ابی ہبیرہ بصری رضی اللہ عنہ آپ ریاضات اور مکاشفات میں ایک شان عظیم رکھتے تھے اور اپنی زندگی میں کبھی دن کو نہ کھایا اور نہ پیا جب آپ رات کو دودھ پیتے دن کو نہ پی تے آپکی اصل دینور ہے بغداد میں نشو و نما پاکر خرقہ خلافت پہنا آپکے تین خلیفہ تھے حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی و شیخ ابو عامر وفات ۲۹۸ھ ہجری و شیخ احمد اسود دینوری

قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ ہجری کو ہوئی قدوۃ الاولیا حق بودہ تاریخ وفات ہے مزار شریف کا کچھ پتہ کسی نے نہیں لکھا نقل ہے کہ آپ نظر سے غائب ہوگئے تھے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رضی اللہ عنہ آپ کشف وکرامات میں ایک شان بلند رکھتے تھے جب خواجہ مشاد علو دینوری کی خدمت میں پہونچے حضرت خواجہ نے اسم مبارک آپکا پوچھا عرض کیا ابو اسحاق شامی ہے فرمایا آج سے تجکو ابو اسحاق چشتی کہیں گے تعلیم کے بعد خرقہ خلافت پہنایا اور چشت کو روانہ کیا اُسی روز سے خواجگان چشت مشہور ہوئے اگر آپ سفر کرتے تو طرفۃ العین میں پہونچ جاتے اور اگر صورت کسی دنیا دار کی دیکھتے تو فرماتے کہ گناہ ہوا وفات آپکی ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجری کو ہوئی اور مرقد منورہ آپ کا عکہ بلاد شام میں ہے۔ قطب الواصلین تاریخ وفات ہے

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی احمد فرسانہ چشتی خلیفہ اعظم حضرت خواجہ ابی اسحاق شامی رضی اللہ عنہ والد ماجد آپکے سلطان فرسانہ شہزادے چشت امیران ولایت سے تھے تیس برس آپنے خواب نہیں کیا اور بیس برس سوائے ضرورت کے وضو نہیں ٹوٹا کبھی سیر ہوکر کھایا نہ پیا جب تین چار فاقے ہوجاتے شکرانہ ادا کرتے کسی پر اظہار نہ کرتے اور سات روز بعد افطار کرتے بعد نماز تہجد کے یہ دعا کرتے کہ الٰہی عاصیان اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشدے آواز آتی اے احمد دعا تیری ہمنے قبول کی۔ اور ہزار گنہگار امت کے بخشے اُن کو تیری برابر جنت میں لاونگا آپکی عمر شریف ۹۵ برس کی تھی وفات آپکی غرہ یا ۳۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ ہجری میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے تاریخ قطب العارفین ہے

ذکر۔ حضرت خواجہ ابی محمد بن ابی احمد چشتی رضی اللہ عنہ آپنے خرقہ خلافت کا اپنے باپ خواجہ ابی احمد چشتی کے ہاتھ سے پہنا اور غزوہ سومنات میں آپ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تھے آپ کے قدموں کی برکت سے فتح ہوئی آپ ایک روز دجلہ پر بیٹھے ہوئے اپنا خرقہ سی رہے تھے۔ کہ خلیفہ کا بیٹا آپہونچا گھوڑے سے اُتر تعظیم بجا لاکر ادب سے بیٹھ گیا آپنے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ایک بوڑھی عورت کسی بادشاہ کے ملک میں فاقہ سے سوئے تو روز قیامت اُس بادشاہ کی دامنگیر ہوگی جب خداوند تعالےٰ نے تمکو ملک اور بادشاہت عطا کی اور فقیر اور محتاج

[1] شہر چشت خراسان میں ہے ۱۲ م

اُس میں رہتے ہیں ایسا نہو تو غفلت کے ساتھ کام کرے اور کل کو شرمندہ ہو جب آپنے نصیحت تمام کی خلیفہ کے بیٹے نے کچھ نقد اور جنس منگایا اور حضور میں پیش کیا آپنے تبسم کرکے فرمایا کہ اے شہزادہ ہمارے خواجگان میں سے کسی نے قبول نہیں کیا میں بھی قبول نہیں کرتا ہمکو فقر کی دولت ملک سلیمان سے بہتر ہے خلیفہ کے بیٹے نے کمال درجہ کی التجا کی آپنے فرمایا خداوند کریم نے غیب کے خزانے اپنے بندوں پر کھول رکھے ہیں کسی کے مال کی حاجت نہیں رکھتے اُسیوقت دیکھا تو دجلہ کی مچھلیوں کے منہ میں دینار و زر تھا اور سب نے سر باہر نکال رکھا تھا خلیفہ کا بیٹا حیران ہوگیا اور آپکے قدموں پر گر پڑا تھوڑی دیر کے بعد رخصت ہوکر چلا گیا آپنے اُسکے مال سے کچھ نہ لیا عمر آپکی ستر برس کی ہوئی آپکے تین خلیفہ تھے حضرت ناصر الدین خواجہ ابی یوسف و محمد کاکو وفات سنہ ۴۲۹ ہجری و حضرت استاد مردان وفات سنہ ۴۱۱ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۴۔ ربیع الثانی سنہ ۴۱۱ ویا سنہ ۴۱۱ ہجری ویا سنہ ۴۲۱ ہجری میں ہوئی تاریخ امام برحق بود ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپ سید صحیح النسب حسینی و چشتی ہیں خرقہ خلافت آپنے اپنے ماموں خواجہ ابی محمد چشتی سے پہنا آپ ریاضت و مجاہدہ میں بے نظیر تھے بعد وفات خواجہ آپ مسند ارشاد پر زینت بخش ہوئے ایک روز آپنے خیال کیا کہ آج شب کو دو رکعت میں قرآن ختم کرونگا۔ اُسروز آپ سو گئے اور روحہ کاہلی کی یہ معلوم ہوئی کہ پانی سیر ہوکر پیا تھا پھر آپنے بعض سال پانی نہ پیا جب وفات آپکی قریب پہونچی تو بڑے بیٹے مودود چشتی کو تحصیل علم کی وصیت فرماکر قایم مقام اپنا بنایا۔ ۳۔ رجب سنہ ۴۵۹ ہجری میں رحلت فرمائی قبر شریف آپکی چشت میں ہے عمر آپ کی ۸۴ برس کی ہوئی ناصر کامل بودہ تاریخ وفات ہے۔

ذکر۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود بن ابی یوسف چشتی رضی اللہ عنہ آپنے سات برس کی عمر میں تمام قرآن قرأت کے ساتھ حفظ کیا پھر تحصیل علم میں مشغول ہوئے تو جب آپ ۲۶ برس اور ایک قول سے ۲۹ برس کے ہوئے تو آپکے والد بزرگوار نے وفات پائی بموجب وصیت والد بزرگوار کے اُنکے قایم مقام ہوئے علم ظاہری و باطنی میں بے نظیر وقت تھے تمام مشائخ اُس زمانہ کے آپکے حلقہ بگوش تھے خلق اور تواضع آپکی مشہور ہے سلام

میں سبقت کرتے تھے تعظیم کیواسطے کھڑے ہو جاتے تھے اپنے غلام اور کنیزک سے بھی اسی طرح تواضع سے پیش آتے حاجت مند کی حاجت پوری کرتے آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں حضرت شیخ ابی احمد فرزند آن حضرت وفات ۳۵۵ھ مزار چشت میں اور حضرت حاجی شریف زندنی و شاہ سبحان وفات ۴۵۹ھ و شیخ ابو النصیر شکیبان وفات ۴۵۹ھ و شیخ حسین وفات ۴۳۶ھ و خواجہ سبز پوش وفات ۴۸۳ھ و شیخ عثمان رومی وفات ۵۰۶ھ و شیخ احمد مدرون وفات ۵۰۵ھ و خواجہ محمد محمود ہشام وفات ۴۱۱ھ و خواجہ ابو الحسن وفات ۵۲۲ھ قدس اللہ اسرارہم۔ وفات آپکی غرہ ماہ رجب۔ ۵۲۷ھ و یا ۵۵۲ھ میں ہوئی مزار شریف چشت میں ہے عمر شریف ۹۰ برس "آن محبت الاولیا ابود" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ آپنے چالیس برس لوگوں سے کنارہ کیا اور جنگل میں رہنا اختیار کیا اکثر اوقات درختوں کے پتے کھاتے تھے خلقت کی صحبت سے متنفر تھے جب فاقہ ہوتا سو رکعت شکرانہ ادا کرتے ایک شخص نے سلطان سنجر کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا اُس نے جواب دیا کہ پہلے تو عذاب کا حکم ہوا پھر حکم ہوا کہ اس نے ایک روز تھوڑی دیر جامع مسجد دمشق میں حاجی شریف زندنی کی سعادت ملازمت حاصل کی ہے اُس کی برکت سے تجھے بخشا۔ ایک روز کسی شخص نے آپکے سامنے کچھ نقد پیش کیا فرمایا کیا تجکو درویشوں سے عداوت ہے کہ تو دشمن خدا کو لایا آپنے ۲۰۔ رجب ۶۱۲ھ ہجری اور ایک روایت سے ۱۰۔ رجب کو رحلت فرمائی عمر آپکی ایک سو بیس برس کی ہوئی مزار شریف زندنہ میں ہے "حاجی شریف" تاریخ وفات ہے۔

ذکر حضرت خواجہ عثمان ہارونی خلیفہ حضرت حاجی شریف زندنی رضی اللہ عنہ آپ علوم ظاہری و باطنی و ریاضات و مجاہدات میں بے نظیر وقت تھے اور بصرف صحبت مودود چشتی سے بھی مشرف تھے حضرت خواجہ معین الحق والدین آپکے خلیفہ ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ مسکن آپکا قصبہ ہارون میں تھا آپ کا یہ قول تھا کہ جو کوئی تین خصلت رکھتا ہو تحقیق جانو کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے۔

ـ زندنہ ایک شہر ہے قریب بخارا کے

سخاوت مانند سخاوت دریا کے شفقت مانند آفتاب کے تواضع مانند زمین کے آپ آخر عمر میں معتکف مکہ معظمہ ہوئے آپکے چار خلیفہ تھے حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری و شیخ نجم الدین صغری وفات ۶۲۲ھ و شیخ سعدی لنکوچی وفات ۶۳۱ھ و شیخ محمد ترک وفات ۶۳۵ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی ۶ شوال اور ایک روایت سے ۵ شوال ۶۰۳ھ ہجری میں تھی بعض کہتے ہیں ۶۱۷ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف مکہ معظمہ میں ہے "تاج الاصفیا" تاریخ وفات ہے

ذکر حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ عنہ آپ کمالات و مجاہدات میں بے عدیل وقت تھے آپکے قدوم کی برکت سے ہندوستان نور اسلام سے منور ہوا اور کفر و شرک دور ہوا آپ کو سلطان ہند کہتے ہیں آپنے بعد وفات خواجہ سید غیاث الدین پدر بزرگوار اپنے کے تمام اسباب والد کا درویشوں کو تقسیم کیا اور بخارا اور سمرقند میں حفظ قرآن اور تحصیل علم ظاہری کرکے قصبہ ہرون میں خواجہ عثمان ہارونی کی خدمت میں جاکر مرید ہوئے اور خلافت کا خرقہ پہنکر بموجب ارشاد مرشد ہندوستان تشریف لائے جو کچھ آپسے کرامتیں ہوئیں وہ مشہور اور ہر تذکرہ صوفیہ میں موجود ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش ہے اصل میں آپ سادات سنجرستان سے ہیں مولد شریف اصفہان اور نشو و نما خراسان میں پایا اور نسب قرابت میں حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہیں آپکے چلہ کا حجرہ جیلان میں اب تک موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے آپ صحیح النسب سادات حسینی سے ہیں جب آپنے پیر روشن ضمیر سے نعمت حاصل کرکے مسافرت اختیار کی باون برس کی عمر تھی جس شہر و دیار میں ٹھہرتے اکثر قبرستان میں رہتے جہاں شہرت ہو جاتی وہاں سے بے خبر کوچ فرماتے چنانچہ خانہ کعبہ و مدینہ منورہ چند مدت اقامت اختیار کرکے پھر موافق اشارہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہندوستان تشریف لائے اور چالیس برس اجمیر شریف میں سکونت فرمائی ۶۔ ماہ رجب ۶۳۳ھ میں وفات پائی اور یہ بھی روایت ہے کہ بعد متاہل ہونے کے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ سترہ سال زندہ رہے عمر شریف ۹۰ سال کی تھی مزار شریف آپکا اجمیر میں ہے "آفتاب ملک ہند" تاریخ وفات ہے اور آپکے یہ خلیفہ ہیں خواجہ قطب الدین بختیار

اوشی و خواجہ فخر الدین ابن خواجہ معین الدین وفات سنہ ۶۹۲ھ و قاضی شیخ حمید الدین ناگوری و
شاہ عبداللہ کرمانی و پیر کریم سیلانی و شیخ وجیہ الدین وفات سنہ ۶۹۱ھ سلطان التارکین و شیخ
حمید الدین صوفی وفات سنہ ۶۷۳ھ ناگور و شیخ برہان الدین عرف بدو وفات سنہ ۶۰۳ ہجری
و شیخ احمد وفات سنہ ۶۰۶ ہجری و شیخ محسن وفات سنہ ۶۴۷ھ و شیخ سلمان غازی وفات سنہ ۶۳۳ھ
و شیخ شمس الدین وفات سنہ ۶۵۰ھ و خواجہ حسن خیاط وفات سنہ ۶۰۶ھ و جیپال جوگی المعروف عبداللہ وفات سنہ ۶۳۹ھ
و بی بی حافظہ جمال قدس اسرارہم **ذکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی** رضی اللہ عنہ آپ سادات
حسینی سے ہیں قصبہ اوش[1] میں تولد ہوئے بعد حصول علم اخلاق ظاہری و باطنی کے بغداد میں
امام اللیث کی مسجد شریف میں بیعت حضرت معین الدین سے مشرف ہوئے بعدہ دہلی تشریف
لائے خواجہ بزرگ از راہ شفقت آپکو بختیار فرماتے تھے۔

حضرت سلطان المشائخ سے منقول ہے کہ ایک روز آپنے حوض شمسی میں سے گرم کاک
یاروں کے لئے نکالے اوسروز سے کاکی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آسمان سے اترے تھے
وفات آپ کی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۳۴ھ ہجری میں ہوئی قبر شریف آپکی دہلی میں قریب حوض
شمسی کے عمر شریف آپکی ۵۲ برس کی اور ایک قول سے تیس کو بھی نہ پہونچی تھی اور سنہ میں
بھی اختلاف ہے سنہ وفات او خواجہ بود اور لود علی نور بود ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں شیخ فرید الدین
شکر گنج و شیخ بدر الدین غزنوی وفات سنہ ۶۵۷ھ مزار دہلی و شیخ برہان الدین بلخی وفات سنہ ۶۰۰ھ
و شیخ ضیا رومی وفات سنہ ۶۴۲ھ و سلطان شمس الدین اولیا وفات ۲۰ شعبان سنہ ۶۳۳ھ مزار دہلی
و بابا بحری بحر دریا وفات سنہ ۶۵۰ھ و مولانا فخر الدین حلواتی وفات سنہ ۶۵۳ھ مزار قصبہ سرداد و شیخ
سعد الدین خلیفہ وفات سنہ ۶۶۰ھ و شیخ محمود بہاری وفات سنہ ۶۵۵ ہجری مزار دہلی و مولانا محمد حاجرمی
وفات سنہ ۶۹۲ھ و سلطان ناصر الدین غازی وفات سنہ ۶۰۰ ہجری و قاضی حمید الدین ناگوری و
شیخ محمود وفات سنہ ۶۶۰ھ مزار نارنول و مولانا برہان الدین حلوانی وفات سنہ ۶۵۲ھ و شیخ محمد ساجی وفات سنہ ۶۹۶ھ و شیخ احمد مرنی
وفات سنہ ۶۵۲ھ مزار قریب اگرہ ضلع بلند شہر و شیخ حسین وفات سنہ ۶۹۹ھ و شیخ تیر زن وفات سنہ ۶۴۲ھ و شیخ بدر الدین موئے تاب

[1] اوش ایک قصبہ ہے ماوراء النہر ہے۔

وفات سنہ ۶۶۵ھ و شیخ نظام الدین ابوالموید وفات سنہ ۶۷۲ھ مزار کویل و شاہ خضر قلندر وفات سنہ ۶۵۹ھ
و شیخ نجم الدین قلندر وفات سنہ ۶۶۰ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم مگر اہل سیر کو بعض میں کلام ہے ۔
ذکر حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر اجودہنی رضی اللہ عنہ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں
بے نظیر وقت تھے نسب شریف آپکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے والد ماجد آپکے
قاضی جمال الدین سلیمان فرخ بادشاہ کابل کی اولاد سے تھے بعد تباہی سلطنت کے آپکے
جد بزرگوار قاضی شعیب نامی نے معہ تین فرزندوں اور عیال کے صوبہ لاہور قصبہ کھتے وال
میں کہ علاقہ ملتان ہے سکونت اختیار کی آپکے دو بھائی اور تھے شیخ اعز الدین محمود و شیخ
نجیب الدین متوکل آپکی والدہ ماجدہ نہایت عابدہ زاہدہ تھیں بچپن میں آپکو نماز کے واسطے
تاکید فرماتیں مصلے کے نیچے کسی قدر شکر رکھدیتیں آپ نماز سے فراغت پاکر اسکو تناول فرماتے
ایک روز شکر نہ رکھی آپنے بعد نماز تلاش فرمائی غیب سے بہت سی شکر مصلے کے نیچے پیدا ہوگئی۔
اسی روز سے آپکو گنج شکر کہتے ہیں خلافت کا خرقہ آپنے حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ
سے پہنا آپ ہمیشہ روزہ رکھتے علم ظاہری و باطنی میں آپکو کمال تھا تھوڑی مدت میں اکثر علوم
دینی تحصیل کئے بعض علوم نادر کی تحصیل کے واسطے ملتان کی طرف گئے اور مدرسہ میں
کتاب نافع نام پڑھتے تھے جب قطب صاحب ولایت سے ہندوستان آتے ہوئے
ملتان میں شہر کے نزدیک ٹھہرے نظر فیض اثر آپ پر پڑی دریافت کیا کہ اے لڑکے یہ کونسی
کتاب ہے عرض کی یہ کتاب نافع ہے علم فقہ میں حضرت نے فرمایا کہ تجھکو نافع سے نفع ہوگا
اس بات سے آپکو ربودگی حاصل ہوئی اور حضرت کی خدمت اختیار کی جب حضرت دہلی کی طرف
چلے آپ بھی چند منزل رکاب میں چلے حضرت نے فرمایا بابا فرید جا اور کچھ مدت ملتان میں
تحصیل علم کر پھر دہلی میرے پاس آنا آپ فرمان بجا لائے اور پانچ برس میں علم کامل حاصل
کر کر دہلی پہونچے اور قدمبوسی حضرت سے مشرف ہوئے اور ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول
ہوئے مدت کے بعد حضور پرنور میں آتے چند سال کے بعد طلب ارشاد کے واسطے عرض کیا

فرمایا طی کا روزہ رکھو آپنے طی کا روزہ رکھا افطار کے وقت ایک شخص چند نان لایا اُن سے روزہ افطار کیا اُسیوقت دیکھا کہ ایک کوا مُردار کی آنت مُنہ میں لئے بیٹھا ہے اُسپر نظر پڑتے ہی دل بُرا ہو کر قے ہوگئی یہ واقعہ آپنے پیر کی خدمت میں عرض کیا فرمایا کہ تونے تین روزے کے پیچھے طعام خماری سے روزہ افطار کیا تجھپر حق سبحانہٗ کی عنایت تھی کہ کرُدہ کھانا معدہ میں نہ رہا اب تین دن اور طی کرو اور جو کچھ غیب سے پہونچے اُس سے افطار کرو آپ حکم بجالائے اور متواتر طے کیا ضعف نے نہایت غلبہ کیا کچھ رات گئی تھی کہ کثرت گرسنگی سے بیتاب ہو کر زمیں سے چند سنگریزے لیکر منہ میں ڈالے وہ سنگریزے شکر ہوگئے پھر آدھی رات بعد مُنہ میں ڈالے وہ بھی شکر ہوگئے اُسیطرح تین مرتبہ کیا یقین ہوا کہ یہ اللہ جل شانہٗ کی عنایت ہے جب دن ہوا یہ حال مُرشد کی خدمت میں عرض کیا فرمایا تونے خوب کیا وہ شکر عالم غیب سے آئی تھی جا ماند شکر کے تو ہو جائیگا۔ انہی روز سے بعض کے نزدیک آپ شکر گنج مشہور ہوئے اور سیر الاقطاب میں لکھا ہے کہ جب آپنے پیر سے رخصت چاہی حضور نے چشم پُرآب ہو کر فرمایا کہ اے فریدالدین میں جانتا ہوں کہ میرے آخر وقت میں تو نہ ہوگا دو تین روز کے بعد پہونچے گا پس فاتحہ پڑھی اور رخصت کیا فرمایا کہ تیری امانت قاضی حمیدالدین کے حوالہ کیجاویگی اُن سے لے لینا پھر آپ شہر ہانسی میں آئے اور کچھ مدت بعد آپکے پیر نے رحلت کی اُسی رات دیکھا کہ حضرت پیر بُلاتے ہیں جلد ہانسی سے روانہ ہوئے تیسرے روز دہلی پہونچے آپنے پیر کے روضہ کی جا کر زیارت کی اور جبہ اور خرقہ وغیرہ جو قاضی صاحب کے پاس بطور امانت تھا پایا تین روز دہلی رہے چوتھے روز بعد نماز فجر ہانسی کیطرف متوجہ ہوئے ہر چند لوگوں نے واسطے رہنے کے عاجزی سے عرض کیا فرمایا جو کچھ عنایت خواجہ کی ہے جہاں رہونگا ساتھ ہے پھر آپ ہانسی آئے جب وہاں شہرت زیادہ ہوئی وہاں سے نقل فرما کر موضع اجودھن ویرانہ میں تشریف لائے کہ دلمیں سے یہاں پر عبادت کرسکونگا وہاں پر بھی بڑے بڑے امیر آپکے مطیع و معتقد و مرید ہوئے ہجوم خلق سے تنگ آکر پھر آپنے کسی اور جگہ جانا چاہا غیب سے آواز آئی کہ اے فرید تنگ نہ ہوجائے خلق پر تحمّل کرو اور سرور

سے آپ کسی کو زیارت سے منع نہ کیا ایک روز آپکی خدمت میں زکوٰۃ کا ذکر چلا آپنے فرمایا زکوٰۃ تین وجہ پر ہے زکوٰۃ شریعت زکوٰۃ طریقت زکوٰۃ حقیقت زکوٰۃ شریعت کے دوسو روپیہ پر پانچ روپیہ ہیں جو مستحقوں کو دیوے زکوٰۃ طریقت وہ ہے کہ دوسو روپیہ میں پانچ روپیہ رکھے باقی سب خدا کی راہ میں دیدے ڈالے اور زکوٰۃ حقیقت وہ ہے کہ دوسو روپیہ کے دوسو روپے خدا کی راہ میں نثار کرے سوائے خدا اور رسول کے کچھ اوسکے پاس نہ رہے کیونکہ درویشی خود فروشی و بخود کشی ہے ایک روز درویشی کا ذکر آپکی مجلس میں آیا فرمایا درویشی پردہ پوشی ہے درویش کو چار چیز چاہئیں اوّل چشم کو کور کرے تا لوگوں کا عیب نہ دیکھے دوسرے کانوں کو بہرا کرلیوے تاکہ ممنوعات نہ سنے تیسرے زبان کو گُنگ کرلیوے کہ ناگفتنی بات نہ کہے چوتھے پانوں کو لنگڑا کرے تا خواہش نفس سے خراب راہ پر نہ جاوے جس میں یہ چار خصلتیں ہوں وہ درویش ہے خواہ اہل دنیا کے لباس میں ہو ورنہ نعوذ باللہ جھوٹا مدعی و راہزن و خود پرست ہے ہرگز اُس میں درویشی نہیں پھر فرمایا کہ اس راہ میں دل کی حضوری اور حضور دل اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کیے اور دنیا سے اجتناب رکھے اور اہل دنیا کے ساتھ صحبت نہ کرے آپکے خلیفہ بہت ہیں جنکے نام نامی ملفوظات میں درج ہیں یہاں بنظر اختصار قلم انداز کئے گئے مگر افضل ترین اور مشہور ترین چار خلیفہ ہیں حضرت تاج الاولیا شیخ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری و سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی و قطب العالم شیخ جمال ہانسوی وفات ۶۵۹ھ ہجری مزار ہانسی و شیخ بدرالدین اسحاق وفات سنہ ۶۹۰ھ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ان چاروں کے حق میں باباصاحب نے یہ فرمایا ہے نظام جان ماست و صابر صبر ماست و جمال جمال ماست و بدر دست ماست۔ آخر عمر میں آپکو استغراق زیادہ ہوا۔ یہانتک کہ وقت نماز مکرر پوچھتے کہ آیا نماز ادا کی ہے یا نہیں اگرچہ نماز ادا کی ہوتی تھی اور خادم بھی عرض کرتے کہ نماز آپنے ادا کرلی ہے مگر نماز میں پھر مشغول ہوجاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا جانے پھر نماز ادا کرنے پر میں قادر ہوں یا نہ ہوں اور یہ بھی فرماتے کہ جس نے خلاف شریعت کیا وہ درویش نہیں چنانچہ اپنے نماز عشا

چند مرتبہ ادا کی اس جگہ احقر لکھتا ہے کہ جو درویش یہ کہتے ہیں کہ جب فقیر کامل و مکمل ہو چکا پھر شرع نماز فرض نہیں خدا جانے وہ کس کتاب اور کس ذریعہ سے یہ لکھکر بری ہو جاتے ہیں یا تارک کر دیتے ہیں ہاں البتہ ایک بزرگ کا قول یاد آیا کہ اُنھوں نے مجھسے فرمایا کہ آج کل تصوف کا حال لکھنا اچھا نہیں مخلوق گمراہ ہو جاتی ہے کسب اور مجاہدہ تو رہا نہیں فقط تصوف کی کتابیں دیکھ دیکھ پیر بن جاتے ہیں اور جو چاہے زبان سے نکال دیتے ہیں اگر اُن سے کوئی ذکر شغل دریافت کرے تو بالکل کورے ہیں یہ علم سینہ در سینہ چلا آیا ہے اُن کو خبر ہی کیا کہ کس طرح شیخ مجاہدہ لیتے ہیں اور کراتے ہیں اور اگر کسی نے ذکر و شغل کی ترکیب لکھدی ہے تو وہ ایسی خراب ہوتی ہیں کہ اُنکو دیکھکر کرتے ہیں اور تمام عمر خراب رہتے ہیں کچھ نہیں ہوتا بے شیخ اور بے مجاہدہ کبھی کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا شیخ کچھ مجاہدہ نہیں لیتا ہے ویسے ہی حاصل ہو جاتا ہے وہ جھوٹا ہے کبھی کسی کو بلا مجاہدہ حاصل نہیں ہوا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک دیکھ لو کہ کسی کو بلا مجاہدہ حاصل ہوا ہے ہاں یہ بات ضرور ہوئی ہے بعض مشائخ نے بعض مرید کو ابتدا میں بیعت کرنے کی اجازت دیدی ہے کہ اُنکو معلوم ہو گیا کہ یہ صاحب فیض ہوگا مگر کسب اور مجاہدہ اُنھوں نے بھی پورا کیا ہے اور جو صاحب کسی بزرگ کی ایک نظر کیمیا اثر سے اولیا ہو گئے ہیں وہ نظری ہوتے ہیں صاحب ارشاد نہیں ہوتے اور ارشاد تین طرح کا ہوتا ہے اوّل اعلےٰ مرتبہ وہی ہے کہ کسب و مجاہدات و مقامات پورے ہو کر کامل و مکمل ہو چکا ہے اور پھر شیخ نے اجازت دی دویم وہ ہے کہ شیخ نے بموجب حکم اوپر کے درمیان میں اجازت دیدی ہے سویم وہ ہے کہ شیخ نے لایق دیکھکر اجازت دیدی ہے اگرچہ روحانیت پیران عظام اُسیوقت سے اُنکی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور بزمرہ صاحب ارشاد داخل ہو جاتے ہیں مگر کامل مکمل نہیں کہلاتے اُسوقت تک کہ کسب پورا نہ کرے چنانچہ وہ بھی کسب پورا کرتے ہیں اور پہلے بزرگوں نے جو مجاہدات کئے ہیں اب کیا کوئی کریگا بطور تمثیل چند نام اسی سلسلہ کے لیتا ہوں حضرت شیخ عبدالحق ردولی رحمۃ اللہ علیہ قبر کھود کر چھ ماہ قبر میں تنہا رہے اور حضرت

شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ چھ ماہ دہلی کی کھوکر میں تنہا رہے اور حضرت جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے تیس برس مجاہدات کے اور آخر میں چلہ نشار کیا جب حال ہوا اور اسی طرح سے حضرت نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ کا حال ہے اب جو چاہیں سو کہدیں تصوف کی کتابیں واسطے منتہی کے ہیں کہ اُنکو کچھ شبہ ہو تو دیکھ لیں آمدم برسر مطلب وفات شریف آپ کی روز شنبہ ۵ محرم ۶۹۰ھ میں ہوئی عمر شریف آپکی ۹۵ برس کی تھی مزار شریف پاک پٹن میں ہے مخدوم آپکی تاریخ وفات ہے مگر صاحب سیر الاولیا لکھتا ہے کہ تولد آپکا ۵۶۹ھ ہجری میں اور ۵۸۴ھ ہجری میں شرف بیعت سے مشرف ہوئے بعد ارادت و بیعت ۸۰ برس زندہ رہے وفات آپکی ۶۶۴ھ ہجری میں ہوئی آن خواجہ تاریخ ہے۔ اور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ نجیب الدین متوکل وفات ۶۷۱ھ و محمد صابر وفات ۶۹۰ھ و شیخ داؤد چالبی وفات ۶۹۰ھ و شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی وفات ۶۹۰ھ مزار سیالکوٹ و شیخ منتخب الدین وفات ۱۰ ربیع الاول ۶۹۵ھ مزار دیوگیر و سید محمد بن سید محمود کرمانی وفات شب جمعہ ۷۱۱ھ مزار دہلی و شیخ ضیاء الدین چشتی وفات ۷۰۵ھ وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت خواجہ علاؤ الحق والدین علی احمد صابر چشتی المعروف بمخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر ابن شاہ عبدالرحیم عبدالسلام ابن حضرت سیف الدین عبدالوہاب ابن حضرت غوث الثقلین قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز آپکی شان عظیم اور رتبہ بلند کی نسبت کیا لکھا جا سکتا ہے عیان راچہ بیان آپ قطب الکاملین حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج قدس سرہ کے خواہر زادہ ہیں اور بعض وہ بھی کہتے ہیں آپنے خرقہ خلافت بھی باباصاحب سے حاصل کیا اور باباصاحب نے آپکی نسبت یہ بھی فرمایا کہ میرے دل کا علم علی احمد صابر میں ہے آپکا لقب علاؤ الدین اور خطاب مخدوم از جانب الٰہی عطا ہوا اور صابر خود باباصاحب نے عطا فرمایا کیونکہ نقل ہے کہ باباصاحب نے خدمت انجام لنگرخانہ آپ کے سپرد کی آپ نے بہت کوشش سے تمام خدمت کو انجام دیا اور کبھی ایک دانہ تک بھی نہ کھایا۔ ایک روز حسب اتفاق باباصاحب نے دریافت کیا

کہ علاؤالدین تم یہ صرف تقسیم ہی کرتے ہو یا کھاتے بھی ہو۔ آپ نے عرض کیا کہ کھلاتا ہوں۔
حضور کا ارشاد یہ ہی تہا میرے کھانے کی نسبت کچھ نہ تہا بابا صاحب یہ سنکر متعجب ہوئے
اور فرمایا کہ علاءالدین علی احمد صابر ہے آپ کا تقوے اور صاحب عزلت و تجرید ہونا
مشہور ہے اور کتب ہائے سیر میں موجود ہے کہ آپ پر وحدانیت اس درجہ غالب تھی کہ
آپ نے اسی جوش میں یہ شعر کہا ہے۔ از سر الاقطاب۔

شعر

ڈوب اس طرح اس میں اے صابر کہ جز ہو کے غیر ہو نہ رہے

آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے اور صرف گولریاں پکا کر بے نمک نوش فرماتے تھے اور چونکہ آپ کو
استغراق تھا نماز کے واسطے حضرت شمس الدین کو یہ حکم تھا کہ جب نماز کا وقت آوے اذان کہو
کہ ہوش آوے اور نماز پڑھوں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ جس وقت اذان سنی فوراً وضو کے واسطے
پانی طلب کیا اور نماز پڑھی آپ نے کسی کو بیعت نہیں کیا۔ سوائے حضرت شمس الدین ترک
پانی پتی کے اور انکو ہی خلیفہ کیا اور جیسے آپ نے بابا صاحب سے ولایت کلیر کی پائی تھی
ہمیشہ کلیر ہی میں رہے۔ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف کلیر میں ہے

قطعہ

علاؤالدین علی جان شکر گنج — کرشد در ذات مطلق محو مخدوم
ازیں بودست مخدوم خلایق — لشد سال وفاتش نیز مخدوم
۶۹۰

ذکر حضرت قطب ابدال شیخ شمس الدین ابن سید احمد بزرگ ابن سید عبدالحمید قدس العزیز
سرہ آپ ریاضات و مجاہدات میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت مخدوم
علی احمد صابر قدس سرہ سے پہنا اور آپ اولاد حضرت خواجہ احمد یسوی قدس سرہ سے ہیں
مسکن آپ کا دیار ترکستان میں ہے جب تحصیل علوم عقلی و نقلی سے فراغت پائی اس وقت
آپ کو علم باطنی کا شوق پیدا ہوا اکثر بزرگوں کی خدمت میں گئے مگر مطلب حاصل نہ ہوا آخیر

میں حضرت مخدوم علاءالدین علی احمد صابر قدس سرہ کی خدمت میں کلیر شریف حاضر ہوئے اور
چند مدت حضور مخدوم صاحب کی خدمت میں رہے پھر مخدوم صاحب نے پانی پت کی ولایت
آپ کو عطا فرمائی آپ پانی پت تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ سے خوارق عادات و کرامات
بہت ظاہر ہوئے جو کتب ہائے سیر میں موجود ہیں آپ کو آخیر میں استغراق ہو گیا تھا مگر اذان
سنتے ہی نماز کے واسطے ہوش آجاتا تھا آپ نے خلیفہ حضرت جلال الدین کبیر الاولیا کو کیا۔
۹ شعبان سنہ ۷۱۶ ہجری میں اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ مرقد مطہر آپ کا پانی پت میں ہے

قطعہ

حسرتا آن خواجہ شمس الدین ترک — از کمال خاکسارے شد بخاک
سال وصلش از سر جوش الم — ہاتف گفتہ بین مخدوم پاک
۷۱۶

ذکر حضرت قطب اقالیم حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء قدس اللہ سرہ العزیز آپ اولاد حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہیں آپ کی ولادت پانی پت میں ہوئی اور خورد سالی میں آپ نہایت حسین
تھے اور منظور نظر حضرت شرف مشرف بو علی قلندر قدس سرہ تھے۔ آپ کے والد ماجد بہت
بڑے دولت مند تھے آپ کو سیر و شکار کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک روز آپ لباس فاخرہ
پہن گھوڑے پر سوار ہو کر خانقاہ حضرت شیخ شمس الدین کے سامنے سے نکلے کہ حضرت شیخ
کی نظر کیمیا اثر آپ پر پڑی آپ فوراً گھوڑے سے اوتر کر حضرت شیخ کی خدمت میں گئے اور
بیعت کی اور متوجہ الی اللہ ہو گئے اور وہ ریاضت و مجاہدہ کیا کہ اپنا نظیر دنیا میں نہ چھوڑا اور
بمرتبہ تکمیل و ارشاد کو پہنچے آخیر میں آپ کو استغراق ہو گیا تھا مگر نماز کا یہ اہتمام تھا کہ جس وقت نماز کا
وقت ہو میرے مونہہ سے پکڑ کر بولو کہ نماز ادا کروں چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا آپ سے کرامات و خوارق
عادات بہت ظہور میں آئے جس سے تمام تذکرہ بھرے ہوئے ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجائش
ہے آپ کی نظر کیمیا اثر سے بہت اولیا ہوئے بعض نظری و بعض صاحب کسب و مجاہدات
اور یہ اشارہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کا کہ شمس و جلال کا فیضت آپ ہی کی نسبت تھا اور اولیا

اکابر میں سے چند نام صاحب سیر الاقطاب نے لکھے ہیں خواجہ عبد القادر وفات سنہ ۵۹۵ ہجری۔ وخواجہ ابراہیم وفات سنہ ۵۲ ہجری وخواجہ شبلی وفات سنہ ۵۳ ہجری مزار پانی پت وخواجہ کریم الدین وفات سنہ وخواجہ عبد الواحد وفات سنہ ہجری ومخدوم شیخ زینار وفات سنہ ہجری وحضرت شیخ احمد قلندر وفات سنہ ہجری وحضرت شیخ احمد عبد الحق دولوی و شیخ بہرام وفات سنہ ہجری مزار بڈولی وشیخ شہاب الدین وفات سنہ ہجری مزار کیرانہ وسید موسے بہاری وفات سنہ ۸۰۵ ہجری وقاضی محمد اولیا سیلان پوری وفات سنہ ہجری وشیخ شعیب وفات سنہ ۹۰ ہجری مزار سونی پت وشیخ حسن وفات سنہ ۳۳ ہجری مزار موضع بنہرہ وشیخ نظام سنامی وفات سنہ ۸۱۹ ہجری وشیخ بریپوری وفات سنہ ہجری وسید محمود وفات سنہ ۸۱۵ ہجری وشیخ سراج الدین وفات سنہ ہجری وپیر کہنیا وفات سنہ ۸۳۱ ہجری قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۱۳ ربیع الاول سنہ ۸۳۶ ہجری میں ہوئی تاریخ وصال شاہ ولایت بود۔ مزار شریف آپ کا پانی پت میں ہے۔ **قطعہ**

نقل کرو زجہان بے بنیاد سال وصلش اگر زمن پرسی	آن شہ مقبلان جلال الدین بود پشاہ ولایت است یقین

ذکر حضرت قطب ابدال مخدوم شیخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی فاروقی قدس اللہ سرہ آپ بچپن کی ہی نیک بخت تھے سات برس کی عمر میں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ نے کہا کہ بچہ تم پر تو نماز فرض بھی نہیں تم یہ نماز کیوں پڑھتے ہو آپ نے خفا ہو کر کہا کہ آپ پڑھتی ہو اور دوسروں کو منع کرتی ہو۔ پھر آپ اپنے بھائی شیخ تقی الدین کے پاس دہلی چلے گئے انہوں نے آپ کو علم عربی شروع کرایا مگر چونکہ آپ کو دوسری تلاش تھی اکثر فقراء دہلی کی خدمت میں پھرتے رہتے تھے۔ جب آپ کا مطلب پورا نہ ہو پانی پت حضرت شیخ جلال الدین کبیر الاولیا کی خدمت میں حاضر ہوئے شیخ صاحب موصوف نے کمال عنایت فرمائی اور بیعت کیا بیعت ہوتے ہی وہ ریاضت وہ مجاہدات کئے کہ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ چند عرصہ کے بعد حضرت شیخ نے آپکو خرقہ خلافت پہنایا اور پانی پت سے چلکر کچھ زمانہ تک شہر اودھ میں

رہے وہاں سے اپنے مکان پر ردولی ضلع بارہ بنکی تشریف لے گئے آپ سے خوارق وعادات وکرامتیں بہت ہوئی ہیں آپ کو استغراق رہتا تھا مگر نماز کیواسطے خادموں کو حکم تھا کہ نماز کیوقت تین مرتبہ حق حق حق کہو کہ نماز پڑھوں۔ آپ کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ ۱۵۔ جمادی الثانی۔ سنہ ۸۳۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

قطعہ

حضرت مخدوم قطب ابدال حق بہر تاریخش ندا آمد زغیب	چوں حجاب ہستی خود کردہ شق عارف حق احمد عبد الحق بحق

مرقد پاک آپ کا قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں حضرت شیخ عارف وشیخ بختیار وفات سنہ ۹۱ ہجری یکصد سال قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت مخدوم شیخ احمد عارف قدس اللہ سرہ آپ مادر زاد ولی تھے۔ ریاضت ومجاہدات وعجز انکساری وخلق محمدی وکشف وکرامات واسرار حقایق میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد حضرت مخدوم احمد عبد الحق سے پہنا اور پچاس سال کی عمر میں انتقال فرمایا وفات آپ کی ۱۷۔ صفر سنہ ۸۶۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا ردولی میں ہے **قطعہ**

آن اسے احمد عالی صفات وقت نقلش ہاتفی غیبی بمن	حضرت مخدوم عارف باکمال گفت آن مخدوم عالم گشت سال ۸۸۲

ذکر حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ وجانشین اپنے والد بزرگوار شیخ احمد عارف کے ہیں آپ قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے تھے آپ کے کمالات بہت ہیں آپ سے نفع مخلوق خدا کو بہت ہوا چنانچہ مثال اوس کی یہ ہے کہ قطب العالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ آپکے ہی خلیفہ ہیں۔ ۲۱۔ شعبان سنہ ۸۹۸ ہجری میں انتقال فرمایا مزار شریف ردولی میں ہے۔ **قطعہ**

رفت از دنیا سوئے عقبے بسیج	آن محمد عارف حسن کمال	ہاتف غیب از غم بے انتہا	ہائے آن مخدوم عالم گفت سال ۸۹۸

ذکر قطب العالم حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی بن شیخ محمد اسمعیل حنفی قدس اللہ سرہٗ آپ بہت بڑے عارف و کامل و بے نظیر گذرے ہیں اکثر مشہور و معروف ہیں آپ کے حالات کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ مگر مختصر حال آپ کا یہ ہے کہ قدیم مسکن آپ کا ردولی تھا اور آپ حضرت شیخ احمد عارف قدس سرہ کے داماد ہیں اور حضرت شیخ محمد قدس سرہ کے خلیفہ ہیں آپ کو فیض روحانی حضرت مخدوم شیخ احمد عبد الحق قدس سرہ سے ہوا اور دیگر مشائخ کبار سے بھی نفع ہوا اور ملاقاتیں عطا ہوئیں جیسے حضرت شیخ محمود درویش بن محمد قاسم اودہی و میاں شیخ بن حکیم اودہی پھر آپ ردولی سے شاہ آباد تشریف لائے اور ۳۵ سال وہاں رہے اوس کے بعد گنگوہ تشریف لائے آپ سے خوارق عادات و کرامتیں بہت ظاہر ہوئیں آپ ہمیشہ صایم رہتے تھے آخیر میں آپکو استغراق ہوگیا تھا مگر نماز کے واسطے یہ حکم تھا کہ نماز کے وقت تین مرتبہ حق حق حق کہو کہ نماز پڑھوں۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور یہ خلیفہ ہیں۔ شیخ جلال الدین تھانیسری، و شیخ عبد الغفور اعظم پوری وفات سنہ ۹۵۱ ہجری و شیخ خان جونپوری وفات سنہ ۹۴۳ ہجری و شیخ عبد العزیز کیرانوی وفات سنہ ۹ ہجری و شیخ عبد الستار سہارنپوری وفات سنہ ۹۴۲ھ و شیخ عبد الاحد پدر شیخ احمد سرہندی و میر سید رفیع الدین اکبر آبادی وفات سنہ ۹۶۵ ہجری۔ و شیخ عبد الرحمن وفات سنہ ۹۴۳ ہجری و شیخ عبد الکبیر بالا پیر بن شیخ عبد القدوس گنگوہی وفات سنہ ۹۴۴ھ و شیخ بہورہ وفات سنہ ۹ ہجری و شیخ رکن الدین وفات ۴ شوال سنہ ۹۸۳ ہجری مزار گنگوہ قدس اللہ اسرارہم وفات آپ کی ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۴ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا گنگوہ میں ہے۔ سال وفات شیخ اجل ہے **قطعہ**

چون ز دنیا بسوئے عقبیٰ رفت — بے تعظیم او سروش بمن
عبد قدوس گنج علم و عمل — سال وصلش بگفت شیخ اجل

ذکر حضرت شیخ جلال الملۃ والدین ابن شیخ محمود فاروقی قدس اللہ سرہٗ۔ آپ کے خوارق عادات وکشف وکرامات اس قدر کتابوں میں تحریر ہیں کہ جو اس مختصر تحریر میں سما نہیں سکتے

آپ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ عبد القدوس قدس سرہٗ سے پہنا مسکن آپ کا تھانیسر ہے آپ سات برس کی عمر میں قرآن حافظ ہوئے اور سترہ برس کی عمر میں علوم دینی و دنیاوی سے فراغت پا کر صاحب فتوے ہوئے جب حضرت شیخ عبد القدوس قدس سرہ شاہ آباد رونق افروز ہوئے آپ کو معلوم ہوا کہ جلال الدین تھانیسری کو بیعت کرو اسوقت حضرت تھانیسر گئے اور جا کر دیکھا کہ آپ مدرسہ میں طالبعلموں کو پڑھا رہے ہیں اور صدہا طالب علم آپ کے پاس بیٹھے ہیں اور آپ نہایت متبع سنت ہیں۔ حضرت یہ حال دیکھکر ایک گوشہ مدرسہ میں بیٹھ گئے اور نظر کیمیا اثر آپ پر ڈالی آپ فوراً حضرت کے قریب آئے اور دریافت کیا جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت ہیں تعظیم بجا لائے اور کچھ گفتگو مسایل میں ہوئی بعد گفتگو بیعت کی اور وہ ریاضت و مجاہدہ کیا کہ آج تک آپ کی تمثیل دیتے ہیں خلیفہ آپ کے بہت ہیں۔ مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت نظام الدین بلخی و شیخ عبد الشکور وفات سنہ ۹ ہجری و قاضی سالم کیرانوی وفات سنہ ۱۳ ہجری و شیخ موسیٰ وفات سنہ ۹۹۰ھ و عیسے وفات سنہ ۵ھ و سید فاضل تھانہ وفات سنہ ۱۳ ہجری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وفات آپ کی ۲۵ یا ۱۴۔ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ میں ہوئی **قطعہ**

سر دفتر اولیاء کامل — آن شیخ جلال الدین با جلال
رفت از سر جان چوں بہ جنان — سر دفتر اولیاء رہا حال
۹۸۹

ذکر حضرت نظام الدین بلخی قطب الاقطاب فاروقی قدس اللہ سرہ آپ تمامی اولیا اقطاب کو حجت قاطع و برہان ساطع ہیں اور ریاضات و مجاہدات وکشف وکرامات میں اعجوبہ روزگار تھے اور تکمیل و ارشاد میں یگانہ زمانہ تھے کہ ایک نظر میں طالب صادق کا کام پورا ہوتا تھا۔ اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ آپ کا اصل وطن تھانیسر تھا آپ مکہ معظمہ گئے اور بلخ میں آکر سکونت اختیار کر لی آپ بہت بڑے صاحب تصانیف ہیں بلکہ ثانی ابن عربی تھے۔ آپ کے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی و شیخ حسین لاہوری

وفات سنہ ہجری و شیخ پایندہ بنوری وفات سنہ ہجری و شیخ الہ بخش لاہوری وفات سنہ ۹۶۳ ہجری و شیخ عبدالکریم لاہوری وفات ۲۷ رجب سنہ ۹۵۵ ہجری و شیخ عبدالرحمن کشمیری وفات سنہ ہجری و سید قاسم برہان پوری وفات سنہ ۹۳۰ ہجری و شیخ اللہ داد لاہوری وفات ہجری و شیخ دوست محمد صوفی لاہوری وفات سنہ ۹۵۳ ہجری و شیخ مصطفٰے وفات سنہ ہجری۔ و شیخ عبدالفتاح ساکن اندری وفات سنہ ۹۶۳ ہجری و قاضی عبدالحی کیرانوی وفات سنہ ۹۴۹ ہجری و شیخ محمد صادق برہان پوری وفات سنہ ۹۳۰ ہجری و شیخ فیضی اکبرآبادی وفات سنہ ۹۲۵ ہجری و شیخ جان اللہ لاہوری وفات ۰ جمادی الثانی سنہ ہجری مزار لاہور و سید علی خواص۔ وفات سنہ ہجری مزار ملک یوسف زبان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم وفات آپ کی ۰ رجب سنہ ۹۳۰ ہجری میں ہوئی مزار شریف بلخ میں ہے۔ تاریخ وفات شاہ باز طریقت قطعہ

شاہ فقر و فنا نظام الدین	رفتہ چوں زین جہان پر ز ملال
بہر نقل از ورائے پردہ غیب	شاہ باز طریقت آمد سال

ذکر حضرت شیخ المشائخ والاولیاء شیخ بندگی ابو سعید نبیرہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس اللہ سرہ آپ بہت بڑے صاحب مجاہدات و ریاضات شاہ باز بلند پرواز تھے آپ نے خرقہ خلافت حضرت نظام الدین بلخی سے پہنا اقتباس الانوار میں لکھا ہے کہ جب حضرت نظام الدین تھانیسر میں تھے آپ اسوقت بیعت ہوئے تھے مگر تکمیل پوری نہ ہوئی تھی کہ حضرت نظام الدین نے سکونت بلخ کی اختیار کر لی بعد تشریف لیجانے حضرت کے آپ کو بہت پریشانی ہوئی آپ بہت جگہ درویشوں میں پھرے مگر کسی جگہ مطلب حاصل نہوا اسی پریشانی میں رہتے تھے کہ حضرت شیخ عبدالقدوس قدس اللہ سرہ سے بشارت ہوئی کہ نظام الدین کے پاس بلخ جاؤ۔ آپ بلخ گئے اور بہت مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ اور وہاں سے خلافت لیکر واپس گنگوہ تشریف لائے۔ اسیواسطے آپ کو بوڑھے بہوڑ بھی کہتے ہیں۔ گنگوہ آکر آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ سے بہت کرامتیں اور فیض ہوا آپ کے تین خلیفہ ہیں شیخ محمد صادق گنگوہی و شیخ ابراہیم رامپوری وفات سنہ ہجری و شیخ محب اللہ صدیقی صدرپوری کہ جنکا مزار شہر الہ آباد میں ہے۔ وفات آپ کی یکم یا ۲ ربیع الثانی سنہ ہجری میں ہوئی آپ کا مزار شریف گنگوہ میں ہے تاریخ وفات شاہ باز بہشت بودہ ہے

قطعہ

رخت چون بست ازین شیخ سرگروہ	حضرت بوسعید پاک نفس
سال تودیع آن مسافر قدس	شاہ باز بہشت بودہ ولیس ۱۰۴۹

ذکر خاص فضایل اختصاص حضرت شیخ محمد صادق صاحب محب واثق خالق مطلق محبوب الٰہی مجمع فضایل نامتناہی گنگوہی بن شیخ فتح اللہ بن شیخ عبدالصمد بن شیخ عبدالحمید بن شیخ عبدالقدوس قطب العالم گنگوہی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہما و نور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی کہ آپ کی ولادت ۱۷ شہر ربیع الثانی سنہ ۹۸۹ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں بمقام گنگوہ باشوکت و شکوہ ہوئی لطور ایجاز و اختصار مشتے نمونہ خروارے لکہا جاتا ہے کہ حضرت کو ذوق سماع اور درد عشق میں ید طولیٰ حاصل تھا وحید عصر یکتائے زمانہ علم فضل سے سینہ عشق گنجینہ معمور نور علی نور ذکر الٰہی میں کمال درجہ انہماک و استغراق تہا کتاب اقتباس الانوار میں سبب مرید ہونے شیخ محمد صادق صاحب کا حضرت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سے یہ لکہا ہے کہ جب حضرت ابو سعید خدمت حضرت نظام الدین سے رخصت ہوکر قصبہ گنگوہ رونق افروز ہوئے اور مسند ارشاد فیض بنیاد پر متمکن ہوئے اگرچہ طریقہ اسوقت گمنامی کا رکہتے تھے ان دنوں میں حضرت شیخ محمد صادق نوجوان تھے اتفاقاً لباس فاخرہ سے ملبوس ہو کر بروز عید برائے سلام حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے آئے حضرت نے دیکھتے ہی یاران طریقت سے فرمایا کہ میری ولایت کا نور محمد صادق کی پیشانی سے چمکتا ہے اور ستارہ فیض کا اوسکی جبین انور سے تابان ہے اسیوقت حضرت نے ایک نظر میں دل فیض منزل حضرت محمد صادق کو اپنی محبت میں کھینچا اور بے شائبہ و ریب حضرت

محمد صادق نے بیعت حضرت ابو سعید کی اختیار کی حضرت نے ان کو شغل نفی اثبات و اسم ذات تعلیم فرمایا۔ شیخ محمد صادق شب و روز اشغال میں مشغول رہتے تھے جب آپکے والدین کو خبر ہوئی تو کہنے لگے کہ ابو سعید نے ہمارے فرزند ارجمند کو کاروبار دنیاوی سے بیکار کر دیا جب حضرت ابو سعید نے اونکے والدین کا یہ مقولہ سُنا تو محمد صادق جسنا سے فرمایا کہ تمہارے والدین ایسا ایسا کہتے ہیں تمہارا کیا ارادہ ہے۔ شیخ محمد صادق نے یہ سنکر دست بستہ التماس کیا کہ غلام کا وہی ارادہ ہے جو حضرت پیر دستگیر کا غلام بجز ذات جناب کے کوئی چیز دنیا و دین کی نہیں چاہتا ہے الغرض جب شیخ ابو سعید نے شیخ محمد صادق کو اعتقاد اور محبت اور طلب مولے میں نہایت مضبوط و محکم دیکھا تو فرمایا کہ بیٹا شیخ محمد صادق اپنے والدین سے آزادی طلب کرو کہ تمہیں اپنا حق بخش دین اور راہ خدا میں آزاد کر دیں آپ نے بموجب ارشاد حضرت پیر دستگیر روشن ضمیر خدمت والدین میں جا کر آزادی طلب کی انہوں نے حسب منشا آزاد کیا پھر تو شیخ محمد صادق بالکل رات دن ذکر و شغل و یاد خدا میں مصروف رہتے تھے جب انکشاف ملکوت اور انوار کا ہوا اور روز بروز شوق بڑھا اور حلاوت حاصل ہوئی پھر تو حضرت نے انکو شغل ہنگم یعنی شغل محمدیہ و سرپایہ تلقین فرمایا شیخ محمد صادق رات دن کچھ عرصہ تک دونوں شغلوں میں بجد و جہد مشغول رہے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ ان دونوں ہی شغلوں میں سلطان الاذکار جاری ہوگیا یعنی تمام بدن کے بال مثل زبان کے ذکر کرنے لگے۔ اور نسبت محبوبی حاصل ہوئی تب حضرت شیخ ابو سعید نے فرمایا کہ طے کا روزہ رکھو اور درود شریف اور کلمہ تہلیل اور استغفار ہر روز بلا ناغہ ہزار مرتبہ پڑھو اور باقی اوقات شغل سرپایہ اور مراقبہ میں گذارو اور بعد تین روز کے براہ محبت ارشاد فرمایا کہ نصف شب کے بعد غسل کر کے میرے پاس آؤ بموجب ارشاد کے شیخ محمد صادق بعد نصف شب کے غسل کر کے حاضر ہوئے تب حضرت نے نسبت صوری و معنوی منتقل فرمائی اور بعدہٗ زبان معجز بیان سے فرمایا کہ جو کچھ مجھکو پیران عظام و مشائخ کرام سے عطا ہوا ہے وہ میں نے تمکو بخوشی دل و برغبت تمام بخشا بعد ازاں مسند نشین کیا۔

جب شہرت آپ کی ارشاد کی تمام عالم میں مشتہر ہوئی اور بعض پیر بھائیوں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور مشرف بیعت سے ہوئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا تب آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ مجھکو جناب رسالت مآب نے چادر نور کی اوڑہائی اور فرمایا کہ یہ چادر محبوبیت اور لوازم نبوت کی ہے حق اسکا نگاہ رکھیو اور جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجھکو تیغ نور کی بخشی اور فرمایا کہ یہ تیغ نصرت ولایت مطلقہ کی ہے۔ ہم نے تجھکو دی علاوہ اسکے روح حضرت شیخ ابو سعید نے ایک آئینہ سرخ و سفید نہایت چمکتا ہوا مجھکو دیا فرمایا کہ یہ آئینہ صورت عالم کلی کا ہے تجھکو بخشا اور واقعات کیفیات اور واردات مکاشفات حضرت محمد صادق کے مفصل اقتباس الانوار میں لکھے ہیں عمر شریف حضرت کی اکتہر برس کی ہوئی اور وفات بندگی حضرت شیخ محمد صادق سترہوین محرم سنہ ۱۰۲۶ ہجری میں ہوئی۔ رباعی۔

شیخ ہادی محمد صادق	یافت از ما سوا چو آزادی
سال وصلش زبان ہاتف غیب	گفت شیخ کمل ھادی

مزار مقدس قصبہ گنگوہ میں ہے حضرت کے آٹھ خلیفہ ہیں اول شیخ محمد خلف الصدق شیخ محمد صادق دوم شیخ داود خلف کبیر وفات سنہ ۱۰۹۵ ہجری سوم شیخ ابراہیم مراد آبادی وفات سنہ ۱۰۹۷ ہجری چہارم شیخ عبد السبحان سہارنپوری وفات سنہ ۱۰۴۳ ہجری پنجم شیخ عبد الجلیل الہ آبادی وفات سنہ ۱۰۰۰ ہجری ششم شیخ محمد جمال ساکن کاچھوہ وفات سنہ ۱۰۵۰ ہجری ہفتم شیخ مبارک مرید شیخ ابو سعید وفات سنہ ۱۰۶۳ ہجری ہشتم شیخ یوسف مرید بندگی حضرت ابو سعید وفات سنہ ۱۰۰۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ محمد گنگوہی بن حضرت شیخ محمد صادق محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ سنہ ۱۰۲۲ ہجری میں پیدا ہوئے جب عمر آپ کی چار برس کی ہوئی واسطے تحصیل علم

ظاہری کے شیخ نسالا رام پوری انصاری کے سپرد ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا اور فارسی شروع کی کچھ فارسی پڑھکر علم عربی شروع کیا جب آپ نے کافیہ تک پڑھ لیا تو شوق شکار کا ہوا استاد سے کہا کہ ہمکو ایک باز لے دو۔ استاد نے کہا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف اسکو لے لو اور یہ حرکات تمہارے فعل کے خلاف ہیں ان کو ترک کر دینا چاہیے۔ آپ بعد نماز عشا اپنے والد ماجد کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ وہ جو آپ کے پاس شہباز ہے مجکو دیدیجئے۔ فرمایا کہ تمکو کس نے بتلایا ہے عرض کیا کہ جناب میرے استاد نے اسوقت مصلحتاً فرمایا کہ اب جاؤ پھر آنا اسی طرح کئی روز ٹلتے رہے جسقدر ٹالتے تھے اسی قدر آپ کو شوق زیادہ بڑھتا جاتا تھا۔ بموجب مثل ہندی۔ ہون ہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ آخر الامر ایک روز حجرے میں جا کر بکمال محبت و پیار گلے سے لپٹ گئے اور عرض کیا کہ آج تو دے ہی دیجئے۔ بغیر لئے ہرگز نہ جاؤنگا فرمایا کہ حجرے میں بیٹھ جاؤ بعد تین روز کے وہ شہباز تمکو دونگا۔ آپ فوراً بیٹھ گئے۔ حضرت نے آپ کو شغل سہ پایہ تعلیم فرمایا اور تاکیداً فرمایا کہ کلمہ تہلیل اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ ہر روز بلا ناغہ پڑھا کرو چوتھی شب میں غسل کرا کر تعلیم اسم حق بحق فرمائی چند روز بعد تلقین کے شغل سہ پایہ میں مشغول رکھا اور پھر نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور متوجہ الی اللہ اور خدا رسیدہ کر دیا اور بتاکید یہ فرمایا کہ اس راز نہفتہ کو کسی اور پیر بھائی سے ذکر نہ کرنا پھر بعد ایک عرصہ کے خرقہ خلافت کا پہنایا اور اسم اعظم تلقین فرمایا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیر شریف کی جو آپ کے یہاں آبائی و اجدائی چلی آتی تھی وہ بھی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی اب تک آپ کی ہی اولاد میں چلی آتی ہے وفات شریف آپ کی بائیسویں ربیع الاول ۹۹۱ھ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ستر برس کی ہوئی۔

رباعی

درگنگوہ بنا مد زپیسان مرشد کامل پیر ے کز فیض دم قدمش گنجیدہ نکس ز خود علم و عمل

چوں مہدی مکمل بود بوقت نوبش ز فیض شیخ مہد مہدی شیخ مکمل شد دریا کو خدائے عز و جل

ذکر حضرت شیخ غریب اللہ شاہ غریب نواز خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

پیدائش آپ کی موضع اختیار میں ۹۱۵ھ ہجری میں ہوئی جب عمر شریف آپ کی سترہ برس کی ہوئی جذبہ محبت الٰہی نے کشش کی تو آپ تلاش پیر و مرشد میں نکلے پیران کلیر شریف کے عرس میں حاضر ہوئے وہاں پر مجمع کثیر اولیاء اللہ کا دیکھا۔ جیسے اوصاف پیر و مرشد کے تلاش تھے ویسا ہی شیخ محمد جی کو پایا ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے بعد ایک سال کے شیخ محمد جی نے آپکو بیعت کیا اور چند اشغال آپ کو تعلیم فرمائے آپ ایک مدت تک رات و دن اشغال و اذکار میں مشغول رہے اور واقعات اور مکاشفات اور واردات بے تعداد آپ پر گذرے مگر اظہار اپنے حال کا کسی پر نہ کیا یہانتک کہ پیر و مرشد سے بھی بیان نہ کیا اس خیال سے کہ پیر و مرشد کی بدولت تو یہ سب کچھ نصیب ہوا ہی ہے ظاہر کرنا ترک ادب ہے ایک مرتبہ شیخ محمد جی صاحب پیران کلیر شریف کے عرس کو آئے بہت درویش اور مرید خادم ہمراہ تھے منجملہ انکے آپ بھی تھے آپ نہایت مسکین اور غریب تھے راستہ میں سب نے اپنے اپنے کپڑے آپ کی کمر پر لاد دیئے آپ نے کسیکو انکار نہ کیا۔ حالانکہ آپکو از حد تکلیف ہوئی جب موضع رام پور میں قریب رڑکی کے گئے تکیہ میں ٹھیرے سب درویشان عالیمقام صوفیا کرام نے سولانی ندی میں وضو کیا اور ارادہ کیا کہ ذکر کرتے ہوئے پیران کلیر شریف پہونچیں تو اسوقت شیخ محمد جی مراقبہ میں تھے کیا دیکھتے ہیں کہ مخدوم صاحب روضہ شریف کے گنبد پر تشریف فرماتے ہیں اور جملہ درویشان عظام کو رومال سے اشارہ فرماتے ہیں کہ چلے آؤ اور شیخ محمد جی سے فرماتے ہیں کہ تم میرے ہاں مت آئیو جب تک کہ میرے غریب کا حق ادا نہ کرو۔ عرض کیا کہ آپ کا غریب کونسا ہے ارشاد فرمایا کہ غریب اسکا نام ہے اور غریب اسکی عادت ہے اور غریب اوس کی قوم غریب اوسکی صورت ہے

اختیار پور کا رہنے والا ہے شیخ محمد جی نے التماس کیا کہ میں آپ کے دربار میں حاضر ہوکر اوسکا حق ادا کروں لکا فرمایا اوسی جگہ یعنی رام پور کے تکیہ میں ادا کر کے آیو اسوقت آپ نے مراقبہ سے سر مبارک اٹھا کر غریب کہکر پکارا اور فرمایا کہ وہ غریب جو اختیار پور کا رہنے والا ہے میرے پاس لاؤ مریدوں نے فورًا آپکو پیش کیا دیکھکر پیر آپ کو فرمایا کہ تو غسل کر آپ نے سولانی ندی میں غسل کیا اور حاضر خدمت ہوئے تب شیخ محمد جی نے اپنے روبرو بٹھلایا اور اسرار حق تلقین فرمائے اور اسم اعظم سکھلایا اور نسبت صوری و معنوی منتقل کی اور فرمایا کہ اسکو خلافت جناب مخدوم صاحب نے عطا فرمائی۔ جو شخص کہ خوشنودی مخدوم صاحب کی چاہتا ہو تو ان کو پالکی میں بٹھلا کر اپنا کندھا لگاوی یہ سنتے ہی سب پیر بھائیوں نے آپ کو پالکی میں سوار کرایا اور کسی نے کندھا اور کسی نے ہاتھ لگایا اور سولانی کے پار اتارا جب اس عزت کے ساتھ پیران کلیر شریف پہونچے اور عرس کر کے واپس آئے اور یہ مقبولیت آپ کی شیخ محمد جی کی بیوی صاحبہ نے سنی تو آپ کو دروازہ پر بلا کر خادمہ یعنی لونڈی سے کہدیا کہ تم اپنے مرشد کا چراغ جلنا چاہتی ہو یا نہیں جواب دیا کہ ایسا کون کمبخت ہے جو اپنے پیر کا چراغ جلنا نہ چاہتا ہو پھر بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اولاد تو اون کی ہے نہیں چراغ کون جلاویگا۔ آپ نے خادمہ سے کہا کہ مائی صاحبہ سے دریافت کرو کہ کچھ اولاد کی خواہش ہے معلوم ہوا کہ ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تو غریب اولاد ہی لیکر حاضر ہوگا۔ آپ اوسیوقت صدر پور کی جھیل میں ناف تک پانی میں گر کر دعا کرنے لگے۔ اگرچہ بباعث موسم سرما پانی میں ازحد تکلیف ہوئی مگر آپ نے یہ عرض کیا کہ میں اسی جگہ ہلاک ہوجاؤنگا لیکن نامراد نہ جاؤنگا اور یہ مناجات جناب باری تعالے میں کرنے لگے کہ جسکا مضمون احقر نے نظم میں کر دیا اور وہی لفظ رکھے جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے تھے۔

مناجات

اے میرے اللہ علام الغیوب
اے میرے اللہ ستار العیوب

اے میرے اللہ تو ہی ہے رحیم
اے میرے اللہ تو ہی ہے کریم

اے میرے اللہ ہے تو ہی غفور
اے میرے اللہ تو ہی ہے شکور

التجا لیکے آیا ہے غریب
دے پسر مرشد کو جلدی اے مجیب

نامرادی سے نہ پھر کر جاؤنگا
اس جگہ رو رو کے میں مر جاؤنگا

گرچہ میں اس عرض کے قابل نہیں
ہے مگر تو رحمت للعالمین

کافروں کی بھی تو سنتا ہے قدیر
سگ تیرے در کا ہے یہ عاصی فقیر

تیرے فضل و رحم سے کیا ہے بعید
دے خوشی مجھ کو تو مثل روز عید

کر تو عاصی کی دعا جلدی قبول
صدقہ احمد کا بسر آل بتول

چنانچہ پچھلی شب میں آپکو الہام ہوا کہ تیرے پیر کے ایک اولاد ہوگی۔ آپ نے عرض کیا کہ تو وہاب ہے اور زیادہ دے حکم ہوا کہ دو بیٹے ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ تین ہونگے پھر عرض کیا کہ اور زیادہ دے حکم ہوا کہ چار ہونگے پھر عرض کیا کہ چاروں حافظ عالم و صوفی ہوں پیر کو عالم مکاشفہ میں معلوم ہوا کہ غریب اللہ شاہ کچھ خدا سے ضد کر رہا ہے اوسیوقت صورت روحانی پیر وہاں پہونچے اور کہا اس ضد سے باز آؤ جو کچھ ملا اوس پر شکر خداوندی ادا کرو چلے آؤ اوسیوقت آپ شکر خداوندی ادا کر کے چلے آئے بعد نماز اشراق دروازہ پر جا کر بیوی صاحبہ کو خوشخبری سنائی وہاں سے واپس آکر پیر و مرشد کے سلام کو حاضر ہوئے پیر و مرشد آپ سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اب تجھکو پیرزادیاں بار بار تنگ کرینگی تم اختیار پور کو چلے جاؤ آپ فورًا اختیار پور چلے گئے اور مسند ارشاد پر بیٹھے اور لنگر مساکین و محتاج کو جاری کیا اور بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور تین خلیفہ کئے ایک سید شاہ

علی شاہ وفات ۱۱۳۵ ہجری دوسرے شیخ محمد اعظم شاہ۔ تیسرے فرزند کبیر قدس اللہ اسرارہم مشہور ہے کہ جب اختیار پور میں شاہ غریب اللہ غریب نواز مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور شہرت عام ہوئی تو ایک مرتبہ آپ نے باشندگان اختیار پور سے فرمایا کہ شب کو حضرت خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ یہاں کو دریا جاری ہوگا تم یہاں سے اٹھ جاؤ اور جو جگہ پسند کرو وہاں آباد ہو جاؤ۔ اکثر لوگوں نے بباعث جہالت آپ کے فرمانے کا یقین نکیا مگر آپ اگلے روز مقام اندری گوڑہ کو تشریف لے گئے۔ اختیار پور میں بعد تین روز کے اس قدر پانی برسا کہ شاہ نہر کی طغیانی سے تمام اختیار پور بہہ گیا اور بہت کچھ بستیاں بہہ گئیں جو کچھ آدمی ڈوبتے تیرتے باقی رہے وہ خدمت بابرکت میں مقام گوڑہ میں حاضر ہوئے آپ نے وہ موضع آباد کئے چنانچہ وہ آج تک آباد ہیں اور اختیار پور ویران ہے۔

اور آپ تاحین حیات گوڑہ میں رہے اور وہیں وفات پائی مگر آپ کے صاحبزادوں نے اختیار پور کے باغ میں دفن کیا۔ وہیں آپ کا روضہ شریف ہے۔ دوسری نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ مریدوں میں تشریف لے گئے بعد کھانا کھانے کے ایک مرید دودھ بھینس کا لایا آپ نے نوش فرمایا باقماندہ اپنے چھوٹے بیٹے کو عطا فرمایا۔ صاحبزادہ نے کہا کہ اسکا دودہ بہت خوش ذائقہ ہے۔ اس بھینس کا گوشت بھی بہت عمدہ ہوگا۔ وہ مرید باعتقاد اگلے روز ہی بھینس ذبح کرکے اور کئی طرح کا گوشت یعنی کباب و کوفتہ و سادہ پکا کر آپ کے دسترخوان پر لایا آپ نے بعد کھانا کھانے کے پوچھا کہ آج دودھ نہیں آیا مرید نے دست بستہ عرض کیا کہ وہ بھینس ذبح ہو گئی یہ گوشت اسی بھینس کا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ بھینس کیوں ذبح کردی مرید نے عرض کیا کہ صاحبزادہ نے گوشت پسند کیا تھا اس واسطے میں نے اوس کو ذبح کرکے گوشت پکوایا۔ صاحبزادہ پر بھینس تو کیا جان مال بھی نثار ہے آپ بطریق غصہ بیٹے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کل کو کسی کی بہو بیٹی پسند کریگا اور کہے گا کہ میرے ساتھ نکاح کرو ایسا بے صبر ہمارے گھر میں نہونا چاہئے یہاں سے دور ہو قابل ہمارے ساتھ کے نہیں۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً صاحبزادہ کو جنون ہوا اور وہاں سے نکل گیا اور لاہور میں جاکر مر گیا۔ علاوہ ازیں آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں ورنہ دفتر عظیم ہو جائے گا۔

وفات آپ کی ۱۳۔ رمضان شریف ۱۱۳۳ ہجری میں ہوئی۔ **قطعہ**

آن غریب اللہ شاہ بندہ نواز	گشت از و اختیار پور ممتاز
بود شاہے بکسوت درویش	شیخ اکبر وحید دورہ خویش
زیں جہاں چوں بآسمان بر شد	سال تاریخ شیخ اکبر شد ۱۱۳۳

ذکر حضرت ۔ شیخ محمد اعظم شاہ صاحب رنجولی قدس اللہ سرہ العزیز ولادت آپکی ۱۰۸۰ ہجری مقام موضع رنجولی میں ہوئی جبکہ عمر آپ کی پندرہ برس کی ہوئی تو آمد رفت آپ کی شاہ غریب اللہ غریب نواز کیخدمت بابرکت موضع اختیار پور میں شروع ہوئی جب حضرت کی برکات بہت سی دیکھیں تو سترہ برس کی عمر میں بیعت کی اور تعلیم طریقہ پیران چشت حاصل کیا۔ تھوڑی مدت کے بعد یہہ عادت اختیار کی کہ دنکو کھیت کا کام کرتے تھے اور شب کو پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ جب تکمیل تعلیم ہو چکی تو پیر و مرشد نے خرقہ خلافت پہنایا اور رنجولی کو رخصت کیا آپ نے طریقہ گمنامی کا اختیار کیا یہانتک کہ شاہ غریب اللہ جی انتقال فرما گئے اور آپ نے جب تک کوئی مرید نہ کیا اور ایک روز آپ کے بڑے پیر بھائی سید شاہ علی صاحب فرمانے لگے کہ بھائی اسی گمنامی کے ساتھ قبر میں جاؤ گے یا کسی کو تعلیم بھی کروگے آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں بہت نادر و کمیاب طالبان خدا ہیں۔ کیونکر دفتر ارشاد پھیلاؤں۔ ایک جوان جو حضرت پیر و مرشد کا بھیجا ہوا ہے اوسیکو تعلیم کرونگا باقی خیریت ہے اونھوں نے فرمایا کہ جو لوگ آپ سے عقیدتمند ہیں۔ وہ فیض سے محروم رہجاوینگے اور ایسا نہونا چاہئے اوسوقت کہنے سے چند آدمی آپ سے مرید کئے اور خلیفہ شاہ محمد جمال محبوب الٰہی کو کیا۔ نقل ہے کہ رنجولی والے

راجپوت جو کہ اب تک شیر خانی مشہور ہیں ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمکو قرضداروں کا قرضہ بہت دینا ہے اور پیداوار کم ہے۔ کس طرح قرضداروں سے سبکدوش ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو غلہ پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے اور وہ کسقدر ہے راجپوت غلہ پر لے گئے آپ نے غلہ پر اپنی چادر ڈھانپ دی اور فرمایا کہ جن لوگوں کو دینا ہے وزن کر کر انکو دیتے جاؤ چنانچہ سب قرضداروں کو دیدیا قریب آٹھ سو من کے صرف ہوا مگر پھر بھی بہت کچھ بچ رہا۔ اسیوقت ارشاد فرمایا کہ فقیر اور مساکین کو تقسیم کرو۔ اب تک یہ بات مشہور ہے۔ نقل ہے کہ گنگوہ شریف میں ایک مرتبہ عرس تھا بہت کچھ صوفیا کرام جمع تھے۔ حضرت سید بھیک شاہ صاحب نے فرمایا کہ شاہ محمد اعظم نہیں آئے اور یہ آپ نے قریب مغرب کے کہا تھا۔ کہ کسی صوفی نے کہا کہ وہ اگھڑ فقیر ہے اون کی فقیری ایسی ہے کہ کی تو کی اور چھوڑ دی تو چھوڑ دی۔ شاہ محمد اعظم قریب موضع ربنہ کے جاتے تھے آپ نے ہمراہیوں سے فرمایا کہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں اب میں گنگوہ کو جاتا ہوں تم میں سے کوئی میرے ساتھ چلتا ہے اون میں سے دو آدمی ساتھ ہوئے۔ اور آپ دو منٹ میں دریائے جمن پر پہونچے اوس وقت دریائے جمن نہایت طغیانی پر تھا آپ نے جمنا پر اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اوس پر معہ ہمرائیان بیٹھ کر پار ہو گئے اور طرفۃ العین میں گنگوہ پہونچے کہ اوسوقت سید شاہ بھیک صاحب نماز مغرب پڑھ چکے تھے مسجد کے اندر آواز بلند پکارا کہ کون ہے تو اون کے چچا پیر شاہ سوندھا جی نے فرمایا کہ وہی اگھڑ فقیر ہے کہ جسکو تم کہتے تھے اگھڑ کی فقیری ہے۔ کی تو کی چھوڑ دی تو چھوڑ دی۔ اس کرامت کو دیکھکر جملہ صوفیائے کرام متعجب ہوئے اور دلمیں شوکت وعظمت آپ کی سما گئی مگر تھوڑی مدت کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔

نقل ہے کہ جب آپ کا مزار شریف پختہ بنایا تو شب کو پھٹ کر دور جا پڑا پھر تھوڑے عرصہ کے بعد حافظ فرید بخش خلیفہ مولانا سید غلام علی شاہ صاحب نے تیار کیا پھر پھٹ گیا اُسوقت حافظ جی نے مزار کے قریب مودب کھڑے ہو کر عرض کیا کہ آپ نے تو گمنامی پسند کی ہے آپ کو روضہ و قبر کی کچھ حاجت نہیں مگر ہم روسیاہوں کو کیوں ثواب سے محروم رکھتے ہو۔ کوئی آپ کے سلسلہ کا قبر پر آکر فاتحہ تو پڑھ لیا کریگا۔ قبر کے بنجانے سے آپ کا کچھ ہرج نہیں اور ہم لوگوں کو ثواب دارین ملیگا۔ پھر اجازت دی اور کہا کھلی قبر رکھنا گنبد نہ بنانا۔ چنانچہ پھر بنایا گیا تو شق نہ ہوا اور آجتک موجود ہے۔ علاوہ اس کے اور بہت کچھ ایسی کرامتیں آپ کی ظہور میں آئیں جو اس مختصر تحریر میں گنجائش نہیں وفات آپ کی ۴۔ رجب المرجب سنہ ۱۱۴۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف موضع ربنہ ضلع انبالہ میں ہے۔

قطعہ

آن محمد اعظم شیخ الزمان	شد مشرف در ربنہ از مے بیگمان
بود نعم العبد چون آن مرد مین	مقتدائے خلق با صدق و یقین
سال نقلش از پے وصف مزید	گشت نعم العبد فی خلق مجید

ذکر حضرت۔ شاہ محمد جمال صاحب ربنوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ سنہ ۱۱۰۰ ہجری مقام سل پہائی میں تولد ہوئے ایک روز حضرت سید شاہ بھیک تھانیسری دائرہ شریف کو جاتے تھے۔ سل پہائی میں نماز کا وقت ہو گیا۔ شاہ صاحب نماز کے واسطے ٹھیرے آپ دو لوٹے پانی کے وضو کے واسطے لائے اور عرض کیا کہ آپ کو میں وضو کراؤنگا۔ شاہ صاحب وضو کرتے جاتے تھے اور آپ کو بار بار دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جوان کی صورت پر محبوبیت برستی ہے شاہ صاحب نماز پڑھکر دائرہ شریف تشریف لے گئے اور آپ اوسیوقت تلاش مرشد میں نکلے اور موضع اختیار پور میں شاہ غریب اللہ غریب نواز کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ ربنہ میں پاس شیخ محمد اعظم کے جاؤ۔ آپ وہاں سے چلے جب ربنہ کی حد میں پہونچے شیخ محمد اعظم کا پتہ

پوچھا ایک چرواہے نے بتلایا کہ وہ ہل جوت رہے ہیں آپ اپنے دل میں رنجیدہ ہوئے کہ یہ ہل کا جوتنے والا مجھکو کیا خدا رسیدہ کریگا اس خیال کے آتے ہی آپ راستہ بھول گئے اور پیچھے کو لوٹے حیران تھے کہ میری نظر سے شیخ محمد اعظم صاحب کہاں غائب ہو گئے چلتے چلتے اختیار پور پہونچے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا کیوں لوٹ آیا آپ نے عرض کیا کہ میں شیخ محمد اعظم صاحب کے کھیت سے راستہ بھول آیا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل میں کچھ خیال فاسد آیا ہوگا آپ نے اپنے خیالات عرض کئے شاہ غریب اللہ جی نے فرمایا۔ ان خیالات سے توبہ کرکے دل کو پاک کرکے پھر وہیں جاؤ۔ دوبارہ پھر حاضر ہوئے تو آپ کو پہلی جگہ پر دیکھا۔ شیخ محمد اعظم نے جنگل میں آپ کو ٹھیرالیا اور طے کے روزہ کا حکم فرمایا اور بموجب طریقہ پیران چشت کے چوتھی شب میں غسل کرا کر اپنے سامنے بٹھلایا اور نسبت صابری منتقل فرمائی آپ عرض کرنے لگے کہ میں مرجاؤنگا۔ میرا پیٹ پھٹا جاتا ہے۔ میں اس اسرار کا متحمل نہونگا فرمایا کہ تو تو پہلے ہی مرا جاتا تھا کہ میرا اطمینان کیا کرینگے۔ اچھا چند روز با ترکیب تعلیمی مجاہدہ کرو کہ تم میں اور طلب پیدا ہو اور پھر آپ کو ذکر جہر و ذکر ارہ تعلیم فرمایا اور چندہی روز کے بعد ذکر حدادیہ وجاروب و چوضربی بتائی کہ اس میں آپکا حال دگرگوں ہوگیا اور زیادہ طلب پیدا ہوئی اوسوقت حضرت نے شغل اسم ذات و نفی اثبات بتایا مگر پھر بھی آپ کی طلب پوری نہ ہوئی۔ حضرت نے انکا حال دوسرا دیکھا تو فوراً شغل محمدیہ وسہ پایہ و سلطاناً نصیرا و سلطاناً محمودا و مراقبہ اول تعلیم فرمایا چندہی روز مشغول رہنے میں آپ کا یہ حال ہوا کہ بجائے شغل محمدیہ وسہ پایہ کے مقام سلطان الاذکار و سرمدی و لباط حاصل ہوا کہ جس کی نسبت کسی کا یہ قول ہے۔ چوں جرس بانگ می آید۔ آواز حق بگو باید۔ اور ایسا ہی حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ شعر

کس ندانست کہ منزل گہِ یار کجا است — این قدر ہست کہ بانگ جرس می آید۔

بعض کے نزدیک یہی مقصود ہے مگر نہیں آگے بھی ہے اور شغل سلطاناً نصیراً و محموداً میں یہ حال ہوا کہ شغل شمسی و قمری کی ضرورت نہ رہی کہ ہفت آسمان و زمین و عرش کرسی کی سیر و انکشاف ہونے لگا۔ اور مراقبہ اول میں نوبت بقا کو پہنچی۔ جب حضرت نے یہ حالت آپکی دیکھی فرمایا کہ تمکو ضرورت نہیں کہ برائے تعلیم دوسروں کے کسب پورا ہونا بہتر ہے اور پھر حضرت نے شغل سلطان الاذکار و سرمدی لباط و شمسی و قمری و مراقبہ ہائے تلقین کئے اور خرقہ خلافت کا پہنا کر مسند ارشاد پر بٹھلایا جب آپکے ارشاد کا شہرہ دور تک ہوا تو بہت سے طالبان خدا خدا رسیدہ ہوئے منجملہ اون کے شاہ محمد حیات صاحب و خلیفہ نور محمد صاحب و میران مظفر صاحب و جان محمد صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم ہیں نقل ہے کہ حضرت شاہ محمد جمال صاحب ایک روز مقام کرنال قلندر صاحب کے عرس میں شریک ہوئے اور راگ سننے لگے آپ کو اسقدر وجد ہوا کہ آپ نے تمام کپڑے قوالوں کو دیدیے تو اسوقت غلاف روضہ قلندر صاحب کا ازخود آپکے اوپر آپہونچا آپ نے اُسوقت قوالی موقوف کی اور فرمایا کہ اب مجکو کفن ملگیا اگلا عرس مجکو نصیب نہ ہوگا۔ اگلے روز وہاں سے رہتہ کو آئے تو شاہ چاند صاحب ایک اولیاء اللہ سہروردی بہارک بادی کو آئے اور فرمایا کہ کل تمکو چادر محبوبیت کی ملی ہے اور تم محبوب ہوئے تمہارا بہت بڑا روضہ بنے گا اور قیامت تک تمہارا فیض جاری رہے گا۔

نقل ہے کہ ایک حکیم کرنال میں آپ کی ملاقات کو آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے نفس کو بہت موٹا کر رکھا ہے آپ نے فرمایا کہ جب کتا مرجاتا ہے تو پھول جاتا ہے حکیم صاحب نے جواب دیا کہ مرے ہوئے میں خون نہیں ہوتا ہے پانی ہوجاتا ہے آپ کے بدن میں نشتر لگا کر دیکھوں کہ خون ہے کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ دیکھ لو حکیم صاحب نے نشتر جو لگایا تو آپ کے بدن سے پانی نکلا اُسوقت حکیم صاحب متعجب ہو کر

معتقد ہوئے عرض کیا کہ مجھے مرید کرلو آپ نے فرمایا کہ معجزہ دکھلانا کام پیغمبروں کا ہے
اور طلب کرنا کام کافروں کا ہے اب تو مرتد طریقت ہوگیا لایق مرید کرنے کے نہیں۔
اللہ اللہ کیا با کرامت اولیاء اللہ ہیں

نقل ہے کہ بعد وفات آپ کے جب خان محمد خاں نے آپ کا روضہ مبارک بنوایا
اور نواب صاحب کنج پورہ کے خزانہ سے روپیہ اس خیال سے لیا کہ میں اپنی تنخواہ سے
ادا کردونگا۔ مخبروں نے نواب صاحب کو خبر دی کہ خان محمد خاں نے ہزار روپیہ آپ کا
اپنے پیر کے روضہ پر لگایا ہے نواب صاحب نے اونکو کنجپورہ طلب کرکے قلعہ میں
تہ خانہ کے اندر بند کرادیا اور کہا کہ تا زندگی تجھکو نہ چھوڑونگا اگر تیرے پیر میں کچھ کرامت
ہے تو اسی تہ خانہ سے تجھکو نکال لے جاوینگے چنانچہ اسی روز رات کو بارہ بجے آپ
تشریف لائے اور خان محمد خاں سے کہا کہ چل۔ خان محمد خاں مذکور نے عرض کیا کہ میں
تہ خانہ میں بند ہوں کسی طرح نکل نہیں سکتا آپ نے فرمایا کہ تو باہر ہے ہاتھ پکڑ کر باہر
نکال لیا۔ خان مذکور نے پھر عرض کیا کہ سپاہی پہرہ والے موقوف ہوجاوینگے اور نواب
اُن کو الزام لگاویگا کہ سازش سے نکالدیا فرمایا کہ نواب کو اطلاع کردو چوری سے ہرگز
نہ چلو۔ خان محمد خاں قریب مکان نواب صاحب کے گئے اور بآواز بلند کہا کہ نواب
صاحب مجھکو میرے پیر و مرشد شاہ محمد جمال لئے جاتے ہیں اگر آپ سے روکا جاوے
تو روک لیجے اتنا کہہ کر اپنے پیر کے ساتھ چلے آئے اور طرفۃ العین میں رہتہ پہونچے۔
نواب صاحب نے یہ آواز سنکر حکم دیا کہ قفل جیلخانہ اور تہ خانہ کے دیکھو بلکہ نواب خود
آئے اور شعلیں روشن کراکر سب قفل دیکھے۔ مکان سب مقفل بدستور پائے قفل
کھلوا کر دیکھا تو خان محمد تہ خانہ میں نہ تھے اوسی وقت منشی میشی کو بلوا کر فرمان معافی
بنام خان محمد لکھوایا کہ سب مال تمکو معاف کیا اور تنخواہ تمہاری پانسو روپے تھے آج کی
تاریخ سے ہزار روپیہ ماہوار مقرر کئے اور سواری رتھ خاص بھیجا اور سپاہی اردلی روانہ کئے

اور نہایت تعظیم و تکریم سے بلایا اور تمام خزانے جیندون و کنجپورہ و اندری کے سپرد کئے
چنانچہ روضہ خان محمد خان کا جیندون میں موجود ہے بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں
آئیں اور آپ نے دو خلیفہ کئے ایک تو خلیفہ نور محمد صاحب وفات سنہ ۱۱۹۲ھ دوسرے
شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ اسرارہما اور شاہ غلام علی صاحب کو سپرد شاہ محمد حیات
صاحب کیا عمر آپ کی پچھتر برس کی ہوئی وفات آپ کی ۲۹ شعبان سنہ ۱۱۶۵ ہجری میں ہوئی
روضہ مبارک آپ کا موضع رہتہ میں ہے۔ قطعہ

پیشوائے رہبری شاہ محمد باجمال ۔ کرد زیں دار فنا چوں سوئے عقبیٰ ارتحال
بود نعم العبد چوں در خلق آں مرد سعید ۔ سال وصل گشت نعم العبد فی خلق المجید
۱۱۶۵

ذکر حضرت شاہ محمد حیات صاحب قدس اللہ سرہ العزیز آپ موضع سل پہانی سنہ ۱۰۳۱ ہجری
میں پیدا ہوئے وجہ درویشی آپ کے بزرگوں سے یوں مشہور ہے کہ موضع باری ہھگانہ کو ایک
روز کسی برات میں آپ تشریف لے گئے تھے جنگل میں جو براتیوں نے گھوڑے دوڑائے
تو آپ کی تلوار نکل پڑی آپ نے گھوڑے کو لوٹا کر تلوار اٹھائی اور پھر سوار ہوکر گھوڑے
دوڑائے تو ہاتف غیب سے ایک آواز سُنی کہ بہت گھوڑے دوڑائے اب باز رہو۔
آپ نے گھوڑے کو ٹھیرایا اور دیکھا کہ یہ کس کی آواز ہے کوئی نظر نہ پڑا اور متعجب ہوکر
ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ پھر وہی آواز سُنی اسوقت سمجھے کہ یہ آواز ہاتف غیب کی ہے۔
تب کہا کہ میں اور کیا کروں جواب آیا کہ اللہ کا محبوب شاہ محمد جمال رہتہ میں موجود ہے
اوس سے طریقہ راہ خدا کا حاصل کر آپ گھوڑے سے اترے۔ ہتیار اور جامہ گھوڑے
پر رکھدیا اور گھوڑے کو راستہ میں چھوڑ کر رہتہ کو روانہ ہوئے وہاں پہونچکر شاہ محمد جمال سے
بیعت کی اور طریقہ پیران چشت حاصل کیا آپ رات دن شغل سرمایہ رکھتے تھے۔
جب آپ کو کثرت مجاہدہ سے ضعف زیادہ ہوگیا تو ڈولی میں چلتے تھے اور پانچ کوس پر
سانس لیتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز آپ باغ میں تھے اور آپ کے اوپر حالت شوق غالب ہوئی ایک درخت شہتوت کی ڈالی پکڑ کر ذکر کرنے لگے اوسوقت آپ کی یہ حالت تھی کہ کبھی آپ پچاس گز اوپر کو اور کبھی آپ پچاس گز نیچے کو آتے تھے اور درخت شہتوت بھی آپ کے ہمراہ چلتا تھا۔ بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور خلافت تین پیر بھائیوں کو دی اول مولانا غلام علیشاہ صاحب۔ دوم میران مظفر صاحب۔ سوم خان محمد خان صاحب قدس اللہ سرہما وفات آپ کی ۱۷۔ جمادی الاول ۱۱۹۲ہجری کو ہوئی۔ مزار شریف موضع سل پہائی میں ہے۔ قطعہ

آن پیر باصفاے محمد حیات شاہ شیخ کریم بود چو ذات مبارکش	در سل پہائی مبدء فیض عظیم بود سال وفات ہم شدہ شیخ کریم بود ۱۱۹۲

ذکر حضرت سید غلام علی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز۔ پیدائش آپ کی بمقام مرشد آباد ۱۱۸۱ ہجری میں ہوئی والد ماجد آپ کے بہت بڑے رئیس تھے آپکو سب طرح کا علم پڑھایا اور عالم کیا جب آپ نے تمام علوم سے فراغت پائی تو شوق کیمیا و عملیات کا ہوا ہر قسم کی مخلوق سے ملے اور عملیات اور دست غیب وغیرہ حاصل کئے پھر آپ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے بعد ازان زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ وہان پر شوق ولی کامل کے ملنے کا ہوا تلاش ولی میں بہت سے پھرے۔ پھر کسی شخص نے کہا کہ آفتاب کے روبرو چراغ روشن نہین رہتا کہ مدینہ میں کوئی ولی کامل نہ ملیگا۔ جو ولی یہاں آتے ہیں اپنی کرامت ظاہر نہیں کرتے بمثل عام لوگوں کے رہتے ہیں تب آپ ہندوستان کو واپس آئے اور اجمیر شریف پہونچے وہانپر بھی جیسے اونچا کا ولی آپ تلاش کرتے تھے نہ ملا۔ پھر آپ دہلی و پانی پت آئے۔ کسی شخص نے کہا کہ قلندر صاحب نے کوئی ہاتھ پکڑ کر مرید نہیں کیا مگر آپ کی قبر سے سینکڑوں ولی ہوتے ہیں پوچھا کونسی قبر ہے کہا کرنال کی قبر ہے آپ کرنال آئے اور قبر کے پاس جاکر مودب بیٹھے قلندر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تو شہر میں چلا جا میں تیرے پیر کو بتا دونگا آپ اوٹھکر قصابوں کے محلہ میں چلے آئے۔ شب کو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گھوڑے پر قلندر صاحب سوار ہیں اور دوسرے گھوڑے پر شاہ محمد جمال صاحب فرمایا کہ تیرا پیر یہ ہے رہتک میں اسکا مکان ہے شاہ محمد جمال اس کا نام ہے آپ فجر کو اوٹھے اور رہتک کو روانہ ہوئے جو خواب میں شکل دیکھی تھی وہ ظاہر میں دیہاتی اور گفتگو بھی دیہاتی دیکھی کسی شخص سے دریافت کیا کہ شاہ صاحب کی قوم کیا ہے کہا کہ راجپوت پھر پوچھا کہ کچھ پڑھے بھی ہیں کہا کہ کچھ نہیں اوسوقت آپ کو یہ خیال ہوا کہ نہ تو یہ قوم کے سید اور نہ کچھ پڑھے لکھے بلکہ ہرن کے موئے ہیں میرا خواب غلط تھا واپس آئے آپ اوسی حالت تفکر میں روتے روتے اور یہ مناجات کرتے ہوئے تھوڑی دیر کو جنگل میں سو گئے۔

مناجات

اے شہنشاہ زمین و آسمان
اے کریم اے کارساز بیکسان

میں تنہا ہوں بس کوئی نہیں
جز تیرے فریادرس کوئی نہیں

تو ہے رحمن ذات ہے تیری رحیم
تجھے صدقے اے میرے رب کریم

تیری رحمت سے مجھے امید ہے
تیرا عاشق زندہ جاوید ہے

میں ہوں عاصی اور تو آمرزگار
بخشدے میرے گناہ پروردگار

میرے دل سے حب دنیا دور کر
نفس کو میرے سدا مجبور کر

اے خدا بہر جناب مصطفےٰ
اے خدا بہر علی مرتضےٰ

راز دل بے شبہ ہے تجھ پر عیاں
سر وحدت ہے مگر مجھ پر نہان

کر میری امداد اے رب جلیل
بہر آدم بہر موسے و خلیل

دشت میں توحید کے میں مو روان
گلشن دل میں رہوں میں گل فشان

مثل قمری دم ترا بھرتا رہوں
دم ترا بھرتا ہوں جبتک جا رہوں

فقر کی کملی عطا کرے خدا ۔۔۔ دونوں عالم میں بھلا ہوتا میرا
خاندان چشت میں ہو خاتمہ ۔۔۔ مرتے دم ہو حب آل فاطمہ
ہند میں سلطان جو ہیں غربا نواز ۔۔۔ رات دن اون سے رہیں راز و نیاز
یا الٰہی بہر ختم المرسلین ۔۔۔ مومنوں کو کر عطا خلد برین

پھر دوسری شب میں قلندر صاحب نے فرمایا ربنہ کو شاہ محمد جمال کے پاس جا وہی ہے شاہ محمد جمال جو تو نے دیکھا ہے آپ پہر صبح کو گئے اور دیکھ کر لوٹ آئے اور جنگل میں یہ ارادہ کرکے بیٹھے کہ تمام عمر یاد خدا میں اپنی جگہ رہونگا اور کسی کو پیر نہ کرونگا رات کو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بہت بڑا اژدہا ہے اور اوس نے مجھکو پیر پکڑ کر کہانا شروع کیا آپ اپنے عملیات پڑھتے تھے کچھ اثر نہ ہوتا تہا جب ناف تک بدن آپ کا اوس کے منہ میں پہونچا اوسوقت کہا کہ یا محمد جمال اسوقت میری دستگیری کرو اوسیوقت کیا دیکھتے ہیں کہ گھوڑے پر سوار ہیں اور نزدیک آپہونچے اور اژدہے کے برچھا مارا اوس نے اگلنا شروع کیا یہانتک کہ تمام بدن اوگلدیا اور وہ صورت وہاں سے غایب ہوگئی جب آپ کو حضرت شاہ محمد جمال کی ولایت کا یقین ہوا صبحکو ربنہ پہونچے اور شاہ صاحب کی خدمت میں پہونچکر اپنے سیر و سفر کی باتیں کرتے تہے جب ظہر کا وقت ہوا شاہ محمد جمال نے اذان پڑہی اور سنتیں پڑھکر تکبیر پڑہی اور فرمایا مولوی صاحب نماز پڑھاؤ مولوی صاحب نے دل میں خیال کیا کہ عالم کی نماز اُمّی کے پیچھے نہیں ہوتی اس خیال کے آتے ہی علم آپ کا سلب ہوگیا۔ مولوی صاحب محض اُمّی کہڑے رہگئے پھر مولویصاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ ہی نماز پڑہاویں میرا علم بالکل سلب ہوگیا ہے شاہ صاحب نے فرمایا کہ تو نے صفاتیوں سے نسبت حاصل ہے اور فقیروں کے ساتھ نہیں۔ باذات کا خاصہ ہے کہ صفاتیوں پر غالب رہتی ہے۔ تب آپ اپنے علم کے خیال سے خالی ہوئے اور آپ نے اپنا خواب بیان کیا فرمایا تم نے

5416

جو کچھ خواب دیکھے تھے وہ تو سچے تھے۔ مگر وہ شخص جسکو تم نے دیکھا وہ میرا جسم عنصری جو تمکو نظر آرہا ہے خاک کا بنایا ہوا ہے رات کو یہاں پڑا تھا اور ان واقعات کی جو تم بیان کرتے ہو مجکو خبر تک نہیں کہ میں ناقص الحال پابند خور و نوش ہوں پیٹھ پیچھے کا علم نہیں **عالم الغیب** ذات باری ہی ہے اور ایک وقت میں میرا جسم عنصری دس جگہ ظاہر نہیں ہوسکتا۔ مگر ہاں اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے ایک عالم بنایا ہے جسکو مثال کہتے ہیں وہ عالم ارواح سے نیچی اور عالم اجسام سے اوپر ہے اوس میں ہر شخص کے روحی ہزار ہا صورتیں ہیں اون صور تکو اللہ تعالے نے یہ قوت بخشی ہے کہ وہ آن واحد میں سو جگہ یا ہزار جگہ ایک ہی صورت سے ظاہر ہوسکتی ہیں جس پر اللہ تعالے اپنی رحمت کرتا ہے اوس پر اوس کے مرشد کی صورت مثالی روحی کو ظاہر فرماتا ہے اور باطن میں اُوسکی رحمت کاملہ اُوسکی دستگیری کرتی ہے حالانکہ مرشد کو خبر بھی نہیں ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہے تو عالم ارواح میں ہوتی ہے عالم اجسام میں نہیں یہ سب اوسیکی قدرت کے کھیل ہیں جو باطن میں ہوتے ہیں مرشد کا خواب میں دیکھنا یا تو اپنی ارواح کا دیکھنا ہے کہ جو مرشد کے شکل میں تماشہ کرتی ہے یا صورت مثالی جو اوس کے قبضہ قدرت و ارادت میں ہے کبھی خیال نہ کرنا کہ میرا جسم عنصری کہیں آتا جاتا ہے **ہان** کاملین ایسے ہی ہیں جو اپنے جسم عنصری کو آناً فاناً میں بہت دور لے جاتے ہیں یعنی اپنی جگہ سے دوسری جگہ مگر جسم عنصری اوس حالت میں بھی ایک ہی جگہ ہوگا دوسری جگہ نہ ہوگا اور اگر دوسری جگہ دیکھی تو صورت مثالی اوس کی ہوگی نہ عنصری اور ایسی کاملین بھی ہیں کہ اپنی صورت مثالی سے جہاں چاہیں اور جتنی جگہ چاہیں ارادتاً ظاہر ہوں۔ اور سب کے ایک شکل آن واحد میں ہو مگر اون سب میں بھی جسم عنصری ایک ہی جگہ ہوگا۔ جیسے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ کی ایکروز تیرہ جگہ دعوت ہوئی آپ آن واحد میں سب جگہ موجود تھے ایک جگہ آپ کا جسم عنصری تہا

باقی جگہ صورت مثالی روحی تھی تربیت مریدان میں مرشدوں کی روحونکا مختلف حال ہی کسیکو تو اپنی روح کی باطنی قوت کی کہ وہ کیا کر رہی ہے خبر ہو جاتی ہے اور کسیکو نہیں ہوتی ہے کوئی ارادتاً اپنی قوت روحانی سے تربیت اور دستگیری طالبوں کی کرتا ہے اور کسی کی روح بلا ارادہ اوس کے منجانب اللہ کسی مرید اوسکی کے باطن میں مربی ہو جاتی ہے اور اوس کی تربیت و دستگیری کرتی رہتی ہے اور جس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اوس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی خواب میں دیکھا کہ شیطان یا نفس کی یہ مجال نہیں جو اوس نور پاک کی شکل بن سکیں یا آن جناب کی جھوٹی شکل دیکھا سکیں اور یہ خواب سچا رویائے صالحہ سے ہوگا۔ مگر وہ صورت مقدس جو دیکھی وہ صورت مثالی روحی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی نہ صورت عنصری۔ اور ایسا ہی امام محمد غزالی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے اور یہ دو حالت میں بات ہوتی ہے یا تو رحمت الہی دستگیری کرے یا مربی ہستی حقیقی حق سبحانہ میں اوس قاعدے سے جو مرشد بتاوے کہ پہلے فنا فی الافعال ہو اور پھر فنا فی الصفات پھر فنا فی الذات جب ذات میں پہونچگیا اللہ تعالے اوسکا ہو گیا اللہ کی بصارت سے وہ دیکھتا ہے اوس کی سماعت سے وہ سنتا ہے اوس کی طاقت و قدرت سے وہ سب کام کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا وہ مظہر کامل ہو جاتا ہے اور رویائے صالحہ میں نیک بندوں اور اولیاؤں اور انبیاؤں کی ارواحیں نظر آنے لگتی ہیں اور ان کی قدمبوسی حاصل ہوتی ہے یہ سنکر بیعت ہوئے اور طریقہ پیران چشت کا حاصل کیا اور کمال کو پہونچے اور شاہ محمد حیات صاحب کے سپرد کئے اور وہاں سے خلافت عطا ہوئی معمول آپ کا یہ تھا کہ ایک بجے رات کے اوٹھتے اور دو بجے تک نماز تہجد سے فارغ ہو کر ذکر اذکار میں مشغول رہتے۔ اور بعد نماز فجر اشراق تک مراقبہ میں رہتے اور بعد اشراق کے کچھ دیر تک دنیاداروں کا کام کرتے پھر کھانا کھا کر وہ پھر کو لیٹ جاتے بعد نماز ظہر وعظ و نصیحت کی تعلیم کرتے بعد نماز عصر ذکر اذکار میں بر لئے

تعلیم یاروں کے مشغول رہتے اور بعد نماز مغرب وظیفہ وظایف و ختم خواجگان وغیرہ پڑھتے تھے اور بعد کھانا کھاتے کے نماز عشا پڑھتے تھے اور پھر درود شریف پڑھتے رہتے اسی طریق سے بہت سے طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا خصوصاً ان میں بارہ خلیفہ کئے۔ اول شاہ امیرالدین شاہ آبادی دوم غلام احمد گنگوہی وفات ۱۲۲۵ ہجری مزار موضع سلیری سرساوہ سے تین کوس جانب شمال و میاں رحمۃ اللہ شاہ گنگوہی۔ و حافظ فرید بخش ربنوئی و حافظ خیراتی صاحب وفات ۱۲۳۹ ہجری و امام بخش سل پہالوی و شاہ عبدالحی وفات ۱۲۳۵ ہجری مزار اندری کھجوری میں بندچاہ کے قریب و شیخ دوندی صاحب رامپوری وفات ۱۲۳۰ ہجری و میاں رحمت اللہ شاہ ربنوئی و مولوی مظہر علی صاحب وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔ دو صاحب کا پتہ مجکو نہیں معلوم ہوا۔ وفات آپ کی ۵ جمادی الاول ۱۲۱۰ ہجری میں ہوئی مزار شریف سل پہانی میں ہے

قطعہ

سید و مولوی پیر ہُدیٰ
سل پہانی کرو شدہ در ہند
بدجو شیخ مکرم آن حضرت
آن غلام علی شاہ زمان
کجہ احتیاج انس و جان
گشت تاریخ و صلتش ہم آن
۱۲۱۰

ذکر حضرت سید امیرالدین شاہ آبادی۔ قدس سرہ العزیز۔ جد اعلے آپ کے سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق سید حسینی ہیں سنہ تولد آپ کا [illegible] ہجری ہم جمادی الاول روز جمعہ ہوا آٹھ برس کی عمر میں قرآن شریف ختم کر کے فارسی پڑھی۔ سترہ برس کی عمر میں شوق پڑھنے کا ترک کر دیا اس بات کا والدین کو بہت رنج تھا اور خیال ہوا کہ آپکو دنیا کے کاروبار پر لگا دیا جائے اور شادی کر دی جائے چنانچہ بیس برس کی عمر میں آپ کی شادی کر دی بعد شادی کے بھی حال آپکا بدستور رہا۔ اتفاق سے مولانا غلام علی شاہ صاحب وہاں تشریف لے گئے آپ کے والد ماجد نے مولانا صاحب سے عرض کیا

کہ ہمارا لڑکا بہت نالایق ہے نہ دین کے کام کا نہ دنیا کے آپ نے فرمایا کہ دین کے کام کا تو ہو جاویگا۔ اگر تم اوس کو آزاد کردو۔ والدین نے عرض کیا کہ ہم اس میں بہت خوش ہیں آپ نے فرمایا کہ کہاں ہے تمہارا لڑکا۔ آپ کے والد ساتھ ہوئے اور جہان آپ بیٹھے تھے بتایا شاہ صاحب نے توجہ کی فوراً طبیعت شاہ امیر الدین کی متوجہ الی اللہ ہوگئی۔ اگلے روز مولانا صاحب سل پہائی تشریف لے گئے اور شاہ امیر الدین تمام دن بیقرار رہے اور ہر شخص سے دریافت کرتے تھے کہ مولانا صاحب کہاں تشریف لے گئے جسوقت آپ کو پتہ ملا کہ سل پہائی کو تشریف لیگئے فوراً وہانکو چلا گئے روز سل پہائی پہونچکر تین روز مولانا صاحب کے پاس رہے چوتھے روز مولانا صاحب دائرہ شریف کو جانے لگے یہ ہمراہ ہوئے جب قریب دریاے مارکنڈہ پہونچے مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہیں ٹہرو۔ شاہ امیر الدین صاحب راستہ میں بیٹھ گئے جب مولانا صاحب دائرہ شریف پہونچ گئے تو شاہ امیر الدین صاحب کے دل میں یہ خیال آیا کہ آدمی مجکو دریافت کرینگے کہ تو یہاں کیوں بیٹھا ہے۔ اسواسطے چاہ خام میں جو راستہ میں تہا اوس میں بیٹھ گئے اور اوپر اوس کے کانٹوں کی چھانپ ڈال لی اور اللہ اللہ کرنے لگے اسی طرح تین روز گذرے جب پھر مولانا صاحب واپس آئے تو آواز اللہ اللہ کرنے کی سنی فرمایا درویشوں کو دیکھو کون ہے کانٹے اوٹھا کر دیکھا تو شاہ امیر الدین تھے آدمیوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر الدین ہے فرمایا کہ اوس کو بلالو وہ آدمی آپ کو حضرت کی خدمت میں اوٹھا کر لائے شاہ صاحب نے دیکھکر فرمایا کہ امیر الدین ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سل پہائی رہو تم یہاں پر ہی بیٹھ رہے آپ نے عرض کیا کہ حضرت میں یہ سمجھا کہ حضور نے یہی حکم فرمایا ہے کہ تو یہاں پر رہ۔ مولانا صاحب اپنے ہمراہ لیکر سل پہائی کو گئے سل پہائی جا کر آپ کو کھیت کی چڑیاں اوڑانے پر متعین کیا آپ نے تھوڑی دیر یہ کام کیا تھا کہ آپ کو بخار آگیا مولانا صاحب نے آپ کو شاہ آباد بہیجدیا جب آپ کو کچھ آرام ہوا پھر حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے

اوسی شب حضرت مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھکر پھر حکم دوبارہ دیا کہ تم شاہ آباد چلے جاؤ آپ پھر بموجب حکم کے گئے مولانا صاحب نے یہ تعبیر سمجھی کہ شاید امیر الدین اپنی زوجہ سے کچھہ تعلق نہیں رکھتا اس واسطے یہ خواب مجکو معلوم ہوا مگر آپ کو کب قرار تھا تین چار روز کے بعد پھر حاضر ہوئے۔ اوسی شب مولانا صاحب نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر دیجا سست پھراؤ۔ یہ خواب دیکھکر مولانا صاحب نے جلسہ درویشان میں فرمایا کہ مجکو بڑا تعجب ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری اولاد کی حق تلفی مت کر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امیر الدین کو تعلیم کر۔ کس کے حکم کی تعمیل کروں اس وقت ایک درویش نے عرض کی کہ حضرت باپ بیٹی کا معاملہ ہے وہ آپس میں سمجھہ لینگے۔ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانیکی بموجب کیجیے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایسا ہی کیا جاویگا۔ پھر تو مولانا صاحب نے بہت اچھی طرح تعلیم و تلقین فرمایا اور آپ نے بھی اپنے آپ کو ایسے مجاہدہ میں ڈالا کہ سوائے ذکر و شغل کے اور کوئی کام نہ تہا ضعف کا یہہ حال ہوگیا کہ چلنا پھرنا دشوار تہا بعد کچھہ عرصہ کے مولانا صاحب نے آپ کو خرقہ معنوی پہنایا اور مسند خلافت پر بٹھایا اور اپنا جانشین قرار دیا۔ بعد چند روز کے مولانا صاحب نے اس عالم فانی سے رحلت فرمائی اور آپ کی سجادہ نشینی قرار پائی پھر تو آپ کا کچھہ اور ہی حال ہوگیا جو کچھہ زبان سے نکلا فوراً ہوا جس طرف کو ذرا تیز نظر سے دیکھا جل کر خاک سیاہ ہوگیا۔ اوسوقت آپ نے اپنے منہ پر نقاب ڈال لیا کہ میری نظر کسیطرف نہ پڑے۔ چنانچہ آپ کے چہرہ پر تمام عمر نقاب ہی پڑا رہا اور بہت مخلوق خدا کو آپ سے فیض ہوا اور آپ جب کبھی کسی جلسہ یا عرس میں تشریف لے جاتے تمام فقرا با ادب بیٹھ جاتے تھے اور کوئی شخص بلا کیفیت اُف

نہیں کرسکتا تھا اور اگر کسی نے اُف کیا تو فوراً کان پکڑ کر اوٹھوا دیتے تھے اور چہرہ بے نقاب اوٹھا کر دیکھتے تھے۔ فوراً اوس شخص کا منہ سیاہ ہوجاتا تھا اور جسکو کیفیت ہوتی تھی اوس کی نسبت مرحبا فرماتے تھے آپ کے اوپر کشف والہام کا بہت زور تھا۔ اور اللہ جل شانہ نے جانوروں کی زبان سمجھنے کا بھی علم عطا فرمایا تھا۔ نقل ہے کہ ایک مرتبہ آپ تشریف لئے جاتے تھے ایک بھینس آپ کے پاس آواز کرتی ہوئی دوڑ کر ہوئی آئی آپ نے فرمایا کہ اس کے مالک کو بلاؤ۔ جب وہ شخص آیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے چھ بچے شیر خوار کٹوا دیئے ہیں یہ فریاد کرتی ہے آیندہ سے پھر مت کٹوانا ورنہ یہ زندہ نہیں رہے گی۔ اس کے کلیجہ میں چھ زخم ہو گئے ہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ حضرت یہ ہمیشہ کر دیا کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیئے دو۔ اوس نے آپ کے فرمانے پر کچھ خیال نہیں کیا اور ایک سال بعد پھر اوس کے بچے کو کٹوا دیا چنانچہ وہ بھینس فوراً مر گئی اوسکو چیر وا کر دیکھا تو سات زخم اوس کے کلیجہ میں تھے اسی طرح کی حکایتیں بہت ہیں کہ آپ سے جانور کہہ دیتے تھے اور آپ جو فرما دیتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا اور آپ سے بہت کچھ کراتیں ظہور میں آئیں اس مختصر تحریر میں گنجایش نہیں۔ آپ کی عمر ۶۹ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی ۳ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا سل پہاڑی میں ہے۔

قطعہ

رہنمائے طالبان سید امیر الدین شاہ	آنکہ گوش وہر کامل ہیچو او کمتر شنید
باول شاد از جہاں چون کردہ عزم انتقال	سال نقش منظہر نور الہی شد پدید

ذکر حضرت شیخ امام علی صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم شاہ امیر الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

پیدایش آپ کی سنہ ۱۲۰۳ ہجری میں ہوئی۔ بیس برس تک آپ نے علم تحصیل کیا بعد میں شوق آپ کو اللہ اللہ کرنے کا ہوا چونکہ آپ نے دونوں شاہ صاحب کو شاہ امیر الدین کے پاس آتے جاتے دیکھا تھا تو آپ بھی شاہ امیر الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی چند مدت تک شاہ صاحب موصوف کی خدمت میں رہے۔ شوق وذوق آپ کا بہت بڑھا ہوا تھا۔ سنا ہے کہ جب آپ نفی اثبات کی تسبیح کرتے تھے تو آپ کبھی جوش میں آکر باہر نکل آتے اور درخت کو پکڑ کر ذکر کرنے لگتے جب نفی کرتے درخت اوپر کو چڑھ جاتا اور جب اثبات کی ضرب لگاتے تو درخت مانند سجدہ کے زمین پر لگ جاتا مدت تک ایسے ہی ذوق وشوق سے بڑے بڑے مجاہدے کئے۔ حضرت شاہ امیر الدین صاحب نے آپکو مسند خلافت پر بٹھلایا اور خلعت معنوی پہنایا اور رامپور کو روانہ کیا اوسوقت آپ نے اپنے آپ کو بلباس سپاہیانہ گم کیا تاکہ کسی کو حال معلوم نہو۔ یہانتک کہ سپاہیوں میں نوکری کر لی اور صاحب کلکٹر کی اردلی میں رہنے لگے ایک روز آپ کوٹھی میں کسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے کہ صاحب کلکٹر سہارنپور اوسی جگہ آگیا جب آپ سجدہ میں گئے تو اس نے آپ کے ٹھوکر ماری اور کچھ کہتا ہوا چلا آپ نے سلام پھیر کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا اور دوسری دفعہ ہاتھ اُٹھایا تھا کہ وہ بھاگ کر کمرہ میں گھسگیا دیگر اشخاص نے سمجھا کر تلوار میان میں کرا دی پولس نے فوراً گرفتار کر لیا اور بہت بڑا مقدمہ دائر عدالت ہوا۔ اوسوقت مولوی محمد حسن صاحب آپ کے خلیفہ بہت رنجیدہ ہوئے اور پریشان اور بیقرار ہو کر حضرت مخدوم صاحب میں جا کر قصہ مذکورہ بالا کی فریاد کی فرمایا کہ اے محمد حسن ہمارے سپاہی کو کوئی نہیں ستا سکتا مولوی صاحب باطمینان واپس تشریف لائے اور اودہر حاکم مجوزہ نے چھ ماہ کی قید کر دی اوسوقت مولوی صاحب موصوف کو کمال رنج وملال ہوا۔ اور پھر مخدوم صاحب میں گئے اور اپنی حالت تباہی کا حال عرض کیا۔ فرمایا کہ اے محمد حسن ہمارا سپاہی کام کے واسطے جیلخانہ گیا ہے نہ کہ قید کے واسطے۔ تو دیکھیگا کہ وہ کیا کام کر کے آتا ہے۔ ایک درویش نسبت شیطاریہ جیلخانہ میں ہے اوس کے پاس بھیجا گیا ہے۔ اوسوقت مولوی صاحب کی کچھ تشفی ہوئی۔ چنانچہ

بعد چھ ماہ کے مولوی صاحب موصوف شاہ صاحب کو جب لینے کے واسطے گئے
اور شاہ صاحب جب جیلخانہ سے باہر آئے تو ایک تودہ نور معلوم ہوتا تھا۔ اس
خوشی میں سب کلفت بھول گئے اور بیساختہ عرض کیا کہ حضرت کیا حال ہے فرمایا
کہ ایک بزرگ نسبت شیطاریہ میں اون کے پاس گیا تھا اور یہ نسبت وہاں سے
حاصل ہوئی اور پھر شاہ صاحب کو رتھ میں سوار کرایا اور رتھبان نے رتھ کو چلایا۔ او
بیل کے ایک لکڑی ماری تو شاہ صاحب رتھ سے کود پڑے اور کہا کہ مار ڈالا اس پر
سب مرید حیران تھے کہ یہ کیا قصہ ہے اور آپ نے کمر کو پکڑ لیا دیکھا تو تمام لکڑی کا
نشان آپ کی کمر پر موجود تھا پھر مولوی صاحب نے رتھبان سے کہا کہ لکڑی
مت مار غرض سب طرح سے آپ نے اپنے آپ کو پوشیدہ کیا مگر آفتاب پوشیدہ
کرنے سے کب پوشیدہ ہوتا ہے۔ آخر الامر مخلوق خدا آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔
آپ نے اپنے آپ کو جہانتک ہو سکا بچایا جب لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا، سو وقت
بیعت کرنا شروع کیا اور ایک مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی۔ آپ سے بہت
کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ عمر آپ کی ۵۹ سال کی ہوئی۔ وفات آپ کی بکم جمادی الاول
سنہ ۱۲۳۹ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپکا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

آن امام دین سمی بوتراب	دار دنیا را برغبت چون ہشت
سال رحلت با من از رہ یقین	گفت ہاتف پیشوائے راہ چشت
	۱۲۳۹ھ

ذکر حضرت مولوی محمد حسن صاحب رامپوری انصاری خلیفہ اعظم حضرت شاہ امام علی صاحب
قدس اللہ سرہ العزیز زمانہ تولد آپ کا ۱۲۳۹ھ ہے سترہ برس کی عمر تک آپ نے قرآن
شریف و فارسی پڑھی بعد میں پڑھنا ترک کر دیا اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت شیخ صاحب
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت حاصل کی بعد بیعت کے شیخ کے ساتھ وہ محبت
ہوگئی کہ کسی وقت شیخ صاحب کو چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا اور مجاہدہ وہ کرنا شروع

کیا کہ جو بشر سے یک لخت کرنا غیر ممکن ہو جب شیخ صاحب تہجد کی نماز کے واسطے مسجد
کو جاتے تو مولوی محمد حسن صاحب کو دروازہ کے باہر کھڑا ہوا پاتے تھے ایک روز
شیخ صاحب نے فرمایا کہ محمد حسن میرے اللہ نے مجکو معلوم کرا دیا ہے کہ جو کچھ میرے
پاس ہے وہ تیرا ہے اب تو دہلی کو جا اور علم عربی تحصیل کر آپ یہ سنتے ہی حکم بجا لائے
اور دہلی روانہ ہوئے مولوی مملوک علی صاحب نانوتوی سے عربی پڑھنا شروع کیا
اور ایک عرصہ تک دہلی میں پڑھتے رہے مگر پڑھنے میں بھی یہ کیفیت رہی کہ جب کبھی
دل میں جوش آجاتا تو کتاب کسی طاق میں ڈالکر جنگل کو چلے جاتے اور کئی کئی روز تک
جنگل میں رہتے جب کچھ ہوش آتا تو پھر آکر پڑھتے یہہ حالت دیکھکر مولانا مملوک علی صاحب
کمال معتقد مولوی محمد حسن کے ہو گئے اور بہت ادب کرنے لگے اور آپ کے رہنے
کے لئے ایک مکان اپنے مکان سے علیحدہ آپ کو دیدیا اور سب آدمیوں کو یہ فرمایا
کہ کوئی وقت بے وقت بلکہ بلا اجازت آپ کے پاس نہ جاوے چنانچہ مولوی صاحب
اوس مکان میں پردہ ڈالے ہوئے بیٹھے رہا کرتے تھے اکثر درویش دہلی کے آپکے
پاس آیا جایا کرتے اور دہلی میں جو واقعہ ہونے والا ہوتا اوسکو ایک روز پہلے مولوی
مملوک علی صاحب سے فرما دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دہلی کالج میں ڈائرکٹر سررشتہ
تعلیم اور چند یورپین افسر برائے امتحان آئے ریاضی وغیرہ کا امتحان لیا پھر عربی کے
طلبہ بھی بلوائے گئے سب طالب علم حاضر ہو گئے۔ مگر حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب
اپنے حجرے میں ہی بیٹھے رہے مولانا مملوک علیصاحب آپ کے اوستاد نے آپکے
پاس آدمی بھیجا کہ اون کو بھی بلا لاؤ۔ وہ طالب علم آپ کے پاس گئے اور کہا کہ چلئے۔
امتحان دینے کے لئے بلایا ہے خیر آپ اون کے ساتھ آئے انگریز نے اول ان
سے یہی دریافت کیا کہ تم نے کون کون کتابیں پڑھی ہیں آپ نے فرمایا کہ فلان فلان
کتابیں میں نے پڑھی ہیں انگریز نے کہا کہ اچھا فلان کتاب پڑھو آپ نے فرمایا کہ وہ تو

میں پڑھ چکا اب کیا پھر اسے ہی پڑھکر سناؤں انگریز نے کہا کہ ہم تمہارا امتحان لیتے ہیں
پڑھو آپ نے فرمایا کہ پڑھی ہوئی کتاب کا کیا امتحان بغیر پڑھی کا لو تو مضایقہ نہیں ۔ انگریز
حیران ہوکر آپ کی طرف دیکھنے لگا اور آپ کا امتحان لینے کو مقامات حریری منگوائی
اور کہا اچھا مولانا آپ اسکو پڑھیں اور آخر میں سے ایک مشکل مقام کھولکر آگے رکھدیا
حالانکہ مولانا صاحب نے اس کتاب کی کبھی صورت تک بھی نہ دیکھی تھی مگر فر فر پڑھ کر
سنادی اور مطالب و معانی اس طرح بالتشریح بیان کیے کہ تمام اوستاد اور انگریز حیران
رہ گئے اس پر انگریز نے کہا کہ ہم تم کو اس کالج میں مدرسی کی اسامی دیتے ہیں اور آیندہ
ہم تمکو بہت جلد ترقی دینگے ۔ آپ نے فرمایا کہ صاحب مجھ سے طالب علمی تو ہوتی ۔
نہیں مدرسی کیونکر کرونگا ۔ انگریز نے مکرر کہا مگر جب مولانا مملوک علی صاحب نے انگریز
سے آپ کا کل حال بیان کیا کہ یہ ہرگز قبول نکریگا تب انگریز خاموش ہوا ۔ سنا ہے کہ
ایک درویش بلباس ہنود دہلی میں پھرا کرتے تھے اور نماز مولوی محمد حسن صاحب کے
پاس آکر پڑھا کرتے تھے اور جسوقت وہ درویش آپ کے پاس آتے تو مولوی صاحب
کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے جسوقت وہ چلے جاتے تو آپ مولوی مملوک علی
صاحب سے کہتے کہ یہ شخص قطب ہے ۔ اپنے آپ کو پوشیدہ کر رکھا ہے ۔ نقل ہے کہ ایک
لڑکا دہلی میں آپ سے پڑھا کرتا تھا آپ کو اوس سے محبت بھی زیادہ ہوگئی تھی پھر وہ کچھ
صحبت ناقص میں مبتلا ہوگیا آپ کے پاس آنا جانا ترک کر دیا آپ نے اوسکو بلایا تو وہ نہ آیا
پھر آپ خود مکان پر گئے تو بھی اوس نے آپ کی نہ سنی آپ نے فرمایا کہ ہم اور طرح سے
بھی بلا سکتے ہیں اور یہ کہکر مکان پر تشریف لائے اُس لڑکے کا یہ حال ہوا کہ مثل مجنونوں کے
گھر سے نکل بھاگتا تھا کہ مولوی صاحب کے پاس جاؤں اور پھر راستہ میں کہتا تھا کہ انکار
کرچکا ہوں کیونکر جاؤں گھر واپس ہو جاتا اسی طرح کئی مرتبہ کیا پھر دم نکل گیا ۔ اے اللہ
تو پناہ دے ایسی ضد سے جب مولوی صاحب کو اوسکے انتقال کی خبر ہوئی بہت رنج ہوا

اور اوس کی قبر پر گئے اور بہت دیر تک روتے رہے اور جناب باری میں عرض کیا کہ
خداوندا جب تک مجکو یہ معلوم نہ ہوجاویگا کہ اسکی نجات ہوگئی قبر پر سے نہ اوٹھونگا جب
یہ معلوم ہوگیا کہ محمد حسن ہم نے اس کی نجات کی اوسوقت قبر پر سے اوٹھے اسی طرح سے
آپ محمد جان کو فرمایا کرتے تھے ۔ کہ اپنی حالت کو درست کرو ورنہ تو دنیا کا رہیگا نہ دین کا
تو آگے ہوگا اور لڑکے تیرے پیچھے ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہو
نقل ہے کہ ایک روز مولانا مملوک علی صاحب سے کہا کہ شاہ غریب اللہ صاحب نے اپنے
پیر و مرشد کے واسطے اولاد اور لڑکا مانگا خداوند تعالے نے اونکی دعا قبول کی میں نے بھی
اپنے اوستاد کے واسطے دعا کی کہ خداوندا میرے اوستاد کے اب کی مرتبہ لڑکا دے ۔
کہ جو حافظ قرآن و عالم اور ولی ہو سو قبول ہوگئی مولانا مملوک علی صاحب یہ سنکر ہنس پڑے
اور یہ مولوی محمد حسن نے اس واسطے دعا کی تھی کہ اون کے اوستاد کے لڑکیاں تھیں ۔
چنانچہ اسی مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب پیدا ہوئے اور الم نشرح ہے کہ وہ ان جملہ
صفات کے ساتھ موصوف بھی تھے اور اسیوجہ سے مولوی محمد یعقوب صاحب کبھی
کبھی جوش میں آکر فرما بھی دیا کرتے تھے کہ میں ازلی ولی ہوں ۔ بعد تحصیل عربی علم مولوی
محمد حسن صاحب رامپور تشریف لائے اور شیخ صاحب کی خدمت میں رہے پھر تھوڑے
عرصہ کے بعد شیخ صاحب نے مولوی محمد حسن صاحب کو اپنا خلیفہ کیا اور آپ انتقال
فرما گئے اوسوقت مولوی صاحب نے اتباع سنت کیا اور اتباع اور اتقا پر کمر ہمت
باندھی اور فرمایا کرتے تھے کہ پہلے اولیاء نے جو ملامتیہ طریق اختیار کیا یا کوئی کام خلاف
شرع کر بیٹھتے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلی مخلوق پابند شرع کو بہت مانتے تھے اور
ان کی اوقات میں فرق ڈالتے تھے اور اب اوس کے بالکل برعکس ہوگیا اب اگر فقیر
کو پناہ ہے تو پابندی شرع میں ہے ۔ سنا ہے کہ جب ایک سال شیخ صاحب کے
انتقال کو ہوگیا تو اور مریدوں نے شیخ صاحب کا عرس کیا اور مولانا صاحب کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت آپ ہی تشریف لے چلیں مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور مریدوں نے اس بات پر جھگڑا کیا کہ حضرت آپ خلیفہ ہوکر ایسا فرماتے ہیں اگر آپ لایق نہ تھے تو شیخ صاحب نے آپکو کیوں خلیفہ کیا اوسوقت مولانا صاحب نے غصہ ہوکر فرمایا کہ میں تو لایق ہوں مگر تم لوگ تو لایق نہیں کہ جو میرے ساتھ جاؤ آؤ گے۔ ایک جان کے واسطے صدہا آدمیوں کو گنہگار کر لوں اور سب کا عذاب اپنی گردن پر لوں پھر سب خاموش ہو رہے تھوڑے ہی عرصہ تک آپ سے لوگ فیضیاب ہوئے کیونکہ عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ میانجی کریم بخش صاحب کو کیا اور چالیس برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۹ھ آپ کی وفات ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے **قطعہ**

شیخ مولانا محمد بخش زین دار رفت	چون ز انفاس قدسیہ تظلم حل صفت
ہاتف غیبی مرا ز فکر سال رحلتش	بود علامہ فقیہ و زاہد با فیض گفت

ذکر حضرت میان جی کریم بخش صاحب رامپوری انصاری قدس اللہ سرہ العزیز آپ سنہ ۱۲۲۲ ہجری میں پیدا ہوئے بیس برس کی عمر تک آپ نے تحصیل علم کیا اور بعد اوس کے مولوی محمد حسن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت ہوئے اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے یہانتک محنت کی کہ بسبب کثرت کرنے ذکر و اذکار کے آپ کی آواز میں گنگناہٹ ہوگئی بعد میں مولوی محمد حسن صاحب نے آپکو اپنا خلیفہ کیا اور اس جہان فانی سے رحلت فرمائی میان جی صاحب نے بھی بموجب مولانا صاحب اتباع سنت کیا اور صحبت علما پسند کی اور راہ راست مخلوق خدا کو بتایا اور بہت سے آدمی آپ سے بیعت ہوئے اور بہت آدمیوں کو نام خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا کشف والہام کا آپ پر بہت زور تھا زبان آپ کی سیف تھی جو کچھ کہا فوڑا ہوگیا اکثر باتیں آپ سے بہت ظہور میں آئیں۔ مگر عمر آپ کی بہت کم ہوئی آپ نے اپنا خلیفہ جناب حاجی

حافظ سید محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو کیا۔ نقل ہے کہ کسی شخص نے آپ کے لڑکے کے کچھ مارا اور وہ روتا ہوا گھر میں آیا اوسوقت آپکو کچھ جوش آیا آپ نے آسمان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خداوندا کیا ہمارے لڑکے مار کہانے کے ہی واسطے ہوئے ہیں۔ یہ فرماہی رہے تھے کہ مارنے والا شخص اپنے کوٹھے پر چڑھتا تہا فوڑا گر کر مر گیا۔ نقل ہے کہ آپ کہیں جا رہے تھے راستہ میں بارش ہونے لگی قریب ایک موضع تھا آپ اوس میں چلے گئے اس موضع میں ایک چوپال تھی۔ آپ وہاں ٹھیر گئے۔ موضع والوں نے وہاں ٹھیرنے کو منع کیا آپ نے ہرچند سمجھایا مگر اونہوں نے نہ مانا منع کرنے سے پہلے آپ نے ایک کھونٹی پر تلوار رکھدی تھی اور آپ ایک طرف کھڑے ہوگئے تھے کہ تھوڑی دیر بعد تلوار خود بخود ہلنا شروع ہوئی موضع والوں نے متعجب ہوکر دیکھا تب آپ نے فرمایا کہ کیوں نکلی پڑتی ہے میں نے تو ابھی تک حکم کیا ہی نہیں موضع والوں نے جو یہ حال دیکھا تو سب چوپال چھوڑ کر بھاگ گئے اور پھر ہر طرف سے دودھ مٹھائی آنا شروع ہوا اور تمام شب موضع والوں نے آپ کی خدمت کی اور وہی راوی بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میانجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے چھتہ کی مسجد میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ جو حقہ پیتے ہیں اونکو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوتی آپ خاموش سنتے رہے پھر ایک شخص نے کہا کیوں حضرت یہ بات صحیح ہے فرمایا کہ بھائی ہم نے تو ہمیشہ حقہ پیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہفت آسمان و ہفت زمین کی سیر ہی کی جو کہتے ہیں وہ ون پر گذرا ہوگا۔ نقل ہے کہ ایک کوڑا نامی حجام دیوبند میں حضرت میانجی صاحب کا خط بنایا کرتا تھا ایک مرتبہ وہ کئی جمعرات خط بنانے نہیں آیا آپ نے اوسکو دریافت کیا کسی نے کہا کہ وہ ایک لڑکے پر عاشق ہوگیا ہے بازار میں کھڑا رہتا رہتا ہے۔ فرمایا اوس کو میرے پاس لاؤ جب وہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ کیوں بھائی ہمارا خط بنانے کیوں نہیں آتا اوس نے کہا کہ میں عرض کرتا ہوا شرماتا ہوں

آپ نے فرمایا کہو حکیم سے کوئی نہیں شرماتا۔ اوس نے اپنا قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اوس سے کیا چاہتا ہے۔ عرض کیا فقط یہ کہ وہ مجھ سے باتیں کرے فرمایا کہ جا ایک آوے پر سے ٹھیکرا اوٹھا لا وہ فوراً جا کر لایا آپ نے اوس پر ایک نقش لکھا اور سمجھایا کہ نقش و ریبان پنڈلی دران رکھکر کنوئیں پر بیٹھ جا وہ آویگا اُس سے بات کر لینا جب بات کرے اس نقش کو کنوئیں میں ڈالدینا وہ جا کر بیٹھا ہی تھا کہ وہ لڑکا فوراً آیا۔ اور باتیں کرنے لگا پھر اوس نے حسب الارشاد وہ نقش کوئیں میں ڈالدیا وہ لڑکا پشت دیکر اوسیوقت چلا گیا۔ اوسنے ہرچند پھر اوسکو آواز دی وہ نہ بولا پھر اوس نے اگر میان جی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تیری خواہش پوری ہوگئی۔ نقل ہے کہ میانجی صاحب ایک روز اپنے باغ میں تشریف لے گئے چھوٹے صاحبزادہ میان محمد عمر صاحب ہمراہ تھے آمون کی فصل تھی وہاں جا کر آم کھائے اور کچھ ساتھ لیکر واپس آنے کا ارادہ کیا تھا کہ میانجی صاحب کے بہنوئی صاحب وہانپر پہونچ گئے انہوں نے کہا کہ آج تو جامنے کھانے کو دل چاہتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میرے باغ میں جامنیں تو نہیں ہیں البتہ آم موجود ہیں یہ کھالو اونہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو جامنے ہی کھاوینگے اور اشارہ کیا کہ یہ قریب ہی موجود ہیں ان سے کہدیجے تو کہالون آپنے فرمایا کہ میاںجی میرا جی تو ان سے کہنے کو نہیں چاہتا تم ہی دریافت کرلو۔

دراصل جبکہ یہ باغ تہا وہ جامنیں بھی فروخت کردیا کرتے تھے اس لئے میاںجی صاحب نے اون سے کہنے میں تامل کیا۔ اونہوں نے پھر تقاضا کیا کہ نہیں آپ ضرور کہد یجئے میان جی صاحب نے مجبوراً مالک سے کہا کہ ان لڑکوں کا جی جامنے کہانیکو چاہتا ہے اگر تم اجازت دو تو کھالیں وہ ایک ہی بخیل تھا کہا اچھا جو ٹوٹی نیچے پڑی ہو تو کہالیں اوسپر آپ نے کہا کہ نیچے تو نہیں پڑی اگر تم کہو تو ایک لکڑی ماردیں ان کے کہانے بھر کو نیچے گر پڑینگی۔ مالک نے کہا کہ لکڑی مارنے کی اجازت نہیں۔ صرف نیچے پڑی ہوئی کی اجازت ہے یہ سن کر آپ نے درخت جامن کی طرف اوپر کو نگاہ اٹھا کر دیکھا فوراً ایک موٹی سی شاخ ٹوٹ کر نیچے گر پڑی آپ نے کسی قدر مسکرا کر کہا کہ لو بھائی کھاؤ آخر پڑے ہوئے کی اجازت تو ہے۔ انہوں نے خوب کہائیں اور مالک باغ دیکھتا رہ گیا نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت میانجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنا بیٹھے ہوئے کھارہے تھے کہ اون کے قدیمی دوست مولوی عبدالحق صاحب انبہٹوی آئے چونکہ ان دونون صاحبون میں لڑکپن سے دوستی واتحاد تھا اس لئے بے تکلفی بڑھی ہوئی تھی حسب عادت قدیم مولانا نے حضرت میانجی صاحب کو کہا کہ یار کیا میٹھا گنے کھارہا ہے مخلوق تباہ ہوگئی دعا کر کہ بارش ہو۔ اور تیری پیری کس دن کام آوے گی امساک باران سے مخلوق پریشان ہے آپ نے فرمایا کہ اچھا بارش ہو جاوے گی تو میرے چوسے ہوئے گنوں کے چھلکے کھا اور پھر دوبارہ بھی مسکرا کر یہی فرمایا کہ یہ کھالے بارش ہو جاویگی مولانا نے کہا کہ میں یہ بھی کھالوں گا مگر بارش کے لئے دعا کر اتفاقاً اُسوقت میانجی صاحب کے ہاتھ سے ایک گنڈیری نکل پڑی آپ نے فرمایا کہ لے اسکو تو کہالے مولانا نے کہا کہ یہ خاک آلود ہوگئی ہے پانی ہو تو دہولوں آپ نے یہ سنکر گنا وغیرہ سب چھوڑ دیا اور سجدے میں گر کر دعا مانگنی شروع کی تھوڑے دیر گذری تھی کہ بارش ہونی شروع ہوگئی اور خوب بارش ہوئی تب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا۔

نقل ہے کہ جب حضرت مولانا مولوی محمد حسن صاحب کا وقت اخیر ہوا اور کسی کو زیست کی امید نہ رہی مریدوں نے عرض کیا کہ آپ کے جنازہ کی نماز کون پڑھاوے فرمایا کہ کریم بخش سب سنکر متعجب ہوئے کہ وہ جے پور ملازم ہیں اور حضرت ایسا فرماتے ہیں۔ چنانچہ اگلے روز آپ تشریف لائے اور جنازہ کی نماز آپ نے ہی پڑھائی باقی اور میاں جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کرامتیں و کشف مشہور ہیں چنانچہ جب سید حاجی محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اول مرتبہ حج بیت اللہ شریف سے واپس آئے تو بمبئی سے چلکر مقام منما ساکک ایک مجذوب سے کچھ اندرونی تکرار ہوگئی اوس میں مجذوب نے تمام قافلہ پر

ایسی نسبت ڈالی کہ سب بیہوش ہوگے اور حاجی صاحب موصوف پر بھی کیفیت جذب طاری ہوگئی آپ اس حالت جذب میں اُس مجذوب سے لڑنے لگے میان جی صاحب کو کشف سے معلوم ہوا اور آپ نے پریشان ہوکر ٹہلنا شروع کیا اور کبھی یہ بھی زبان پر آجاتا تھا کہ میرا بچہ انشاء اللہ بامداد پیران عظام بچا دیکھا چاہے تو کتنا ہی سخت نسبت والا ہو یہ حالت دیکھکر حافظ لطافت علی صاحب جو آپ کے مریدان میں تھے آدمیوں سے کہا کہ آج کوئی معاملہ حاجی محمد عابد صاحب پر گذرا ہے کہ میان جی صاحب ایسے پریشان ہیں حافظ صاحب نے پھر میان جی صاحب سے عرض کیا کہ آپ شاہ ولایت صاحب میں تشریف لے چلیں میاں جی صاحب معہ چند مریدوں کے شاہ ولایت میں گئے تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر اوٹھے اور باہر آکر خون کی قے کی اور پھر وضو کرکے شاہ ولایت صاحب کی قبر کے پاس جاکر بیٹھ گئے اور بہت دیر بیٹھے رہے پھر اُٹھکر فرمایا کہ چلو مسجد کو اوسوقت حافظ صاحب نے وہ دن و تاریخ و مہینہ لکھ لیا جب قافلہ دیوبند واپس آیا اُس روز کا حال دریافت کیا۔ قافلہ والوں نے کہا کہ واقع میں اوس روز ہم پر سخت صدمہ ہوا تمام قافلہ بیہوش ہوگیا تھا اور حاجی صاحب پر جذب طاری ہوگیا تھا مگر پھر وہ مجذوب بھاگ گیا اور تمام قافلہ کو ہوش آگیا اور حالات جو مشتمل حضرت حاجی محمد عابد صاحب سلمہ اللہ تعالی تھے وہ اس مجموعہ میں نہیں لکھے گئے عمر آپ کی ۵۴ برس کی ہوئی وفات آپ کی ۱۷ شوال سنہ ۱۲۷۹ ہجری میں ہوئی روضہ مبارک آپ کا رامپور ضلع سہارنپور میں ہے ؂

قطعہ

شاہبازے لامکان نور خدا	شہ کریم بخش کان اسم عظیم
چون ز دنیا سوئے فردوس برین	رخت رحلت بست آن شاہ فہیم
از سر حایت بگفت ہاتف سنش	بود ہادے جہاں شیخ کریم ۱۲۷۹

ذکر خاص فضائل اختصاص قطب العالم حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب محب واثق خالق مطلق محبوب الہی مجمع فضائل نامتناہی بانی مدرسہ عربی و جامع مسجد دیوبندی قدس اللہ تعالی اسرارہما و نور اللہ مرقدہما خلیفہ حضرت میاں جی کریم بخش صاحب رامپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ جد اعلے آپ کے شاہ بندگی محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں مزار مقدس آپ کا دیوبند محلہ سرائے پیرزادگان میں ہے بڑے اولیائے کبار سے گذرے ہیں کرامتین اون کی دیوبند میں مشہور و معروف ہیں آپ کا سلسلہ قادریہ تہا سنہ ۱۲۵۰ھ میں حاجی محمد عابد حسین صاحب پیدا ہوئے سات برس کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پھر فارسی پڑھنی شروع کی بارہ برس کی عمر تھی کہ اس عرصہ میں مولوی ولایت علی صاحب دیوبند آگئے حاجی صاحب نے اون سے بیعت کی نماز پنجگانہ اور تہجد کا اسی روز سے شوق ہوا کہ کبھی قضا نہ ہونے پائی۔ جب مولوی ولایت علی صاحب سہارنپور کو گئے آپ بھی اون کے ہمراہ گئے مگر بڑے بھائی آپکے اگلے روز جاکر مولوی صاحب سے کہکر لوٹا لائے حاجی صاحب کو ازحد رنج ہوا چند روز بعد دہلی پڑھنے چلے گئے وہاں مسجد میں رہنے لگے اور پڑھنا شروع کیا اس مسجد میں ایک بزرگ کا مزار تھا حاجی صاحب کو اونسے بہت کچھ فائدہ ہوا چونکہ آپ کے والد ماجد بیمار ہوگئے آپ اونکی خبر علالت سنکر دیوبند واپس آئے بہت دنوں اُنکے علاج معالجہ میں رہے جب اُنکا انتقال ہوگیا آپ نے عطاریکی دوکان کرلی اس حالت میں بھی آپ اکثر اپنا وقت تلاوت قرآن شریف میں صرف کرتے تھے اور جو کوئی مجذوب یا بزرگ ملتا تو کہتا کہ تو قدم بقدم اپنے دادی کے ہوگا۔ پھر تھوڑے عرصہ کے بعد آپکو شوق بیعت ہونے کا ہوا ان دنوں میں حضرت میاںجی کریم بخش صاحب رامپور سے دیوبند آئے ہوئے تھے حاجی صاحب اونکی خدمت میں گئے۔ ادہر میاںجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو یہ خواب معلوم ہوا کہ آسمان پر ایک بہت بڑا ستارہ ہے اور اس کے گرد بہت سے ستارے ہیں اور بڑا ستارہ مری گود میں آگیا حضرت میاںجی صاحب نے صبح کو فرمایا کہ مجھسے کوئی سید بیعت ہوگا

اور لوگوں کو اس سے بہت فیض ہوگا اور متبع سنت ہوگا اور دین کے کام اس سے بہت
ہونگے دنیوی جھگڑوں سے بچیگا خاندان کا روشن کرنے والا ہوگا حاجی صاحب کئی روز تک
سوچتے رہے اور کئی روز تک خیال کرتے رہے کہ کس سے بیعت ہوں آخر الامر میاں جی صاحب
کی طرف اپنے دلکو خوب پختہ کر کے خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھکو بیعت
کر لیجئے میاں جی صاحب نے فرمایا کہ تم استخارہ کر لو اور جو کچھ اس میں معلوم ہو مجھسے کہو۔
اُسوقت بیعت کرونگا حاجی صاحب نے بموجب فرمانے کے شبکو استخارہ کیا اور حاجی
صاحب کو یہ خواب معلوم ہوا کہ میاں جی صاحب کے پہلے مرید روٹی لئے ہوئے ہیں
اور مثل چڑیا کے چن چن کہاتے ہیں حاجی صاحب نے خواب میں اون سے کہا کہ میاں
یہ کیا کھانا ہے اور ساری روٹی لیکر حاجی صاحب نے دو لقمہ کر لیے اور کہا یوں کہایا کرتے
ہیں یہ خواب صبحکو میاں جی صاحب سے بیان کیا انہوں نے یہ خواب سنکر بیعت کیا
اور فرمایا کہ مرے پاس جو کچھ ہے وہ تمہاری ہی قسمت کا ہے پھر حاجی صاحب میاں جی
صاحب کی خدمت میں رہنے لگے اور ذکر اشغال کرنے شروع کئے اور میاں جی صاحب
نے بھی آپ کے اوپر خاص محنت و توجہ کرنی شروع کی اسی عرصہ میں حاجی صاحب کی
شادی ہوگئی آپ نے اپنے گھر میں سے بھی میان جی صاحب سے بیعت کرا دیا اُن کا
تھوڑے ہی روز کے عرصہ میں یہ حال ہوگیا کہ جب درود شریف پڑھتے فوراً رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حضوری ہوتی اور حالت ان کی عجیب و غریب ہوگئی یہانتک کہ بعض مرتبہ
میاں جی صاحب خود انکے پاس جایا کرتے اور فرمایا کرتے کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ عرض کر دینا۔ یہ رابعہ عصر مخدومہ محترمہ بھی سید شاہ بندگی محمد ابراہیم کے سلسلہ
متبرکہ آل سے ہیں اور اسی طرح سے ایک درویش سلسلہ سدا سُہاگ کے۔ عمرو سید ہ
نگینہ کے رہنے والے میرے، دیر چھتہ کی مسجد میں تشریف لائے اور مابین عصر و ظہر
حضرت حاجی محمد عابد حسین صاحب سے کہنے لگے کہ میں اذان پڑھ دوں حاجی صاحب نے

فرمایا کہ ابتو کوئی وقت اذان کا نہیں ظہر کی نماز ابھی پڑھی ہے جب وقت ہوگا پڑھنا
درویش صاحب نے کہا کہ میں پھر یہاں کب آؤنگا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا پڑھو چنانچہ
درویش صاحب نے بے وقت اذان پڑھی اور حاجی صاحب کے حجرہ میں جا کر خوب
لوٹ لگائی اس لئے کہ یہاں کی خاک بھی خالی از برکات و حسنات سے نہیں لہذا جو کچھ
ملجائے وہ غنیمت ہے شاید اس کے باعث میری نجات ہو جاوے پھر حاجی صاحب
کو ہمراہ لیکر مکان پر گئے اور انہیں بزرگ مخدومہ مقبول درگاہ خداوندی مذکورہ بالا سے اپنے
واسطے دعا کرائی چنانچہ حاجی صاحب کا دو مرتبہ حج کو جانا اونہیں بزرگ مخدومہ کیوجہ سے
ہوا کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ ہماری ہاں آؤ آپ نے حاجی
صاحب سے کہکر اول حج کا کیا مگر حج دویم میں ان بزرگ مخدومہ کا انتقال ہوگیا غرض حاجی
صاحب نے بھی بعد شادی کے دکان عطاری کی چھوڑ دی اور مصروف مجاہدہ ہوئے اور
پانی فی سبیل اللہ پلانا شروع کیا اور تمام دن پلاتے ہوئے پھرتے اور رات کو شب بیداری
کرتے اسپر حاجی صاحب کے تمام عزیز و اقارب میں بہت شور مچا کہ حاجی صاحب ہماری
بدنامی کرتے ہیں سب نے سمجھایا کہ یہ کام مت کرو مگر کسیکو کچھ جواب نہ دیا چنانچہ حاجی صاحب
کے خالو نے غصہ ہو کر کہا کہ کب تک کہنے لگو گے کہ مر جاوری چڑیون اور اڑ جاوری چڑیون
آپ خاموش بیٹھے رہے آپ کی خالہ صاحبہ نے مجھسے کہا کہ اس قصہ کے اندر میں بھی موجود
تھی جب حاجی صاحب خاموش ہوگئے تو ہم نے کہا کہ ہم جاتے ہیں حاجی صاحب نے
فرمایا کہ بیٹھی رہو بارش ہونے لگی ہے ہم سب نے تعجب کیا کہ ابھی تو ستارہ نکل رہے تھے بارش
کیسی ہونے لگی باہر نکل کر جو دیکھا تو بارش ہو رہی ہے ہم سب گھبرایان کہ اپنے اپنے گھر کیسے
جاوینگے حاجی صاحب نے فرمایا کہ گھبراؤ مت بارش بند ہو جاوے گی یہہ کہنا تھا کہ فوراً بارش
بند ہوگئی جب ہمنے یہ کرامت دیکھی پھر ہمنے کبھی نہیں کہا بعد عرصہ دراز کے حسب الحکم میاں
جی صاحب آپ نے یہہ کام چھوڑ دیا اور دیگر مجاہدے کرنے شروع کئے اُسی زمانہ میں

آپ نے اپنا یہ معمول کر لیا کہ ہر جمعرات کو بعد نماز صبح وظیفہ دعائے سیفی و دلائل الخیرات
پڑھتے ہوئے پیران کلیر شریف جاتا اور عشا کی نماز دیوبند میں آکر پڑھتا کئی برس تک آپ کا
یہی ورد رہا پیر حضرت میانجی صاحب نے آپ کو اپنا خلیفہ کیا اور لوگونکو اپنے روبرو بیعت
کرایا جب اول ایک شخص کے بیعت کرانیکے واسطے حاجی صاحب کو بلایا تو حاجی صاحب
چھپ گئے جب پیر میانجی صاحب نے فرمایا کہ ڈھونڈھکر لاؤ مریدون نے ڈھونڈنا شروع
کیا تو مسجد کی صف میں دبکے ہوئے پائے مرید میانجی صاحب کی خدمت میں روتے
ہوؤں کو پکڑکر لائے جب میان جی صاحب کی خدمت میں پہونچے آپ بہت روئے
اور عرض کیا کہ میں اس قابل نہیں یہ بار بہت بڑا ہے اسکے اٹھانے کی طاقت نہیں
رکھتا ہوں میان جی صاحب نے بہت سمجھا کر فرمایا کہ بیعت کرو خداوند تعالے تمہارا
مددگار ہے میں کچھ اپنی طرف سے ہی نہیں کہتا ہوں بلکہ مجھکو ایسا ہی حکم ہوا ہے اُسوقت
آپ نے بموجب حکم روتے ہوئے بیعت کیا میان جی صاحب کا یہ حال ہوگیا کہ
جو کوئی آپ سے بیعت کا خواہاں ہوتا تو فرماتے کہ محمد عابد سے بیعت کرو اور آپ سے
ہی بیعت کراتے اور تعویذات بھی آپ سے ہی لکھواتے حاجی صاحب اگر بسبب ادب
کچھ بھی تساہل کرتے تو فرماتے کہ عزیز گھبراتے ہو جب کیا کروگے کہ ایک زمانہ میں مخلوق
خدا تمہاری طرف متوجہ ہوگی اور تمکو فرصت بھی نہ لینے دیگی اکثر یہ بھی فرمایا کرتے کہ
درویشی جدا ہے اور عمل کرنا جدا ہے بے عمل درویش ایسا ہے جیسا سپاہی بے ہتیار کے
درویش کو اس میں پناہ بھی ہے کہ اپنے کو پوشیدہ کرکے عامل ظاہر کردے اسی طرح
آپ نے رامپور لیجاکر بھی وہاں کے لوگونکو حاجی صاحب سے ہی بیعت کرایا چنانچہ
آپکے صاحبزادہ میاں علی حسن صاحب اور آپ کے پیر کے بیٹے میاں محمد صدیق
صاحب حاجی صاحب سے بیعت ہوئے اگر کوئی ذکر اذکار بھی دریافت کرتا تو فرما
دیتے کہ محمد عابد سے دریافت کر و چنانچہ جب حافظ لطافت علی صاحب نے رامپور جاکر

میان جی صاحب سے بیعت کی اور بعد بیعت کے خواستگار ذکر اذکار کے ہوئے تو میانجی
صاحب نے حاجی صاحب کو خط لکھدیا کہ حافظ صاحب نے رامپور آکر بیعت کی ان کو
نفی و اثبات کی تسبیح بتادو حاجی صاحب نے خط دیکھکر فوراً تعمیل حکم کی غرض جملہ امور اپنی
اپنی زندگی میں حاجی صاحب کے متعلق کردئے بعد خلیفہ ہونیکے حاجی صاحب مع
متعلقین ہمراہ مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب و مولوی مظفر حسین
صاحب و مولوی نور الحسن صاحب مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے جب بمبئی پہونچے تو شاہ محمد
امام صاحب قادری مدراسی آپ کو ملے جو بہت بڑے اولیاء اللہ سے تھے حاجی صاحب کو
اُن سے بہت کچھ ملا اور فائدہ ہوا اور حاجی صاحب کو انہوں نے بہت متوجہ ہوکر دیا
اور اپنا خلیفہ کیا بمبئی سے حاجی صاحب جہاز میں سوار ہوکر مکہ معظمہ گئے اور حج بیت اللہ
کیا بعدہ مدینہ منورہ گئے اور وہاں سے فارغ ہوکر ہندوستان واپس آئے جب دیوبند
رونق افروز ہوئے تو جملہ ساکنان دیوبند خصوصاً میان جی صاحب کو ازحد خوشی ہوئی کیونکہ
آپ یہ فرمایا کرتے تھے کہ محمد عابد کب آوینگے مری زندگی میں آجاویں تو اچھا ہے اُن کی
دیر میں تو میری عمر بڑہ گئی حاجی صاحب نے بعد حصول دیدار فرحت آثار و شرف قدمبوسی
میانجی صاحب سے تمام قصہ سید محمد صاحب امام قادری کا ذکر کیا اور جو کچھ انہوں نے دیا تھا پیش
کیا میان جی صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میری محنت وصول ہوگئی اس
ابدال اللہ نے بھی میری خلافت دینے پر صاد کردیا یہ بھی فرمایا کہ بھائی اگر کوئی کچھ دے ضرور
اُسے لے لو اور اپنے گھر کو روز بروز رونق دو جو کوئی دیتا ہے یا امانت رکھتا ہے سو وہ لائق ہی
کے پاس رکھتا ہے نالائق کے پاس کوئی نہیں رکھتا کیسی اولاد ایسی لائق ہو کہ اپنا گھر لاکر
بھرے میں بہت ہی خوش ہوا پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میان جی صاحب سخت
بیمار ہوگئے تو حاجی صاحب دیوبند سے رامپور تشریف لے گئے وہاں جاکر میانجی صاحب
کا انتقال ہوگیا حاجی صاحب کو ازحد رنج ہوا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حاجی صاحب نے

سب سے ملنا جلنا ترک کر دیا تمام گھر کا سامان کپڑے وغیرہ فقرا کو تقسیم کر دیے آپنے
ایک کمبل اوڑھ لیا اور تہ بند باندھ لیا چنانچہ آخیر عمر تک وہی آپ کا لباس رہا سوا ے مسجد
چھتہ کے اور کہیں نہیں جاتے تھے آپ پر ابتدائی زمانہ میں سختیاں بہی بہت سی گذری
ہیں مگر آپ ہمیشہ شکر خداوندی ادا کرتے رہے اور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور وہ
ثابت قدم رہے کہ دوسرے کا آج حوصلہ نہیں ہوسکتا آپنے اپنے آپکو ایسا متبع سنت کیا
تھا کہ ذرا سی ذرسی بات پر خیال رہتا تھا جب پیر جی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر مقام
نور آیا تو انہوں نے کہانا اور رہنا ترک کر دیا بقول مولانا روم علیہ الرحمۃ ؂ اے برادر گرخوری
نان منور ؛ خاک ماری بر سر نان تنورہ جسوقت حضرت حاجی صاحبکو معلوم ہوا تو آپنے
یہ تحریر فرمایا کہ بشریت کے خلاف مت کرو خدا کا معاملہ بشر کے ساتھ جب ہی تک
رہتا ہے کہ جب تک بشریت ہے ورنہ ملائکہ عبادت کے لیے بہت ہیں جچھ دو جچھ
بطریق مسنون کہا لیا کرو۔ پہر اسی زمانہ انتقال میان جی صاحب رحمۃ اللہ میں آپ کرنال و
پانی پت و دہلی گئے اور وہاں سے حضرت راج خان صاحب کی خدمت میں گئے حضرت راج خان
صاحب سے بھی آپ کو بہت فائدہ ہوا انہوں نے بھی اپنے یہان کی خلافت عطا فرمائی
پہر واپس دیوبند آئے اور چلہ نشار کیا پہر تو آپ کی یہ کیفیت ہوئی کہ تمام مخلوق خدا
آپ کی طرف متوجہ ہوئی اور آپ سے کرامتیں پے درپے ظہور میں آنے لگیں جس کی
نسبت جو کچھ کہا ہو گیا سنا ہے کہ ایک درویش بعد نماز عشا حاجی صاحب کے پاس آئے
بعد سلام علیک کے کہا کہ ہم مرغ پلاو کہائیں گے آپ نے فرمایا کہ اسوقت مرغ پلاو کہاں
کہا نہیں فقیر تو یہی کہا ویگا آپ ہنسکر خاموش ہوگئے اور باتیں کرنے لگے ایک عورت آئی اور
کہا کہ حاجی جی یہ پلاو لیلو آج بیوی جی نے مرغ پلاو پکوایا تھا آپ کے واسطے بہیجا ہے حاجی
صاحب نے مسجد کے خادم سے کہا کہ یہ پلاو لے لو اور میانصاحب کو دیدو پہر آپ
مکان تشریف لے گئے بعد ایک سال کے آپ نے پہر چلہ نشار کیا چونکہ اس مرتبہ چلہ

آپ نے چودھری صابر بخش کی مسجد میں کیا تھا جس روز آپ چلہ سے برآمد ہوئے تمام
ساکنان شہر آپ کے استقبال اور لینے کو گئے چونکہ آپ بہت کمزور ہوگئے تھے لہذا آپکو
ڈولی میں لیکر آئے پہر جو کچھ کیفیت آپ کی ہوئی وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے بعدہ
حاجی صاحب نے چھتہ کی مسجد میں ایک توجہ خانہ بنوایا اور اس میں حلقہ کرنا شروع کیا
اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا اسی زمانہ میں میرے والد مرحوم ایک مقدمہ متعلق فوجداری
میں مبتلا ہوگئے تھے اون کے ہمراہ چند اور آدمی مثل تھانہ دار وغیرہ کے ماخوذ تھے اور
کسیکو بہی بابت امید رہائی نہ رہی تھی۔ کسی کا قول تہا کہ دس برس کو قید میں جاوینگے
اور کسیکو چودہ برس کا گمان تھا کیونکہ حاکم بالا خود مدعی اور دشمن ہوگیا تھا والد مرحوم دیوبند
آئے اور تمام قصہ حاجی صاحب سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ کچھ نہیں
ہوگا جو کچھ تم کہوگے وہی وہ بہی کہنے لگیگا اور ایک ایک تعویذ سبکو مرحمت فرمایا کہ اسکو باندہ
لیں اور فرمایا کہ جب مظفر نگر جاؤ تو لکڑ شاہ کے پاس ضرور جانا اور میرا سلام کہنا اگلے روز
والد مرحوم مظفر نگر روانہ ہوئے راستہ میں ایک درویش ملا وہ روٹی کہا رہا تھا کہا بادا
آؤ روٹی کھاؤ والد صاحب نے کہا کہ میان صاحب اب تو وہ ہمسے روٹی لیتا ہے
درویش صاحب نے فرمایا کہ میان تمکو اب بھی گہبراہٹ ہے شیر کا پنجہ تیرے سر پر ہے
جو کچھ اسنے کہا ہے وہی ہوگا اُسوقت اُن کو تسکین ہوئی اور مظفر نگر پہونچکر لکڑ شاہ صاحب
کے پاس گئے انہوں نے بھی دیکھکر اور سلام لیکر کہا کہ جو کچھ حاجی باوا نے کہا ہے وہی
ہوگا اُسی روز مقدمہ کی تاریخ تھی جب عدالت میں گئے حاکم نے واسطے اظہارات کے
طلب کیا۔ اور اظہار لکھوانے شروع کئے جو کچھ والد صاحب کہتے اوسکو قبول کرتا
تھا بعد تحریر اظہار سب کو یک قلم رہا کر دیا جب حضرت حاجی صاحب نے دوبارہ چلہ کر لیا
تو ایک روز آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا صبحکو مولوی فضل الرحمن
صاحب وغیرہ کو بلایا اور فرمایا کہ علم دین اُٹھا جاتا ہے کوئی تدبیر کرو کہ علم دین قایم رہے۔

جب پرانے عالم نہ رہیں گے تو کوئی مسئلہ بتانے والا بھی نہ رہیگا جب سے دہلی کا مدرسہ گم ہوا ہے کوئی علم دین نہیں پڑہتا اُسوقت سب صاحبوں نے عرض کیا کہ جو آپ تدبیر فرمائیں وہ ہم کو منظور ہے آپ نے فرمایا کہ چندہ کرکے مدرسہ قایم کرو اور کاغذ لیکر اپنا چندہ لکھدیا اور روپے بھی آگے دہر دیئے اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہر سال یہ چندہ دیتا رہونگا چنانچہ اُسی وقت سب صاحبان موجودہ نے بھی چندہ لکھہ دیا پھر حاجی صاحب مسجد سے باہر کو نکلے چونکہ حاجی صاحب کبھی کہیں نہیں جاتے تھے جنکے گھر پر گئے اوسنے اپنا فخر سمجھا اور چندہ لکھدیا اسیطرح شام تک قریب چار سو روپیہ کے چندہ ہو گیا اگلے روز حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب کو میرٹھ خط لکہا کہ آپ پڑہانے کے واسطے دیوبند آئے فقیر نے یہ صورت اختیار کی ہے مولوی محمد قاسم صاحب نے جواب لکھا کہ میں بہت خوش ہوا خدا بہتر کرے مولوی ملا محمود صاحب کو پندرہ روپے ماہوار تنخواہ مقرر کرکے بہیجتا ہوں وہ پڑہا دینگے اور میں مدرسہ مذکور میں ساعی رہونگا۔ چنانچہ ملا محمود صاحب دیوبند آئے اور مسجد چھتہ میں عربی پڑھانا شروع کیا۔

جب یہ خبر عام ہوئی کہ علم عربی پڑہانیکو مدرسہ قایم ہو گیا ہے اور تعلیم شروع ہو گئی تو طالب علم جوق جوق آنے لگے یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بباعث کثرت طلبا مسجد میں گنجایش نہ رہی تب ایک مکان کرایہ پر لیا گیا مگر اسقدر کثرت طلبا ہوئی کہ تنہا ملا محمود صاحب تعلیم نہ دے سکے چنانچہ اس عرصہ میں چندہ بھی زیادہ آنے لگا اُسوقت حاجی صاحب نے مولوی محمد قاسم صاحب و مولوی فضل الرحمن صاحب و مولوی ذوالفقار علی صاحب و مولوی مہتاب علی صاحب و منشی فضل حق صاحب وغیرہم کو اہل شوریٰ قرار دیا کہ کاروبار مدرسہ حسب رائے اہل شورے ہوا کرے اور خود بھی اہل شوریٰ و سرپرست و مہتمم مدرسہ بلا تنخواہ رہے جب چندہ کی زیادہ آمد ہونے لگی اہل شوریٰ سے مشورہ کیا گیا کہ دو مدرس چھوٹی کتابیں پڑھانیوالے اور مقرر کئے جاویں اور مولوی محمد یعقوب صاحب کو بریلی سے بلاکر مدرس اول کیا جائے اور ایک مدرس فارسی اور ایک قرآن شریف کا مقرر کیا چونکہ یہ کام متعلق دین محمدی کے تھا اس لئے یہ سب مدرس اہل فقر رکھے گئے تاکہ کاروبار مدرسہ ہذا میں یہ لوگ دل سے توجہ کریں چنانچہ مولوی ذوالفقار علی صاحب سابق ممبر وامیں مدرسہ عربیہ دیوبند نے اپنے رسالہ اَلْهَدِيَّةُ السَّنِيَّةُ فِي ذِكْرِ الْمَدْرَسَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ الدِّيُوبَنْدِيَّةِ میں لکھا ہے جو ہمارے پاس مطبوعہ ۱۲۹۶ھ مطبع مجتبائی دہلی موجود ہے وَهُوَ هٰذَا۔

جس کا ترجمہ یہ ہے جبکہ ارادہ کیا اللہ تعالے نے ایسا کہ اللہ برتر ہے شان اُسکی اور غالب ہے سلطنت اسی کی اس ملک کے بہتری اور بندوں کی رہنمائی کا علوم دینیہ اور فنون یقینیہ کے زندہ کرنے سے از روے اعتقاد و تصدیق و یقین کے از روے ثابت ہونیکے الہام کیا اللہ تعالے نے سید کو ایسا سید کہ نسب والا ہے بزرگ ہے اور شریف ہے اور حسب والا ہے برگزیدہ ہے صاحب قدرت قدوسیہ اور صاحب بزرگی الوہیت کا ایسا سید کہ پسندیدہ و تدبیر مہربانی کرنے والا چھوٹوں پر اور تعظیم و توقیر کرنے والا بڑوں کا وسامت جمال فخامت جلالیں بے نظیر صورت و سیرت و سریرت میں بے عدیل کثیر الحیا ذکی الطبع و فوری التقوی جو ان صفات پر ایمان نہیں لایا امتحان اسکو سچا کر دکہائیگا۔ وہ فخر امثال اماجد سید محمد عابد علی ہیں خدائے تعالی اُن کو سحاب کے برسنے اور کتاب کے پڑہے جانے تک باقی رکھے اور امیدونکی غایات بلندی پر ترقی دے اس مدرسہ مقدسہ کی بنیاد قایم کرنے کا الہام کیا واہ کیا مدرسہ ہے جسکی بنیاد طریقہ مستقیم پر رکھی گئی گو یہ چھوٹا شہر اور زمانہ اسکا مددگار نہ تھا مگر خداوند جلیل عزیز حلیم حکیم علیم کی قدرت ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے اوسکے اسباب آسان ہو جاتے ہیں اُسکا حکم جب ہوتا ہے فوراً وہ چیز موجود ہو جاتی ہے پس کیا ہی بلند ہے وہ ذات جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہی سب کا ٹھکانا ہے

پس حضرت ممدوح نے اس کارِ ثواب اور تائید رائے صواب کے لئے ۱۲۸۳ھ میں پکارا
خلقت نے اُسے نہایت غور سے سنا اور قبول کیا اور جناب والا کی التماس کا اتباع کیا
پس یہ مدرسہ آنجناب کی سعی مشکور سے علم اور علما کا ٹھکانا اور مرجع فضل و فضل و پناہ
دین و دینداران بن گیا اور کیا عجب ہے کہ بیٹا باپ کا نمونہ ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے ۔
جسے چاہے عنایت کرے اُسی زمانہ میں یہ مشورہ قرار پایا کہ دیوبند میں جامع مسجد نہیں
ہے جامع مسجد بنائی جاوے چنانچہ آپنے متفق الرائے ہو کر بازار کے نزدیک ایک
اونچی جگہ پسند کی اور اُسجگہ کھڑے ہو کر دعا بھی مانگی کہ خداوند یہاں جامع مسجد بنجاوے
مگر اس جگہ لوگوں کے مکان تھے ہر چند تدبیریں کیں کہ یہ جگہ ملجاوے مگر کوئی تدبیر پیش
نہ آئی کیونکہ جب اون مکان والون سے کہتے تھے کہ یہ جگہ دیدو تو وہ یہ کہتے کہ
اپنے مکان ہمکو دیدو اور یہ جگہ لے لو یہ سنکر خاموش ہو جاتے تھے آخر الامر ایک روز
حاجی صاحب نے بھی اُن سے کہا انہوں نے وہی جواب دیا اسوقت حاجی صاحب
نے فرمایا کہ میں نے اپنا مکان اور نشست گاہ تمکو دیا تم جگہ مسجد کو دیدو انہوں نے فوراً
دیدی حاجی صاحب نے اپنا مکان و بیٹھک انکو دیکر ارادہ حج بیت اللہ شریف ۱۲۸۴ھ
کیا اور جو کچھ جائداد جدی تھی اُسکو عزیزوں قریبوں میں تقسیم کر دی اور مولوی رفیع الدین
صاحبکو مہتمم مدرسہ مقرر کر دیا اور آپ برائے حج بیت اللہ روانہ ہوئے اسوقت
شہر والون کو اس قدر رنج تھا کہ تحریر نہیں ہو سکتا شہر کے آدمی بہت دور دور تک ہمراہ
رکاب گئے اور بعض کئی کئی منزل تک گئے اس مرتبہ آپ کا ایسا چلنا ہوا کہ وقت روانگی
سے پہلے کسی کو خبر بھی نہ ہوئی جب آپ دیوبند سے چلے تو آپ کے پاس کچھ نہ تھا
فقط توکل علی اللہ روانہ ہوئے اور کئی آدمی آپ کے ہمراہ گئے تھے مگر خدا نے وہ سفر
اس طرح پورا کیا کہ کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہاں سے آتا ہے سبحان اللہ رفتہ رفتہ آپ
مکہ معظمہ پہونچے اور حج کیا بعدہ آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے وہاں قریب ایک

سال کے رہے ایک روز آپ کو خواب میں بشارت ہوئی کہ حاجی امداد اللہ صاحب سے سلسلہ
ملاؤ اور ہندوستان جاؤ جب آپ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے راستہ میں آپ کی
اہلیہ شریفہ کا انتقال ہو گیا ان کو وہیں دفن کر کے مکہ معظمہ پہونچے حاجی امداد اللہ صاحب
سے ملے اور اُن سے استفادہ اُٹھایا چند روز مکہ شریف میں رہے حاجی امداد اللہ صاحب
نے بھی اپنے یہاں کی خلافت عطا فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا ہندوستان کو جانا مناسب
ہے کیونکہ تم سے وہاں کے لوگونکو بہت نفع ہوگا۔

ہندوستان خالی مت کرو اور جامع مسجد بھی بغیر مدد تمہاری نہیں بن سکتی اور یہ
بھی فرمادیا کہ شادی ضرور کر لینا چنانچہ حاجی صاحب بموجب ارشاد ہندوستان
واپس آئے جب ساکنان دیوبند کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ حاجی صاحب بمبئی تک آگئے
تو دیوبند کے لوگ بہت خوش ہوئے کوئی بمبئی اور کوئی الہ آباد اور کوئی دہلی برائے
استقبال گیا اور جس روز دیوبند آنے کی خبر ملی تو اُس روز تمام دیوبند اسٹیشن پر چلا گیا
اور جسوقت ریل سے اُترے اُسوقت کی کیفیت قابل دیدنی تھی جب ریل کے انگریز
نے بہت بڑا ہجوم دیکھا تو خود حاجی صاحب کے ہمراہ آیا اور باہر تک پہنچا گیا پھر کئی
روز تک باہر کے آدمیوں کی آمد و رفت رہی جب آپ کو فرصت ہوئی تو آپنے
مدرسہ کی کیفیت دیکھی اور پڑتال کی تو روپیہ کم پایا فرمایا کہ روپیہ جمع کرو ورنہ اچھا نہ
ہوگا اس پر بعض صاحبوں کو ملال بھی ہوا پھر جامع مسجد کی کیفیت دیکھی اور حال
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسوقت تک کوئی آمدنی مسجد کے نام کی نہیں اور نہ
وہ جگہ ہی پورے طور سے صاف ہوئی ہے کچھ روز تو آپ کسی مصلحت سے
خاموش رہے مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد پھر ہر دو حکم حاجی امداد اللہ صاحب کے
بجالائے یعنی شادی بھی کر لی اور بنیاد مسجد بھی کھدوانی شروع کر دی چونکہ اُسوقت
روپیہ نہیں تھا تو اکثر بڑے بڑے ہوشیار کہنے لگے کہ حاجی صاحب گڑھے کھدوا کر

ڈلوا دینگے۔ مگر بعد و خداوند کریم چند روز میں وہ بنیادیں بھی بھر گئیں اُسوقت سب کو خیال ہوا کہ جامع مسجد بن جاویگی مولوی عبدالخالق صاحب نے بھی حاجی صاحب سے کہا کہ اگر میرا کچھ مقرر کردو تو میں مسجد ہٰذا کا ساعی ہوں اور باہر جا کر چندہ جمع کروں حاجی صاحب نے کچھ مقرر کردیا چنانچہ مولوی صاحب باہر گئے اور کئی سال تک مسجد کی تعمیر ان کی سعی سے جاری رہی اور مسجد تیار ہوگئی جواب بفضلہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تعمیر ہوگی بعض کام مسجد کے جواب تک باقی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وقت بنائے جانے مسجد کے یہ بات قرار پائی تھی کہ مسجد کی سہ دریوں میں مدرسہ رہیگا علیحدہ نہیں بنوایا جاوے گا مگر کئی سال کے بعد اہل شوریٰ کا یہ مشورہ ہوا کہ مدرسہ علیحدہ بنوایا جائے اُسوقت حاجی صاحب نے کہا کہ تم نے مسجد کا کام کیوں بند کردیا مسجد میں سہ دریوں کی کچھ ضرورت نہیں تھی اسوقت اہل شوریٰ نے یہ سمجھا کہ حاجی صاحب کو رنج ہوا اب خاموش ہو رہے اور مولوی محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جامع مسجد سے آکر بہت کچھ عذر کیا کہ مجھکو معلوم نہیں تھا کہ اہل شوریٰ نے آپ سے پہلے ذکر نہیں کیا اور خفیہ طور سے مشورہ کیا ہے میں معافی چاہتا ہوں پھر کسی نے کچھ ذکر نہ کیا ایک روز حضرت حاجی صاحب کو خود خیال آیا اور اہل شوریٰ سے کہا کہ مدرسہ علیحدہ بنانا چاہیے اور مدرسہ کے واسطے جگہ خریدنی چاہیے اہل شوریٰ نے کہا کہ اگر آپ کی رائے ہے تو بہت بہتر ہے مگر آپ ہی جگہ تجویز کرکے خرید فرمایئے چند روز کے بعد حاجی صاحب نے جگہ تجویز کرکے خرید کی کہ جسکا بیعنامہ بھی حاجی صاحب کے نام ہے مولوی رفیع الدین صاحب کو کہ مہتمم مدرسہ تھے اہتمام تعمیر سپرد کیا جو کہ بفضلہ آج ایک لاکھ روپیہ کی تعمیر کا مدرسہ تیار ہے اور دور دور ممالک میں جسکا نام آج روشن ہے پھر بعد ایک عرصہ کے چند صاحبان نے یہ مشورہ کیا کہ دیوبند میں ایک تجارت کی کوٹھی کی جائے۔ حاجی صاحب نے اس مشورہ سے اور شریک ہونے سے قطعی انکار کردیا جس سے بعض لوگوں کو بہت رنج ہوا اور ہمیشہ حاجی صاحب کو کوٹھی کا مخالف تصور کرتے تھے بالآخر اسکا نتیجہ خراب ہوا کہ وہ کوٹھی بہت نقصان کی وجہ سے توڑی گئی اور اسکی وجہ سے مدرسہ کو بھی بدنامی ہوئی تھی اور چندہ مدرسہ میں بھی فرق آگیا تھا بایں وجہ مولوی رفیع الدین صاحب ہجرت کرکے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگئے تھے آپ نے وہاں جاکر انتقال فرمایا حالانکہ مدرسہ سے کوٹھی کو کچھ تعلق نہ تھا آخر الامر اہل شوریٰ نے حاجی صاحب کو اہتمام مدرسہ ہٰذا کا سپرد کیا اور اس مضمون کا اشتہار دیا جسکو ہم بجنسہٖ یہاں نقل کرنا مناسب جانکر کاربند ہوتے ہیں۔ وہو ہٰذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد اللہ الذی باسمہ تتم الصالحات و تنزل البرکات و نصلی و نسلم علی سید الکائنات علیہ و علی آلہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات۔

اما بعد گذارش یہ ہے کہ جناب مولوی رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ عربی اسلامی دیوبند بعزم حج راہی مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً ہوگئے ہیں چونکہ اہتمام مدرسہ کا ایک کار عظیم الشان ہے اور بسبب انتظام ایک مجمع کثیر کے مختلف جزئیات پر مشتمل ہے مثل انتظام اسباق و نگرانی ترقی خواندگی و خبر گیری خوراک و پوشاک طلبہ مسافر و درستی حساب آمد و خرچ مدرسہ وغیرہ امور متعلقہ چند صد طلبہ و مدرسین جنکی تفصیل معتذر ہے لہٰذا جملہ خیرخواہان مدرسہ کو بسبب روانگی مولوی صاحب موصوف نہایت تشویش پیش آئی ناچار بجز اس تجویز کے کوئی چارہ بن نہ پڑا کہ مجتمع ہوکر بخدمت بابرکت حضرت سید محمد عابد صاحب دام برکاتہم جو بانی و مجوز اول مدرسہ ہٰذا و حامی و سرپرست و سرآمد ارباب مشورہ ہیں اور اول ایک عرصہ دراز تک مہتمم مدرسہ رہے ہیں اور جب جناب موصوف الصدر حج کو تشریف لے گئے تھے اسوقت مولوی رفیع الدین صاحب بجائے اُنکے کار اہتمام منسوب ہوئے تھے اور تمام زمانہ اہتمام میں مولوی صاحب جملہ امور مثل جانچ و پڑتال حساب

وکتاب ماہواری مدرسہ بلکہ کار ہائے روزمرہ حسب ہدایت و مشورہ و شرکت جناب حاجی صاحب انجام دیئے تھے الغرض ابتدائے اجرائے مدرسہ سے اسوقت تک جسقدر امور مدرسہ سے واقفیت حضرت جناب حاجی صاحب کو ہے اسقدر اور کسیکو نہیں یہانتک کہ مولوی صاحب کو بھی نہ تھی۔ حاضر ہوکر ملتجی ہوئے کہ جناب والا پھر اس کام کو انجام دین کیونکہ یہ مدرسہ تو آپ ہی کا ہے مع اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست بحمد اللہ کہ سید صاحب ممدوح نے بنظر حمایت دین متین و خوشنودی رب العالمین و خرسندی روح پرفتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اس عرض کو قبول فرمالیا جزاہ اللہ تعالے خیر الجزا و شکر مساعیہ لہذا بخدمت جملہ ارباب چندہ و اہل ہمت جو باعطائے زر وغیرہ مدرسہ کی اعانت فرماتے ہیں نیز ان بزرگونکی جناب میں جو مدرسہ سے مراسلت فرماوین عرض ہے کہ آیندہ جملہ مکاتبت بنام نامی حضرت سید صاحب موصوف فرماتے رہیں اور دوسرا امر واجب العرض یہ ہے کہ بملاحظہ رجسٹر چندہ واضح ہوکہ بہت سے ارباب چندہ کی طرف بقایا سال گذشتہ و سنین ماضیہ برابر چلی آتی ہے لہذا ان کی خدمت عالیات میں گذارش ہے کہ بنظر تائید دین متین و بقا و ترقی مدرسہ براہ کرم جلد بقایا ادا فرماویں تاکہ انتظام مدرسہ میں خلل نہ پڑے کیونکہ اس کارخانہ خیر کا مدار صرف اعانت و امداد اہل خیر پر ہے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

المرقوم ۲۳ رجمادی الاول ۱۲۹۶ھ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

العبد رشید احمد گنگوہی

العبد محمد ضیاء الدین رامپوری

العبد مشتاق احمد دیوبندی

العبد ذوالفقار علی دیوبندی

العبد محمد فضل الرحمن دیوبندی

العبد محمد فضل حق دیوبندی

بعد اشتہار کے حضرت حاجی صاحب اہتمام مدرسہ مذکور کا کرتے رہے مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد باہم ایسے قصے اور جھگڑے پیش آئے کہ آپ ہر دو کے اہتمام سے

استعفا دیدیا اور خود پیران کلیر شریف بحضور مخدوم صاحب چلے گئے مگر اہل شوری نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور پہونچے اور عرض کیا کہ آپ اہتمام جسکو چاہیں سپرد کردین مگر مدرسہ کے سرپرست رہیں اُسوقت آپ نے بمشورہ اہل شوریٰ منشی فضل حق صاحب کو کہ جو مرید خاص مولوی محمد قاسم صاحب و رفیق خاص اہل شوری تھے مہتمم کیا اور خود بھی اہل شوریٰ میں برائے مزید احتیاط شامل رہے بعد چند روز کے آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور ماہ رجب میں بہت بڑے قافلہ کے ساتھ معہ صاحبزادگان و پیرجی محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے احقر کو چھتہ کی مسجد میں رہنے کا حکم دیا آپ کے تشریف لیجانیکے بعد مسلمانان دیوبند جامع مسجد میں جمع ہوئے کہ حاجی صاحب حج کو تشریف لے گئے کچھ جامع مسجد کا انتظام کیا جاوے چنانچہ متفق الرائے یہ بات قرار پائی کہ چند شوری کئے جاوین اور منشی فضل حق صاحب مہتمم کئے جاوین تا آنے حضرت حاجی صاحب۔ جب وہ آجاوین جیسا مناسب سمجھیں کرین چنانچہ اسی مضمون کی ایک تحریر لکھی گئی اور سب مسلمانون کے اس پر دستخط ہوئے بعد چند روز کے پھر مدرسہ میں جھگڑا ہوا اور وہ فساد حاجی صاحب کے تشریف لانے تک رفع نہوا آخر کار آپ قطعی مدرسہ کے کاروبار سے علیحدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اب للہیت نہ رہی۔ بلکہ نفسانیت آگئی فقیر کو ان باتوں سے کیا غرض گرچہ حضرت حاجی صاحب کو مدرسہ و مسجد کا کاروبار رہا مگر اوقات کے ہمیشہ اس طرح پابند رہے کہ ایک بجے شب کے اُٹھنا اور ورد و معمول میں مشغول رہنا اور پھر مکان سے آکر اول وقت صبح کی نماز جماعت سے پڑھکر حجرے میں آٹھ بجے تک رہنا بعدہ باہر آکر مخلوق خدا کو فیض پہنچانا اس میں جو کوئی خواستگار بیعت کا ہوا بیعت کیا تعویز کے خواہان کو تعویذ دیا اور ذکر اشغال دریافت کرنے والے کو ذکر اشغال بتائے اس وقت میں آپ کے پاس مدام مجمع کثیر رہتا تھا۔ ہر ادھنے و اعلے کا اُسیوقت میں کام کر کے فارغ ہوجاتے تھے اگر کسی کا زیادہ کام ہوا

تو فرماویا کر ٹھہرو چنانچہ آپ کے ہاں مہمان داری کی بہت کثرت رہتی تھی اور ہر مہمان کی اچھی طرح خاطر تواضع ہوتی تھی آپ کا فقط توکل پر گذر تھا اسی طرح آپ کو ساٹھ برس چھپتہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہو گئے کبھی نماز آپ کی قضا نہیں ہوئی بلکہ سوائے چھپتہ کی مسجد کے اور کہیں نہیں ادا کرتے تھے سوائے بیماری کے جیسے اب کئی سال سے بیمار تھے جو وقت جس کام کا آپ نے مقرر کیا تھا وہ کام اُسی وقت پر ہوتا تھا پیشتر جو وقت اہتمام مدرسہ و جامع مسجد کا تہا او سی وقت پر کرتے تھے بعد نماز ظہر باب فیض وا ہوتا تھا اور ہر ادنے واعلے اپنے اپنے مطالب و مقاصد میں کامیاب ہوتے تھے بعد نماز مغرب نوافل و ختم خواجگان وغیرہ سے فراغ حاصل کر کے جو کوئی مرید یا مہمان ہو اُس سے باتیں کرتے تھے سابق میں تو آپ ہمیشہ جمعرات و پیر کو حلقہ کرتے تھے مگر اب بوجہ ضعف کے نہیں ہوتا تھا اور یہ بھی سبب ہو گیا تھا کہ پیر جی محمد انور صاحب آپ کے بڑے خلیفہ پیر و جمعرات کو حلقہ کرتے تھے لوگ وہاں جمع ہوتے تھے۔ عشا سے پہلے کچھ کہانا کہاتے تھے اور بعد نماز عشا مکان کو تشریف لے جاتے تھے اور جو مستورات آپکے مکان پر جمع ہوتی تھیں اونکا کام کرتے تھے اور قریب گیارہ بجے کے سوتے تھے اور اگر کوئی سبب زوہ آگیا تو قریب بارہ بجے کے سوتے تھے پیشتر ایسے عمل قبل عشا کرتے تھے چونکہ ایک مرتبہ آپ ایک جن سے کچھ گفتگو کرنے لگے نماز عشا میں کچھ دیر ہوئی جماعت کے واسطے آدمی منتظر رہے اُسی روز سے ایسے عمل بعد عشا کرتے تھے حضرت حاجی صاحب کو اپنے اوقات کی بہت پابندی تھی چنانچہ ہر جمعہ کے روز بعد مغرب مولود شریف ہوتا تھا اُس میں بہت زر کثیر خرچ کرتے تھے اور تا زیست ہمیشہ کراتے رہے ایسے ہی ہر رمضان شریف میں آپ کا عام لنگر خانہ ہوتا تہا کہ جسمیں دو سو آدمیوں کے قریب کہانا کہایا کرتے تھے یا ہر تاریخ وصال بزرگان پر نیاز ہوتی تھی اور سبکو کہانا کہلایا جاتا تہا یا ہر سال پیران کلیر شریف جانا معہ مریدین کے آٹھ روز یا دس روز ٹہرنا اور لنگر خانہ جاری کرنا جو ایک چھوٹا سا میلہ

ہو جاتا تھا اور ایسا تصرف ہوتا تھا بلا عرس ہر طرف سے مخلوق آکر جمع ہو جاتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ مجھکو آپ کے تشریف لیجانے کی خبر نہوئی شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت حاجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ معہ پیر جی محمد انور صاحب کے حضرت مخدوم صاحب کے مزار پر کھڑے ہیں اور مخدوم صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور ایک چشمہ وہاں پر بہ رہا ہے میں نے وہاں پر وضو کیا اور پانی پیا پھر حضرت حاجی صاحب کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا حضرت حاجی صاحب کو مخدوم صاحب نے ایک پگڑی دی اور میری طرف کو اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ پگڑی اس کے سر پر باندھ دو۔ حضرت نے میرے سر پر باندھ دی اور ایک قلم جو حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ میں پہلے سے تہا وہ مجھکو دیا یہہ دیکھکر بیتاب ہوا اور چھپتاری سے پیران کلیر شریف کو روانہ ہوا اوسی روز پیران کلیر شریف میں منشی محمد شفیع نے یہ خواب دیکہا کہ حضرت مخدوم صاحب کے حوض میں پانی کے اوپر ایک ہاتھ کا پنجہ نکلا ہوا ہے بہت آدمی اسکو دیکھ رہے ہیں اور جو اس کے قریب جاتا ہے وہ پنجہ دور ہوتا ہے نذیر احمد جو اُس کے قریب گیا تو وہ پنجہ اُس کے سر پر رکہا گیا یہ خواب اگلے روز انہوں نے حضرت حاجی صاحب سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ اب وہ آیا چاہتا ہے چنانچہ میں تہوڑی دیر میں پہونچگیا آپنے ہنسکر محمد شفیع سے فرمایا کہ آگیا ایسے قصے آپکے کشف و تصرف کے بہت ہیں کہ جو لکھے جاویں تو ایک دفتر ہو اور یہ کتاب نہایت اختصار کے ساتھ میں لکھی گئی ہے اور جب آپ اجمیر شریف تشریف لیگئے ہیں غلام بھی خدمت میں تھا اور وہ زمانہ عرس کا تھا ہزارہا آدمی درویش و دنیادار جمع تھے جسوقت آپ کے پہونچنے کی خبر ہوئی کہ حاجی صاحب آئے ہیں تو جوق جوق کر کے مخلوق خدا سرائے میں آگئی اور بہت آدمیوں نے عرض کیا کہ حضور ہمارے مکان پر تشریف لے چلیں آپ نے سب سے انکار کر دیا کہ فقیر سرائے ہی میں رہیگا اور جب آپ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر گئے ہیں عجب کیفیت تھی ہر درویش آپ سے ملتا تھا اور مجذوب سلام کرتے تھے اور سر پر ہاتھ رکھ لیتے تھے

ورمزار کے اندر جاتے میں اور آپ کے مراقب ہونے پر جو لطف و فیض تھا اس کو
نہ زبان بیان کر سکتی ہے نہ قلم لکھ سکتا ہے وہاں سے جو آپ اُٹھے تو صوفی جان
صاحب اپنے حجرہ میں لے گئے حضرت حاجی صاحب جا کر بیٹھے ہی تھے کہ گدڑی
شاہ آگئے صوفی جان نے اُنکو حضرت حاجی صاحب سے ملایا اور بیان کیا کہ آپ کا
نام گدڑی شاہ ہے آپ زاید پچاس سال سے یہاں پہاڑ پر رہتے ہیں اور آپ کی عمر
سو سال سے زاید ہے اور ملک سندھ کے رہنے والے ہیں اور آپ سالک مجذوب
ہیں تھوڑی دیر میں حضرت حاجی صاحب کو ایک جذبی کیفیت پیدا ہوئی اور آپ
سندھی زبان میں شاہ صاحب سے گفتگو کرنے لگے حالانکہ آپ سندھی زبان بالکل
نہیں جانتے تھے مگر یہ جو مشہور ہے کہ اولیاء اللہ سب زبان جانتے ہیں وہ قصہ تھا
اسوقت کے بھی کیفیت عجیب و غریب تھی آخیر میں شاہ صاحب نے صوفی جان کی
طرف مخاطب ہو کر کہا کہ چالیس سال کے بعد میں نے اس شیر کو دیکھا ہے اور جب تک
حضرت اجمیر شریف رہے گدڑی شاہ ملتے رہے اور ہر بار ملنے میں دوسری طرح کی
عجیب کیفیت پیدا ہوتی تھی جو دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی اجمیر شریف میں ہی حکیم محمد حسن
و مولوی امیرالدین صاحب نواب جونہ گڈھ حضرت حاجی صاحب کی خدمتمیں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب آپ کی
تشریف لانے جونہ گڈھ کے متمنی ہیں حضور وہاں تشریف لے چلیں آپنے انکار کر دیا مگر بہت عرض معروض پر آپنے
فرمایا کہ اس طرح چلتا ہوں کہ جہاں میری طبیعت چاہے وہاں ٹھہر جاؤں اور جب چاہوں چلا آؤں اور تعظیم و تکریم کچھ نہ ہو
ہر دو صاحب نے وعدہ کیا اور نواب صاحب کو تار دیدیا کہ اس وعدہ پر آنا چاہتے
ہیں چنانچہ نواب رسول بخش صاحب نے بھی جواب تار میں وعدہ کیا اسوقت آپ
جونہ گڈھ تشریف لے گئے اور ایک مسجد میں جا کر ٹھہر گئے جب نواب صاحب کو خبر
ہوئی انہوں نے عرض کر کے بھیجا کہ آپ کے واسطے ایک ایسا مکان تجویز پہلے سے
کر دیا ہے کہ جسمیں سب طرح کا آرام ہے اور سامنے اُسکے مسجد بھی ہے آپنے فرمایا

کہ فقیر تو مسجد ہی میں ٹھہرا کرتا ہے مگر جب سب نے عرض کیا تو آپ مکان میں چلے گئے
نواب صاحب ملنے کے واسطے آئے علاوہ اور عرض معروض کے یہ بھی کہا کہ تین سو
روپیہ میں روز خدمت عالی میں بھیجا کرونگا حضور فقراء کو تقسیم کر دیا کریں آپ نے فرمایا
کہ اس کی کیا ضرورت ہے نواب صاحب نے عرض کیا کہ حضور اس میں میری بہتری
ہے کہ نواب کا پیر آیا اور کچھ تقسیم نہ کیا چنانچہ وہ تین سو روپیہ یومیہ بھیجتے تھے اور فقراء کو
تقسیم کر دیئے جاتے تھے اور ہر وقت ایک ہجوم بہت بڑا آدمیوں کا رہتا تھا اور
نواب صاحب ہمیشہ سلام کے واسطے حاضر ہوتے تھے بعد آٹھ روز کے آپنے فرمایا
کہ فقیر اب جاوے گا نواب صاحب نے قریب بیس ہزار روپیہ کے سامان پیش کرنے
کے واسطے کیا حضرت حاجی صاحب کو یہ بات معلوم ہو گئی آپ نے مولوی امیرالدین
سے فرمایا کہ فقیر اس واسطے نہیں آیا تھا تم صاحبان کی خوشی کر دی ایسا ہرگز نہ کیا جاوے
انہوں نے جا کر نواب صاحب سے کہا نواب صاحب خاموش ہو گئے کیونکہ بذریعہ
تار نواب صاحب پہلے وعدہ کر چکے تھے آٹھویں روز آپ دیوبند کی طرف روانہ ہوئے
نوابصاحب نے مولوی امیرالدین کو آپ کے ہمراہ کیا کہ دیوبند پہونچا آدیں۔ اور
قصہ آسیب زدہ کا اس طرح ہوا تھا کہ ایک رسالدار مع اپنی اہلیہ کے خدمت میں حاضر ہوا
عرض کی کہ میری زوجہ بارہ برس سے بیمار ہے صدہا طرح کے علاج کئے مگر کوئی فائدہ
نہ ہوا کوئی آسیب بتاتا ہے اور کوئی کچھ بیماری بارہ برس سے صورت حمل بھی اس طرح
سے نمایاں ہے کہ گویا جاپلہ کی امید ہے دائی بھی کہتی ہے کہ ضرور حمل ہے آپ اس کا
علاج کر دیجئے آپ نے فرمایا کہ ٹھہرو انشاء اللہ شب کو بعد مغرب اس کا بند و بست
کیا جاویگا بعد مغرب آپ نے ایک نقش حاضر ہونے جنات کا روشن کیا اور اس
عورت کے روبرو رکھوا دیا نقش کا روشن کرنا تھا کہ آندھی اس زور سے آئی کہ سب
گھبرا گئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان گر جائیں گے اور چھپر ٹوٹے جاتے ہیں مگر نقش روشن

رہا تھوڑی دیر بعد اس عورت نے ایک بہت بڑے قہر آمیز آواز سے کہا کہ مجھکو کیوں طلب کیا ہے کیا تم مجھکو نہیں جانتے کہ میں جنو نکا امیر ہوں اور میرے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے میں ابھی جو چاہوں کر ڈالوں حاجی صاحب نے بمتانت فرمایا کہ یہ سب سچ ہے آپ کو اس واسطے بلایا ہے کہ آپ اس عورت کو کیوں ستاتے ہیں جو کچھ اس سے قصور ہوا ہو معاف کر دو۔ جواب دیا کہ ہرگز نہیں آپ انصاف نہیں کرتے کہ اس عورت نے میرے اوپر کسقدر ظلم کیا ہے کہ میرے بارہ برس کے لڑکے کو اس نے مار ڈالا ہے حاجی صاحب نے فرمایا کیونکر۔

کہا کہ میرا لڑکا اکثر طوطی کی صورت میں سیر کرتا ہوا پھرا کرتا تھا ایک روز اسکے گھر چلا گیا اس کا طوطا اوسکو دیکھکر بیٹھ گیا اس عورت نے اوسکو مار ڈالا۔ اوس روز سے مجھکو اسپر غصہ ہے۔ مگر مسلمان سمجھ کر زیادہ تکلیف نہیں دی حاجی صاحب نے کہا کہ آپ اسکا قصور معاف کر دیں کہا ہرگز نہیں اور پھر غصہ ہو کر کہا کہ حاجی صاحب آپ مجھکو رخصت کیجئے میں جماعت سے محروم رہجاؤنگا۔ حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں بھی نماز کو جاؤنگا۔

آپ مسلمان ہیں اور یہ بھی مسلمان ہے آپ اس کا قصور معاف ہی کر دیں۔ بشر سے غلطی بھی ہوجاتی ہے کہا اچھا آپ کے فرمانے سے معاف کیا نقش گل کر دیا اور آپ نماز کو چلے گئے بعد نماز یہ قصہ اس عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا واقعی یہی بات ہے۔ علی الصباح وہ عورت تندرست ہو کر اپنے مکان پر واپس گئی اور بعد چھ ماہ کے اسکے لڑکا پیدا ہوا تو وہ شیرینی لے کر دیوبند آئی۔ اور حاجی صاحب سے ہر دو مرد و زن بیعت ہوئے ایسے قصے بہت سے ہیں۔ علاوہ درویشی کے اعمال کے اندر بھی کمال درجہ کی واقفیت تھی جو اعمال عادیہ و اوراد العابدین سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ میاں رحمت اللہ شاہ صاحب دیوبند آئے اور پٹھان پورہ کی مسجد میں ٹھیر گئے دوسرے روز حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیٹھ کر چلے گئے کئی روز تک ایساہی رہا ایک روز حضرت نے فرمایا کہ یہاں کیسے آنا ہوا عرض کیا کہ مجھکو کچھ علیحدہ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہ حجرے میں آجاؤ انہوں نے حجرے میں آکر اپنی تمام سرگذشت سنائی کہ میں بہاولپور کے قریب کا رہنے والا ہوں اور آزاد ہوں اور حاجی گنار صاحب سے مرید ہوں مدت تک اُن کی خدمت میں رہا اور الحمد اللہ کرتا رہا اور اکتالیس چلے بھی کر اسکے مگر مجھے کوئی نفع نہ ہوا اب کئی سال ہوئے کہ حاجی صاحب کا انتقال ہوگیا جب سے میں مارا مارا پھرتا ہوں کوئی جگہ اور کوئی درویش نہیں چھوڑا جہاں میں نہ گیا مگر کوئی کامیابی نہوئی اب مجھکو خواب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکی بشارت ہوئی ہے اس واسطے حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھیرو تمہاری نسبت مجھکو بھی اشارہ ہوا ہے۔ چنانچہ وہ قریب چھ ماہ کے پٹھان پورہ کی مسجد میں رہے اور کامیاب ہو کر اور خلافت نامہ لکھوا کر کہ جسپر پیرجی محمد انور صاحب خلیفہ اول کے بھی دستخط اور مہر ہوئی اپنے ملک بہاولپور کو چلے گئے۔

ایک مرتبہ داروغہ نورالدین پر خون کا مقدمہ قایم ہوگیا انہوں نے تھانہ دیوبند میں ایک آدمی کو کسی معاملہ میں مارا وہ فوراً مرگیا داروغہ صاحب پر مقدمہ قایم ہوگیا بہت تدبیرات کی مگر کوئی کارگر نہوئی اخیر کو حضرت حاجی صاحب کے قدموں پر آپڑے اور بہت روئے آپ نے فرمایا کہ کچھ نہیں ہوگا۔ جاؤ چنانچہ وہ سہارنپور گئے بجائے سزا کے مقدمہ خارج ہوگیا۔ بلکہ ترقی ہوگئی۔

اور مثل اسی مقدمہ کے مقدمہ رئیس منصور پور کا تھا کہ جس میں سکندر شاہ مجذوب مظفر نگر رئیس منصور پور کا دشمن تھا اور کسی شخص کو بھی رئیس مذکور کے بچنے کی امید نہیں تھی حضرت حاجی صاحب کی دعا سے اُن پر فضل ہوا۔ ایسے ہی محمد نعیم خانصاحب رئیس کلاس پور

کا مقدمہ کہ باہم بہائی بہائیوں میں تکرار ہوکر عدالتوں تک نوبت پہونچی اور محمد نعیم خانصاحب
بہت پریشان ہوکر حضرت کے قدموں پر گر پڑے آپ نے فرمایا کہ گہبراو مت انشاء اللہ
ہر جگہ سے تمکو کامیابی ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد مقدمہ محمد نعیم خانصاحب نے ایک سالوسیع
آپ کو دینا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ فقیر نے اپنی تو جائداد و دیدی ہیں کیا کرونگا ایسا ہی قصہ
رئیس فرخ نگر کے مقدمہ کا ہوا اور یہ تو قصہ میرے سامنے کا ہے کہ کنور محمد عبد العلیخان
صاحب رئیس چہتاری سے جب اشتوکر صاحب مہتمم بندوبست کرواتا نے تمام رعایا
مذکور کو بگاڑ دیا بلکہ دشمن کر دیا کنور صاحب اسی لئے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں
حاضر ہوکر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا اطمینان رکھو چنانچہ ویسے ہی ہوا
اور جب حضرت حاجی صاحب مقام نندی سے واپس ہوتے ہوئے بخواہش کنور صاحب
چہتاری تشریف لائے اور دو روز چہتاری قیام کیا اُسوقت کنور صاحب نے ایک
سینی میں روپیہ اور دوسری سینی میں کچھ کپڑا اور جوڑے رکھکر پیش کئے آپ نے فرمایا
فقیر اسواسطے نہیں آیا تمہاری خواہش کے موافق آگیا ہے اگر فقیر اسیطرح پہر کر لیتا تو
بہت کچھ جمع کر لیتا ہاں مسجد چہتہ میں جو محبت سے ایک پیسہ بھی دیگا ہے تو لے لیتا ہوں
چنانچہ سب سامان واپس کر دیا غرض ایسے قصے بہت ہیں جو بسبب طول ہونے کے
نہیں لکھے بلکہ ان میں بہی اختصار کیا گیا اور آپ کی دعا سے اولاد کا ہونا بچوں کا زندہ رہنا
روزگار کا ملنا اس کی کوئی انتہا نہیں ہی آپ کے پاس بکثرت مہمان باہر کے آتے تھے۔
آپ بہت خلق سے پیش آتے تھے بعض آدمی تو اسقدر آپ کو تنگ کرتے بچاس
بچاس تعویذ لیکر بہی یہ کہتے رہتے کہ حضرت فلان لانا ایک تعویذ اور باقی رہگیا مگر آپ کبہی خفا
نہ ہوتے بلکہ ہنسے اس وقت میں دیکھا ہے کہ بعض حضرات نے آپ کو ضعیفی کے وقت
طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائی اور کیوں پہونچائی گئیں حق بات کہنے سے سچی بات
کہنے سے نیک کام کرنے سے۔ مقبول۔

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔
مگر آپ نے ان کے واسطے بہی کبہی زبان نہیں ہلائی بلکہ آپ اکثر یہ فرماتے کہ جو مجھکو
صبح سے شام تک بُرا کہتا ہے میں اوسکو رات کو معاف کر دیتا ہوں اور یہ بہی فرمایا
کرتے تھے کہ فقیر وہ ہے جو بُرا کہنے والے کو بہی بُرا نہ کہے اور کوئی بدنی یا قلبی یا عملی
تکلیف نہ پہونچائے اوس کی رضا پر راضی رہے البتہ اُسوقت آپ کو بہت
غصہ ہوتا تہا جب آپ سے کوئی کہدیتا تہا کہ فلاں نے جائز کو ناجائز اور حرام کو حلال
اور حق کو ناحق کیا ہے اُسوقت تو جو سامنے آجاتا تھا بگڑ جاتے تھے مگر پہر کچھ دیر
بعد غصہ رفع ہو جاتا تھا اب کی مرتبہ سنہ ۱۳ ہجری میں جو آپ ساتویں حج کو گئے تھے
منشی علی احمد بہی آپ کے ہمراہ تھے انہون نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم جب حج
کر چکے تو ہم کو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب مدینہ منورہ کچھ دیر سے جاوینگے
تو ہم چند اشخاص کا یہ خیال ہوا کہ کہاری بمبو کو جو قافلہ جاتا ہے اسمیں ہم بہی چلیں
اور پختہ ارادہ کر لیا ہم سب حضرت کی خدمت میں اجازت کے واسطے گئے حضرت
نے ارادہ مذکورہ بالا سنکر سرنگوں کیا اور کچھ دیر کے بعد حضرت نے فرمایا کہ تمہارا جانا
مناسب نہیں بلکہ جو رفیق تمہارا اس قافلہ میں جانے کا ارادہ کرے اسکو بہی روک
دو یہ سنکر ہم سب نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا کہ کوئی مصلحت ہے پہر کئی روز کے
بعد حضرت صاحب معہ قافلہ کے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے میری طبیعت راستہ
میں خراب ہو گئی دو پیچش و خون آنے لگا رابق میں پہونچکر حضرت نے مچھلی پکوائی۔
جب کھانا آیا فرمایا کہاؤ میں نے عرض کیا کہ میری طبیعت اچھی نہیں فرمایا کھاؤ انشاء اللہ
نفع ہوگا۔ چنانچہ میں نے کھایا اور میری سب تکلیف رفع ہو گئی اور اُسی روز یہ بہی
فرمایا کہ جس قافلہ میں تم جاتے تھے وہ رَو میں بہ گیا یہ سنکر خاموش ہو گیا دوسرے
روز راستہ میں مدینہ منورہ کے واپس شدہ قافلہ سے معلوم ہوا کہ وہ قافلہ

کہاری بیو میں بوجہ رَو آنے کے غرق ہوگیا۔

ایک دفعہ محمد قاسم صاحب کمشنر بندوبست گوالیار پر مقدمہ قایم ہوگیا اور ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ ان کی طرف نکالا گیا۔ اُسوقت انہوں نے حضرت حاجی صاحب کو اپنی پریشانی کا حال لکھا آپ نے تحریر فرمایا کہ گبھراؤ مت فقیر دعا کر رہا ہے انشاءاللہ بہتر ہوگا اور انہیں دنوں مولوی معین الدین صاحب برادر کلان کمشنر صاحب واسطے دعا کرانے کے اجمیر شریف گئے تھے وہاں جاکر جو بزرگون کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ ایک بزرگ تارہ گڈہ میں ہیں اور بہت بڑے بزرگ ہیں مگر پانچ روپیہ پہلے لے لیتے ہیں جب بات کرتے ہیں۔ اور کام ہوجاتا ہے وہ فوراً دس روپیہ لیکر ان کے پاس پہونچے اور دس روپے ان کے سامنے رکھدئے اور اپنا مطلب ظاہر کیا بزرگ صاحب نے سنکر جواب دیا کہ کل جواب دیا جاویگا آج تم ٹھہرو اور دو تعویذ دئے کہ ایک تم اپنے بازو پر باندھ لو اور ایک اپنے بھائی کے یہ جواب سنکر شہر کو چلے گئے اور آتے ہی ایک تعویذ بذریعہ خط اپنے بھائی کے پاس روانہ کردیا اور دوسرا تعویذ اپنے واسطے طاق میں رکھدیا کہ صبح کو سلواکر باندھ لونگا اگلے روز صبح کو جو دیکھا تو تعویذ طاق میں نہ ملا ہرچند تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ لگا کہتے تھے کہ مجکو بہت افسوس ہوا پھر میں اُن کی خدمت میں گیا انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا کہ تم بڑے بے ادب ہو خدا کے کلام کو گوبر پر رکھدیا دیکھو تمہارا تعویذ اوس درخت میں ٹنگ رہا ہے لیلو میں نے اوٹھکر تعویذ کھول لیا اور پھر اپنے جواب کے واسطے عرض کیا اُنہوں نے فرمایا کہ تم گھبراو مت تمہارے بھائی کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا تمہارے بھائی کی امداد پر حاجی محمد عابد حسین صاحب ہیں اور ان کی وجہ سے حضرت مخدوم صاحب معہ پیران چشت وہاں موجود ہیں بلکہ خواجہ صاحب بھی۔

اسوقت مجھکو حضرت حاجی صاحب کی حقیقت معلوم ہوئی ورنہ میں معمولی بات جانتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمد قاسم صاحب کمشنر بری ہوگئے اور کوئی انکا کچھ نہ کرسکا۔

ایک مرتبہ ایک تھانہ دار صاحب حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حصول زیارت حاضر ہوئے آپ نے انکی طرف کچھ توجہ نہ کی وہ بہت دیر بیٹھے رہے جب آپ اٹھنے لگے تھانہ دار مذکور نے عرض کیا کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہے۔ فرمایا کہو انہوں نے کہا کہ میں ایک مقدمہ میں مبتلا ہوگیا تھا۔ خداوند تعالے نے مجکو اس سے بری کردیا مگر اُس میں جو میرے اوپر حال گذرا ہے اسکو عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے ایک نوکر اپنی گھوڑے چھ پیسہ روز کا گھانس کھودنے پر رکھ لیا تھا اور شرط اُس نے یہ کی تھی کہ شام کے وقت روزانہ پیسے لیا کرونگا اور وہ تا مقدمہ میرے پاس رہا مقدمہ کے دوران میں اوس نے ایک روز شام کے وقت مجھ سے پیسے مانگے اسوقت میرے پاس نہیں تھے میں نے کہا کہ کل لے لینا اوس نے کہا کہ ابھی دیدیجے اس پر مجکو بہت غصہ آیا فوراً ایک شخص سے قرض لیکر اسکو پیسہ دیدیے۔ اور وہ پیسہ لے کر چلدیا اُسوقت مجھکو یہ خیال ہوا کہ شاید اس کی کسی عورت سے ملاقات ہے جو یہ روزانہ پیسہ لیکر جاتا ہے اسکو اُسی جگہ پکڑ کر ٹھوکنا چاہیے۔ میں تھوڑے ہی فاصلہ سے اسکے پیچھے ہولیا وہ آبادی سے باہر چلا میں بھی اوسکے پیچھے چلا پھر ایک میدان آگیا اور وہ ملازم میری نظرون سے غایب ہوگیا۔ میں ایک درخت کے قریب چھپ کر کے کھڑا ہوگیا اور دیکھا کہ اس میدان کو چند آدمی صاف کررہے ہیں جب وہ صاف کرچکے تو سقے نے آکر چھڑکاؤ کیا۔ پھر اور آدمیون نے آکر فرش بچھایا جب فرش ہوگیا تو اسوقت ہرطرف سے سواریاں آنی شروع ہوئیں بڑی بڑی شان وشوکت کی۔ پھر سب سواریوں سے اتر کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اوسی میں وہ نوکر بھی لباس عمدہ پہنے ہوئے بیٹھا ہوا دیکھا۔ پھر حاکم کے سامنے مقدمات پیش ہوئے۔ اول مثل میری پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ چودہ برس کی قید کیا جائے یہ سنکر وہ نوکر اُٹھا اور ہاتھ جوڑ

کرعرض کیا کہ یہ اول ہی قصور ہے معاف کیا جاوے اس بات کو سنکر حاکم نے معاف کر دیا پہر اور مقدمات پیش ہوے کسی پر کچھ حکم ہوا کسی پر کچھ۔ اخیر میں مثل مدرسہ عربی کی پیش ہوئی۔ اوسپر یہ حکم ہوا کہ حاجی محمد عابد کے سپرد کی جائے اور آپ کو وہ مثل فوراً دیدی گئی اور محفل برخاست ہوگئی پہر اسی طرح سے اپنی اپنی سواری میں سوار ہوکر چلے گئے اور میں بھی وہاں سے واپس آکر سرائے میں آگیا صبح کو وہ نوکر اپنے وقت مقررہ پر آیا میں نے اوس سے کہا کہ آج گہانس کو مت جانا آج مقدمہ پیش ہوگا۔ گھوڑی کو کھینچکر میرے ساتھ چلنا اس نے گھوڑی کو کھینچکر کہا کہ سوار ہو میں نے کہا تم سوار ہو لو میں پیدل چلونگا اوس نے کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا میں خاموش ہوگیا۔ اور ہم دونوں کچہری تک پیدل گئے۔ اور راستہ میں اون سے کہا کہ تم پیشی مقدمہ کے وقت میرے سامنے رہنا اوس نے کہا بہت اچھا جاتے ہی مقدمہ پیش ہوگیا۔ حاکم نے مثل دیکھکر دو دو برس قید تجویز کی فوراً میرا وکیل اوٹھکر گفتگو کرنے لگا کہ یہ پہلا قصور ہے قابل معافی ہے۔ تھوڑی دیر حاکم نے خاموشی کی پہر مجبوری کی کردیا جب یہ بات ہولی تو مجھکو نوکر کی قدر ہوئی میں نے سرائے میں جاکر اس قصہ کو ملازم سے دریافت کیا اور اپنی چشم دید سب بیان کیا۔ اوس نوکر نے ایک آہ سرد بھر کر کہا کہ تم پر یہ بات کھل گئی۔ خیر یہ مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ یہ کہکر باہر چلا گیا پھر نہیں آیا بہت تلاش کیا مگر اب تک اون کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اوسی روز سے میں آپ کی زیارت کا مشتاق تھا حاجی صاحب نے سنکر جواب دیا کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے اور نہ میں ایسی بات سنا کرتا ہوں جو تمہارا مطلب ہو وہ کہو یہ کہکر فوراً مکان میں چلے گئے میاں محمد ہاشم و میاں سید حسن جو اس حال کو سن رہے تھے جب حضرت مکان میں چلے گئے پہر تھانہ دار صاحب سے دریافت کیا پہلے تو انہوں نے انکار کیا پہر بمشکل تمام حال بیان کیا اوسوقت ہر دو کو خیال ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے بمصلحت پوشیدگی ہوا ہے۔

ڈاکٹر عظیم الدین بیان کرتے ہیں ۱۲۹۱ھ ہجریہ میں جب حضرت حاجی صاحب معہ پیرجی انور صاحب حج کو گئے تھے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا بعد حج کے جب ہم مدینہ منورہ پہونچے تو میں زیارتیں کرتا ہوا بہت دور جنگل میں چلا گیا وہاں ایک بزرگ کو چھپر میں پڑا ہوا دیکھا میں ان کے قریب گیا۔ دیکھا تو وہ بیمار تھے ان سے چلا پہرا نہیں جاتا تھا۔ میں سلام کرکے تھوڑی دیر ان کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ اور اپنے واسطے دعا کو کہا۔ اونہوں نے فوراً یہ جواب دیا کہ تم ایسے قافلہ میں ہو جسمیں دو شیر ہیں۔ حاجی محمد عابد و پیرجی محمد انور۔ اونسے کیوں نہیں دعا کراتے اور اعتقاد رکھتے۔ میں خاموش ہوگیا۔ اوس روز سے مجھکو حضرت حاجی صاحب کی قدر و منزلت معلوم ہوئی پہر جب دعا کے واسطے عرض کیا گیا کامیاب ہوا۔ آپ کے وصال سے پہلے میاں جی کریم بخش نے یہ خواب دیکھا تھا۔ کہ ایک فرشتہ ایک سبز چادر ریشمی کا کونہ جو نہایت خوبصورت ہے پکڑے ہوئے اوڑتا ہوا آسمان سے میرے قریب اُترا میں نے اوس سے کہا کہ یہ کس کی چادر ہے اوس نے کہا کہ یہہ حاجی محمد عابد صاحب کی ہے یہہ کہکر فوراً چلا گیا میں نے چاہا کہ اس سے دریافت کروں مگر وہ میری نظر سے غایب ہوگیا۔ اور جس روز وصال ہوا اُس روز ایک بخاری طالب علم نے جو نہایت نیک تھا یہ خواب دیکھا کہ ایک آسمان پر سے نقرئی گھوڑا بہت خوبصورت اوترا اور دو فرشتے بھی اوسکے ہمراہ تھے میں نے اُس گھوڑے نقرئی پر سوار ہونا چاہا مگر ان فرشتوں نے مجھے منع کردیا۔ اور کہا کہ یہ ایک بہت بڑے شیخ کی سواری کے لئے ہے اور چلدیا بعد تھوڑی دیر کے دیکھتا ہوں کہ اُسی نقرئی گھوڑے پہ ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت سوار ہیں میں نے آگے بڑھکر مصافحہ کرنا چاہا مگر ان فرشتوں نے مجھے ہٹا دیا اور کہا کہ تم مصافحہ کے قابل نہیں اور فوراً چلدیے میں اوس کے پیچھے بہت دوڑا مگر وہ ایسا تیز رفتار تھا کہ مجھسے نہ پکڑا گیا اور پہر آسمان کی طرف کو چلا گیا جب ہی

آنکھ کھلی تو میں نے یہ تعبیر لی کہ کسی بہت بڑے بزرگ کا انتقال ہوگا اور مجھکو اُنکے جنازہ کی نماز نہیں ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسوقت جنازہ کی نماز کے واسطے کھڑے ہوئے ہیں تو میں بہت بھاگا مگر مجھکو جنازہ کی نماز نہ ملی۔

حضرت حاجی صاحب کو ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو بخار ہوا اور کچھہ سینہ میں درد ہوا اور غفلت زیادہ ہوئی مگر یہ سبکو معمولی سی بات معلوم ہوئی تھی۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا۔ اور نماز کے وقت ہوش ہوتا تھا چنانچہ اب کی مرتبہ بھی یہ ہی خیال تھا مگر جمعرات کے روز ۲۷ ذالحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو زیادہ طبیعت خراب ہوئی اور قریب ساڑھے چار بجے کے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بجا ہے۔ عرض کیا گیا کہ چار بج چکے ہیں آپنے عصر کی نماز کے واسطے کانوں پر ہاتھ رکھے فوراً وصال ہوگیا۔ جمعہ کے روز ۲۸ ذالحجہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو گیارہ بجے کے بعد قریب مزار شاہ شیدا صاحب دفن ہوئے۔

آپ کے ان چار خلفا کا آپ کے سامنے وصال ہوگیا۔ پیرجی محمد انور صاحب وہدایت شاہ صاحب۔ ونعیم شاہ صاحب ورحمت اللہ شاہ صاحب۔ پیرجی محمد انور صاحب رضوی۔ جنکا وصال ۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۱ ہجری کو بمقام دیوبند ہوا ان کے خلیفہ مولوی امانت علی صاحب نکودر ضلع جالندھر میں موجود ہیں

تمام شد

قطعہ تاریخ وفات اندوہ سمات جناب حاجی محمد عابد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف مولوی احمد حسن صاحب دیوبندی

گذشت عارفِ کامل سیدے خدا را اندر بدی رُوئے او	کہ دیدارِ حق بود دیدار او بدہ اول عصر یوم الخمیس	بگفتند ازش حاجی محمد عابد حسین کہ عابد بدرگاہِ حق کردگار او

ہم آن بست و ہفتم ز ذی الحجہ بود شب دفن در شاہ شہدائے بود	بوصل خدا گشت بشاش او دریغا چنین چشمہ فیض رفت	باو بیت قبل از نماز جمعہ او کہ منقطع از خلق شد فیض او

بکش احمد آہ و از جلش — لَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیمًا بگو

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خان صاحب غریب سہارنپوری

بحر ہستی کی بھری ہے کیا تیرے سر میں ہوا — ہے حباب آسا ترا اے بیخبر نقش حیات
آنکھ اٹھا آنسو رولائیگا شکر خندہ تجھے — ایکدن چکھنا ہے غافل تجھکو زہر ممات
جب تلک ہے بیٹھے بیٹھے یار لائے نخل عمر — خشک سا کیجن ہی میان چشمہ آب حیات
کر نظارہ حادثوں کا چشم عبرت کھولکر — جا رہے ہیں وہ کہ تھے فخر زمانہ جنکی ذات
موت نے ایکدم اٹھا دیئے فیض کے دریا سے گرد — ہو گئے دنیا سے رخصت عابد عالی صفات
خلد میں ہو عابد والا گہر کا گھر غریب — یہ دعا دو کہ ہو جس سے عیاں سال وفات

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خان صاحب غریب سہارنپوری

ہست این رسم کہن در روزگار — چون اجل آید ہمے گوید کہ خیز
روز آن داری کہ بر شیرے زنی — با قضا کے میتوان کردن ستیز
چون عروس مرگ مے خواہی شدن — رو بدست آور ہمہ ساز جہیز
خون چہ میریزی بمرگ دیگران — بر مآل خویشتن خونے بریز
گر خصالت چون محمد عابد است — کن برون از سر خیال رستخیز
زانکہ رضوان گفت بر مرگش غریب — عابدا آمد و بہشت عطر بیز

۳۱ ۵ ۳

قطعہ تاریخ تصنیف محمد خاں صاحب غریب سہارنپوری

حاجی عابد کہ دیوبند میں تھا ۔ نیک رو نیک خو خجستہ صفات
محو رہتا تھا زاہدوں کی طرح ۔ ذکر و شغل و نماز میں دن رات
تھی زمانے کی خوبیاں اس میں ۔ ذات عالی تھی مجمع الحسنات
تھا فرشتہ بشکل انسانی ۔ جیسے ظلمات میں ہے آب حیات
اس لئے اے غریب تو ہے فکہ ۔ افضل الفاضلین ہو سال وفات

۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ تصنیف حکیم سید مولوی محمد ممتاز علی صاحب ممتاز مرادآبادی

محب خدا حاجی عابد حسین ۔ کہ بودند شیخ زمان و زمین
سر وش از وصالش بہ ممتاز گفت ۔ مدار المہام بہشت برین او

۱۳۳۱ھ

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ دیگر

چشتیہ صابریہ جو حضرت شاہ محب اللہ صاحب الہ آبادی سے جاری ہے

ذکر حضرت ۔ شیخ محب اللہ صاحب الہ آبادی صدیقی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت ابو سعید گنگوہی کے تھے ۔

صاحب اقتباس الانوار و صاحب مصنف حدایقہ وادی نے وجہ درویشی آپکی اس طرح لکھی ہے کہ آپ کو وحدت الوجود کے مسایل میں بہت تحقیق تھی۔ آپ بہت علماؤں و درویشوں کی خدمت میں گئے اور مسایل وحدت الوجود میں گفتگو کی مگر کچھ تشفی نہ ہوئی۔ پھر آپ نے سنا کہ شیخ ابو سعید گنگوہ میں ایک بزرگ ہیں۔ آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وحدت الوجود کا مسئلہ پیش کیا۔ شیخ نے فرمایا کہ بھائی تم مولوی ہو بادی النظر میں میرے سمجھانے سے تمہاری تشفی نہ ہوگی۔ اگر تمہیں یہ مسئلہ تحقیق کرنا ہے تو تم کچھ روز مسجد کے حجرہ میں دل یکسو کر کے بیٹھ جاؤ۔ تم پر یہ مسئلہ خود کھل جائے گا۔ آپ نے یہ منظور کیا اور علیحدہ حجرہ میں بیٹھ گئے اور بعد چند روز کے آپ انا انا کہنے لگے اور مسئلہ وحدت الوجود کا آپ کے اوپر کھل گیا۔ اسوقت آپ شیخ سے بیعت ہوئے اور شیخ کی خدمت میں رہنے لگے اور حالت آپ کی بہت جلدی ترقی کر گئی۔ یہانتک کہ شیخ نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔ جب شیخ نے خلافت عطا فرمائی تو آپ نے متعجب ہو کر کہا

قصبہ امروہہ وفات روز جمعہ ۱۱ شعبان	۱۲۲۶ ہجری

ذکر حضرت شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید عبد الباری امروہی کے ہیں آپ کا حال بزرگوں سے ایسا سنا گیا ہے کہ آپ ولایت کے رہنے والے سید فاطمی تھے اور ابتدا میں آپ سید رحم علی صاحب قادری سے بیعت تھے کہ جس کا نسب طریقت یہ ہے کہ شاہ عبد الرحیم مرید سید رحم علی کے وہ مرید سید عبد الرزاق کے وہ مرید سید عبد الحی کے وہ مرید سید محمد غوث کے وہ مرید سید ابو محمد کے وہ مرید سید شاہ محمد کے وہ مرید قمیص الاعظم کے وہ مرید سید الیاس کے وہ مرید سید عبد الحق کے وہ مرید سید مولانا مغربی کے وہ مرید سید احمد قدسی کے وہ مرید سید عبد القادر کے وہ مرید سید عبد الوہاب کے وہ مرید سید موسیٰ کے وہ مرید سید یحییٰ زاہد کے وہ مرید سید زین الدین کے وہ مرید سید عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے۔ آپ سیر ہندوستان کی کرتے ہوئے پھرتے تھے کہ سیر کرتے کرتے امروہہ جا نکلے اور بخدمت سید عبد الباری حاضر ہوئے۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ سید عبد الباری کے چہرہ پر ایک حلقہ زرد رنگ کا نمودار ہوا اور تمام چہرہ پر پھیل گیا۔ یہ دیکھکر آپ کو کیفیت ہنسی کی طاری ہوئی۔ اور بہت دیر تک آپ پر رہی پھر آپ سید صاحب موصوف سے بیعت ہوئے اور کچھ عرصہ تک خدمت میں رہکر بعد حصول خلافت آپ سہارنپور آکر مقیم ہوئے آپ کی صحبت بابرکت سے مخلوق کو فیض تھا۔ اتفاقاً اوسی عرصہ میں شاہ سید احمد صاحب مجاہد سکھوں پر جہاد کرنے کی غرض سے سہارنپور تشریف لائے آپ بھی بہمراہی سید صاحب جہاد کے واسطے گئے۔ ۲۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۶ ہجری میں بمقام پنجتار آپ شہید ہوئے۔

ذکر حضرت بھائی شاہ نور محمد جھجانوی علوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ عبد الرحیم شہید ولایتی کے تھے آپ بہت بڑے شیخ زمان صاحب

کہ مجھکو خلافت کیسی میں نے کیا کسب کیا ہے اور جو میں نے بزرگوں سے سنا ہے یا کتابوں میں دیکھا ہے وہ بات میرے اندر کوئی نہیں پائی جاتی۔ شیخ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت آج شبکو میرے پاس آکر بیٹھو سب بات پیدا ہو جاوے گی آپ خاموش ہو گئے۔ اور شب کو شیخ کی خدمت میں تنہا حاضر ہوئے۔ برکت صحبت شیخ سے رازہائے بستہ کا انکشاف ہو گیا یعنی تمام مقامات کھل گئے بعد چند روز کے شیخ نے آپ کو صدرپور وطن جانے کی اجازت دیدی آپ وہاں گئے اور کچھ عرصہ تک ٹھیرے پھر آپ رودولی تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس ہو کر آپ نے الہ آباد کی سکونت اختیار کی ابتدا میں آپ کے اوپر بہت تنگی گذری اور پھر بہت بڑا قبول عظیم پایا۔ اور اس زمانہ میں بہت بڑے اکابر وقت و بزرگ و باخدا بیمثل تصور کئے جاتے تھے کہ آپ کی توجہ بیماروں پر بغایت موثر تھی۔ اور علوم ظاہری میں علمائے وقت سے سبقت لے گئے تھے۔ چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں جیسے کتاب شرح فصوص وغیرہ وفات آپکی بروز پنجشنبہ۔ ۹۔ رجب ۵۸ سنہ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار الہ آباد میں ہے۔

سنہ وفات	مختصر کیفیت
۱۱۰۷ ہجری	**ذکر سید** شاہ محمدی خلیفہ شاہ محب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ مولد قصبہ امروہہ مرقد اکبرآباد وفات ۲۳۔ رجب
۱۱۴۰ ہجری	**ذکر سید** شاہ محمد حامد مکی خلیفہ شاہ محمدی قدس اللہ سرہ۔ مولد مکہ معظمہ مرقد امروہہ۔ وفات ۱۱ رجب
۱۱۷۲ ہجری	**ذکر سید۔** شاہ عضد الدین بن شیخ حامد برادر زادہ حضرت شاہ محمدی قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ وفات ۲۷۔ رجب
۱۱۹۹ ہجری	**ذکر سید۔** عبد الہادی یاقوب صدیقی خلیفہ شاہ عضد الدین قدس اللہ سرہ مولد و مرقد قصبہ امروہہ۔ وفات روز جمعہ ۴۔ رمضان۔
	ذکر سید عبد الباری نبیرہ حضرت عبد الہادی قدس اللہ سرہ۔ مولد و مرقد

طریقت وصاحب فیض ہوئے ہیں آپ رہنے والے جھنجانہ کے تھے۔ مگر آپ معلم گیری بمقام لوہاری جو قریب تھانہ بھون کے ہے کیا کرتے تھے اور اکثر اوسی جگہ رہتے تھے آپ سے بہت مخلوق خدا کو فیض ہوا اور بہت کچھ کراتیں آپ سے ظاہر ہوئیں۔ آخیر وقت میں آپ بیمار ہو کر لوہاری سے جھنجانہ چلے گئے تھے وہاں جاکر ۶۔شوال ۱۲۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ مزار پر انوار جھنجانہ میں ہے۔ آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔ حافظ ضامن صاحب شہید۔ وحضرت حاجی امداد اللہ صاحب۔ ومولوی شیخ محمد صاحب قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر فی سبیل اللہ فاروقی تھانوی مکی قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت قطب الزمان محبوب خلائق شہرۂ آفاق عالم میں ہوئے ہیں اور بہت مخلوق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی اور بڑے بڑے مشائخ نے آپ سے استفادہ کیا اور تمام روے زمین پر آپکا فیض پہونچا۔ کوئی ملک ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ جہاں آپ کا خلیفہ نہو اور کوئی بشر ایسا معلوم نہیں ہوتا کہ جو آپ کے حالات سے واقف نہ ہو آپ عجیب منبع الفیوض وبرکات تھے۔ میں نے خود مکہ معظمہ میں دیکھا کہ علاوہ صلحاے ہند کے ہمیشہ آپکے گرد شام ومصر وروم ودیگر ممالک کے برگزیدہ علما ومشائخ جمع رہتے تھے آپ اصل رہنے والے تھانہ بھون کے تھے۔ بعد غدر آپ مکہ معظمہ کو ہجرت کر گئے اور اسی جگہ بروز چہار شنبہ ۱۲۔جمادی الآخر ۱۳۱۷ ہجری میں وفات پائی۔ مزار پر انوار جنت المعلی میں ہے۔ قریب مزار مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب جنہوں نے ۱۳۰۸ ہجری میں وفات پائی۔ خلفائے آپ کے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپکے مولوی رشید احمد گنگوہی سلمہٗ وحاجی محمد عابد صاحب دیوبندی سلمہٗ ومولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ومولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ وحکیم ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہیں

مفصل حالات آپکے شمایل امدادیہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

ذکر سلسلہ نظامیہ

ذکر حضرت شیخ نظام الدین سلطان الاولیا بدایونی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلفاے نامدار ومحرمان اسرار ومحبان باوقار شیخ فرید الملت والدین گنج شکر اجودھنی کے ہیں آپ کا نام نامی محمد ابن احمد بن علی بخاری ہے اور آپ کا لقب مبارک سلطان المشائخ اور نظام اولیا۔ آپ محبوبان ومقربان درگاہ الہی سے ہیں دیار ہندوستان آپکے آثار برکات انوار سے مملو ومشحون ہے آپ بدایون میں تولد ہوے جب آپ پانچ برس کے ہوئے آپ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ بی بی زلیخا نے آپ کی پرورش وتربیت میں بہت جانفشانی کی۔ آپنے دہلی میں علوم حدیث وتفسیر وصرف ونحو ومنطق ومعانی وادب تحصیل کیا اور پھر اجودھن تشریف لے گئے۔ اور بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل بخدمت شیخ فرید الدین حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے اور مجاہدہ وریاضت میں پڑے اور چھ پارہ قران مجید کے حضرت گنج شکر قدس اللہ سرہ سے تجوید سیکھی اور چھ باب عوارف کی بھی سند حاصل کی۔ پوچھا کہ کیا حکم ہے تعلیم کو ترک کروں اور نوافل میں مشغول ہوں فرمایا ہم کسی کو تعلیم سے منع نہیں کرتے ہیں وہ بھی کرو یہی کرو یہانتک کہ کون غالب آتا ہے درویش کو قدرے علم چاہیے۔ بعد اس کے آپ نعمت خلافت سے مشرف ہوئے اور دہلی میں موضع غیاث پور کہ اب خانقاہ اسی جگہ ہے ساکن ہوئے ابتدا میں آپ پر بہت تنگی ہوئی اور پھر قبول عظیم پایا۔ اور ابواب فتوح آپ پر مفتوح ہوئے کہ جسپر سلاطین زمانہ حسد کرتے تھے اور نقصان اوٹھاتے تھے آپ تنہا شب کو حجرہ میں رہتے تھے اور دروازہ بند فرمالیتے تھے ساری رات راز ونیاز میں رہتے تھے جب دن ہوتا تو جس کسی کی نظر آپ کے

جمال باکمال پر پڑتی تو تصور کرتا کہ ایک مست ہیں اور از بس بیداری شب سے آپ کی مبارک آنکھیں سرخ رہتی تھیں۔ چنانچہ امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے وصف میں یہ شعر کہا ہے

شعر

تو شبینہ مے نمائی بہر کہ بودی امشب۔ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار داد۔

نکتہ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بیائے تھے اور میں آنکھ لگے ہوں۔

اس جگہ تبرکاً بعض ملفوظات آپکے لکھے جاتے ہیں۔

فرمایا بعض اولیاءاللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ ولایت ایمانی اور عرفانی کو زوال جائز ہے۔ ولایت احسانی کو زوال نہیں۔

فرمایا عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے۔

فرمایا کہ مجھکو واقع میں ایک کتاب دی اوس میں لکھا ہوا تھا کہ جبتک تجھ سے ہو سکے دل کو راحت پہونچا اسلئے کہ دل مومن کا ربوبیت کا محل ہے

فرمایا کہ بازار قیامت میں کسی سامان کو ایسا رواج نہ ہوگا جیسا کہ دریافت دلون کا ہوگا

فرمایا کہ قفل سعادت کی بہت کنجیاں ہیں سب کنجیوں کے ساتھ تمسک کرنا چاہئے۔ اگر ایک سے نہ کھلے شاید دوسری سے کھلجائے

فرمایا کہ جسوقت خواجہ نے مجکو خلافت دی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے علم دیا عقل دی عشق دیا جسمیں یہ تین صفتیں ہون وہ شایان خلافت مشائخ کا ہوتا ہے اوس سے یہ کام خوب بنتا ہے۔

فرمایا شیخ احمد بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ اُمّی تھے تمام مسائل شرعیہ کی تحقیق میں رہتے تھے جب انہوں نے دنیا سے رحلت کی تو ایک رات میں نے انکو خواب میں دیکھا وہ اسی طرح پر حکم مقصود یعنی حسب عادت مجھسے مسائل احکام شرعیہ پوچھتے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ جو تم پوچھتے ہو حیات میں کام آتا ہے کیا تم مرے نہیں ہو۔ کہا۔ تو اولیاء خدا کو مردہ کہتا ہے۔ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مولانا احمد رحمتہ اللہ علیہ حافظ امروہہ اور دانشمند تھے ایک وقت میرا ارادہ شیخ شکر گنج رضی اللہ عنہ کی زیارت کا تہا کہ حدود قصبہ سرسے میں میری ملاقات ان سے ہوئی۔ کہا کہ جبوقت تم روضہ متبرکہ شیخ پر پہونچو تو میرا اسلام پہونچانا۔ اور کہنا کہ میں دنیا نہیں طلب کرتا ہوں اس کے طالب تو بہت ہیں اور عقبیٰ بھی بد ہی حکم رکھتی ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔

حکایت۔ کسی متعلم نے اور دونکی ہڈیوں کے ساتھ تھوڑی سی مٹی راہ سے اٹھا کر ایک کاغذ میں لپیٹ لی جسوقت آپ کی خدمت شریف میں ہر ایک آدمی نے اپنا اپنا ہدیہ پیش کیا متعلم نے بھی اس کاغذ کی پوڑیا کو سربستہ رکھدیا خادم نے حسب معمول بعد پیشکش اون ہدایا کا اٹھانا شروع کیا۔ جب نوبت اس کاغذ کی پوڑیہ کی آئی فرمایا کہ اسکو اسجگہ رہنے دے یہ سرمہ شریف خاص ہماری آنکھ کے واسطے ہے وہ متعلم تائب ہوا۔ آخر وقت میں کہ جب آپ اس عالم سے رحلت فرماتے تھے پوچھتے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی یا نہیں۔ حاضرین عرض کرتے کہ آپنے نماز پڑھ لی ہے تو فرماتے کہ دوبارہ پڑھ لیں۔ آپ ہر نماز کو مکرر ادا فرماتے تھے۔ وفات آپ کی بروز چہارشنبہ ۱۸۔ ربیع الاخر ۷۲۵ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی اکیانوے یا چورانوے برس کی ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا دہلی کہنہ میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ نظام الدین شیرازی وفات ۷۱۱ ہجری مزار دہلی و قاضی محی الدین کاشانی وفات ۷۱۹ مزار دہلی۔ و خواجہ علاؤالدین بن شیخ بدرالدین سلیمان وفات ۷۳۰ ہجری مزار اجودھن۔ و خواجہ شمس الدین خواہرزادہ امیر خسرو شاعر وفات ۷۲۲ ہجری و خواجہ امیر خسرو بن امیر سیف الدین تولد بمقام مومن آباد عرف پٹیالہ وفات بروز چہارشنبہ ۱۸۔ شوال ۷۲۵ ہجری مزار دہلی۔ و مولانا موید الدین وفات ۷۲۶ ہجری۔ و شیخ وجیہ الدین یوسف وفات ۷۲۹ ہجری مزار چندیری و خواجہ محمد امام بن بدرالدین اسحاق وفات ۷۳۱ ہجری و شیخ حسام الدین ملتانی وفات ۷۳۵ ہجری

مزار شہر پٹن گجرات و خواجہ فخر الدین زرادی وفات سنہ ۷۳۶ ہجری و حسن علائی سنجری وفات سنہ ۷۳۶ھ مزار دیوگیر۔ و مولانا ضیاء الدین برنی وفات سنہ ۷۳۰ ہجری مزار دہلی بعض کہتے ہیں برن یعنے بلند شہر و شیخ برہان الدین غریب وفات سنہ ۷۴۱ ہجری مزار دیوگیر۔ و شیخ حسام الدین سوختہ نبیرہ خواجہ معین الدین وفات سنہ ۷۴۱ ہجری مزار سانبر و شیخ عزیز الدین صوفی وفات سنہ ۷۴۱ ہجری۔ و شیخ شمس الدین یحییٰ وفات سنہ ۷۴۷ ہجری و مولانا فخر الدین رازدی وفات سنہ ۷۴۸ ہجری۔ و شیخ اخی سراج الدین بدایونی وفات سنہ ۷۵۰ ہجری مزار ملک بنگالہ۔ و شیخ قطب الدین منور وفات سنہ ۷۶۰ھ و شیخ علاؤ الدین نیلی وفات سنہ ۷۶۱ ہجری و شیخ حمید قلندر وفات سنہ ۷۶۰ ہجری و سید مبارک کرمانی وفات سنہ ۷۶۰ ہجری قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم۔

ذکر حضرت سید شیخ نصیر الدین محمود اودہی چراغ دہلوی بن سید عبد اللطیف خیروی بن سید یحییٰ قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام و کام دونوں محمود ہیں آپ خلیفہ ہیں حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ کے کہ اون کے صاحب سرو وارث احوال بغایت اتباع شیخ کا رکھتے تھے اور آپ صاحب اسرار و زبدۃ الابرار و عابد عظیم و زاہد کریم تھے۔ اور طریقہ آپ کا فقر و فاقہ و صبر و رضا و تسلیم تھا۔ بعد انتقال حضرت سلطان المشائخ ولایت دہلی کی آپ کو ملی آپ نہایت متبع سنت تھے جس مجلس میں کہ مرید شیخ کے سرود سنتے تھے آپ اس سے اٹھ جاتے تھے ایک مرتبہ دوستوں نے بیٹھنے کی تکلیف دی فرمایا کہ خلاف سنت ہے انہوں نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔

فرمایا حجت نہیں ہوتی ہے دلیل کتاب و سنت سے چاہیے لوگوں نے یہ بات شیخ کی خدمت میں پہونچائی۔

فرمایا وہ سچ کہتا ہے حق وہی ہے جو وہ کہتا ہے۔ سیر الاولیا میں لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس میں مزامیر نہ تھے اور تصفیق نکرتے تھے یعنی ہاتھ پر ہاتھ نہیں مارتے تھے۔ بلکہ یارونکو اس سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ خوب نہیں کرتے ہیں اور آپ فرماتے ہیں

کہ غم ایمان کا کھانا چاہیے۔ در پے کرامت کے نہ ہونا چاہیے یہ بھی **حضرت چراغ** فرماتے ہیں کہ میں حیران ہوں کہ خلق بدون مشاہدہ کیونکر جیتی ہے۔ خیر المجالس میں لکھا ہے کہ ایک عزیز نے آپ سے پوچھا وہ حال کہ درویشوں کو ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیوں کر ہے فرمایا حال نتیجہ ہے صحبت اعمال کا اور عمل دو طرح ہے۔ ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے اور دوسرا عمل دل کا ہے اوسکو مراقبہ کہتے ہیں۔ وَالْمُرَاقَبَةُ اِنْ تَلَازُمُ قَلْبَكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَاظِرٌ اِلَيْكَ یعنی تو اپنے دل میں اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالےٰ تیری طرف دیکھ رہا ہے۔

فرمایا اگر درویش رات کو بہو کا سو جائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے اور فرمایا کہ نظر دل پر رکھے اور دل کو طرف حق کی متوجہ شمار کرے اور ساتھ اس کے مشغول کرے اور غیر حق کو دل سے نفی کر کے بیٹھنا چاہیے۔

وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ قدر مطلوب کو نہیں جانتے ہیں اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے یعنی ہر عمل کہ کرتے ہیں جب تک جذبہ نہیں آتا ہے قبول نہیں ہے جس وقت جذبہ اوس کے حال کا نامزد ہوگا تو جو عمل وہ کریگا قبول ہوگا اور اُس جذبہ کا وقت معین نہیں ہے لیکن جذبہ کے مراتب ہیں۔ جذبہ عوام کا توفیق پاتا ہے اعمال میں جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے ساتھ انقطاع کے اوسکے ماسوا آپ ملک اودھ میں پیدا ہوئے اور نو سالہ تھے کہ آپ کے والد ماجد نے انتقال کیا آپ کی والدہ نہایت نیک و رابعہ عصر تھیں آپ کی تربیت و تعلیم علوم میں بہت کوشش کی اول آپ کو بخدمت مولانا عبد الکریم شیروانی کے سپرد کیا اور بعد رحلت ان کے بخدمت مولانا افتخار الدین گیلانی کے سپرد کیا وہاں آپ نے علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا مگر حالت تعلیم میں بھی آپ کا یہ حال تھا کہ آثار ترک و تجرید و محاسن اخلاص و مجاہدہ نفس رکھتے تھے کہ نماز باجماعت ادا کرتے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ آخر چالیس برس کی عمر میں آپ دہلی

تشریف لائے اور بخدمت حضرت سلطان المشائخ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور ایک مدت تک خدمت میں حاضر رہے اور مجاہدہ کرتے رہے بعدازاں خرقۂ خلافت کا حضرت نظام اولیاء کے ہاتھ سے پہنا اور بخطاب محمود گنج و بلقب چراغ دہلی مشہور ہوئے وفات آپ کی بہ شب جمعہ ۱۸ ماہ رمضان سنہ ۷۵۷ ہجری یا سنہ ۷۵۲ میں ہوئی مزار آپ کا دہلی میں ہے اور خلیفہ آپ کے یہ ہیں میر سید محمد گیسو دراز و میر سید محمد بن جعفر المکی الحسنی وفات سنہ ۸۹۱ ہجری و ملک زادہ احمد وفات سنہ ۷۴۳ ہجری و مولانا معین الدین عمرانی وفات سنہ ۷۶۱ھ و میر سید علاء الدین برادرزادہ مخدوم جہاں گشت و شیخ یوسف تحفۃ النصائح وفات سنہ ۷۶۰ ہجری و محمد وجیہ ادیب و سید علاء الدین کنتوری و قاضی محمد شادی فاضل وفات سنہ ۷۶۱ ہجری و شیخ سلیمان رودولی و شیخ محمد متوکل کنتوری وفات سنہ ۷۶۷ ہجری و شیخ دانیال وفات سنہ ۷۷۲ ہجری و شیخ قوام الدین وفات سنہ ۸۰۴ ہجری مزار لکھنؤ و قاضی عبد المقتدر وفات ۲۸ محرم سنہ ۷۹۱ ہجری مزار دہلی و مولانا خواجگی وفات سنہ ۸۱۹ ہجری مزار کالپی و مولانا احمد تھانیسری وفات سنہ ۸۲۰ ہجری مزار کالپی۔ و شیخ کمال الدین خواہرزادہ آنجناب وفات سنہ ۷۵۶ ہجری مزار دہلی و شیخ صدر الدین حکیم و شیخ سعید اللہ کیسہ دراز وغیرہ وفات سنہ ۷۶۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدر الدین طبیب دہلوی قدس اللہ سرہٗ آپ خلیفہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی و منظور نظر حضرت سلطان المشائخ کے ہیں آپ کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید تھے اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر کچھ اولاد نہیں تھی۔ حضرت محبوب الٰہی سے عرض کیا۔ آپ نے ان کی پشت سے اپنی پشت ملائی اور فرزند ہونے کی خوشخبری دی چنانچہ اوسی شب آپ کی والدہ پیر سالہ کو حمل رہا اور بعد نو ماہ کے آپ پیدا ہوئے آپ کے والد خدمت میں شیخ کے لیکر حاضر ہوئے۔ شیخ نے گود میں لیا اور اپنے ہاتھ سے خرقہ پہنایا اور پھر حضرت نصیر الدین کو دیا اور تاکیداً فرمایا کہ تربیت ظاہری و باطنی اس لڑکے میں حتی الامکان اسے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیو چنانچہ آپ نے سایۂ عاطفت شیخ نصیر الدین میں پرورش پائی اور کاملین وقت ہوئے آپ کی تصانیف حقایق و معارف میں بہت ہیں

نقل ہے کہ ایک مرتبہ جنات میں کوئی بیمار ہوا جنات آپکو علاج کے واسطے لے گئے۔ جب اوسکو آرام ہوگیا آپ کو خط لکھکر دیا کہ فلاں رنگ کا کتا فلاں کوچہ شہر میں پھرتا ہے اوسکو دکھا دینا اور رخصت کیا آپ نے ویسا ہی کیا کتا دیکھ کر آپ کو ایک زمین پر لے گیا اور اس زمین کو کھودا اس میں خزانہ بے شمار نکلا آپ اسکو لے آئے اور راہ خدا میں صرف کر دیا۔ وفات آپ کی سنہ ۷۵۵ ہجری میں مزار آپ کا قلعہ علائی بیرون شہر دہلی۔

ذکر حضرت شیخ فتح اللہ اودھی قدس سرہٗ۔ آپ خلفائے مستقیم و یاران صمیم و محبان قدیم شیخ صدر الدین طبیب دہلوی کے ہیں آپ بہت بڑے عالم دہلی کے تھے اور جامع مسجد دہلی میں وعظ و پند کیا کرتے تھے جب جذبۂ حقیقی نے آپ کو کھینچا تو آپ شیخ صدر الدین حکیم سے مرید ہوئے اور ریاضت و مجاہدات کرنے شروع کئے۔ لیکن باوجود ریاضت شاقہ اور فقر و فاقہ کے فتوح کار نہ ہوئے اور پیر روشن ضمیر سے اس امر کی شکایت کی۔ فرمایا ترک تدریس کر اور جو کتاب تیرے پاس ہیں انکو باہر لا چنانچہ ایسا ہی کیا اگرچہ کتابیں اپنے پاس رکھ لیں پھر بھی مقصود حاصل نہ ہوا۔ آخر بقیہ کو بھی آپ نے برلب دریا لیجا کر دھو ڈالا اور روتے جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ ماسوائے اوس کے کچھ باقی نہ رہے۔ فوراً مقصود کو پہونچے اور کاملین وقت ہوئے اور ہزارہا طالبان حق کو خدا رسیدہ کیا۔ چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ علیٰ ملک جونپوری وفات سنہ ۸۰۰ ہجری۔ و شاہ عاشقان موسیٰ و حاجی چراغ ہند ظفرآبادی و شیخ جمال گوجری و شیخ مظفر بلخی وغیرہ آپکے خلیفہ ہیں وفات آپ کی سنہ ۸۱۱ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا بدایوں میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ سعد اللہ قدس اللہ سرہٗ۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی کے ہیں آپ بہت بڑے مشائخ طریقت تھے مگر حال اپنا ہمیشہ پوشیدہ رکھا کسی پر یہ اظہار نہ ہوا کہ آپ کا کیا حال اور طریق ہے وفات آپ کی ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۸۵۰ ہجری میں

سلسلہ تیسرا نظامیہ

ذکر حضرت میر سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی چشتی دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے حق میں و کبرائے مشائخ متقدمین و خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے ہیں آپ ایک رفیع و مراتب منیع و کلام عالی رکھتے تھے۔ آپ درمیان مشائخ چشت اہل بہشت کے مشربی تھے اور آپ اسرار حقیقت و طریقت و معرفت میں مخصوص تھے آپ اوایل حال میں سکونت دہلی رکھتے تھے بعد انتقال پیر روشن ضمیر کے آپ ملک دکن تشریف لے گئے اور وہاں کے تمام آدمی مطیع و منقاد ہوئے اور آپ نے قبول عظیم پایا اور ہزاروں آدمی خدا رسیدہ ہوئے اور ہزاروں سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اسیواسطے آپ غریب نواز سید محمد گیسو دراز مشہور ہوئے ولادت آپکی ۷۲۱ھ ہجری میں ہوئی اور وفات آپکی ۸۲۵ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی ایک سو پانچ برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا ملک دکن شہر گلبرگہ میں ہے آپکے مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ میر سید ید اللہ نبیرہ آنحضرت وفات ۸۵۹ھ ہجری و شیخ علاء الدین قریشی وفات ۸۵۹ھ ہجری و شیخ ابو الفتح علائی قریشی کالپوی وفات ۸۶۳ھ ہجری مزار کالپی و شیخ حمزہ و سید صدر الدین قدس اللہ سرہم

ذکر حضرت سید صدر الدین اودہی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ میر سید محمد گیسو دراز کے ہیں آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذبہ عشق و محبت میں پیراستہ و زہد و تقوی میں معروف تھے آپ سے کشف و کرامتیں بہت ظہور میں آئیں اور مخلوق خدا کو بہت فیض ہوا۔ وفات آپ کی ۱۵۔ ربیع الاول ۸۶۶ھ میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے

ذکر حضرت شیخ میان بن حکیم اودہی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم حضرت سید صدر الدین اودہی کے اور پیر حضرت درویش محمد بن محمد قاسم اودہی و شیخ عبد القدوس گنگوہی کے ہیں آپ قطب الاقطاب و مظہر خوارق و کرامات تھے آپ سے بہت بڑا فیض ہوا اور تمام مخلوق آپکے مطیع و منقاد تھی اور عمر شریف آپکی ڈیڑھ سو سال کی ہوئی۔ وفات آپکی ۱۶۔ جمادی الآخر ۹۰۰ھ و یا ۹۳۱ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے

ہوئی اور مزار اودھ میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودہی قدس اللہ سرہ آپ خلیفہ حضرت سعد اللہ اودہی کے اور پیر حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں آپ بہت بڑے عالم بعلوم ظاہری و باطنی و مقبول و عاشق خدا تھے آپنے اپنی تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صرف کی اور جابجا مشائخ کی خدمت میں گئے اور کئی طریق سے سلسلہ طریقت حاصل کیا۔ اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ وفات آپ کی ۱۴۔ صفر ۸۹۶ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار اودھ میں ہے۔

سلسلہ دیگر نظامیہ

ذکر حضرت مخدوم جلال الدین جہانیان جہان گشت قدس اللہ سرہ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آویگا آپ اس سلسلہ میں خلیفہ حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے ہیں

ذکر حضرت مستجاب قاضی سید عبد الملک بعرف سید اجمل بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز آپ مستجاب حاجات مصدر برکات و زبدہ عارفان و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت و شاہ بدیع الدین مدار کے ہیں آپ نہایت صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے آپ نے کئی سلسلوں سے خلافت پائی۔ اور ہمیشہ اسی تلاش میں رہتے رہے جہاں کسی بزرگ صاحب سلسلہ کا حال سنا فوراً اون کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر اخیر میں آپ ساکن بہرائچ ہوئے اور قبول عظیم پایا کہ تمام مخلوق غریب و امیر و بادشاہ آپ کے حلقہ بگوش و مطیع تھے۔ وفات آپ کی ۲۵۔ رمضان ۷۶۳ھ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

ذکر حضرت سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت سید اجمل بہرائچی و پیر حضرت شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودہی کے ہیں آپ واقف رموز صوری و معنوی باوصاف جذب و استغراق و شوق و ذوق کے موصوف تھے اور آپ قطب الوقت سمجھے جاتے تھے۔ وفات آپ کی ۲۰۔ شوال ۸۸۰ھ ہجری میں ہوئی مزار بہرائچ میں ہے۔

جلد دوم

دربیان حالات سلسلہ نقشبندیہ عابدیہ

ذکر حضرت غواص بحر تجرید گوہر صدف تفرید شیخ الاسلام خلیفہ پیر انام قاتل الکفرۃ والزندیق الامام علی التحقیق الملقب بالعتیق امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ آپ کی کرامات و معاملات آیات و دلائل سے بے حد ظاہر ہیں اور مشائخ طریقت آپ کو ارباب مشاہدہ اول جانتے ہیں۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور کفار قریش سے طرح طرح کی تکلیفیں اوٹھائیں اور غار ثور اور ہجرت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ خلیفہ ہوئے اُسوقت آپ سے زیادہ کوئی مقدم صحابوں میں نہ تھا۔ اور آپ نے بہت کار نمایاں کئے اور دین اسلام کی جڑ کو ایسا استحکام دیا کہ جس کے سبب سے آج دین اسلام تمام دنیا میں نمایاں ہے اور تمام اصحابہ اور خلفائے آپ کی پیروی کر کے تمام دنیا میں اسلام پھیلا دیا۔

آپ بروز پنجشنبہ ۱۵۔ ربیع الاول بعد دو سال چہار ماہ واقعہ فیل سے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور کچھ کم دو برس آپ خلافت پر جلوس فرما رہے۔ شب سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی تریسٹھ برس کی ہوئی۔ مدفن آپ کا مدینہ منورہ پہلوئے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تمام ملک عرب فتح ہو چکا تھا آپ کے وقت۔ بصرہ سواد اهواز انبار عین التمر دومۃ الجندل

خلیفہ دوم کے وقت میں دمشق طبریہ بعلبک ملک روم مرج الروم حمص حمی شیراز قنسرین حلب انجماوین بیت المقدس مداین بابل ساباط حلوان موصل مصر

خلیفہ سوم کے وقت میں اذربائجان آرمینا بلاد روم شہر کارزوم قلعہ بحیرہ طرابلس افریقیہ جزیرہ سایپرس جزیرہ قبرس جزیرہ رودس قلعہ اصطخر اور جور طبرستان جرجان نیشاپور بلخ۔

خلیفہ سویم کے وقت میں یہ حد ملک کی ہو گئی تھی۔ جنوب میں یمن تک مغرب میں ساحل افریقہ تک شمال میں قریب قسطنطنیہ تک مشرق میں سرحد ہندوستان تک۔ ولید بن عبد الملک کے وقت میں ترکستان اُندلس اسپین۔ اس ملک میں اب مسلمان نہیں جو ہیں غریب مزدوری پیشہ ہیں۔ ماوراء النہر سے فرغانہ تک کابل سے ملتان تک ہندوستان میں سندھ تک۔ اور علاء الدین خلجی کے وقت میں تمام ہندوستان فتح ہوا اور چین کہ جس میں اب سات کروڑ مسلمان ہیں یا مجمع الجزائر جاوہ وغیرہ بذریعہ تجارت و وعظ مسلمان ہوئے

مامون رشید کے وقت میں چودہ قلعہ روم کے فتح ہوئے۔ سلجوقیوں کے وقت میں تمام واغستان بلکہ سرحد اندور روس تک اور مغلون کے وقت میں نصف سلطنت روس تک اور سلطنت ترکی میں یورپ سرحد فرانس و اشٹریا تک اور پھر دوبارہ جنرل عقبہ نے بعہد اموی خلفائے دمشق یہ ملک فتح کئے۔ مقناسہ۔ سجل ماسی۔ طہارت۔ طلمسان۔ فیضان۔ ٹیونس۔ ٹرپولی۔ الجریہ۔ قیروان۔ مراکو۔ صحرائے اعظم تک۔ لیبیا سوڈان۔ دریا غزال تک۔ مگر اب تو تمام افریقہ میں مسلمان پھیل گئے ہیں وہ وعظ نصیحت

سے جیسے انگلستان و امریکہ میں ؎

ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالے عنہ۔ کنیت آپ کی ابو عبد اللہ ہے اور آپ اصحاب کبار حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں وطن آپ کا اصفہان ہے عمر آپ کی طویل ہوئی پہلے آپ مذہب مجوسی رکھتے تھے۔ پھر آپ نے مذہب موسوی اختیار کر لیا۔ پھر اس دین سے بیزار ہوئے اور دین نصارا اختیار کر لیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ اسلام لائے اور احباب و اصحاب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ممتاز ہوئے۔ اور آپ آخیر وقت میں مداین کے حاکم تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ میں ۱۰ رجب سنہ ۳۶ ہجری میں آپ نے مداین میں وفات پائی۔ عمر شریف آپ کی بعض قول سے ایکہزار اور بعض سے پانسو سال اور بعض سے تین سو پچاس اور بعض سے دو سو پچاس سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت ۔امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ بہت بڑے کبار تابعین و اعاظم فقہائے مدینہ منورہ کے تھے۔ اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے تربیت پائی تھی۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں۔ کہ زمانہ امام قاسم میں آپ سے کوئی زیادہ افضل علم و عمل و فضل و فقہ و حدیث و تفسیر و علوم طریقت و حقیقت میں نہیں تھا۔ وفات آپ کی ۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۰۱ یا سنہ ۱۰۲ یا سنہ ۱۱۲ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ستر برس کی ہوئی۔ مزار آپ کا مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان میں ہے۔

ذکر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ کو طریقت دو طرح پر حاصل ہوئی۔ ایک سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جو آبائی چلا آتا تھا اور دوسرا سلسلہ حضرت امام قاسم بن محمد بن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوا۔ آپ کا ذکر سلسلہ

قادریہ میں آوے گا ؎

ذکر حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ لقب آپکا سلطان العارفین نام آپ کا طیفور بن عیسی بن آدم بن سروشان ہے۔ آپ بڑے اولیا کبرائے و خلیفہ اعظم حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تھے۔ آپ کو فیض روحی ہوا اسواسطے آپ کو اویسی کہتے ہیں۔ آپ کے جد دین آتش پرستی سے مشرف باسلام ہوئے تھے اور آپ بسطام کے ہیں آپ کی نسبت حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہمارے میں ایسا ہے جیسے جبرئیل فرشتوں میں۔ اور آپ مادر زاد ولی تھے اور آپ نے تیس برس مجاہدہ کیا۔ اور ملک شام میں گشت کرتے رہے۔ اور ایکسو سولہ پیر روشن ضمیر کی خدمت کی۔ اور کامل ترین اولیاء اللہ ہوئے اور آپ پھر بسطام تشریف لائے اور مخلوق خدا کو فیضیاب کیا ایک بار آپ نے حالت مستی میں یہہ کلمہ فرمایا سبحانی ما اعظم شانی۔ جب آپ کو ہوش آیا تو مریدوں نے یہ کلمہ عرض کیا فرمایا کہ اگر اب کی مرتبہ میری زبان سے یہ کلمہ سنو تو مجھکو قتل کیجیو اور ایک ایک چھری سب مریدوں کو عطا کری اور ایک روز پھر حالت جوش میں آپ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا مریدوں نے حسب ارشاد چھریاں مارنی شروع کیں مگر کسی کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ جب وہ حالت جاتی رہی تو پھر مریدوں نے یہہ سب قصہ عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بایزید اب ہے جو تم سے کلام کر رہا ہے اور اُسوقت بایزید نہ تھا۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۳۶ ہجری میں ہوئی اور وفات آپ کی روز جمعہ ۱۵۔ شعبان سنہ ۲۶۱ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی ایک سو تیس سال کی ہوئی۔ مزار شریف آپ کا بسطام میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ مسعود خرقہ شکر بار و شیخ ابراہیم خرقہ خشت بار و شیخ محمود خرقہ ہزار میخی۔ و شاہ احمد خرقہ زند صوف و شیخ عبد اللہ دواستانی اور بعض شاہ بدیع الدین مدار کو بھی کہتے ہیں۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ باسرارہ السامی۔ نام آپ کا علی ابن جعفر ہے اور رہنے والے آپ خرقان کے ہیں آپ غوث و قطب زمانہ تھے اور آپ کو فیض روحانی بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے ہوا آپ نے ابتدائی حال میں بارہ برس تک نماز تہجد کی خانقاہ بایزید بسطامی میں پڑھی بعد نماز ہمیشہ قریب مزار حضرت بایزید بسطامی کے جاتے اور فاتحہ پڑھتے اور کہتے کہ بارخدایا جو خلعت تو نے بایزید بسطامی کو عطا کیا ہے وہ مجھکو بھی عطا کر اور خرقان کو واپس آتے۔ اور مزار کو کبھی پشت نہ کرتے اور نماز فجر باوضوئی عشائے خرقان میں پڑھتے بعد بارہ برس کے تربت حضرت بایزید سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن ایک جگہ بیٹھ اور خلق خدا کی رہنمائی کر آپ نے یہ سنکر جواب دیا کہ میں اُمی ہوں نہ قران جانتا ہوں نہ اور کوئی علم رکھتا ہوں۔ پھر آواز آئی کہ اے ابوالحسن تو جو کچھ خدا سے چاہے گا وہ پاویگا۔ اور سورہ فاتحہ شروع کر آپ نے سورہ فاتحہ شروع کی اور خرقان کو چلے اور چلتے ہی چلتے خرقان تک تمام قران مجید پورا کر دیا اور تمام علوم ظاہری و باطنی آپ پر کھل گئے ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نے کوہ لنبان روم پر واسطے زیارت قطب کے جانے کی اجازت چاہی آپنے اجازت دیدی اور وہ براہ مشقت تمام وہاں پر پہونچا اور اس جگہ ایک جماعت کو رو بقبلہ بیٹھا ہوا دیکھا۔ کہ ایک جنازہ آگے اُن کے رکھا ہوا ہے اس مرید نے اُس جماعت سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے ہو۔ کہا انتظار آنے قطب عالم کا ہے کہ اس جگہ پانچوں وقت کی نماز آکر ادا کرتے ہیں اور امام ہوتے ہیں مرید یہ سنکر خوش ہوا۔ بعد ایک ساعت کے تمام جماعت اٹھی کہ قطب عالم آگئے۔ مرید نے جو دیکھا تو شیخ ابوالحسن تھے غایت رعب و دہشت سے بیہوش ہو گیا جب اس کو ہوش آیا تو دیکھا کہ وہ لوگ مردہ کو دفن کر چکے ہیں اور شیخ چلا گیا مرید نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص تھے۔ کہا کہ یہ شیخ ابوالحسن خرقانی قطب عالم تھے اب پھر

وقت عصر آوینگے۔ اسوقت مرید نہایت شرمندہ ہوا کہ میں ناحق سفر دور دراز کا کیا۔ جب وقت نماز کا آیا شیخ آئے اور نماز جماعت سے ادا کی بعد سلام کے مرید نے دامن شیخ کا پکڑا اور بہت کچھ عذر اپنی کم فہمی کا کیا۔ اور قصور معاف کرایا اور عرض کیا کہ مجھکو خرقان حضور لے چلیں۔ فرمایا کہ بشرطیکہ کسی سے اس حال کا ذکر نہ کرے مرید نے قبول کیا اور پیچھے شیخ کے چلا تہوڑی دیر کے بعد خرقان میں پہونچ گئے وفات آپ کی روز شنبہ ۱۰۔ محرم و یا ۱۵۔ رمضان ۴۲۵ھ و یا ۴۱۹ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار خرقان میں ہے ۔

ذکر حضرت شیخ بوعلی فارمدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا نام فضل بن محمد ہے اور فارمد ایک قریہ ہے مضافات طوس میں جہاں آپ سکونت رکھتے تھے اور آپ بہت بڑے مشایخ خراسان سے گذرے ہیں۔ اور آپ شاگرد امام قیشری کے تھے طریقت آپ کو دو طرح سے حاصل ہوئی ایک اپنے والد بزرگوار حضرت ابوالقاسم گورگانی سے اور دوم ابوالحسن خرقانی قدس اللہ اسرارہم سے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی جوانی میں نیشاپور تحصیل علم میں مشغول تہا کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر اُس جگہ تشریف لائے اور میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا اور میں ان کا جمال دیکھکر عاشق ہو گیا اور محبت اس طائفہ کی میرے دل میں اثر کر گئی۔ اور ایک روز بخانہ شیخ ابوسعید گیا اور پوشیدہ بیٹھ گیا کہ شیخ مجھکو نہ دیکھے۔ شیخ اپنے وجد میں خوشحال اور مشغول تھے۔ جب فارغ ہوئے تو مجھکو آواز دی میں نہ بولا پھر مکرر آواز دی اُسوقت میں خدمت میں گیا۔ شیخ نے آستین و تبرک مجھکو دی اُسیوقت قلب میرے سے روشنی ظاہر ہوئی۔ اور روز بروز بڑھتی رہی اور یہ حال میں نے حضرت ابوالقاسم قیشری سے کہا۔ انہوں نے مجھکو مبارک باد دی بعد ازاں تین سال اور تحصیل علم میں مشغول رہا ایک روز دوات میں جو قلم ڈالا تو سفیدی آئی یہ بھی حال میں نے اپنے اوستاد سے کہا آپ نے فرمایا کہ قلم دوات وغیرہ کو ترک کر۔ اور دیگر کام میں مشغول ہو۔ چنانچہ ایک مدت تک مجاہدات ابوالقاسم قیشری کے پاس بیٹھکر کئے اور اسے

کار میں کشایش پائی بعد ازاں باجازت استاد بخدمت حضرت ابوالقاسم گرگانی کے گیا اور فیض یاب ہوا چونکہ خواہش ولی روز بروز ترقی پر تھی پھر بخدمت حضرت ابوالحسن خرقانی کے گیا۔ اور فیض یاب ہوا وفات آپ کی ۴۔ ربیع الاول ۴۷۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مدفن آپ کا شہر طوس میں ہے جسکو اب مشہد کہتے ہیں ولادت آپ کی ۴۳۴ھ ہجری میں ہوئی ہے ۞

ذکر حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ اسرارہ السامی۔ آپ رہنے والے ہمدان کے ہیں اور آپ نسبت ارادت حضرت شیخ بوعلی فارمدی سے رکھتے ہیں اور آپنے ابو اسحاق شیرازی و شیخ عبد اللہ جوتی و شیخ احسن سمتھانی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی مجلس میں حاضر ہو کر مستفید و مستفیض ہوئے۔ علاوہ ان کے آپ نے اور بہت اولیاء اللہ سے بھی استفادہ کیا آپ بہت بڑے عالم تھے آپ نے اصفہان و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا کی سیر کی اور ایک مدت تک مرو میں سکونت رکھی اور پھر ہرات پہونچے اور ہر جگہ مخلوق خدا کو فیضیاب کیا۔ اور ہرات سے پھر مرو کو واپس جاتے تھے کہ راستہ میں انتقال ہوگیا وفات آپ کی ۲۷۔ رجب ۵۳۵ھ و یا ۵۳۶ھ و یا ۵۳۷ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مرو میں ہے۔ ولادت آپ کی ۴۴۰ھ ہجری میں ہوئی۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں خواجہ حسن اندقانی وفات ۲۶ رمضان ۵۵۲ھ ہجری۔ مزار بخارا۔ و شیخ عبد اللہ برقی وفات ۵۵۵ھ ہجری مزار بخارا و خواجہ احمد یسوی وفات ۵۶۲ھ ہجری مزار قصبہ یسی قدس اللہ اسرارہم ۞

ذکر حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یوسف ہمدانی و سر دفتر حلقہ خواجگان نقشبندیہ کے ہیں۔ مولد آپ کا شہر غجدوان بفاصلہ ۶ فرسنگ بخارا کے ہے اور آپ کے والد بزرگوار کا نام خواجہ عبد الجمیل ہے اور آپ اولاد حضرت مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں ذکر خفی آپ سے

ہی شروع ہوا ہے آپ نے اپنے بڑے بیٹے کو یہہ وصیت نامہ لکھ دیا تھا کہ اے فرزند تجکو وصیت کرتا ہوں کہ بعلم و ادب و تقوی و اتباع سنت و جماعت کے رہیو۔ اور نماز ساتھ جماعت کے گزاریو اور تعلیم فقہ و حدیث و تفسیر کی رکھیو۔ اور صوفیان جاہل سے پرہیز کیجیو اور مشہور احوال اپنا اور امام و موذن و حاکم و قاضی شہر نہ ہوجیو۔ اور قبالہ پر نام اپنا نہ لکھیو اور ملوک سے صحبت نہ رکھیو۔ اور خانقاہ بنا نہ کیجیو اور آپ کو شیخ نہ کہلائیو۔ اور سماع بہت نہ سنیو۔ اور سماع سے انکار بھی نہ کیجیو۔ کم بولنا اور کم کہانا اور کم سونا اور عام خلق مردوں او عورتوں سے صحبت نہ رکھیو۔ اور طلب دنیا میں مصروف نہ ہوجیو اور بہت رونا اور کم ہنسنا اور خندہ قہقہہ سے بالکل بچنا۔ اور مخلوق خدا کو کمتر نہ جاننا اور آپ کو بہتر نہ سمجھنا۔ اور جہانتک ہوسکے خدمت خلق میں سعی کرنا کہ جان مال سے بھی دریغ نہ کرنا اور مشائخ کو جان سے عزیز رکھنا اور انکے افعال سے انکار نہ کرنا۔ اور دل کو مدام اندوہگین و بدن لاغر و چشم گریان و عمل خالص و دعائے بتضرع و جامہ کہنہ و رفیق درویش و مایہ عبادت و خانہ مسجد و قلب ذاکر و زبان شاکر و مونس ذکر و یار فکر رکہنا اور راہ و طریق خواجگان کے قایم رہیو۔ کہ ہوش در دم۔ و نظر بر قدم۔ و سفر در وطن۔ و خلوت در انجمن۔ و یاد کرد و نگاہداشت و یاد داشت رکہیو۔ خاطر خلق با خلق و وقوف زمانی۔ و وقوف عددی و وقوف قلبی۔ عبارت اسی سے ہے۔ وفات آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول ۵۷۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا غجدوان میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ اولیاء کبیر وفات ۶۳۲ھ ہجری مزار بخارا و خواجہ احمد صدیق وفات ۶۵۷ھ ہجری مزار قصبہ مغیان قریب بخارا۔ و خواجہ سلیمان کرمینی وفات ۶۵۷ھ ہجری مزار قصبہ کرمین قدس اللہ اسرارہم۔

واضح ہو کہ جا بجا پر کلمات بیان کئے گئے ہیں اس کو کلمات مصطلحہ کہتے ہیں ہوش در دم مراد اس سے یہ ہے کہ طالب آگاہ ہو اور مطلع رہے اوپر نفس اپنے کے کہ بیدار ہے یا غافل۔ یاد حق سبحانہ سے از دخول تا خروج سالک مبتدی کے واسطے مفید ہے اور متوسط کو چاہیے کہ ہر وقت متوجہ اپنے نفس کی جانب رہے یہی معنی وقوف زمانی کے

کے ہیں کہ جسکو محاسبہ بھی کہتے ہیں۔ نظر بر قدم۔ مدعا اس سے یہ کہ سالک کو لازم ہے کہ راہ چلنے میں نظر اپنی قدم سے تجاوز نہ کرے بجانب راست وچپ نہ دیکھے کہ فساد عظیم ومانع حصول مقصود ہے **سفر در وطن** انتقال کرنا سالک کا صفات بشریہ سے جانب صفات ملکیہ کے کہ محبت غیر حق سبحانہ: ہے **خلوت در انجمن** اس سے مراد جو کہ قلب سالک ہمیشہ مشغول بحق سبحانہ رہے۔ جمیع اوقات میں یعنی خلق میں ہے بحسب ظاہر اور دور ہے خلق سے بحسب باطن اور بعض نے اس کے آگے **یاد کرد گار۔ بازگشت** ونگاہ داشت یاد داشت کہا ہے مراد یاد کرد سے ذکر لسانی وقلبی ہے دور کرنا غفلت کو ساتھ ذکر حق تعالے کے **بازگشت** اسکو کہتے ہیں کہ بعد چند بار ذکر کرنے کے جناب الٰہی میں بکمال تضرع دعا کرے کہ آلہی مقصود میرا تو ہے ورضا تیری اور ترک کیا دنیا وآخرت کو واسطے تیری محبت کے معرفت ونعمت تمام اپنی مجکو عطا وعنایت کر وصول تمام اپنی جناب میں عنایت فرما **نگہداشت** سے مراد دفع کرنا خطرات کا قلب سے **یاد داشت** یعنی توجہ ہونا ساتھ حق تعالی کے ہر دم وہر خیال بذوق وشوق مگر یہ مقام بدون فنا تمام وبقا کامل کے حاصل نہیں ہوتا **وقوف عددی** یعنی نفس کو فکر نفی اثبات میں عدد طاق پر چھوڑ دے۔ **وقوف قلبی** مراد یہ ہے کہ طالب کی توجہ بجانب دل ہو یعنی ہر وقت دھیان ذکر میں رہے علاوہ ان کے اور بہت سے مصطلح ہیں جیسے۔ حیرت۔ جذب۔ سلوک۔ سیر وطیر۔ صحو ومحو۔ تکوین۔ وتمکین۔ سیر مستدیر ومستطیل۔ سیر قدمی ونظری۔ معیت واقربیت۔ علیت واتحاد۔ وشیون ذاتیہ۔ لطایف عشرہ۔ ہیئت وحدانی۔ کمالات اثنیت وامتیاز۔ ظلال ومقتضیات وآثار۔ صفات ثمانیہ۔ صفات ثبوتیہ وسلبیہ۔ ولایت ونبوت۔ حقایق انبیاء والٰہیہ۔ حضور وشہود۔ جذبات وواردات۔ سکینہ وجمعیت۔ قوت قلبی وعددی وثنائی۔ پاس انفاس۔ وجود وعدم۔ فنا وبقا۔ عروج ونزول۔ یافت ونایافت تجلیات۔ حقایق ومعارف۔ صباحت وملاحت۔ تجلی وبرقی ودائمی۔

حسن وصورت۔ تجلی نوری وصوری۔ ایمان حقیقی۔ نسبت احسان۔ دائرہ امکان عالم مثال۔ تجدد امثال۔ مراقبہ۔ مشاہدہ۔ مکاشفات۔ الہام۔ القاء رحمانی وملکی خواطر شیطانی وحدیث نفسانی۔ محاضرہ۔ مجاہدہ۔ حال ومقام۔ ذوق شوق۔ کشف وکرامات۔ نسبت مرادی ومریدی۔ فتوح۔ غیب وشہادت۔ صلاح قلب اطمینان نفس۔ اعتبارات۔ بیعادی تعینات۔ لاتعین۔ اصل۔ ظل۔ عکوس۔ ولایت عامہ وخاصہ۔ ولایت صغری وکبری وعلیا۔ ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی۔ عالم امر۔ عالم خلق۔ محکم ومتشابہ۔ رموز مقطعات۔ کفر طریقت۔ اسلام حقیقی۔ حجت ظلمانی ونورانی اسم ذات نفی اثبات۔ عرض وطول نسبت۔ دوام۔ آگاہی۔ ملک۔ وملکوت۔ اجسام وارواح۔ پرداخت نسبت۔ کسب ووہب۔ محبت ذاتی وصفاتی۔

شریعت طریقت حقیقت معرفت۔ تجلی واشتہا۔ لطون وظہور۔ سلطان الاذکار۔ سیر مرادی۔ ریاضت وعبادت۔ نسبت ادراکی۔ کشفی وجہلی۔ وصول الی اللہ ومعیت ضمنیت۔ فاتحہ مشایخ۔ علم لدنی۔ سیر الی اللہ وفی اللہ ومن اللہ باللہ۔ انتفائے انا۔ نفی خواطر۔ جمع وفرق۔ جمع الجمع۔ عینیت واستغراق وبیخودی۔ اضمحلال واستہلاک۔ یک رنگی۔ قرب نوافل وفرایض۔ وجود وشہود۔ قطبیت۔ غوثیت۔ فردیت۔ خلت۔ محبوبیت صرفہ۔ محبت ومحبوبیت ممتزجہ۔ عاشقی ومعشوقی۔ ابن الوقت۔ ابو الوقت ملامتیہ۔ آزاد ومست۔ قلندر۔ فقیر۔ سالک۔ مجذوب۔ شیخ۔ کشف وقایع۔ وجدان وعیان۔ قرب امامت وخلافت۔ اجازت مقیدہ ومطلقہ شرح صدر۔ جہل ونکارت فیض وبرکت تازگی وشیخیت۔ اولیائے عزلت وعشرت۔ ارادت حقیقی۔ طلب صادق ذکر جنانی ولسانی۔ نسیان ماسوا۔ فطرت وخلقت۔ سماع اصالت وتبعیت نفس۔ ناطقہ مشارب واقدام استعداد۔ فیض زمانی ومکانی۔ علم وحکمت۔ جمع وقبول ہمت۔ تصرف۔ حلقہ توجہ۔ اوراد وظایف۔ ذکر فکر۔ کیف وبے کیف۔ حدوث وقدم کلام

؎ طرف معاصی وشہوات کے ؎ طرف عزت دنیا کے۔

درویت ۔ تصفیہ ۔ وتزکیہ وتخلیہ ۔ جلوت وخلوت ۔ فقر ودرویشی ۔ روبح رو کلش ۔ رابطہ القار اسرار ۔ اشارات ۔ حواس خمسہ ۔ تقید ۔ واطلاق ۔ قبض وبسط ۔ سیر آفاقی وانفسی کمالات رسالت واولوالعزمی محمدیت خالصہ ۔ طفرہ ۔ لمعان[1] وصفا ۔ سوز وگداز ۔ راز ونیاز عبودیت ۔ عبدیت ۔ الوہیت ۔ تجلی افعال ۔ آداب ۔ تخلق باخلاق اللہ ذکا واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سی اصطلاحات ہیں ۔

ذکر حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے وکبری مشائخ سے ہیں اور آپ علم وحلم وزہد وتقوے وریاضت وعبادت واتباعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے اور آپ نے خرقہ خلافت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے پہنا اور تاحیات خواجہ مذکور آپ خدمت میں حاضر رہے اور بعد وفات پیر روشنضمیر کے سجادہ نشین ہوئے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا ۔ وفات آپکی یکم شوال ۷۱۵ھ یا ۷۱۶ھ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا قصبہ ریوگری میں ہے ۔ اٹھارہ کوس قریب بخارا کے ؟

ذکر حضرت خواجہ محمود الجیر فغنوی قدس اللہ سرہ العزیز ۔ آپ اجمل اصحاب وافضل احباب وخلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمد عارف ریوگیری کے ہیں اور مولد آپ کا قصبہ الجیر ہے قریب بخارا کے تین کوس پر اور آپ قصبہ وابکنی میں سکونت رکھتے تھے اور آپ ہمیشہ گلکاری کر کے وجہ معاش کرتے تھے اور آپ زیادہ رغبت ذکر جہر سے رکھتے تھے ایک مرتبہ ملا حافظ الدین بخاری نے دریافت کیا کہ آپ کے یہاں ذکر خفی ہے اور آپ ذکر جہر سے رغبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تاکہ خفتگان بیدار وغافلان آگاہ ہوں اور توجہ بغیر حق کے پاک ہو ۔ وفات آپ کی ۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ ہجری و یا ۷۱۵ھ ہجری میں ہوئی ۔ مزار آپ کا موضع فغنی میں ہے ۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں ۔ خواجہ میر حسین مشہور بہ میر خورد وفات ۷۱۹ھ ہجری ۔ مزار موضع الکمنی ۔ وخواجہ عزیزان علی قدس اللہ

[1] چمکنا روشنی کا ۔

ذکر حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ محمود الجیر کے ہیں ۔ حضرت خواجہ آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور خواجہ نے اپنے اخیر وقت میں آپ کو خلافت عطا کر کے اپنے تمام مریدین کو آپ کے حوالہ کر دیا تھا ۔ آپ مرتبہ میں سب سے زیادہ بلند تھے ایک مرتبہ آپ کے ایک شخص مہمان آیا کہ اس روز آپکے ہان پر کچھ کھانے کے واسطے نہیں تھا ۔ ایک غلام کہ جو آپکے مریدوں میں سے تھا ۔ کھانا سر پر لیکر آیا شیخ بہت خوش ہوئے اور مہمان کو کھانا کھلایا اور غلام سے فرمایا کہ جو کچھ تیری مراد ہو بیان کر وانشاء اللہ وہ تجھکو حاصل ہوگی غلام نہایت زیرک تھا ۔ عرض کیا کہ یہ چاہتا ہوں کہ جیسے آپ ہیں ویسا میں بھی ہو جاؤں آپنے فرمایا کہ یہ امر بہت دشوار ہے تجھ سے یہ بار نہیں اٹھایا جاویگا ۔ غلام نے نیازمندی سے عرض کیا کہ میری اور کوئی مراد نہیں ہے ۔ آپ غلام کا ہاتھ پکڑ کر خلوتخانہ میں لے گئے اور متوجہ حال اسکے ہوئے بعد تھوڑی دیر کے شیخ اور غلام باہر آئے تو شیخ اور غلام میں کچھ فرق نہ تھا ۔ ظاہر وباطن صورت وسیرت بعینہ مثل شیخ کے ہوگئی کہ شناخت کرنا مشکل تھا ۔ بعد چالیس روز کے غلام نے انتقال کیا اور اسی طرح کی بہت سی کرامتیں آپ سے ظہور میں آئیں کہ اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش ۔ وفات آپ کی روز دوشنبہ ۲۷ ۔ رمضان المبارک ۷۲۱ھ ہجری میں ہوئی مزار شہر خوارزم میں ہے ۔

ذکر حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہ العزیز ۔ آپ خلیفہ نامدار حضرت خواجہ عزیزان علی کے ہیں آپ ایک مدت مدید تک پیر روشن ضمیر کی خدمت میں حاضر رہے اور فائدہ عظیم حاصل کیا اور جب حضرت خواجہ مذکور باشارہ غیبی خوارزم تشریف لیگئے آپ بھی ہمراہ تھے اور آپ کا مولد ومسکن قریہ سماسی قریب بخارا کے ہے اور آپ نے خواجہ بہاء الدین نقشبند کو فرزندی میں لیا تھا اور فرمایا تھا کہ امام طریقت ہوگا ۔ وفات آپکی ۱۰ ۔ جمادی الاخر ۷۵۵ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا سماس میں ہے ۔

ذکر حضرت خواجہ میر سید کلال قدس اللہ سرہ المتعال آپ خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ محمد سماسی کے ہیں اور آپ علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں یگانۂ زمان تھے۔ اور مولد آپ کا قریہ سوخار ہے اور آپ پیشہ کلالی کا کرتے تھے اور کشتی کا شوق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کشتی کر رہے تھے کہ اس طرف کو بابا سماسی کا گذر ہوا۔ اور آپ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کیا دیکھتے ہیں فرمایا کہ اس میں ایک مرد ہے کہ جس کی صحبت و برکت سے بہت نفع مخلوق خدا کو پہونچے گا۔ یہ کہکر خواجہ مذکور وہاں سے روانہ ہوئے اور کشش تنظر کام کر گئی۔ خواجہ کلال خانقاہ بابا سماسی میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اور کمالات ظاہری و باطنی کو پہونچے اور ہزارہا مخلوق خدا کو فیض پہونچایا۔ آپکے چار سو چودہ خلیفہ تھے۔ وفات آپ کی بروز پنجشنبہ ۸۔ جمادی الاول سنہ [illegible] ہجری و بقولے ۱۵۔ جمادی الآخر سنہ [illegible] ہجری میں ہوئی۔ نسب میں آپ سید حسینی تھے۔ مزار آپکا قصبہ سونا میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ یادگار کن سروئی وفات سنہ [illegible] ہجری۔ و خواجہ عارف دیکرانی وفات سنہ [illegible] ہجری مزار دیکران و خواجہ شیخ محمد وفات سنہ [illegible] ہجری۔ و مولانا بہاء الدین قشلاقی وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ میر حمزہ بن میر کلال وفات سنہ [illegible] ہجری مزار قصبہ سونار و شیخ جمال الدین ہستانی وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ میر کلان وفات سنہ [illegible] مزار قریہ داش قدس اللہ اسرارہم ۞

ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز آپ عظمائے اولیائے و کبرائے خلفائے میر سید کلال کے ہیں اور آپ امام طریقت و پیر حقیقت و مقتدائے شریعت و پیشوائے اہل سنت و جماعت کے تھے اور آپ کی کرامت و ولایت و خوارق زمانہ طفولیت سے ہی ظاہر ہوتے تھے۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ چہار سالہ تھے ایک مادہ گاو حاملہ تھی ایک روز آپ نے فرمایا کہ اس کا بچہ سفید پیشانی کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آپ کے تولد ہونے سے پہلے خواجہ بابا سماسی نے اپنے اصحاب کو بشارت دی تھی کہ ایک شخص مقام قصر عارفان سے امام طریقت پیدا ہوگا۔ اور آپ تین روز کے تھے کہ خواجہ بابا سماسی نے فرزندی میں قبول کیا اور برائے تربیت ظاہری و باطنی میر سید کلال کے حوالہ کیا۔ اگرچہ بظاہر توسل سلسلہ میر سید کلال کا آپ رکھتے تھے مگر فیض روحانی اکثر مزارات سے ہوا۔ مثل خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور پیران صحبت آپ کی خواجہ قثم و خلیل آتا ترک کی تھی اور وجہ تسمیہ و خطاب نقشبندیہ کا یہ ہے کہ آپ اور آپ کے والدین کمخاب بافی و نقش و نگار کیا کرتے تھے وفات آپکی ۳ ربیع الاول سنہ ۷۹۱ ہجری میں ہوئی اور مدت العمر آپ کی ۷۳ سال کی ہوئی۔ مولد و مدفن آپ کا قصر عارفان میں ہے قریب بخارا کے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ علاء الدین بخاری وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ میر عمر بن میر کلال وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ شاہ امیر ابن میر کلال وفات سنہ [illegible] ہجری و میر برہان بن میر کلال وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ محمد پارسا وفات ۲۳۔ ذی الحجہ بروز پنجشنبہ سنہ [illegible] ہجری مزار مدینہ منورہ و شیخ سیف الدین وفات سنہ [illegible] ہجری مزار قصبہ ہٹیا۔ قریب تاش قند۔ و خواجہ علاء الدین غجدوانی وفات سنہ [illegible] ہجری و خواجہ مسافر وفات سنہ [illegible] ہجری مزار خوارزم و مولانا محمد سغاندی وفات سنہ [illegible] ہجری مزار قصبہ سغاند قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت خواجہ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام نامی آپ کا محمد بن محمد البخاری ہے کہ اصل آپ بخارا کے تھے۔ آپ خلیفۂ اعظم و سجادہ نشین حضرت شاہ نقشبند کے ہیں اور سوائے خلافت کے آپ داماد بھی حضرت نقشبند کے ہیں اور ایام خوردی میں ہی آپ کی طبیعت فقیری کی طرف مائل تھی جب آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تو آپ مال کی طرف بالکل مائل نہ ہوئے بلکہ علم ظاہری میں مشغول رہے۔ آپکے لڑکپن میں ہی حضرت خواجہ نقشبند نے آپکی والدہ ماجدہ سے کہدیا تھا کہ جب علاء الدین بالغ ہو اطلاع کرنا جب وقت بلوغت کا پہونچا حضرت خواجہ مدرسہ میں تشریف لے گئے اور آپکو

اس حالت میں دیکھا کہ حجرہ میں ایک بوریا کہنہ بچھا ہوا ہے اسپر آپ بیٹھے ہوئے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور خشت پختہ بجائے تکیہ کے بالیں پر رکھا ہوا ہے آپ کی نظر جب حضرت خواجہ پر پڑی تعظیم کے واسطے اوٹھے اور اپنی جگہ خواجہ صاحب کو بٹھایا حضرت خواجہ نے آپ سے فرمایا کہ میری ایک دختر ہے اگر تو قبول کرے تو تجھسے نکاح کر دوں آپ نے فرمایا کہ زہے سعادت این کمترین۔ لیکن اسباب دنیا کا میں نہیں رکھتا۔ کہ جسکو خرچ میں لاؤں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر میری دختر کے مقدر میں رزق مقرر ہے تو خزانہ غیب سے پہونچے گا۔ اس کا فکر مت کرو۔ اور پھر خواجہ علاؤالدین عطار سے نکاح کر دیا بعد نکاح کے آپ کسب طریقت میں مشغول ہوے حضرت خواجہ نے بوجہ۔ عونیت مولویت حکم دیا کہ بازار میں جا کر قوت حلال حاصل کیا کرو۔ آپ نے بہزار خوش دلی سے قبول فرمایا اور بار اپنے سر پر رکھا اور ایک مدت تک آپ بازار میں گشت کر کے سیب فروخت کرتے رہے اور بلند مرتبہ کو پہونچے اور خرقہ خلافت کا حاصل کیا بلکہ تمام طالبان راہ حق کو حضرت خواجہ آپ کے سپرد فرماتے تھے وفات آپ کی شب چہارشنبہ ۲۰ ماہ رجب سنہ ۸۰۲ ہجری میں ہوئی۔ مولد و مسکن و مدفن آپ کا موضع جغانیان میں ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں خواجہ سید شریف جرجانی وفات سنہ ۸۱۶ و خواجہ عبد اللہ امامی وفات سنہ ۸۲۲ ہجری و خواجہ حسن عطار وفات سنہ ۸۲۶ ہجری مزار خطایان و مولانا ابو سعید وفات سنہ ۸۶۰ ہجری و خواجہ حسام الدین پارسا بلخی وفات سنہ ۸۶۳ ہجری۔ و مولانا نظام دہدی وفات سنہ ۸۵۵ ہجری و خواجہ احمد سکنہ وفات سنہ ۸۵۶ ہجری۔ و خواجہ سراج الدین پیر سنی وفات سنہ ۸۵۰ ہجری۔ و خواجہ نظام الدین خاموش وفات وقت ظہر روز چہارشنبہ جمادی الآخر سنہ ۸۶۰ ہجری قدس اللہ اسرارہم ۞

ذکر حضرت خواجہ یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کبار اصحاب و اجلہ احباب حضرت خواجہ نقشبند و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ علاءالدین عطار کے ہیں۔ آپ عالم بعلوم ظاہری و باطنی و جامع بہ موز صوری و معنوی تھے اور آپ رہنے والے موضع چرخی غزنی کے تھے۔ آپ ایک مدت تک تحصیل علوم کے واسطے ہرات و مصر وغیرہ میں رہے اور بعد فارغ ہونے علوم کے جذبۂ محبت الٰہی پیدا ہوا اور بخدمت حضرت خواجہ نقشبند حاضر ہوئے اور بیعت کی حضرت خواجہ مذکور نے آپکو حضرت خواجہ عطار کے سپرد کیا اور آپ خواجہ عطار سے تربیت پاکر تکمیل کو پہونچے وفات آپ کی ۵۔ صفر سنہ ۸۵۱ ہجری میں ہوئی اور مزار آپ کا دہ بلفتو میں ہے۔

ذکر حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ بن محمود بن شہاب الدین احرار نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ اولاد امجاد خواجہ محمد باقی بغدادی سے ہیں ولایت شاش میں سکونت رکھتے تھے اور خلیفہ اعظم حضرت خواجہ یعقوب چرخی کے ہیں۔ اگرچہ نسبت طریقت آپ بہت بزرگان طریقت رکھتے تھے مگر نسبت طریقت و سلسلہ بیعت آپ کا حضرت خواجہ یعقوب چرخی سے درست ہے اور صاحب رشحات فرماتے ہیں کہ خواجہ احرار نے بعد تحصیل علوم ظاہری کے تاشکند و سمرقند و بخارا وغیرہ جابجا کی سیر کی اور بہت اولیا سے صحبت پائی جیسے کہ خلفاے والا درجات خواجہ بہاؤالدین نقشبند و سید قاسم انوار و مولانا شرف الدین خاموش و خواجہ سراج الدین پیر مستی و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شاشی و خواجہ علاء والدین غجدوانی وغیرہ بعد ازاں بخدمت حضرت خواجہ یعقوب چرخی حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے آپکے کشف و کرامات و فیض رسانی مخلوق کی مشہور ہے وفات آپ کی بروز شنبہ ۲۹۔ ربیع الاول سنہ ۸۹۵ ہجری میں ہوئی۔ اور مولد آپ کا قریہ باغستان ہے قریب تاشکند کے عمر آپ کی ۸۹ برس کی ہوئی مزار آپ کا سمرقند میں ہے آپ کے بہت خلیفہ ہیں۔ منجملہ ان کے خواجہ عبد الحق کہ جنسے فیض سید محمد اجل بہرائچی کو ہوا ہے و مولانا محمد زاہد وخشی و خواجہ قاسم وفات بروز دوشنبہ ۶۔ ذی الحجہ سنہ ۹۰۶ ہجری و خواجہ برہان الدین ختلانی وفات سنہ ۹۰۳ ہجری۔ مزار سمرقند و مولانا جعفر وفات سنہ ۹۰۳ ہجری و سید میر عبد الاول و خواجہ محمد یحییٰ شہادت

سنہ ۹۰۹ ہجری۔ ومولانا اسمٰعیل خیرکتی وفات سنہ ۹۰۹ ہجری وخواجہ سعید حسن وفات سنہ ۹۰۹ ہجری وخواجہ احمد وفات سنہ ۹۱۱ ہجری مزار تاشقند وخواجہ خواجگان وفات سنہ ۹۱۰ ہجری ومولانا محمد قاضی وفات سنہ ۹۱۲ ہجری ومولانا علی تاشقندی وفات سنہ ۹۱۲ ہجری وخواجہ نور الدین تاشقندی وفات سنہ ۹۱۱ ہجری وخواجہ ہند وترکستانی وفات سنہ ۹۳۰ ہجری ومولانا محمد عبد اللہ مشہور مولانا زادہ تراری وفات سنہ ۹۲۲ ہجری مزار دمشق ومولانا ناصر الدین اترازی وفات سنہ ۹۲۵ ہجری قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قدس اللہ سرہٗ آپ مشایخ کبرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ وعظمائے علمائے عہد خود وعالم بعلوم ظاہری وباطنی۔ مقبولان وعاشقان جانباز ومحرمان ہمراز وخلیفہ راستین حضرت خواجہ عبد اللہ احرار کے ہیں آپ فقیر وتجرید وتفرید وورع وتقویٰ وزہد واتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے آپ نے چند سال پہلے بیعت ہونے سے اسقدر مجاہدہ کیا کہ مطلق شب کو نہ سوتے تھے اور جو کچھ حق زہد وریاضت کا تھا پورا کیا آخر باشارۂ غیبی واسطے بیعت ہونے بخدمت حضرت عبید اللہ احرار روانہ ہوئے اور قریب پہونچے اسوقت خواجہ صاحب کو بھی بطور باطن اس امر کی آگاہی ہوئی اور شیخ خود گھوڑے پر سوار ہوکر استقبال کے واسطے گئے راستہ میں ملاقات ہوئی اور بغلگیر ہوکر ملے اور ایک درخت کے سایہ کے تلے بیٹھ گئے اور اسیوقت شیخ نے آپ کو بیعت کیا اور اسی آنا فانا میں تکمیل کو پہونچایا اور خرقہ خلافت کا دیکر وخش کو واپس کیا وفات آپ کی غرہ ربیع الاول سنہ ۹۳۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا وخش میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا محمد درویش قدس اللہ سرہٗ آپ اصحاب نامدار خلفے کبار مولانا محمد زاہد کے ہیں آپ جامع علوم ظاہری وباطنی وواقف رموز صوری ومعنوی باوصاف جذب واستغراق وشوق وذوق موصوف وسخا وعطا میں معروف تھے آپ پندرہ برس پہلے بیعت ہونے سے ریاضت ومجاہدہ کیا کرتے تھے اور بحالت تجرید وتفرید بیخور وخواب بیابانوں میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز آپ بحالت گرسنگی سخت ناچار ہوئے اور آسمان کی طرف کو دیکھا فوراً خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اگر صبر وقناعت مطلوب ہے تو

خدمت خواجہ محمد زاہد میں حاضر ہو کہ تجکو صبر وقناعت بتاوے آپ یہہ سنکر بخدمت خواجہ محمد زاہد حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہونچے اور بعد وفات پیر روشن ضمیر کے مسند ارشاد پر بیٹھے اور صدہا آدمیون کو نام خدا بتایا وفات آپ کی ۲۹۔ محرم سنہ ۹۷۰ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپکا موضع اسفرار میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس اللہ سرہٗ آپ فرزند ارجمند وخلفائے خوش سلسلہ خواجہ محمد درویش کے ہیں آپ نے تربیت ظاہری وباطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی آپ بڑے ذاکر وشاغل وصاحب کشف وکرامات وشرم رو تھے کہ کبھی کسی کی طرف نظر اوٹھا کر نہیں دیکھتے تھے بلکہ اپنے آپ کو چشم خلق سے پوشیدہ رکھتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ ہر چہار سلسلہ میں کیا کیا فرق ہے۔ فرمایا کہ نقشبندیون کی نسبت صدیقی ہے کہ نسبت معیت اون میں روشن ہے اور قادریہ میں نسبت فاروقی ہے کہ جلال آلہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور ہوتا ہے۔ اور سہروردیہ میں نسبت عثمانی ہے کہ عبادات واوقات کی طرف بڑا خیال رہتا ہے اور چشتیہ میں نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض عیت کہ علی منی وانا منہ۔ وفات آپ کی ۲۲ شعبان سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپکی ۹۰ سال کی ہوئی مزار آپکا قصبہ امکنگ میں قریب سمرقند کے ہے۔

ذکر حضرت خواجہ محمد باقی نقشبندی دہلوی قدس اللہ سرہٗ۔ آپ کمالات ظاہری وباطنی میں آراستہ وجذب وعشق ومحبت میں پیراستہ زہد وتقویٰ میں معروف باوصاف کریمہ موصوف ومقتدائے زمانہ تھے آپ نسبت اویسی خواجہ بہاء الدین نقشبندی اور نسبت ظاہری خواجہ امکنگی سے رکھتے اور نیز فیض روحانی آپ کو خواجہ عبید اللہ احرار سے بھی ہوا آپ اوایل عمر میں براے تحصیل علوم کابل سے سمرقند گئے اور بعد تحصیل علوم ظاہری کسب علوم باطنی خواجہ امکنگی سے حاصل کیا۔ اور صاحب تصانیف وتوالیف ہوئے اور آپ بہت کم سوتے اور کم بولتے اور کم کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد عشا تا نماز تہجد ختم قرآن کرتے اور بعد نماز تہجد تا فجر

۲۱ مرتبہ سورہ یسین پڑھتے تھے عمر شریف آپ کی چالیس سال کی ہوئی اور وفات آپ کی بروز دوشنبہ ۲۶ رجمادی الثانی سنہ ۱۰۱۲ ہجری دہلی میں ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ خواجہ میر نگ وفات سنہ ۱۰۳۲ ہجری و خواجہ ملا حسین جناز کشمیری وفات سنہ ۱۰۵۰ ہجری مزار کشمیر و شیخ احمد قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی کابلی سرہندی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ علمائے راسخین و غوث العالمین قطب الاقطاب عالیجناب مظہر خوارق و کرامت جامع درجات ولایت دفع و بدع ضلالت عامل سنت و جماعت وارث کمالات نبویہ مزین اطوار احمدیہ۔ عارج معارج نقشبندیہ و مجددیہ کے امام ہیں آپ کی نسبت کئی سلسلے سے ہے۔ اول نسبت ارادت و خرقہ خلافت شیخ عبدالباقی دہلوی نقشبندی سے۔ دوم شاہ اسکندر کیتھلی قادری سے۔ سوم مخدوم عبدالاحد چشتی۔ صابری و سہروردی نے حاصل ہوا۔ عبدالاحد آپ کے والد بزرگوار ہیں۔ مگر تکمیل آپ کی سلسلہ نقشبندیہ بخدمت شیخ محمد باقی ہوئے اور مراتب عالیات کو پہونچے۔ چنانچہ شیخ محمد باقی تمام اپنے مریدوں کو بھی حوالہ آپکے واسطے توجہ و تکمیل کے فرماتے تھے اور کبھی خود برائے استفادہ محفل توجہ میں تشریف لے جاتے اور فرماتے کہ شیخ احمد آفتاب ہیں دونوں عالم کا کہ انوار فیض و فضل اوسکا منور ہے۔ آپ سے مخلوق خدا کو بہت فیض ہوا اور کشف و کرامات و خوارق بہت ظہور میں آئے۔ اور شریعت کو بہت رونق ہوئی اور شہود و وجود و مقامات میں آپ نے بہت گفتگو کی ہے کہ آپ کا مذہب شہودیہ تھا اور اسی وجہ کر آپ سے بہت مخالفت و دشمنی اس وقت کے علماء سے رہی ہے اور ایسے ہی مخالفوں نے جہانگیر بادشاہ سے کہکر آپ کو قید کروا دیا تھا۔ مگر بعد دو سال کے آپ رہا ہو گئے۔ اور جہانگیر نہایت شرمندہ ہوا اور ہمیشہ آپ کا معتقد رہا۔ وفات آپ کی بروز شنبہ وقت صبح

سلہ شہودیہ کہتے ہیں کہ واجب الوجود ایک ہے اور عالم پر تو اسکا۔ اور وجودیہ کہتے ہیں کہ وجود ایک ہے اور عالم عکس اسکا ہے۔

بتاریخ ۳ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا سرہند میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ محمد طاہر لاہوری وفات سنہ ۱۰۴۰ ہجری بروز پنجشنبہ ۸ محرم مزار لاہور۔ و حاجی خضر روغانی وفات سنہ ۱۰۵۲ ہجری مزار قصبہ بہلولپور و خواجہ سید آدم بنوری و خواجہ سید معصوم و میر نعمان وفات ۱۰ صفر سنہ ۱۰۵۸ ہجری و شیخ عبدالحی وفات سنہ ۱۰۰۰ ہجری و شیخ احمد سعید۔ وفات ۲۷ جمادی الآخر سنہ ۱۰۰۰ ہجری مزار سرہند و مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وفات سنہ ۱۰۶۸ھ قدس اللہ اسرارہ۔

ذکر حضرت خواجہ سید آدم بنوری حسینی قدس اللہ سرہ

آپ خلیفہ اعظم شیخ احمد مجدد سرہندی کے ہیں آپ نے ابتدا تعلیم طریقت حاجی خضر سے پائی اور بعد ازان باجازت حاجی خضر بخدمت شیخ احمد حاضر ہوئے اور درجات عالی کو پہونچے۔ آپ محض اُمی تھے ایک روز ہاتف غیبی سے ندا سنی کہ اے شیخ آدم قرآن کیوں نہیں پڑھتا عرض کیا الٰہی تو قادر ہے تعلیم فرما فوراً ایک ہاتھ نورانی ظاہر ہوا اور آپکے سینہ بے کینہ پر مس کیا۔ قرآن حفظ ہوگیا اور علوم ظاہری کی تعلیم ہوگئی آپ باوصاف اتباع سنت دافع بدعت و کمال استقامت شریعت و طریقت معروف و موصوف تھے کہ ہزاروں طالبان خدا کو خدا رسیدہ کیا اور آپ کی خانقاہ عالیجاہ میں ہزار سے زیادہ طلبا روزمرہ جمع رہتے تھے اور آپ کے لنگر خانہ سے ان کو دو وقت روٹی ملتی تھی وطن اصلی آپ کا قصبہ مودہ ہے مگر سکونت آپکی قصبہ بنور میں تھی آپ کے ایک سو خلیفہ اور ایک لاکھ مرید تھے کہ جس پر شاہجہان بادشاہ کو کچھ وہم آپ کی جانب سے ہوگیا تھا اسی زمانہ میں آپ نے سفر حج کیا اور مکہ معظمہ پہونچے اور بعد فراغت حج مدینہ منورہ گئے وہان پہونچکر ۲۳ شوال سنہ ۱۰۵۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مزار آپکا جنت البقیع نزدیک روضہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہے مشہور خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ حامد لاہوری۔ وفات بروز پنجشنبہ ۲۲ جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۲ ہجری۔ و شیخ نور محمد پشاوری وفات سنہ ۱۰۵۹ ہجری۔ و شیخ ابوالفتح وفات سنہ ۱۰۹۶ ہجری۔ و شیخ محمد سلطان پوری وفات سنہ ۱۰۷۵ ہجری

وسید عبداللہ و شیخ محمد انبالی وفات سنہ ۱۰۸۳ ہجری و شیخ محمد شریف شاہ آبادی وفات سنہ ۱۰۸۳ھ و شیخ عبدالخالق حضوری وفات سنہ ۱۰۸۶ ہجری و شیخ سعدی بخاری لاہوری وفات بروز چہارشنبہ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۸ ہجری مزار لاہور قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت حافظ[1] سید عبداللہ اکبرآبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت آدم بنوری کے ہیں آپ اصل میں رہنے والے موضع کھیٹری قریب بارہ کے تھے۔ آپ کی صغرسنی میں آپ کے والدین کا انتقال ہوگیا تھا۔ آپکو اُسی وقت سے خداطلبی پیدا ہوئی اور جا بجا بزرگوں کی خدمت میں پہونچے اور نواحی پنجاب میں ایک بزرگ مسجد جنگل میں رہتے تھے حافظ قرآن و نہایت متوکل تھے اور کسی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے آپ ان کی خدمت میں رہے یہانتک کہ حافظ قرآن ہوگئے اور بہ برکت صحبت ان بزرگ کے آداب تجرید و ترک دنیا و احتراز و وسوسہ نفس و شیطان کھل گئے۔ بعدہ بخدمت شیخ ادریس قادری کے گئے اور بیعت کی اور ذکر و شغل و ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوگئے۔ بعدہ بخدمت شیخ آدم بنوری آئے اور خرقہ خلافت کا پہنا اور تکمیل کو پہونچے وفات آپکی ۴۔ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۳ ہجری میں ہوئی اور عمر آپ کی ۷۲ سال کی ہوئی۔ مزار آپ کا اکبرآباد میں ہے۔

ذکر حضرت شاہ عبدالرحیم بن وجیہ الدین الشہید دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم شاہ سید عبداللہ اکبرآبادی کے ہیں۔ آپ عالم علوم ظاہری و باطنی و خلیق و خوش مزاج و خوش پوشاک و کمال دانشمند و فہیم تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب انفاس العارفین میں آپ کے حالات تحریر فرماتے ہیں کہ فقیر کو مجلس صحبت میں حکمت عملی اور آداب معاملہ بہت سکھایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ کوئی بات مخالف جمہور کے عام مجلس میں ہرگز زبان پر مت لاؤ گو وہ بات نفس الامر میں صحیح کیوں نہ ہو کہ وہ اسپر انکار کریں اور صحبت منغص ہوجائے۔ اگر تجھکو کسی کی حاجت ہو تو اُس کے واسطے ایک تمہید شائستہ

[1] خزینۃ الاصفیاء میں آپ کا نام علیم اللہ لکھا ہے۔

کر اور اس حاجت کی طلب میں تدریج کر۔ ایسا نہ چاہئے کہ بات کو پتھر کی طرح ڈالدے مجلس عام میں ہرگز کسی پر رد صریح مت کر آدمی کا لباس وضع ایسا ہونا چاہیے کہ اس کی صنعت و کمال پر مشعر ہو۔ مثلاً جو آدمی دانشمند ہے اوسے چاہیے کہ دانشمندوں کا لباس پہنے اور انہیں کے آئین کے ساتھ زندگانی کرے جب بات چیت سفر کے حال میں ہوتی چوروں او چکون سے بچاؤ کرنے میں غلو کرتے اور اس بات میں اپنی وقایع جو کہ سفر اکبرآباد میں دیکھے تھے بیان فرماتے ایک دن آپ لباس فاخرہ رکھتے تھے صوفی متقشف نے اس باب میں بحث کی فرمایا کہ ہر تار میرے لباس کا اگرچہ شال در شال ہے کمند محبت آلہی ہے اسلئے کہ میری بے سعی ارادے کے عطا فرمایا ہے اور ہر تار تیرے لباس کا اگرچہ کرباس لک ہی اژدہا ہے اسواسطے کہ تو نے اپنی سعی و ارادے سے بہم پہونچایا ہے اور آپ امرا کے گھر نہیں جاتے تھے۔ یہ دروازہ بالکل مسدود کیا تھا۔ اگر یہ گروہ ان کی زیارت کے واسطے آتا۔ تو بہت خلق سے پیش آتے آپ پیر فانی ہوگئے تھے مگر آپ کے ورد معمول یا نوافل تک میں کبھی فرق نہ آیا حالانکہ آپ کی عمر شریف ۷۷ سال کی تھی کہ وہ فتح چتوڑ[1] کا قصہ اور عمارت جامع مسجد شاہجہان آباد کی یاد رکھتے تھے وفات آپ کی روز چہارشنبہ ۱۲۔ صفر سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

ذکر حضرت۔ شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ علمائے عظام و فضلائے ذوالاکرام ہندوستان و خلیفہ اعظم اپنے والد شاہ عبدالرحیم نقشبندی کے ہیں۔ آپ علم و فضل و ورع و تقوی میں ایک شان بلند و مدارج ارجمند رکھتے تھے۔ اور تمام عمر تدریس طلبائے و تصانیف میں مصروف رہے اور حقایق و دقایق سے مخلوق کو آگاہ کیا۔ ولادت آپ کی روز چہارشنبہ ۴۔ شوال سنہ ۱۱۱۴ ہجری میں ہوئی۔ پانچویں سال پھر آپ کو کتب میں بٹھایا۔ ساتویں سال قرآن ختم کر کے کتب فارسیہ و مختصرات پڑھنی شروع کردی۔ اور پندرہویں سال علوم ظاہری سے فراغ حاصل کیا اور اسی درمیان میں شادی بھی ہو

اور پھر اپنے والد ماجد سے بیعت کی۔ اور اشغال صوفیہ خصوصاً نقشبندیہ میں مشغول ہوئے۔ اور سترہویں سال آپکے والد ماجد بیعت و ارشاد کی اجازت دیکر انتقال فرما گئے۔ اور تمام علوم مجدد و غیبی حاصل ہو گئے اور بلند باتیں و نکات ہر فن کے دل میں گذرنے لگے بعد اسکے سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں آپ مشرف بحج ہوئے اور ایک سال مجاورت حرمین و روایات حدیث کے ساتھ متوطنان حرمین ابو طاہر مدنی وغیرہ کی ہم صحبت میں رہے اور خرقہ جامع شیخ ابو طاہر کا پہنا کہ جسکو جمیع خرقہ ہائے صوفیہ کا حاوی کہہ سکتے ہیں اور پھر سنہ ۱۱۴۵ ہجری میں وطن پہونچے اور اگر وہ کام کئے کہ اگر اُن کا وجود صدر اول و زمانہ ماضی میں ہوتا تو امام الاولیا و تاج المجتہدین میں شمار کئے جاتے وفات آپکی سنہ ۱۱۷۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے۔

ذکر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ امام المحدثین و مقتدائے مفسرین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ اور علم و حلم و زہد و ورع و تقوی و تدریس و تلقین میں رتبہ بلند و مقامی ارجمند رکھتے تھے۔ اور آپ اپنے وقت میں مرجع علماء و مشائخ تھے کہ تمام عمر تدریس و افتاء و فصل خصومات و وعظ و تربیت مریدین و تکمیل شاگردوں میں گذری اور خلق بے تعداد و بے شمار آپ کی شاگرد ہوئی۔ اور دور دور از اقالیم میں پہونچے اور علوم دینی اور خلق کے کھولا۔ اس زمانہ اخیر میں ذات با برکات آپ کی کو خاتم العلما و خاتم الفضلا کہنا صحیح و بجا ہے اور عقاید آپکے علوم حدیث و تفسیر میں مثل عقائد متقدمین کے تھے۔ چنانچہ تصنیفات آپ کی بہت ہیں اور ان سے بخوبی ظاہر اور آپ جاہ و عزت و احترام و تعظیم ظاہر کو ساتھ کمالات باطن کے جمع رکھتے تھے اور علماے بلاد ہندوستان بلکہ بلاد دیگر سے کم کوئی ہوگا کہ اس نے نسبت تلمذ کے یا استفادہ کے اس خاندان کے ساتھ درست نہ کی ہو۔ ولادت آپ کی سنہ ۱۱۵۹ ہجری میں ہوئی۔ غلام حلیم آپ کا تاریخی نام ہے۔ وفات آپ کی روز یکشنبہ ۷۔ شوال سنہ ۱۲۳۹ ہجری میں ہوئی۔ عمر شریف آپ کی نوے سال کی ہوئی۔ کمالات و کرامات آپکے کمالات عزیزی مولفہ مبارک علیخان صاحب میں درج ہیں۔ مناسب حال اس جگہ دو تین کرامتیں اس میں سے لکھتا ہوں۔

حکایت۔ ایک شخص دہلی میں وارد ہو کر لب و پائے جمن ٹھیرے اور بولتے نہ تھے۔ حضرت مولانا صاحب جب تشریف لے گئے اس شخص نے حضرت کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طور پر بیان کیا کہ ہم دو شخص تھے آپس میں بہت محبت رکھتے تھے اور بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہو گیا اور قضا کی جب میں انکو دفن کرنے لگا۔ ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تھا وہ نکال کر قبر میں رکھ دیا اور وہیں بھول گیا۔ بعدہٗ جب سب آدمی اور میں چلا آیا تو مجھکو وہ کٹار یاد آیا۔ اور بڑا افسوس اسکا ہوا رات کے وقت جا کر میں نے قبر کھودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں۔ حیران ہوا وہاں ایک کھڑکی نظر آئی۔ اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے اور وہ دوست میرے وہاں بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ تم باغ کی سیر کرو۔ میں سیر کرنے لگا۔ پھر بیرون باغ بفاصلہ بعید دیکھا کہ بہت بڑے بڑے کڑھاو چڑے ہیں اور لوگوں کو ان میں پکڑ کر ڈالتے ہیں۔ ایک شخص نے میرا ہاتھ زور سے پکڑا کہ اب تک اس کی انگلیوں کے نشان موجود ہیں اور کہا کہ تو نے مجھ سے فلان چیز چار پیسے کو مول لی تھی اس کے پیسے مجھے دے میں نے کہا کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں یہ کٹار پانسو روپیہ کا ہے یہ تو لے لے اس نے جواب دیا کہ اسکو میں کیا کرونگا۔ غرضیکہ بہت بحث رہی اس عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہان آپہونچا۔ پیسہ طلب کرنے والے سے کہا کہ یہ مرے نہیں ہیں۔ زندہ ہیں میری ملاقات کو آگئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے چھڑایا جب سے میں چار پیسے مانگتا ہوں اور وحشت مزاج میں آگئی ہے حضرت نے پانی دم کر کے ان کو پلایا وہ وحشت انکی دور ہو گئی۔ پھر ان کو اپنے ساتھ لے آئے وہ شخص تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے۔

حکایت۔ ایک لونڈی حضرت کی حالت نزع میں آیت شریفہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پڑھنے لگی۔ حاضرین کو تعجب ہوا۔ اور اس کنیز سے اس آیت کے پڑھنے کا باعث پوچھا اس نے ہاتھ اٹھا کر بتایا کہ مجھکو یہ آدمی پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس بات کی اطلاع کی آپ نے فرمایا

کہ اس کنیز سے کہو کہ پڑھنے والوں سے کہ جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث سے خداوند تعالےٰ نے اسکو بہشت عطا فرمائی چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا کہ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید ہو کر آیا تھا۔ تونے اسکو آگ پر گرم کیا اُس میں سے ایک روپیہ برآمد ہوا اور وہ روپیہ تونے مالک روغن زرد کو واپس کر دیا اور خود تصرف میں نہیں کیا یہہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالیٰ کو پسند آئی اس کے عیوض میں بہشت عطا فرمائی۔

لطیفہ۔ ایک شخص نے مسئلہ پوچھا کہ صاحب یہ طوائف یعنی کسبی عورتیں جو مرتی ہیں۔ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد انکے آشنا ہیں ان کی بھی نماز پڑھتے ہو یا نہیں۔ کہا کہ ہاں پڑھتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تو ان کی بھی جنازہ کی نماز پڑھو۔

ذکر۔ عاشق وجانباز راہ خدا کشتہ خنجر تسلیم و رضا سید احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہٗ آپ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۰۱ ہجری مطابق سنہ ۱۷۸۶ء بریلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید محمد اصغر خان صاحب اور چچا سید ابوضحان صاحب اور نانا سید ابوسعید صاحب تھے یہ خاندان بسبب اتقا و پرہیزگاری اور علم کے نواح بریلی اور دور دور تک معزز خیال کیا جاتا تھا جب عمر آپکی چار برس سے زیادہ ہوئی۔ تو والدین نے مکتب میں بٹھایا اور قرآن شریف اچھی طرح سے پڑھ لیا اور یاد ہو گیا پھر آمدنامہ جو کچھ کریما وغیرہ کتابیں شروع کرائی گئیں اس میں طبیعت آپ کی نہ چلی۔ ہرچند استادوں نے زور لگایا اور سید صاحب نے بھی بہت محنت کی لیکن اسکو کیا کریں کچھ قدرت الٰہی تھی کہ یاد نہ رہتا تھا جب انکے چچا صاحب نے یہہ حال دیکھا تو دوسرا پہلو بدلا۔ یعنی قرآن شریف بامعنی پڑھایا۔ قرآن شریف کا بامعنی پڑھنا تھا کہ راہ مطلوبہ کی طرف رہنمائی ہوئی۔ اور اسکے نکات اور باریکیاں اچھی طرح سے سمجھنے لگے۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے کہ دماغ میں مادہ جن باتوں کی قابلیت کا ہوتا ہے وہ جلد حاصل ہوتی ہیں اور برعکس اسکے نہیں رہی حالت کسی قدر بدل گئی اور چہرہ پر نیا جلوہ دکھائی دینے لگا۔ پہلے سکینی غربی کم بولنا آہستہ گفتگو کرنا۔ اب اس کی جگہ جوش اور وحشت نے ظہور پکڑا اور وہ کیفیت دماغ کی نہ رہی تھی کہ سوائے کلام ربانی کے کوئی بات یاد نہ رہے بلکہ ہر فن کی صدہا باتیں یاد ہونے لگیں دل پر خیال آیا کہ گھر میں بیٹھنے سے کیا فائدہ جو میں نے پڑھا ہے اس سے خلقت کو فائدہ پہونچاؤں انسان اسی واسطے پیدا ہوا ہے۔ اب دیکھئے قدرت الٰہی کسطرف کھینچ رہی ہے اور اسی موقع

شعر۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند   مہر ایشان در دلش انداختند

صادق آتا ہے۔ سترہ برس کی عمر میں آپ کے والد صاحب نے انتقال فرمایا اور بیس برس کی عمر میں آپ وطن سے روانہ ہوئے اور لکھنؤ ہوتے ہوئے بماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۲۱ ہجری میں دہلی پہونچے۔ اور مولانا شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کی قدمبوسی حاصل کی اور سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ شاہ صاحب مرحوم نے بسبب اس کے کہ آپکے بزرگوں سے تعارف اور شناسائی تھی آپ کی نہایت قدر و عزت کی اور آپ نے قریب ہی قیام کیا اور توجہات بزرگانہ سے فرمایا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کچھ تفسیر و حدیث پڑھا کرو حسب الحکم آپ نے رہنمائی کی آپ نے حدیث اور فقہ شروع کر دی اور اس میں کامیاب ہوئے اور بعد دو برس کے محرم الحرام سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں اپنے وطن مالوفہ کو تشریف لے گئے۔ آپ کو مؤلف کتاب نے۔ متقی۔ پارسا۔ پرہیزگار۔ صایم الدہر۔ قایم اللیل۔ سچا۔ نیکبخت۔ شیرین کلام۔ لکھا ہے۔ جب وطن میں شہرہ آپ کا زیادہ ہوا تو لوگ اطراف وجوانب سے بغرض بیعت جوق جوق آنے لگے اور آپ یہہ فرماتے تھے کہ میں اس لایق نہیں ہوں جب خلقت کا ہجوم زیادہ ہوا اور آپ کے وظایف اور اوراد میں فرق آنے لگا تو سنہ ۱۲۲۶ ہجری میں آپ نے سفر مالوہ کا اختیار کیا اور ملک مالوہ میں پہونچکر امیر خان پنڈارہ کے ہاں سواروں میں ملازم ہو گئے چونکہ امیر خاں کا گذارہ لوٹ کھسوٹ پر تھا۔ اس سبب سے تنخواہ کا ملنا ماہواری دشوار تھا۔ جب کہیں سے لوٹ میں مال ہاتھ لگ جاتا تو سب کو تنخواہ تقسیم ہوتی۔ ورنہ خیر۔ یہانتک نوبت پہونچی کہ آپ کی لیاقت اور شجاعت اور جوانمردی

کو دیکھ کر خانصاحب نے آپ کو اپنے مشیروں میں داخل کیا اور یک کام آپ کے سبب سے یہ ہوا کہ خانصاحب سے اور انگریزوں سے صلح ہوگئی اور دیگر رجواڑوں نے اپنے ہاں سے کچھ کچھ علاقہ دیکر اس فتنہ کو فرو کیا اور امیر خانصاحب نواب ٹونک تسلیم کئے گئے اور جب تک یہاں ملازم رہے مخلوق کو ہدایت اتباع رسول اللہ صلعم کی اور منع کرنا کفر و شرک سے برابر جاری تھا جس سے ہزاروں آدمی تائب ہو کر راہ راست پر آگئے۔ اور فنون سپہ گری اور سواری اور نشانہ وغیرہ میں آپ نے اچھی طرح سے مشق پیدا کر لی تھی۔ بعد سات برس ملازمت کر کے اور نوکری سے مستعفی ہو کر سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں مطابق سنہ ۱۸۱۶ء دوبارہ دہلی میں تشریف لائے جب آپ کی شہرت ہوئی تو مولانا عبدالحئی صاحب اور مولانا اسمٰعیل صاحب شہید بھی دائرہ بیعت میں داخل ہوئے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب کا دائرہ بیعت میں داخل ہونا تھا کہ تمام خلقت بیعت کے واسطے رجوع ہوگئی۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس زمانہ میں کہ جب مولانا عبدالعزیز صاحب اور سید احمد صاحب شہید لوگوں کو فیضیاب کر رہے تھے اور مولانا اسمٰعیل شہید ایسا اپنے پرزور وعظوں سے خلقت کو ہدایت فرما رہے تھے۔ ہندوستان کفر و شرک اور بدعت میں ایسا گھرا ہوا تھا۔ کہ کہیں کہیں اسلام کی جھلک نظر آرہی تھی ضرور تھا کہ اللہ جل شانہٗ کسی ایسے ہی انسانوں کے وجود سے زمین اور انسانوں کے قلوب کو منور کرے۔ اور تقویۃ الایمان کی تصنیف بھی اسی لحاظ سے تھی جو اتباع شریعت والوں کی بالکل ٹھیک ہے مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات سے انکار کیا گیا ہے۔ مگر جب صراط المستقیم تصنیف ہوگئی یہہ فرق بھی جاتا رہا۔ اگر کسیکو شک ہو دیکھ لیوے۔ اس میں بڑی مشکل اور مزاحمت یہہ آکر واقع ہوئی۔ کہ ملائے اور فقرا جو لوگوں کو ٹھگتے تھے آپکے دشمن ہوگئے اور کوئی بات تکلیف دہی کی اٹھا نہ رکھی۔ کیونکہ ان کی دال روٹی میں فرق آگیا تھا آپ نے ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کی اور یہہ کہے۔ **شعر**

مالجی اللہ والرسول معی۔ من لسان وری فلیت انا۔

آپ کو توحید کا بادشاہ سمجھنا چاہئے جو ترقی اسلام کو آپ کی ذات سے ہوئی وہ سب جانتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہم لوگوں کو گمراہی سے نکالا ورنہ ہندوستان کی حالت تو کفر اور شرک اور بدعت میں پھنس کے تباہ ہو گئی تھی۔ یہاں افسوس کیا جاتا ہے کہ وہابیوں نے مولانا صاحب کا اتباع نہ کیا اور الٹے بے ادب مفسد بن گئے۔ اور اتباع جب اماموں کا نہ کیا تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا کیسے کرتے۔ انہیں عالم اور جاہل بطور خود مجتہد بنا ہوا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے وطن بریلی کو تشریف لے گئے۔ کیونکہ آپ کے بھائی صاحب کا انتقال ہو گیا تھا اور اس سفر میں مولانا اسمٰعیل صاحب اور مولانا عبدالحئی صاحب ہمراہ تھے اور وہاں سے آپ لکھنؤ اور پٹنہ ہوتے ہوتے ہوئے کلکتہ پہونچے اور ہر ایک مقام پر وعظ ہوتا تھا۔ اور چندہ جمع کیا جاتا تھا۔ اور لوگ تیار ہو رہے تھے تاکہ سکھوں پر جہاد کیا جاوے۔ اسطرح چندہ میں بدستور کوشش قایم رہی اور آپ یکم شوال سنہ ۱۲۳۶ ہجری میں بروز عید الفطر مطابق سنہ ۱۸۲۱ء معہ ایک بڑے قافلہ کے جن کی تعداد چار سو سے زیادہ نہ تھی حج کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ پہونچے اور مکہ والوں نے جب سنا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب آتے ہیں تو وہ مخالفت پر آمادہ ہوئے اور قریب تھا کہ انکے ساتھ بدسلوکی کریں۔ لیکن شریف مکہ نے آپ کو اپنا مہمان رکھا اور مولانا اسمٰعیل صاحب نے گفتگو کر کے اچھی طرح سے تسلی کر دی اور سب کو راضی کر دیا جب آپ حج سے واپس ہوئے ہیں تو دوبارہ کلکتہ اور پٹنہ کا دورہ کرتے ہوئے ۲۹ شعبان سنہ ۱۲۳۹ ہجری کو اپنے وطن میں داخل ہوئے اس حج کے سفر میں مکہ معظمہ سے جو ایک خط سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنام مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا تھا۔ اس میں سے تھوڑی عبارت جو مجھکو بہم پہنچی ہے نقل کرتا ہوں۔

روزیکہ از دلمئو روانہ شدہ در کشتی ہا سوار می شدیم چنا مفہوم گشت کہ کشتی فلانے ازین کشتیہا غرق خواہد شد دران کشتی از اسباب مردمان بار شدہ بود و برائے این فقیر کشتی دیگر غیر آن معین شدہ دانستم اگر تقصیرے کسے خواہد بود پس من ہم بوجہی ہر چند غفلت از کسے

شدہ باشد وران تقصیر شا لم آمادگی سواری خود وران کشتی نمودم از جانب غیب ارشاد شد
کہ ترا غرق نخواہم کرد آن وقت تجلی نمودار شد کہ از جانب رفت وارشاد شد اگر ترا غرق کنم چہ خواہی
کرد و کدام کس خواہد بر آورد۔ عرض کردم کہ خداوندا اگر غرق شدن من پسندیدہ تست وغرق
کنی اگر تمام عالم مرا خواہد کہ بگیرد و بر آرد و دستگیری من کند ہرگز راضی بر آمدن نیستم و دست خود
بدست کسے نخواہم داد کیفیتے کہ تبسم توان گفت نمودار شدہ فرمود کہ ترا غرق نخواہد شد۔

جب جہاد کے واسطے بہمہ وجوہ آپ تیار ہو گئے جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ۱۲۴۰ھ میں آپ معہ ہمراہیوں کے پنجاب کی طرف روانہ ہوئے اور مالیر کوٹلہ۔ ممدوٹ۔ بہاولپور۔ حیدرآباد سندھ۔ شکارپور۔ جاگن۔ خان گڈھ۔ درہ کاہادر۔ درہ بولن۔ پشین۔ قندھار ہوتے ہوئے کابل پہونچے اور یہ سفر اس راستے سے کسی مصلحت پر مبنی تھا جب کل سامان تیار ہو گیا تو رنجیت سنگھ سے نواح پشاور میں لڑائیان شروع ہو گئیں اور رنجیت سنگھ کو شکست پر شکست ایسی ہوئی۔ کہ اسکو بھی چھٹی کا دودہ یاد آگیا اور بہت سا حصہ اسکے ملک کا مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا کہ اسی اثنا میں مولانا عبدالحی رحمتہ اللہ علیہ کا ۸۔ شعبان ۱۲۴۳ہجری کو انتقال ہو گیا اس سبب سے سید صاحب اور کل لشکر مجاہدین کو بہت ہی رنج ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قریب تھا کہ کل پنجاب پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جاوے۔ لیکن معاملہ قضا وقدر میں کچھ دوسری صورت تھی سب بنا بنایا گھر بگڑ گیا۔ اور ایسی باتیں ظہور میں آئیں جن سے ترقی مبدل بہ تنزل ہو گئی اور وہ یہ تھیں۔ کہ عمال جو سید صاحب کی طرف سے مقرر تھے۔ انہون نے شریعت کی آڑ میں نفسانی خواہشون سے کام لیا جس سے سب ملک بگڑ گیا اب گویا دو طرف لڑائیان آن پڑین۔ ایک تو سکھوں سے دوسرے مسلمان باغیون سے دویم ہندوستان سے۔

آدمیون اور روپیہ کی اچھی طرح سے یکے بعد دیگرے امداد نہ پہونچ سکی۔ سویم۔ رسد خوراک وغیرہ کا کچھ بندوبست نہ تھا۔ چہارم۔ مطیع حکام مسلمان باغی ہو گئے انکو دوبارہ سزا دیکر

زیر کرنا پڑا۔ ان میں اہل تشیعہ زیادہ تھے جو اپنی عادت سے نہ چوکے اور رنجیت سنگھ سے مل گئے تھے۔ سب سکھوں سے اور ان سے کل بارہ لڑائیاں ہوئیں۔ آخری جنگ جس میں مولانا اسمعیل صاحب رحمتہ اللہ اور سید احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ معہ اپنے رفقائے کے خاص بالاکوٹ میں بتاریخ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۲۴۶ہجری روز جمعہ مطابق مئی ۱۸۳۱ء کو شہید ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور باقی جو بچے تھے وہ موضع ستانا کو چلے گئے اور وہیں بود وباش اختیار کی۔

ذکر۔ حالات مولوی ولایت علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ مولانا ولائت علی صاحب علیہ الرحمت والغفران ابن مولوی فتح علی بن مولوی وارث علی بن ملا محمد سعید فاروقی۔ آپ ۱۲۰۵ہجری میں پیدا ہوئے۔ جب چار برس کی عمر ہوئی مکتب میں بٹھائے گئے تو آپ لڑکون میں سب سے زیادہ ذہین تھے۔ سات برس کی عمر میں آپ کو یہہ لیاقت ہو گئی تھی کہ اس معمولی معلم سے جو آپکے پڑھانے کے واسطے مقرر تھا تشفی نہ ہوتی تھی۔ آخر آپکے والد نے آپ کو سبق دینا شروع کیا۔ بارہ برس کی عمر میں آپ نے مختصرات سے فراغت حاصل کر لی اسوقت آپ کے والد نے مولوی رمضان علی شیعہ کہ جو بڑے ذہین اور معقول کے استاد تھے۔ سپرد کیا۔ پندرہ برس کی عمر میں آپ کی شادی ہو گئی۔ شادی کے بعد بھی آپ درس وتدریس میں مصروف رہے۔ یہانتک کہ بشوق تحصیل علم لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہان مولانا محمد اشرف صاحب معقولی کی خدمت میں پڑہنا شروع کیا۔ قریب چار سال کے ان کی صحبت میں رہے اسی اثنا میں حضرت سید احمد صاحب رونق افروز لکھنؤ ہوئے مولوی محمد اشرف صاحب نے مولوی ولایت علی صاحب کو واسطے دریافت کرنے کیفیت سید صاحب آپ کی خدمت میں بھیجا۔ اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ میں تنہائی میں ملاقات کرنا چاہتا ہون اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ مولوی عبدالحی ومولوی محمد اسمعیل صاحب نے سید صاحب کو پیر مغان بنا رکھا ہے جب تخلیہ میں ملاقات ہو گی تو اصلی حقیقت سید صاحب کی ظاہر ہو جاویگی۔ سید صاحب نے فوراً تنہائی

کی ملاقات، کو منظور کرلیا۔ اور دوسرے روز بوقت عصر آنے کی اجازت دی چنانچہ دوسرے روز مولوی محمد اشرف و مولوی ولایت علی صاحب وقت مقررہ پر حاضر ہوئے اسوقت تخلیہ ہوگیا۔ سوائے ان دونوں عالموں اور سید صاحب کے اور کوئی نہ تھا۔ مولوی محمد اشرف صاحب نے بعد مزاج پرسی کے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ فرمایا ہے اس کی تفصیل کیونکر ہے۔ سید صاحب نے دو گھنٹہ کامل اس کا بیان اس فصاحت سے فرمایا کہ ان دونوں مولویوں کی روتے روتے داڑھیاں تر ہوگئیں۔ بعد ختم ہونے بیان کے ہر صاحب نے معذرت کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔

اور اسی روز سے مولوی ولایت علی صاحب کا رنگ بدل گیا اور بعض نے یہ سبب لکھا ہے کہ جب سید صاحب لکھنؤ پہونچے تو شیعوں کے مجتہد سے کچھ رنجش ہوگئی تھی اسوقت زمانہ غازی الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کا تھا جب فساد زیادہ ہوا اور قریب تھا کہ نوبت کشت و خون کی پہونچے لیکن خیر رہی اور شیعوں کے مجتہد نے یہ دیکھا کہ میں مولانا اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقابلہ کا نہیں ہوں تو یہ چال چلی کہ لطایف الحیل کے علمائے فرنگی محل سے مولوی محمد اشرف صاحب کو جو اہل سنت والجماعت میں عالم فاضل گنے جاتے تھے۔ ابھارا کہ آپ مولانا اسمٰعیل صاحب سے مناظرہ کریں تو آپ نے فرمایا کہ اس کام کے واسطے میرا ایک شاگرد مولوی ولایت علی عظیم آبادی کافی ہے جب یہ بات پختہ ہوگئی تو استاد نے بلاکر اپنے شاگرد کو بھی طرح سے سمجھا دیا اور مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی کی اس زمانہ میں نئی نئی تحصیل تھی اور جوانی کا جوش تھا لیکن ساتھ اسکے طبیعت حق پسند تھی۔ بہ نیت مناظرہ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنے چند شکوک رفع کرنا چاہتا ہوں۔ سید صاحب ممدوح نے مولانا اسمٰعیل صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ جو کچھ دریافت کرنا ہو ان سے دریافت کریجے مولوی ولایت علی صاحب نے پہلے وہ شکوک دریافت کیے جو ان کے استاد نے تبلائے تھے اور پھر اپنی طرف سے ہر بات پر

جا بجا کے اعتراض کیے۔ غرض جسقدر مادہ تحصیل تھا کوئی بھی بات دریافت میں باقی نہ رکھی۔ ہر علم ہیئۃ میں سے سوالات کیے۔ جواب دو لفظی اور جامع ایسے پر تشریح پائے جس سے دوسری بار جواب الجواب دینے کا موقع نہ ملتا تھا۔ مولوی ولایت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ دیکھا تو اٹھکر مولانا شہید کی پیشانی پر بوسہ دیا اور دونوں ہاتھ چوم لیے اور کہا آج آپ نے مجھے اپنا رام بنایا بعد اسکے مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی مولوی ولایت علی سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے بھی اپنی ہمرکابی میں شرف بخشا جائے چنانچہ سید صاحب نے بخوشی منظور فرمایا۔ جب مولوی ولایت علی نے اپنے اوستاد مولوی محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قصہ بیان کیا تو وہ بھی والہ و شیدا ہوگئے اور بے تابانہ دوڑے گئے اور سید صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔

غرض جب سید صاحب حج سے واپس ہوکر رونق افروز پٹنہ ہوئے تو مولوی صاحب نے اپنے تمام خاندان کو بیعت کرا دیا اور خود ہمرکاب سید صاحب ہوئے اور یہہ حال ہوگیا کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور اپنے سر پر رکھہ کر لایا کرتے تھے اور کھانا اپنے ہاتھوں سے پکانے مٹی گارے کا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور جب اپنی جماعت سے فرصت پاتے تو سید صاحب کی خدمت میں جا بیٹھتے یا تنہا نماز و دعا میں مشغول رہتے۔ جب خراسان میں پہونچکر رنجیت سنگھ سے جہاد شروع ہوا تو اسوقت سید صاحب نے ہر ایک نواب و خوانین صاحب حکومت کے پاس اپنے سفیر معہ مراسلات بھیجے۔ آپ کو کابل کا سفیر کرکے بھیجا۔ امرائے کابل بہت تعظیم و توقیر سے پیش آئے اور ایک شاہی مکان آپکے رہنے کو دیا۔ جب تک آپ وہاں رہے روزانہ وعظ نصیحت توحید و اتباع سنت و ترغیب جہاد کرتے رہے اور پنجاب کے سکھوں نے جو جو ظلم مسلمان رعایائے پنجاب پر کیے تھے ان کو خوب واضح کرکے سنا دیا۔ اور حمیت و غیرت اسلامی کا جوش دلایا جب مولوی صاحب کابل کو واپس تشریف لائے تو سید صاحب نے آپ کو ملک دکن بھیجدیا۔ آپنے ملک دکن میں پہونچکر جابجا پھر کر وعظ و نصیحت

شروع کی کہ آپ کا شہرہ ہر ایک شہر و اطراف میں ہو رہا تھا۔ اور لوگ آپ سے بیعت کر رہے تھے کہ اسی اثنا میں معرکہ بالاکوٹ یاغستان میں جہاد کا کام تتر بتر ہو کر حضرت سید صاحب کی خبر شہادت مشہور ہو گئی اُدھر آپکے والد کے انتقال کی خبر آگئی۔ باین وجہ عظیم آباد چلے گئے اور دس برس وہاں پر رہے اس عرصہ میں ہزارہا خلقت کو فائدہ پہونچایا۔ پھر عزیمت حج کر کے معہ عیال و اطفال خود مکہ معظمہ پہونچے بعد فراغت حج و زیارت مدینہ منورہ کے سیر ملک یمن وغیرہ کی کرتے رہے چند سال بعد عظیم آباد میں پہونچے اور مولوی عنایت علی کو واسطے مقابلہ گلاب سنگہ وغیرہ اقوام سکہ بالاکوٹ کو روانہ کیا اور خود ملک بنگال و صوبہ بہار کے لوگون کی ہدایت میں مصروف ہوئے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد خود بھی ایک جماعت علما کو ساتھ لیکر بالاکوٹ تشریف لے گئے۔ پہونچکر معلوم ہوا کہ مولوی عنایت علی تین برس سے مہاراجہ گلاب سنگہ والئے کشمیر سے کارزار میں مصروف ہیں آپ بھی پہونچکر ڈیڑھ برس تک گلاب سنگہ کے ساتھ جنگ میں مصروف رہے جب مہاراجہ گلاب سنگہ کا بہت سا ملک مجاہدین کے قبضہ میں آگیا اور وہ تاب مقابلہ کی نہ لاسکا تو اول اس نے مولویصاحب سے صلح کی درخواست کی مولویصاحب نے شرعی جواب دیا تو اس نے گورنمنٹ سے درخواست کی گورنمنٹ نے اول مولویصاحب کو لکھا پھر کچھ لشکر بھیجا کر اور تحریص و ترغیب دیکر ملک مفتوحہ میں غدر کرادیا اور بہت کچھ کارروائی ایسی ہوئی کہ مولویصاحب کو چھٹنا پڑا مگر بہت سے مجاہدین راستہ سے فرار ہو کر مقام ستیانا جاکر مقیم ہو گئے۔ اور میر اولاد علی صاحب کو اپنا امیر بنالیا آپ اپنے مکان آکر بدستور سابق واعظ و نصائح و مراقبہ و مشاہدہ میں مصروف ہو گئے اور بعد دو برس کے پھر آپ ہجرت کر کے ملک یاغستان کو روانہ ہوئے۔ اور سیاحت کرتے ہوئے دو برس میں بمقام ستیانا پہونچے۔ سید اکبر بادشاہ اور لشکر مجاہدین نے بڑی دہوم دہام سے آپ کی پیشوائی کی جب لوگون کو آپ کی ہجرت کی خبر ہوئی تو بہت سے لوگ ہجرت کر کے آپ کے پاس پہونچ گئے۔ آپ شب و روز تعلیم و تلقین

میں مصروف رہتے تھے صدہا آدمی فجر کو مراقب بیٹھتے تھے اور توجہ دی جاتی تھی اور پھر حدیث و تفسیر کا سبق ہوتا تھا۔ اسی حالت میں آپ کو عارضہ خناق ہوا اور ۵۔ محرم ۱۲۷۶ہجری۔ چونسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا مقام ستیانہ میں ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ دو طریق پر ہے **اول** حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے **دوسرا** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو حضرت ابو علی فارمدی پر جاکر مل گیا ہے۔ اب بیان دوسرے طریق کا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کا ذکر اول جلد چشتیہ میں آچکا ہے۔

سوم حضرت حسن بصری آپ کا ذکر سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے۔

چہارم حضرت حبیب عجمی آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا۔

پنجم۔ حضرت داؤد طائی۔ آپ کا ذکر سلسلہ سہروردیہ میں آوے گا

ششم۔ حضرت معروف کرخی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہفتم۔ حضرت شیخ سری سقطی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ہشتم۔ حضرت جنید بغدادی آپ کا ذکر سلسلہ قادریہ میں آوے گا۔

نہم۔ حضرت ابوبکر شبلی۔ آپ کا سلسلہ قادریہ میں آوے گا

ذکر حضرت شیخ ابوالقاسم نصیرآبادی قدس اللہ سرہ العزیزیہ آپ بہت بڑے مشائخ کبار وصوفیا عاظم تھے نام آپ کا ابراہیم بن محمد حمویہ ہے اور جائے مولد و مسکن آپکا نیشاپور تھا۔ اور آپ خلیفہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور آپ صحبت ابو علی رودباری اور مرتعش و ابوبکر طاہری سے رکھتے تھے۔ اور آپ جامع تھے علوم ظاہری و باطنی و علوم فقہ و حدیث و تفسیر و علم طریقت و حقیقت و معرفت میں۔ اخیر میں آپ مکہ معظمہ چلے گئے تھے۔

نقل ہے کہ حضرت ابو عثمان مغربی نے جنت البقیع مدینہ منورہ میں اپنی قبر کھودی تھی آپ نے فرمایا کہ میں اس قبر میں دفن ہونگا۔ اور تم نیشاپور میں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وفات آپ کی ۳۔ ربیع الاول ۳۶۷ھ یا ۳۶۹ ہجری میں ہوئی۔ مزار مدینہ منورہ میں ہے۔ خلیفہ

آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عبدالرحمن سلمی وفات ۴۱۲ھ ہجری و بوعلی دقاق وغیرہ قدس اللہ اسرارہما

ذکر حضرت ابو علی دقاق قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپ کا حسن بن دقاق ہے۔ آپ امام طریقت و شیخ وقت تھے اور توکل و کرامت و ریاضت میں آپ اپنا نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابوالقاسم نصیر آبادی کے ہیں اور علاوہ انکے آپ اور بہت مشائخ کی خدمت میں رہے اور آپ کو نوحہ گر بھی کہتے ہیں کہ آپ غایت درد و ذوق و شوق میں گریہ کرتے رہتے تھے اور اپنی تمام عمر پشت زمین پر نہیں رکھی اور آپ ایک سال ایک جگہ رہتے تھے۔ اور دوسرے سال دوسری جگہ چلے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ دستار طبری سر پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے کہ ایک شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور اسکو وہ دستار بہت خوش معلوم ہوئی شیخ سے کہا کہ توکل کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ طمع دستار سے کوتاہی کرے تو اور پھر آپ نے دستار اسکو دیدی۔ وفات آپ کی ۱۰ ذیقعدہ ۴۰۵ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا نیشاپور میں ہے

ذکر حضرت۔ شیخ ابوالقاسم قشیری قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ خراسان کے ہیں اور آپ صاحب تصانیف تھے رسالہ قشیریہ و تفسیر لطایف الاشارت آپ کی ہی تصنیف ہے اور آپ داماد و خلیفہ حضرت شیخ ابو علی دقاق کے ہیں اور استاد حضرت شیخ ابو علی فارمدی کے ہیں صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپکے ابتدائی حال دریافت کیا فرمایا کہ مجھکو ایک دفعہ ایک ٹکڑے سنگ کی ضرورت تھی واسطے اٹھانے کے جو زمین پر ہاتھ ڈالا گوہر ہوگیا میں نے پھینک دیا۔ وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر ۴۶۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا نیشاپور میں ہے آپکے خلیفہ حضرت ابو علی فارمدی ہیں جنکا اول طریق میں ذکر آچکا ہے۔

ذکر دوسرے طریق سلسلہ مجددیہ کا کہ جو حضرت معصوم صاحب سے جاری ہوا

ذکر حضرت۔ شیخ محمد معصوم قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے ہیں آپ نے سولہ برس کی عمر میں تحصیل علوم ظاہری سے فراغ حاصل کر کے علوم باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا اور قطب الوقت و مرشد کامل ہوئے اور حضرت شیخ احمد اخیر عمر میں مرید و نکو واسطے تربیت کے آپکے ہی حوالہ کر دیتے تھے اور آپ کے واسطے دعا فرماتے تھے اور آپ کو وصیت کی تھی کہ کہنہ بوریائی خانقاہ کو تخت سلطنت جاننا اور صحبت اغنا و مجلس بادشاہ سے پرہیز کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا اور ہزار ہا آدمیوں کو فیض باطنی پہونچایا۔ اور آمد و رفت سفر حج میں بیشمار اہل عرب و عجم آپ سے بیعت ہوئے۔ وفات آپ کی ۱۰۷۹ھ ہجری میں ہوئی اور عمر شریف ۷۲ سال کی ہوئی۔ مزار آپ سرہند میں ہی خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ سیف الدین ولادت ۱۰۴۹ھ ہجری وفات ۱۹ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ و احمد سعید ولادت بماہ شعبان ۱۰۰۵ھ ہجری وفات ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۰ھ ہجری و خواجہ محمد صدیق وفات ۱۰۳۰ھ ہجری و حافظ محمد محسن وفات ۱۰۴۷ھ ہجری و نواب مکرم خان وفات ۱۰۳۲ھ ہجری۔ و محمد نقشبند حجۃ اللہ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت۔ محمد نقشبند حجۃ اللہ فرزند دوم حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی مجددی رضی اللہ تعالے عنہما۔ آپ بماہ ذیقعدہ ۱۰۳۴ھ ہجری میں تولد ہوئے اور تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ اور آپ بہت بڑے صاحب طریقت تھے ہزار ہا مخلوق خدا کو آپ سے فیض پہونچا وفات آپ کی شب جمعہ ۲۹۔ محرم ۱۱۱۵ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا سرہند میں ہی خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ حاجی محمد افضل کلانوری۔ وفات ۱۱۴۶ھ ہجری۔ و شیخ محمد زبیر قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ محمد زبیر قدس اللہ سرہ۔

آپ نبیرہ و خلیفہ حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند کے ہیں آپ فقر و تقوی و زہد ورع میں مشہور تھے خداوند تعالے نے آپ کو دولت دنیا و آخرت ہر دو نعمت عطا فرمائی تھی کہ بادشاہ وقت و امرائے نامدار آپ سے مرید و معتقد تھے۔ ایک روز آپ پالکی میں سوار جامع مسجد کے نیچے سے ہو کر گذرے۔ خواجہ گلشن رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ کھڑے تھے آپنے دیکھا کہ پالکی انوار الٰہی سے محیط ہے آسمان تک اور تمام کوچہ و بازار مملو اس سے ہے یہ دیکھتے ہی شاہ گلشن نے کملی اپنی پھینکدی اور یاروں سے کہا کہ اسکو جلا دو یاروں نے عرض کیا کہ کیا سبب فرمایا کہ امیر جو پالکی میں جاتا ہے اسکا نور آسمان تک ہے کہ میں نے کبھی اس گلیم میں نہ دیکھا باوصفیکہ تیس سال اس گلیم کے ساتھ ریاضت کرتے ہوئے ہو گئے۔ عرض کیا کہ یہ سواری خواجہ محمد زبیر کی ہے فرمایا کہ الحمد للہ کہ پیرزادہ ہمارا ہے۔ اور معمول حضرت محمد زبیر کا یہ تھا کہ تمام دن چوبیس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پندرہ ہزار بار اسم ذات جلس سے کرتے اور بعد نماز مغرب صلوات اوابین پڑھتے اور دس ہزار بار نفی اثبات کرتے اور پھر حلقہ میں بیٹھتے اور بعد نماز عشاء محل سرائے شاہی میں جا کر حلقہ نسا رکا کرتے اور قریب نصف شب کے خانقاہ میں آتے اور چند ساعت استراحت فرماتے اور پھر اٹھتے نماز تہجد پڑھتے اور نماز تہجد میں چالیس بار سورہ یٰسین پڑھا کرتے تھے بعد نماز فجر تا نماز چاشت مراقبہ کرتے تھے اسی طرح آپکے سب وقت مقرر تھے وفات آپ کی ۴۔ ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا سرہند میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ خواجہ محمد ناصر دہلوی ولادت ۱۱۰۵ھ وفات ۲۔ شعبان ۱۱۷۲ھ ہجری و شاہ ضیاء اللہ وغیرہ قدس اللہ اسرارہما۔

واضح ہو کہ حضرت مجدد صاحب کو کشف صحیح سے معلوم ہوا کہ انسان دس لطایف سے مرکب ہے چنانچہ آپنے دس لطایف مقرر کئے۔ پانچ لطایف عالم امر کے اور پانچ لطایف عالم خلق کے۔ عالم امر کے۔ قلب۔ روح۔ سر۔ خفی۔ اخفی۔ یہ عالم کے فوق عرش مجید۔ عالم امکان و محسوسات سے خارج ہے۔ عالم خلق[۲] اسکو کہتے ہیں کہ امر کن سے بتدریج ظاہر ہوا۔ عالم خلق کے نفس و عناصر اربع عالم امر اسکو کہتے ہیں مجرد از کن ظاہر ہوا۔

۲ عالم خلق کے نفس و عناصر اربع عالم امر اسکو کہتے ہیں مجرد از کن ظاہر ہوا۔

ظاہر ہوا۔ عالم خلق تحت عرش مجید ہے اور ہر ایک لطیفہ لطایف عالم امر کا ایک نبی اولوالعزم کے زیر قدم واقع ہے چنانچہ لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام و لطیفہ خفی حضرت عیسےٰ علیہ السلام و لطیفہ اخفی حضرت خاتم المرسلین بعد اسکے تین طریقہ متعین کئے۔ اول ذکر دو قسم ہے ذکر اسم ذات و ذکر نفی اثبات پہلے اسم ذات کراتے ہیں کہ زبان کو تالو سے لگا کر بے حرکت زبان ہر لطیفہ پر اس کے بعد نفی اثبات کہ زبان کو تالو سے چسپاں کر کے نفس کو زیر ناف بند کرے اور ساتھ خیال کے حرف لا کو ناف سے دماغ تک پہونچائے اور لفظ الٰہ کو سیدھے مونڈھے پر آمارے اور لفظ الا اللہ کو ضرب دل پر کرے اور جب نفس چھوڑے محمد رسول اللہ خیال سے کہے اور اس کے بعد مراقبات ہیں اور توجہ مرشد یہ اصل اصول نقشبندیہ کا ہے کہ مرشد اپنے دل کو مقابل دل طالب کر کے ہمت صرف کرے کہ انوار ذکر جو میرے دل میں ہے طالب کے قلب میں پہونچے۔

اور اول مراقبہ احدیت تعلیم کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اوس ذات کہ جامع جمیع صفات کے ہے اور منزہ ہے کل نقایض سے اسکو دائرہ امکان کہتے ہیں۔ نصف دائرہ زیرین تحت الثریٰ سے عرش مجید تک ہے اور نصف دائرہ بالا فوق العرش تک ہے۔ اول سیر لطیفہ قلب کے نصف زیرین میں اس دائرہ کے واقع ہوتی ہے۔

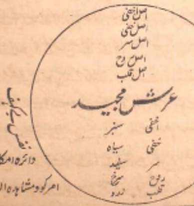

دائرہ امکان شامل ہے عالم خلق و عالم امر کو و مشاہدہ انوار و کشف عالم وغیرہ کو دوسرا

مراقبہ فنائے ذاتی کہ جسکو مراقبہ معیت بھی کہتے ہیں۔ اور دائرہ ولایت صغرا کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ ساتھ میرے ہے اور ساتھ ہر ذرہ کے یہہ ولایت متعلق بہ لطیفہ قلب ہے کہ جسکو کمال سیر انفسی کہتے ہیں بعد صغرا کے ولایت دائرہ کبرا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ زیر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ قریب تر ہے مجھسے میری رگ جان سے اور یہہ متعلق لطیفہ نفس کے بعد اسکے دائرہ ولایت علیا کا مراقبہ کرتے ہیں کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے کہ مسمی بہ اسم الباطن پھر دائرہ کمالات نبوت ذات بحت سے پھر دائرہ کمالات رسالت پھر دائرہ کمالات اولوالعزم پھر دائرہ حقیقت کعبہ پھر دائرہ حقیقت قرآن پھر دائرہ حقیقت صلوٰۃ پھر دائرہ معبودیت صرف پھر دائرہ حقیقت ابراہیمی پھر دائرہ حقیقت موسوی پھر دائرہ حقیقت محمدی پھر دائرہ حقیقت احمدی پھر دائرہ حب صرف پھر دائرہ لاتعین۔

ذکر حضرت شاہ ضیاء اللہ نقشبندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت محمد زبیر نقشبندی کے ہیں۔ آپ کی نسبت حضرت شاہ غلام علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے۔ آپ تاجر کشمیر کے تھے ایک ایک خیمہ آپ کا لاکھ لاکھ روپیہ کا تھا۔ جب طلب خدا میں حضرت زبیر قدس اللہ سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا میں لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی۔ بادشاہ دہلی کو آپ سے اعتقاد تھا اس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا۔ منظور نہ فرمایا آخر کار اس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائے کہ اس قدر گذران کے لئے کافی ہیں۔ لیکن آپ بڑے سخی تھے لوگوں کو قرض لیکر دیدیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے۔ بادشاہ نے حکم دیدیا تھا کہ آپ سے کوئی قرض نہ مانگے اور سب قرض اپنے پاس سے ادا کرتا تھا۔ وفات آپ کی ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار سرہند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت غوث زمان محبوب خلاق شاہ محمد آفاق قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ضیاء اللہ نقشبندی کے ہیں۔ آپ دُعا سے

حضرت مرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ کے پیدا ہوئے تھے اور آپ صحبت خواجہ میر درد سے رکھتے تھے آپ بہت بڑے شہرہ آفاق و قطب زمان ہوئے ہیں جب آپ کابل تشریف لے گئے وہاں بھی قبول عظیم پایا کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوا۔ اور کرامت ہائے عظیم الشان آپ سے ظہور میں ہوئیں۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے مریدوں کو بعد تعلیم کے آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے جب آپ صاد فرماتے اسوقت تکمیل پوری سمجھی جاتی تھی۔ تولد آپ کا سنہ ۱۱۶۰ ہجری مسکن دہلی۔ وفات آپکی روز چہارشنبہ ۷ محرم سنہ ۱۲۵۱ ہجری۔ مدفن مظفورہ دہلی میں ہے۔ آپکے خلیفہ یہ ہیں۔ مولانا نصیر الدین و مولانا فضل الرحمٰن ولادت ملک بلایا و وفات ۲۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳ ہجری مزار گنج مرادآباد قدس اللہ سرارہما۔

ذکر حضرت۔ شاہ مولانا نصیر الدین مجاہد قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ حضرت شاہ آفاق صاحب و پیر طریقت سلسلہ نقشبندیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و صاحب جذب و استغراق و صاحب عشق و محبت تھے۔ وفات آپ کی ۱۰۔ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۵ ہجری میں ہوئی۔

خواجہ حسن بصری گئے اور توبہ کی اور جو کچھ بذمہ خلق تھا معاف کر دیا پھر مکان پر آئے۔ تو راستہ میں لڑکون نے دیکھکر کہا کہ ادب کرو کہ حبیب تائب آتا ہے آپنے سنکر کہا کہ سبحان اللہ ذراسی دیر میں کیا کا کیا ہو گیا۔ اور مکان پر آکر جو کچھ مال گھر میں تھا وہ سب تصدق کر دیا اور آپ نے اور آپ کی عورت نے ایک ایک چادر باندھ لی اور عبادت حق میں مشغول ہوئے۔ اور وہ مجاہدہ کیا کہ تا زیست ذکر آلہی میں ہی مشغول رہے اور خلیفہ حضرت حسن بصری ہوئے وفات آپ کی ۳۔ ربیع الآخر یا ۹۔ رمضان سنہ ۱۵۶ھ و یا سنہ ۱۲۰ھ و یا سنہ ۱۴۱ھ ہجری میں ہوئی اور آپنے اپنا خلیفہ حضرت داؤد طائی کو کیا مدفن شہر بصرہ ہے آپ کے اور خلیفہ یہ ہیں۔ خواجہ عقیق عرف خفیف و خواجہ شیخ فتح اللہ و شاہ عبد اللہ گاذرونی اور بعض بایزید بسطامی کو بھی کہتے ہیں۔

ذکر حضرت داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز آپ بہت بڑے اکابر دین و سید القوم عالم و عاقل و کامل تھے اور امام اعظم ابو حنیفہ و فضیل و ابراہیم بن ادہم سے صحبت رکھتے تھے اور کسی سے کچھ تعلق نہ رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ داؤد طائی کی زیارت کرنا چاہتا ہوں آپ مجکو اُن کے پاس لے چلیں امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ ہارون رشید کو اپنے ہمراہ مکان حضرت داؤد پر لے گئے ملنے کا پیام دیا آپ نے ملنے سے انکار کیا پھر آپ کی والدہ صاحبہ سے درخواست کی آپ کی والدہ نے سمجھا کر آپ کو ملوایا۔ ہارون رشید و امام ابو یوسف نے کچھ مال پیش کیا آپ نے انکار کر دیا کہ مجھکو کچھ حاجت نہیں ہے آپ نے اپنا خلیفہ حضرت معروف کرخی کو کیا اور ۲۰۔ ربیع الاول سنہ ۱۶۰ھ یا سنہ ۱۶۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مدفن بغداد میں ہے

۶ **ذکر حضرت** معروف کرخی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۷ **ذکر حضرت** شیخ سری سقطی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۸ **ذکر حضرت** جنید بغدادی سلسلہ قادریہ میں آویگا

۹ **ذکر حضرت** ممشاد علو دینوری سلسلہ چشتیہ میں آچکا ہے

۱۰ **ذکر حضرت** ابو العباس احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام والد ماجد آپ کے کا محمد کی

جلد سوم

دربیان سلسلہ سہروردیہ و کبرویہ عابدیہ

ذکر حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے صاحب صدق و صفا وجود و سخاوت و ہمت و مروت و خوارق و کرامت مقامات بلند و پایہ ارجمند رکھتے تھے۔ ابتدائی حال حال میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور روپیہ پر سود لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص سے سود لینے کے واسطے گئے اور آواز دی اس کی عورت نے کہا وہ گھر نہیں ہے۔ آپنے کہا ہمارا سود دیدو اس عورت نے کہا کہ ہمارے پاس سود دینے کو کچھ نہیں ہے ایک بکری تھی کہ جو آج ذبح کی ہے کہ اپنے بچون کو اس کا گوشت کھلاتے۔ چاہو تم اسکو لیجاؤ۔ آپ اسکو لے آئے۔ اور گھر میں دیا کہ اسکو پکاؤ۔ آپ کی عورت نے کہا کہ لکڑی نہیں کس چیز سے پکاؤں آپ باہر گئے اور دوسرے سود دینے والے سے لکڑی لے آئے۔ آپ کی عورت نے پکانا شروع کیا۔ اور خود روٹی لینے کیواسطے باہر گئے کہ سائل آگیا اور اس نے آواز دی عورت نے کہا کہ میرا شوہر گھر پر نہیں ہے جب وہ آویگا دیگا۔ سائل ناامید چلا گیا آپ کی عورت نے کچھ جو دیگ میں ڈالا تو خون آیا وہ حیران ہو کر خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ جب آپ پھر مکان کو تشریف لائے تو یہ قصہ دیکھا۔ اور بہت غمگین ہوئے اور اس وقت سود لینے سے توبہ کی اور تمام شب ایسی پریشانی میں گذری اور یہ خیال ہوا کہ اصل مال اپنا لے لیا جاوے اور سود چھوڑ دیا جاوے اسی خیال سے آپ باہر نکلے کہ ردر جمعہ کا تھا لڑکے کھیل رہے تھے کہ انہوں نے دیکھکر آپس میں کہا کہ یہ حبیب سود خوار آوے ہے آپ کو یہ کہنا سخت معلوم ہوا اور آپ چشم پر آب ہو گئے اور اسوقت بخدمت حضرت

اور آپ دینوری کے رہنے والے ہیں۔ آپ نہایت بزرگ و عالم بعلوم ظاہری و باطنی تھے بلکہ قبل از مرید ہونے حضرت ممشاد علو دینوری کے آپ عابد و زاہد و متقی و صایم و دایم واز صحبت اہل دنیا متنفر تھے اور علاوہ حضرت ممشاد علو دینوری کے دیگر مشائخ سے بھی فائدہ اٹھایا اور صحبت رکھی۔ اول آپ دینور سے نیشاپور آئے اور چندے مدت وہاں پر سکونت رکھی اور پھر سمرقند آئے وہاں پر سکونت رکھی اور صدہا طالبان حق کو خدارسیدہ کیا اور اسی جگہ رحمت حق پیوست ہوئے ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۳۴۲ و یا سنہ ۳۶۶ ہجری میں وفات ہوئی۔ دفن آپ کا سمرقند میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو محمد عمویہ بن عبداللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشائخ زمان تھے اور خلیفہ حضرت احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ سے بہت آدمی فیضیاب ہوئے۔ اور خدارسیدہ ہوئے وفات آپ کی ۱۵۔ رجب سنہ ۳۷۳ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت ابو محمد عمویہ کے ہیں اور آپ بہت بڑے اولیائے کبار و صاحب خوارق و کرامات تھے بنسبت طریقت آپ کی دو طرح پر تھی ایک شیخ عمویہ ممشاد دینوری دوسرے اخی فرخ زنجانی قدس اللہ اسرارہما سے اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو فیض کامل آپ سے ہی ہوا ہے کہ برادرزادہ آپ کے تھے۔ وفات آپ کی ۳ رمضان سنہ ۵۶۶ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقادر سہروردی۔ آپ کا ذکر سلسلہ کبرویہ میں نمبر ۱۵ پر آوے گا۔

ذکر حضرت امام الطریقت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی قدس سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر کے ہیں کہ عم حقیقی آپ کے تھے اور آپ نے خوردسالی میں پرورش بھی حضرت ابو النجیب سے پائی تھی اور آپ صحبت حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مشرف ہوئے ہیں آپ نے مخلوق خدا کو فیضیاب

اور خدارسیدہ کیا آپ پر فتوح بہت تھے مگر آپ ہمیشہ مستحقان درویشوں کو تقسیم کر دیتے تھے اور ہمیشہ ہر سال بغداد سے واسطے حج و طواف بیت اللہ و زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جاتے تھے اور مشرف ہوتے تھے۔ تولد آپ کا سنہ ۵۴۲ ہجری میں ہوا اور وفات آپ کی عشرہ محرم سنہ ۶۳۲ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔ سید نور الدین مبارک غزنوی وفات سنہ ۶۴۲ ہجری مزار دہلی۔ شیخ نجیب الدین علی بزغش شیرازی وفات سنہ ۶۷۸ ہجری مزار بغداد و شیخ مصلح الدین المتخلص بہ سعدی شیرازی ولادت سنہ ۵۸۰ ہجری وفات سنہ ۶۹۱ ہجری و شیخ محمد عیسی وفات سنہ ۶۹۲ ہجری مزار یمن و شیخ ضیاء الدین رومی وفات سنہ ۶۴۳ ہجری و شیخ علاؤ الدین جاوری و شیخ شمس الدین جعفی الموسوی اردبیلی وفات سنہ ۶۳۵ ہجری و شیخ بہاء الدین ملتانی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم۔

واضح ہو کہ ذکر و اشغال و مراقبات حضرات سہروردیہ کے مثل چشتیہ و قادریہ کے ہیں فقط شغل ہو شمشی و قمری و دائرہ ھو کا ان حضرات کے یہاں زیادہ برتا ہوا ہے چنانچہ اللہ ھو کا پاس انفاس سہروردیہ ہی کہلاتا ہے کہ جسکو سیر العارفین نے باب ذکر و اشغال میں مفصل لکھا ہے

ذکر حضرت شیخ الاسلام قطب الانام بہاء الملۃ والدین مخدوم شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کے جد بزرگوار ابو علی قریشی تھے جو کہ معظمہ سے ملتان چلے آئے۔ وجیہ الدین آپ کے والد بزرگوار کا نام ہے۔ آپ کی عمر ہفت سال کی تھی کہ آپ کے والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ آپ نے اوسی ہفت سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھا اور پھر بخارا چلے گئے وہاں جا کر ہفت سال علم ظاہری پڑھا اور بہت بزرگوں کی زیارت و صحبت سے آپ مشرف ہوئے اور پھر حج کو چلے گئے۔ اور پانچ سال وہاں رہے۔ وہاں سے مدینہ منورہ گئے۔ اور پانچ سال وہاں رہے اور علم حدیث کمال الدین یمنی سے حاصل کر کے بیت المقدس چلے گئے۔ اور زیارت مقابر انبیا علیہم السلام سے مشرف ہو کر بغداد آئے کہ صحبت مشائخ دیار رکھتے تھے بعد ازاں بخدمت شیخ شہاب الدین کے پہونچے اور بیعت کی شیخ کی نظر کیمیا اثر

سے اٹھارہ یوم میں آپ سات کمالات ولایت کے پہونچے اور آپ منتظر عطائے خرقہ خلافت
کے تھے کہ ایک شب آپنے خواب میں دیکھا کہ ایک تخت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔
تشریف رکھتے ہیں اور پیر روشن ضمیر شیخ شہاب الدین بجانب دست راست دست
بستہ کھڑے ہوئے ہیں اور جس مکان میں تخت ہے اس مکان میں طنابیں ہیں اور چند خرقہ
ان طنابون پر لٹکے ہوئے ہیں کہ اسی ثنا میں حضرت خاتم الانبیا نے حضرت شیخ بہاءالدین
ذکریا کو طلب فرمایا اور حضرت شیخ نے حضرت بہاؤالدین کا ہاتھ پکڑکر حاضر کیا حضرت خاتم
النبوت نے حضرت شیخ سے فرمایا کہ ان خرقون میں سے ایک خرقہ بہاءالدین کو پہنا۔ اور حضرت
شیخ نے فوراً روبرو حضور علیہ السلام کے شیخ بہاؤالدین کو خرقہ پہنایا۔ جب یہ خواب حضرت
بہاءالدین نے دیکھا تو علی الصباح امیدوار خرقہ کے ہوئے۔ کہ بعد چاشت کے شیخ نے
شیخ بہاؤالدین کو طلب کیا آپ خدمت میں شیخ کے گئے آپنے دیکھتے ہی خیال کیا کہ ہان
یہ وہی مکان ہے اور ویسے ہی طنابون پر خرقے لٹکے ہوئے ہیں اور حضرت شیخ بجائے جناب
رسالت مآب اوپر تخت کے تشریف رکھتے ہیں شیخ نے ایک خرقہ ان خرقون میں سے لیکر
شیخ بہاؤالدین کو پہنایا اور فرمایا کہ بابا بہاؤالدین یہ خرقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھکو
عطا کیا ہے۔ اور میں درمیان کا واسطہ ہون کہ بے اجازت آنحضرت کسیکو خرقہ نہ دیجو اور حال
اجازت آنحضرت تم نے خود دیکھا ہے اور پھر آپ کو بجانب ملتان رخصت کیا۔ آپ ملتان
میں تشریف لائے اور حسب ارشاد پیر روشن ضمیر کے سکونت ملتان کی اختیار کی اور طالبان
حق جوق جوق کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت اکابران ملتان کو آپ سے
حسد ہوا اور کاسہ میں شیر بھرکر آپ کی خدمت میں بھیجا اور کنایہ اس سے یہ تھا کہ ملتان مشایخ
سے اس طرح پر ہے کہ دوسرے کی گنجایش نہیں۔ حضرت بہاؤالدین نے کاسہ شیر پر پھول گلاب
کا توڑکر ڈالدیا کہ جواب اسکا یہ ہے۔ وفات آپ کی روز پنجشنبہ ۷ صفر سنہ … ہجری
میں ہوئی۔ مزار پرانوار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ فخرالدین عراقی۔

وفات ۸۔ ذیقعدہ سنہ … ہجری مزار دمشق۔ و شیخ حسن افغان وفات سنہ ۸۹ ہجری مزار ملتان۔
شیخ کبیرالدین بن فخرالدین افغان وفات سنہ … ہجری مزار ملتان و سید جلال الدین منیر شاہ
میر سرخ بخاری و میر حسینی بن سید عالم وفات سنہ … ہجری مزار ہرات و سید عثمان لعل
شہباز سندھی سوہانی قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ صدرالدین عارف بن شیخ الاسلام بہاءالدین ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز
آپ فرزند دلبند و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین حضرت شیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی کے ہیں آپ علوم
ظاہر و باطنی و کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و علم و خلق میں یکتائے زمانہ تھے
اور قطب الوقت و مقتدائے زمان سمجھے جاتے تھے اور آپ سات بھائی تھے جس وقت
آپکے والد بزرگوار کا انتقال ہوا بھائیون میں ترکہ تقسیم ہوا۔ جو کچھ آپ کے حصہ میں آیا آپ نے
وہ سب فقرا کو تقسیم کردیا۔ لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیون کیا۔ آخر آپ کے والد
بزرگوار بھی تو رکھتے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا پر غالب تھے اور میں ایسا نہیں۔ وفات آپکی
۲۳۔ ذی الحجہ سنہ … ہجری میں ہوئی مزار پرانوار آپ کا ملتان میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں۔
شیخ جمال خندان وفات سنہ … ہجری و حسام الدین بداؤنی وفات سنہ … ہجری مزار بدایون۔
و شیخ احمد معشوق وفات سنہ … ہجری و شیخ صلاح الدین درویش چشتی و سہروردی وفات
سنہ … ہجری و شیخ علاءالدین وفات سنہ … ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت۔ شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی بن شیخ صدرالدین عارف بن شیخ بہاؤالدین
ذکریا ملتانی قدس اللہ اسرارہم۔ آپ صاحب سجادہ شیخ بہاؤالدین و خلیفہ اعظم شیخ صدرالدین
پدر بزرگوار اپنے کے ہیں۔ آپ سے کرامات و خوارق عادات بہت ہوئے آپکے والدہ ماجدہ
بی بی راستی بہت نیک مثل رابعہ بصری و حافظ قرآن۔ کہ روز ایک قرآن ختم کرتی تھیں آپ
جب ہفت ماہ کے بطن میں تھے تو آپ کی والدہ دیکھکر بے ساختہ حضرت بہاؤالدین کی
تعظیم کے واسطے کھڑی ہو جاتیں۔ حضرت شیخ یہ تعظیم دیکھکر فرماتے کہ یہ تعظیم دوسرا شخص کرتا

کہ جو چراغ خاندان کا ہو گا۔ ایک مرتبہ آپ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ شیخ بہاء الدین کی خدمت میں گئے۔ شیخ چارپائی پہ بیٹھے ہوئے تھے اور پگڑی چارپائی پر رکھی ہوئی تھی آپ نے اُٹھا کر سر پر رکھ لی آپکے والد خفا ہوئے کہ ادب سے بیٹھو۔ شیخ نے کہا کہ کچھ مت کہو یہ حق اسی کا ہے اور وہ دستار صندوق میں بحکم شیخ رکھدی گئی۔ بعد انتقال اپنے پدر بزرگوار کے جب آپ سجادہ نشین ہوئے اُسوقت وہ دستار اپنے سر پر رکھ لی اور مخلوق خدا کو وہ فیض پہونچایا کہ آجتک آپ کو قبلہ حاجات کہتے ہیں اور ہزار ہا مشائخ نے نعمت باطنی آپ سے حاصل کی اور آپ کتنی مرتبہ بعہد سلطان علاؤالدین و قطب الدین دہلی تشریف لائے سلطان علاؤالدین نے آپ کی پیشوائی کی اور دو لاکھ روپیہ پیش کیا قبول فرما کر مستحقان کو دیدیا۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجکو نظام الدین اولیا کی محبت دہلی لاتی ہے۔ وفات آپ کی ۱۶۔ رجب سنہ ۷۳۵ ہجری میں ہوئی مزار آپ کا ملتان میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ حمید الدین ابو حاکم قریشی المنکاری کبروی سہروردی۔ و شیخ وجیہ الدین عثمان صباح سنامی۔ چشتی و سہروردی وفات سنہ ۷۳۹ ہجری۔ شیخ حاجی چراغ ہند وفات سنہ ۷۴۰ ہجری مزار ظفر آباد۔ و شیخ وحد الدین کرمانی وفات سنہ ۷۳۵ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت میر سید جلال الحق والدین الملقب مخدوم جہانیان بخاری علیہ الرحمۃ الباری

آپ نبیرہ شیخ جلال الدین شریف الدین سرخ بخاری اوچی و فرزند دلبند سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ کے ہیں اور بھائی سید صدر الدین راجو قتال کے کہ جنکا چلہ خانہ دیوبند میں بھی ہے اصل نام آپ کا عبد الحق ہے۔ آپ مادرزاد ولی تھے خورد سالی سے آثار بزرگی ظاہر ہوتے تھے آپ نے تمام جہان کی سیر کی اور بہت اولیا سے فیض پایا اور چہاردہ خانوادہ سے خلافت حاصل کی۔ اول آپکو خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار سید احمد کبیر سے حاصل ہوا۔ دوئم شیخ عبید بن عیسے سے کہ جنکا نسب طریقت یہ ہے کہ عبید بن عیسے مرید شیخ عبید بن ابو القاسم کے وہ مرید شیخ ابو المکارم کے وہ مرید قطب الدین ابو الغیث ابدال کے وہ مرید شمس الدین علی افلح کے وہ مرید شمس الدین حداد کے وہ مرید حضرت غوث الثقلین کے پھر شیخ صدر الدین المشہور محمد غوث قادری و شیخ رکن الدین ابو الفتح سہروردی و شیخ الاسلام سید المحدثین و شیخ عفیف الدین عبد اللہ المطری و شیخ امام الدین گازرونی و شیخ امین الدین گازرونی۔ و شیخ امام عبد اللہ یافعی و شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی وغیرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا۔ سید اشرف جہانگیر فرماتے ہیں کہ جسقدر حقایق و معارف و دقایق و عوارف و کشف و کرامات و خوارق حضرت مخدوم جہانیان سے صادر ہوئے کسی بزرگ متاخرین سے نہیں ہوئے۔ جب مجکو اول سعادت ملازمت آپ کی حاصل ہوئی اور خلوتخانہ میں گیا تو جدا جدا اعضائے مبارک آپکے ہفت جگہ پڑے ہوئے دیکھے کہ ہر ایک عضو علیحدہ ذکر الٰہی میں مشغول ہے۔ میں یہ دیکھکر متوہم ہوا کہ فی الحال آپ بحالت اصلی کے ہو گئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہو اور پھر دوسری مرتبہ جو خلوتخانہ میں گیا۔ تو جسم مبارک آپ کا تجلی انوار الٰہی سے بمرتبہ مجسم کے ہو گیا تھا کہ جہرہ پر ہوکر پارہ ہائے گوشت سوراخ ہائے دیوار سے باہر آئے ہوئے تھے بعد ایک ساعت کے پھر آپ اصلی حالت میں ہو گئے اور فرمایا کہ تجکو یہ مقام مبارک ہو۔ وفات آپکی ۱۰۔ ذی الحجہ سنہ ۷۸۵ و بہ سنہ ۷۸۵ ہجری میں ہوئی اور ولادت آپ کی ۴۔ شعبان سنہ ۷۰۷ ہجری میں مزار آپکا مقام اوچ میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مخدوم اخی شیخ راجگیری وفات بروز شنبہ ۱۰ شوال سنہ ۸۰۱ھ مزار موضع راجگیر قریب دریائے گنگ و سید علم الدین پلائیں وفات سنہ ۸۰۰ ہجری مزار پلادن شیخ کبیر الدین اسمعیل وفات سنہ ۸۲۵ ہجری و شیخ سراج الدین حافظ قرآن وفات سنہ ۸۳۰ ہجری مزار قنوج۔ و سید ناصر الدین بن مخدوم جہانیان وفات سنہ ۸۴۷ ہجری و سید اجمل بہرائچی قدس اللہ اسرارہم۔ سید اجمل بہرائچی انکے مرید سید بڈھن بہرائچی انکے مرید درویش محمد بن محمد قاسم اودھی جو پیر حضرت عبد القدوس گنگوہی کے ہیں ان ہر سہ بزرگوار کا ذکر سلسلہ نظامیہ میں آچکا ہے۔

سلسلہ کبرویہ

ذکر حضرت شیخ علی رودباری قدس اللہ سرہ العزیز۔ نام آپکا احمد بن محمد بن قاسم بن منصور ہے اور نسب آپ کا نوشیروان تک پہونچتا ہے اور آپ خلیفہ حضرت جنید بغدادی و صحبت یافتہ حضرت ممشاد علو دینوری کے ہیں آپ حافظ حدیث و عالم و فقیہہ و ادیب و امام و سید القوم تھے وفات آپکی ۲۔شوال سنہ ۳۲۳ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مصر میں ہے۔

ذکر حضرت ابو علی کاتب قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ رہنے والے مصر کے اور خلیفہ حضرت شیخ ابو علی رودباری کے ہیں اکثر مشائخ عظام سے صحبت رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھکو مشکل پیش آتی ہے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتا ہوں اور سوال حل اس مشکل کا کرتا ہوں اور خدا تعالیٰ آپکی توجہ سے حل مشکلات فرماتا ہے۔ وفات آپ کی ۱۱ شعبان سنہ ۳۴۶ و یا سنہ ۳۵۶ ہجری میں ہوئی۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ شیخ ابو علی ستونی۔ وفات سنہ ۳۴۰ ہجری مزار ستون قریب مصر۔ و شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر شیخ ابو عثمان مغربی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپکا نام سعید بن مغربی ہے۔ آپ خلیفہ حضرت ابو علی کاتب و شاگرد ابو علی رودباری کے ہیں اور حضرت ابو الحسن صائغ دینوری سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ اور آپ رہنے والے قیروان مغرب کے تھے اور سالہا سال حرم محترم مکہ معظمہ میں رہے بعد ازان آپ نیشاپور میں آئے اور تا حیات اسی جگہ رہے اور اوائل ایام میں آپ بہت بڑے مالدار تھے اور سگان شکاری کا بہت شوق رکھتے تھے ایک روز آپ اپنے پینے کے واسطے دودھ لائے وہ گرم تھا آپ ٹھنڈا ہونے کے واسطے رکھکر سو گئے تھوڑی دیر بعد آپ اُٹھے۔ اور دودھ پینا چاہا تو کتے نے جست کرکے اور بھونک کرکے آپ کو باز رکھا آپ اس امر کو نہ سمجھے اور وہ دودھ کتے کے سامنے ڈالدیا وہ چند قطرے پیکر مرگیا۔ اسوقت آپ سمجھے کہ اس دودھ کو سانپ پی گیا تھا۔ اور اس سگ نے اپنی جان دی

پر قربان کی ہے اُسی وقت آپکا دل دنیا سے سرد ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا مساکین کو دیدیا اور خود سلوک راہ حق پکڑا۔ آپ نے اپنی زیست میں یہ فرمایا تھا کہ جب میں دنیا سے اٹھایا جاؤنگا۔ فرشتگان آسمانی زمین پر آوینگے۔ اور خاک اوپر میرے چھڑکیں گے۔ چنانچہ جس روز آپ کی وفات ہوئی ایک گرد و غبار سا اٹھا اور جہان تاریک ہو گیا اور خاص نیشاپور میں یہ حال تھا کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھہ سکتا تھا۔ جب آپ کو دفن کر دیا مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ وفات آپ کی ۹۔شوال سنہ ۳۷۳ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار آپ کا نیشاپور میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کا نام نامی علی ہے۔ آپ قطب الوقت اور شیخ زمان بے نظیر تھے اور علوم ظاہری و باطنی میں اپنا عصر نہ رکھتے تھے۔ حضرت علی مخدوم کہتے ہیں کہ ایک وقت مجکو مشکل پیش آئی کہ حل ہونا اس کا اوپر میرے مشکل تھا۔ اور میں حضرت ابو القاسم گرگانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تنہا مسجد میں ستون سے لگے ہوئے کھڑے تھے کہ مجکو جواب ستون نے دینا شروع کیا اور میری مشکل حل ہو گئی۔ پھر میں نے آپ سے کچھ عرض نہ کیا اور واپس ہوا آپ نے آواز دی اور فرمایا کہ اے پسر اسوقت خدا تعالے نے میری خاطر اس ستون کو تیرے جواب کے واسطے گویا کیا ہے۔ وفات آپ کی ۲۷۔ صفر سنہ ۴۵۰ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا گرگان میں ہے

ذکر حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبد اللہ اور آپ بمقام طوس سکونت رکھتے تھے۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی کے تھے اور شیخ ابو بکر دینوری سے بھی صحبت رکھتے تھے آپ اوائل عمر سے ہی ریاضت و مجاہدہ کرتے تھے۔ آخر کار مجاہدہ ان کا بمشاہدہ کے پہونچا۔ وفات آپ کی ۲۵۔ رمضان سنہ ۴۸۷ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا طوس میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلفائے کاملین و مریدان نامدار

شیخ ابوبکر نساج رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ بہت بڑے صاحب تصانیف و کشف و کرامت و خوارق و عادات یکتائے زمانہ تھے۔ ایک روز ایک شخص نے آپ سے حضرت امام محمد غزالی کو دریافت کیا کہ کس جگہ ہیں آپنے فرمایا کہ وہ خون میں مستغرق ہیں سایل حیران ہوا اور فی الحال حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا تو آپ صحیح سالم ہیں عرض کیا کہ میں تو بہت پریشان ہوگیا تھا۔ کہ آپکے بھائی احمد نے کہا کہ امام خون میں مستغرق ہے خدا کا شکر ہے کہ مینے آپ کو اچھی طرح پھر دیکھا امام نے فرمایا کہ بھائی نے سچ کہا ہے کہ میں اسوقت مسئلہ حیض و نفاس میں مستغرق تھا۔ وفات آپکی ۷، ۲۔ محرم سنہ ۵۱۴ ہجری میں ہوئی مدفن شہر قروین ملک فارس میں ہے۔ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔ عین القضات ہمدانی و شیخ ضیاؤالدین ابوالنجیب قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ ضیاؤالدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ اور سہروردیہ میں شیخ وجیہ الدین کے اور آپ علوم ظاہری و باطنی میں باکمال تھے اور صاحب تصنیف تھے نسب آپکا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے ایک روز آپ بازار بغداد میں چلے جاتے تھے او راایک قصاب کی دکان پر پہونچے کہ اسکے یہاں پر گوشت ٹنگا ہوا تھا آپ اس گوشت کے نزدیک پہونچے اور بعد ایک لمحہ کے آپ نے قصاب سے فرمایا کہ یہ گوشت یہ کہتا ہے کہ میں مردار ہوں مجھکو نام خدا پر ذبح نہیں کیا قصاب یہ سنکر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور جرم اپنے کا اقرار کیا اور تائب ہوا وفات آپ کی ۱۲۔ جمادی الاخر سنہ ۵۶۱ھ و یا سنہ ۵۶۲ھ و یا سنہ ۵۶۳ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد میں ہے خلیفہ آپکے یہ ہیں روزبہان کبیر مصری وفات سنہ ۵۸۴ھ ہجری و شیخ عمار یاسر و شیخ اسمٰعیل قصری وفات سنہ ۵۸۹ھ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ عمار یاسر قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلفائے نامدار بلند اقبال حضرت ابوالنجیب سہروردی کے ہیں۔ آپ تکمیل و تربیت مریدان و کشف و وقایع میں استعداد تمام رکھتے تھے وفات آپ کی ۱۶۔ ربیع الآخر سنہ ۵۸۲ھ ہجری میں ہوئی مدفن آپکا بغداد ہے۔

ذکر حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ العزیز آپ کی کنیت ابوالجنات و لقب کبری و نام احمد بن عمر الخیوقی و خطاب نجم الدین کبری ہے آپ اوائل جوانی میں تحصیل علم میں مشغول رہے اور بعد فراغ تحصیل بحث مباحثہ میں مشغول ہوئے اور غالب رہے اسی سبب سے طامۃ الکبری آپ کا خطاب ہے اور آپکی نظر کیمیا اثر ایسی تھی کہ جسپر پڑتی تھی صاحب ولایت ہوجاتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ ایک سوداگر آپ کی خانقاہ میں آیا۔ اور شیخ اُسوقت حالت وجد میں خوش حال تھے۔ آپ کی نظر کیمیا اثر اسپر پڑی فوراً مرتبہ ولایت کو پہونچا۔ بعد ازین شیخ نے دریافت کیا کہ تمہارا مکان کہاں ہے۔ کہا فلان اقلیم میں۔ آپ نے اسکو قطب ارشاد کرکے اُس ولایت کو بھیجدیا۔ آپ طریقت و تصوف میں فرد زمانہ و یگانہ عصر تھے۔ اور خوارق و کرامات آپ کے مشہور تمام عالم میں ہے۔

مجمع الاولیا میں لکھا ہے کہ روزبہان بقلی اور عمار یاسر دونون پیر بھائی تھے۔ جو سلسلہ روزبہان بقلی سے لیتے ہیں غلط ہے۔ شیخ نجم الدین کبری روزبہان بقلی کے داماد تھے اور فیض صحبت بھی اُٹھایا ہے اور نسب ارادت آپکا دو طرح پر ہے ایک شیخ عمار یاسر روزبہان بقلی بہ شیخ ابوالقاسم گرگانی اور دوسرا شیخ محمد اسمٰعیل قصری و بہ محمد یا جمیل تا بہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ اور آپ کو بابا فرخ تبریزی نے بھی جامہ پہنایا ہے کہ جس کے پہنتے ہی عرش سے تا فرش آپ پر منکشف ہوگیا۔ اور سوائے حق کے کچھ باقی نرہا وفات آپ کی ۱۰۔ جمادی الاول سنہ ۶۱۶ و یا سنہ ۶۱۸ ہجری میں واقع ہوئی کہ لشکر چنگیز خان سے شہادت پائی اور آپ کی عمر چھیاسٹھ سال کی تھی۔ مزار آپ کا خوارزم میں ہے خلیفہ آپ کے یہ ہیں شیخ مجد والدین بغدادی وفات سنہ ۶۱۶ ہجری مزار شہر اسفرائین۔ و شیخ بہاؤالدین مزار بغداد وفات سنہ ہجری۔ و شیخ رضی الدین علی لالا۔ وفات ۳۔ ربیع الاول سنہ ۶۴۲ ہجری۔ و شیخ نجم الدین رازی مشہور دایہ وفات سنہ ۶۵۴ ہجری مزار بغداد۔ و عین الزمان جمال گیلی وفات سنہ ۶۵۱ ہجری و شیخ سیف الدین باخرزی وفات سنہ ۶۵۸ ہجری مزار بخارا۔ و شیخ

بدرالدین اسحاق سمرقندی وفات سنہ ۶۱۶ہجری مزار موضع سنگولہ قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت شیخ احمد بابا کمال جندی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت نجم الدین کبیری کے ہیں آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے اور کمال ریاضت و مجاہدہ کیا اور تکمیل کو پہونچے۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعدہ شیخ نے آپ کو خرقہ دیکر واسطے تربیت سلطان احمد ترکستان بھیجا۔ وفات آپکی ۱۷۔ ربیع الاول سنہ ۶۲۵ہجری میں ہوئی مزار آپکا ترکستان میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ عطایا خالدی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ حضرت احمد بابا کمال کے ہیں آپ فقر و تقوی و زہد و اتباع سنت میں مرتبہ عالی رکھتے تھے۔ آپ ایک مدت تک شیخ کی خدمت میں رہے۔ اور بعد بہت بڑی ریاضت و مجاہدہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا آخر میں آپ ترکستان سے بعہد معزالدین دہلی تشریف لائے اور دہلی پہونچکر انتقال فرمایا۔ وفات آپ کی ۱۰۔ رجب سنہ ۶۳۴ہجری۔ مزار آپ کا دہلی میں ہے

واضح ہو کہ سلسلہ کبرویہ کے تمام ذکر اذکار مثل سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ کچھ فرق نہیں ہے فقط ایک دائرہ حق زیادہ ہے کہ چہار زانو روبقبلہ بیٹھکر اور متوجہ ہوکر کہ سوا حق کے کوئی خیال نہ گذرے اول بجانب راست حق کہے پھر بجانب چپ حق پھر بجانب آسمان حق کہے۔ اور پھر حق کو قلب پر ضرب کرے اور بیٹھ جاوے باین ملاحظہ کہ یمین و یسار و تحت فوق میرے حق ہے اور مستغرق ہو جاوے یہ ہی دائرہ عرش سے تا فرش منکشف کر دیتا ہے اور بعض اسکو ذکر خواص کہتے ہیں۔

ذکر حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عطایا خالدی کے ہیں آپ کو درد عشق و محبت الٰہی لڑکپن سے ہی تھی بعد تحصیل علوم ظاہر کے آپ بخدمت شیخ ابوبکر سلہ باف تبریزی کی خدمت میں گئے۔ اور بیعت کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا اور پھر شیخ رکن الدین سنجائی و شیخ اوحدالدین کرمانی کی خدمت میں گئے اور مدتوں تک رہے اخیر بابا کمال کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے حضرت عطایا خالدی کے سپرد کیا اور تکمیل کو پہونچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ نہایت متبع سنت تھے آپ سے کشف و کرامت و خوارق بہت ہوئے ہیں وفات آپ کی ۳۔ شوال سنہ ۶۴۵ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولانا جلال الدین رومی۔ ولادت شہر بلخ۔ بماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۴ہجری وفات روز یکشنبہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۶۷۲ہجری۔ آپ اول مرید سلطان بہاؤالدین خلیفہ شیخ نجم الدین کبیری کے تھے و شیخ حمیدالدین قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ حمیدالدین سلطان التارکین پیر حضرت مخدوم جہانیاں گشت قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے مشایخ اور طویل عمر ہوئے اور آپ شاگرد و خلیفہ حضرت مولانا شمس الدین محمد تبریزی بن ابومحمد بن محمود بن ابراہم بن ادہم کے ہیں۔ اور طریقت آپ کو کئی طرح سے حاصل ہوئی ہے یہانتک کہ آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ رکن الدین ملتانی سے بھی فیض حاصل کیا ہے ولادت آپ کی ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۵۰۰ہجری وفات آپ کی ۲۲ ربیع الاول سنہ ۶۳۲ہجری۔ عمر شریف ایکسو ساٹھ سال کی ہوئی۔ مزار آپ کا موضع مئو علاقہ ملتان زیارت گاہ خلق ہے۔۔

تمام شد

جلد چہارم

دربیان سلسلہ قادریہ ومداریہ عابدیہ ومختصر کیفیت دیگر بزرگان

سلسلہ قادریہ تین طرح پر یعنی تین بزرگوارون سے لیا جاتا ہے۔ اول حضرت حبیب عجمی سے کہ جو خلیفہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور سلسلہ دوم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ سے اور سوم سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے۔ مگر یہ ہر سہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ پر جا کر مل گئے ہیں کہ جنکی شاخون کو بعد میں لکھا جاویگا۔ اب اول شاخ اس سلسلہ کی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت راج خاخضا صاحب تک لکھی جاتی ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر جلد اول میں آچکا ہے۔ اس لئے تیسرے واسطے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ذکر شروع کیا جاتا ہے۔

ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کنیت آپ کی ابی عبداللہ وابوالامیہ اور لقب آپکا سید وسید الشہدا ہے ولادت آپکی مدینہ منورہ میں روز شنبہ ۴ ماہ شعبان سنہ سویم ویا چہارم میں ہوئی۔ اور پیغمبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکا نام حُسین رکھا گیا کہ آپ کمال حَسین وجمیل تھے اور آپ سینہ سے تاپا مشابہت ذات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اور فرمایا آپ کی نسبت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ خدا تعالے دوست رکھے اُسکو کہ جو حسین کو دوست رکھے اور خوار کرے اُسکو کہ جو دشمن حسین کا ہو۔ آپ نے علم باطن اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل کیا اور دہم محرم الحرام ۶۱ سنہ ویا ۶۱ ہجری میں بروز جمعہ بوقت ظہر در دشت کربلا لشکر یزید نے آپ کو شہید کیا۔ روضہ مبارک آپ کا کربلا میں ہے۔

ذکر حضرت علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہم کنیت آپکی ابو محمد وابوالحسن وابوبکر ہے اور لقب آپ کا سجاد وزین العباد ہے۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ ۳۸ سنہ ہجری میں اور بعض قول سے ۳۶ سنہ ہجری میں ہوئی اور والدہ ماجدہ آپکی بی بی شہربانو دختر یزدجرد بادشاہ ایران کی ہیں۔ آپ ایک روز نماز تہجد کی پڑھ رہے تھے کہ ابلیس بصورت اژدہا بنکر آپکے سامنے آیا آپ نے اسکی طرف کچھ التفات نہ فرمایا۔ اُس نے آپکی پاؤن کو پکڑ لیا اور آپ کو سخت تکلیف معلوم ہوئی۔ اُسوقت آپکو منکشف ہوا کہ یہ شیطان ہے آپ نے لاحول پڑھی فوراً غایب ہوگیا غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین۔ اس روز سے آپ ملقب بلقب زین العابدین ہوئے اور آپکو کسب باطنی اپنے والد ماجد سے پہونچا ۱۳ ماہ محرم الحرام ۹۴ سنہ ویا ۹۵ سنہ ہجری میں وفات پائی اور روضہ مبارک آپ کا جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب آپکا باقر ہے اور نام والدہ ماجدہ آپ کی کا فاطمہ بنت الحسن بن علی ہے آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں بروز جمعہ ۳۔ ماہ صفر ۵۶ سنہ یا ۵۷ سنہ ہجری میں ہوئی اور آپ سے بہت کچھ کرامتیں ظہور میں آئیں۔ کہ جو اس مختصر تحریر میں نہیں آسکتیں۔ ۷ ماہ ذی الحجہ ۱۱۳ سنہ ہجری ویا ۱۱۴ سنہ ہجری میں بروز دوشنبہ انتقال فرمایا۔ مزار آپ کا جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت جعفر بن محمد بن علی ابن حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم۔ کنیت آپ کی ابو عبداللہ وابو اسماعیل ہے اور لقب آپکا صادق ہے اور آپکی والدہ ماجدہ ام فردہ

بی بی اسما بنت عبدالرحمن بن صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تھیں۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں سنہ ہشتاد و سیزدہم ماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ ہوئی۔ آپ خلیفہ منصور کے زمانہ میں تھے خلیفہ نے بہت مرتبہ آپکے قتل کا ارادہ کیا مگر خدا تعالے نے آپ کو ہمیشہ اسکے خیال سے بچایا اور وہ خود آپ کی کرامتیں دیکھکر ڈرجاتا تھا۔ آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے اور حضرت قاسم ابن محمد سے جو سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے حاصل کیا تھا اسی طریق سے آپ کے دو خلیفہ ہوئے۔ سلسلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ میں بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کہ جنکو فیض روحی ہے اور سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۱۵۔ ماہ رجب روز دوشنبہ یا روز جمعہ سنہ ۱۴۹ و یا سنہ ۱۴۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت موسی کاظم بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ۔ کنیت آپکی ابوالحسن و ابو ابراہیم اور لقب آپ کا کاظم ہے اور والدہ ماجدہ آپ کی ام الحمیدہ بربریہ تھیں ولادت آپکی بمقام الواد رمیان مکہ و مدینہ منورہ بروز یکشنبہ ۷۔ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ ہجری میں ہوئی آپ نے علم باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ آپ کو اول مرتبہ خلیفہ مہدی بن منصور نے بغداد میں قید کیا اور پھر رہا کر دیا بعد اسکے ہارون رشید نے قید کیا اور یحیی بن خالد سے زہر دلوا دیا ۵۔ رجب سنہ ۱۸۳ ہجری و یا سنہ ۱۸۶ ہجری میں شربت شہادت پیا۔ اور بغداد میں مدفون ہوئے۔

ذکر حضرت امام علی بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔ کنیت آپکی ابوالحسن اور لقب آپکا رضا ہے۔ ولادت آپ کی مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ ۱۱۔ ربیع الآخر سنہ ۱۵۳ و یا سنہ ۱۵۲ ہجری میں ہوئی آپکی والدہ ماجدہ کے نام میں اختلاف ہے۔ آپ کو اپنا ولی عہد مامون رشید نے کیا تھا ایک مرتبہ بارش نہیں ہوئی تھی ملازمان مامون رشید نے حضرت امام علی رضا سے کہا کہ نزول باران طلب کیجیے۔ آپ باجتماع کثیر صحرا کو گئے اور دعا نزول باران رحمت

بجناب باری کی اور اثر پیدا ہوا اور رعد گرجنے لگا لوگوں نے سمجھا بارش ہوگی آپنے باواز بلند فرمایا کہ اے بندگان خدا اپنی جگہ پر بیٹھے رہو کہ یہ باران فلان ملک کیواسطے ہے اسی طرح دس مرتبہ اثر پیدا ہوا اور آپ ایسے ہی فرماتے رہے۔ گیارہویں مرتبہ آپ نے فرمایا کہ یہ باران تمہارے ملک کیواسطے ہے اپنے اپنے گھر کو چلے جاؤ جب باران ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ سے بہت کرامتیں ظہور میں آئیں اور وفات آپ کی ۹۔ رمضان سنہ ۲۰۰ ہجری میں ہوئی اور بعض اقوال سے ۹۔ ماہ صفر سنہ ۲۰۳ و یا سنہ ۲۰۵ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی مزار آپکا بہ ولایت طوس قریہ سناباد میں ہے جسکو مشہد کہتے ہیں۔

ذکر حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ۔ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے اور آپ کے والد کا نام فیروز و یا فیروزان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ معروف بن علی کرخی ہے۔ آپ اوایل عمر میں دین ترسا پر تھے حضرت علی بن موسے رضا سے مسلمان ہوئے اور حضرت امام آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ نے تربیت ظاہری و باطنی میں بہت کوشش کی یہانتک کہ امام طریقت و مقتدائے حقیقت ہوئے کہ معروف و موصوف ہوئے آپ نے علم ظاہری حضرت امام ابی حنیفہ سے پڑھا اور خرقہ خلافت آپ نے حضرت حبیب راعی اور امام علی بن موسی رضا سے پہنا۔ ایک مرتبہ آپ کسی جگہ کو جاتے تھے رستے میں ایک جماعت مےخواروں کی ملی اس نے آپ کی بہت بےعزتی کی اور آپ کے ہمراہیان کو بہت سخت ناگوار گذرا اور عرض کیا کہ آپ انکے واسطے بد دعا کریں کہ یہ اپنے فعل کی سزا پاویں۔ شیخ نے ہاتھ اٹھایا اور کہا کہ الہی اس طایفہ کو دین و دنیا میں خوش رکھ فوراً وہ سب جماعت تائب ہوگئی وفات آپکی بتاریخ ۲۔ ماہ محرم و یا ۸۔ محرم الحرام سنہ ۲۰۰ و یا سنہ ۲۰۶ ہجری میں ہوئی۔ مزار بغداد شریف اور خلیفہ آپکے یہ ہیں شیخ ابراہیم بن عیسے وفات سنہ ۲۴۸ ہجری۔ مزار اصفہان۔ و شیخ سری سقطی قدس اللہ اسرارہما۔

ذکر حضرت۔ شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز۔ کنیت آپ کی ابوالحسن ہے آپنے

خرقہ خلافت کا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنا اور آپ بہت بڑے مقتدائے زمان و شیخ وقت و امام اہل طریقت ہوئے ہیں اول بغداد میں سخن توحید و حقایق بالا آپ سے ہی جاری ہوا ہے اور اکثر مشایخ عراق آپ سے ہی مرید تھے آپ بتجارت کیا کرتے تھے اور دروازہ دوکان پر پردہ ڈالے بیٹھے رہا کرتے تھے اور ہر روز ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور فروخت مال پر نیم دینار سے زیادہ نفع نہیں لیتے تھے اور حضرت جنید بغداد فرماتے ہیں کہ میں نے عبادت میں کامل سری سقطی سے زیادہ نہیں دیکھا کہ ۹۸ سال تک پہلو زمین پر نہیں رکھا مگر بجز بیماری مرگ کے۔ اور آپ نے اپنا خلیفہ حضرت جنید کو کیا اور وصیت فرمائی کہ بصحبت خلق مشغول رہنا اور دھیان خالق کا رکھنا۔ پھر ۳ ماہ رمضان و یا ماہ رجب سنہ ۲۵۰ و یا سنہ ۲۵۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مقبرہ عالیہ گورستان شونیزیہ بغداد میں ہے۔ اور مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شاہ محمود و شیخ ابوالحسن نوری و خیر نساج وفات سنہ ۳۲۱ ہجری۔ مزار بغداد قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابوالقاسم و لقب آپ کا سید الطائفہ ہے آپ بغداد میں پیدا ہوئے آپ زمانہ طفلی سے ہی عاقل سنجیدہ تھے اور درویشوں کی صحبت میں رہتے تھے آپ نے تیس سال تک عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ اور تمام شب ذکر الہی میں مشغول رہتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی تھی جب آپ کی تکمیل پوری ہوگئی تو شیخ نے اجازت دی مگر آپ بسبب ادب پیر کے بہت عرصہ تک خاموش رہے پھر آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسوقت آپنے فیض دینا شروع کیا اور وہ فیض جاری ہوا کہ جس کی آجتک مثال دیتے ہیں اور ہزار ہا بندہ خدا کو راہ خدا بتایا اور خدا رسیدہ کیا۔ آپ مذہب سفیان ثوری رکھتے تھے وفات آپ کی بروز شنبہ ۲۷ ماہ رجب سنہ ۲۹۷ و یا سنہ ۲۹۸ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے آپکے بہت خلیفہ تھے مگر مشہور خلیفہ یہ ہیں۔ ابوبکر شبلی و حضرت رودباری کہ جو سلسلہ

کبرویہ و شطاریہ کے پیشوا ہیں و شاہ محی الدین منصور عرف حلاج و شاہ ابوبکر دقاق وفات سنہ ۲۹۱ ہجری و شاہ رمی و شیخ ادہم کنیت ابومحمد ابوبکر و ابوالحسن و ابوشیبان وفات سنہ ۳۰۳ ہجری و شیخ ابوبکر کتانی نام محمد بن علی جعفر وفات سنہ ۳۲۲ ہجری مزار مکہ معظمہ و شیخ عمرو بن عثمان صوفی کی وفات سنہ ۲۹۷ ہجری مزار بغداد و شیخ ابومحمد حریری وفات سنہ ۳۱۴ ہجری جنگ قرمطہ و شیخ ابوبکر واسطی وفات سنہ ۳۱۶ ہجری مزار بغداد و شیخ جعفر بن نصیر خلدی وفات سنہ ۳۴۸ ہجری شیخ ابوبکر مفید وفات سنہ ۳۶۴ ہجری و ممشاد علو دینوری جو چشتیہ سلسلہ میں حضرت امین الدین کے خلیفہ ہیں اور حضرت ممشاد علو کے خلیفہ دوم حضرت شیخ احمد دینوری ہیں جو پیشوائے سلسلہ سہروردیہ کے ہیں۔ اور انہوں نے سلسلہ جنیدیہ لیا ہے۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ اسرارہم۔ کنیت آپ کی ابوبکر ہے اور نام جعفر بن یونس ہے آپکو خرقہ خلافت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پہنایا اور فرمایا کہ ہر شخص کو ایک تاج ہے اور میرا تاج ابوبکر ہے۔ مذہب آپ کا مالکی تھا۔ رہنے والے خراسان کے تھے۔ آپ خلیفہ بغداد کے ہاں حاکم نہاوند تھے۔ پھر آپ سب قصہ چھوڑ کر تارک الدنیا ہوگئے۔ اور بخدمت شیخ خیر النساج کے جاکر توبہ کی اور حضرت خیر النساج نے آپ کو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا حضرت جنید نے دیکھکر فرمایا کہ اگر تمکو خدا حاصل کرنا مقصود ہے تو گداگری کرو۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور بعد ایک سال کے پھر آپ حضرت جنید کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ ایک سال اور کر پھر آپ نے ایک سال تمام بغداد کے بازار میں گداگری کی اور بعد انقضائے ایک سال کے پھر شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ تو حاکم نہاوند کا رہا ہے وہاں جاکر ایک سال گداگری کر۔ چنانچہ آپ نہاوند گئے اور ایک سال وہاں پر گداگری کی بعد ایک سال کے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ ابھی حکومت تیرے دماغ میں باقی ہے ایک سال اور گدائی کر آپ فرماتے ہیں کہ پھر ایک سال گدائی میں نے کی اور جو ٹکڑے روٹی کے مجھکو ملتے تھے وہ شیخ کی خدمت میں لیجاتا تھا شیخ درویشوں کو دیدیتے تھے اور میں

ہر شب بھوکا رہتا تھا۔ اسی طرح سے ایک سال گذرا اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اب تو لایق صحبت ہماری ہوا ہے۔ بشرطیکہ خدمت درویشوں کی کرے تو پہر ایک سال تک میں نے خدمت درویشوں کی کی اُسوقت شیخ نے فرمایا کہ اے ابا بکر اب نزدیک تیرے قدر و حال نفس کا کیا ہے عرض کیا کہ میں اپنے تئیں کمترین خلق خدا جانتا ہوں فرمایا کہ اسوقت ایمان تیرا درست ہوا اور آپ ابتدائی مجاہدہ میں ہمیشہ ایک مدت تک واسطے شب بیداری کے چشم میں نمک ڈال لیتے تھے۔ اور پہر بھی آپ جماعت مخنثان میں چلے گئے اور یوں فرماتے ہیں کہ اس گروہ مخنثان میں اسواسطے آگیا ہوں کہ یہہ دنیا میں نہ عورت ہیں نہ مرد اور میں بھی اسی دنیا میں ہوں۔ اور قصہ یہ تھا کہ آپ ایک مرتبہ خانقاہ سے غایب ہو گئے اور کچھ پتہ نہ لگا جب بہت تلاش کی گئی تو مخنثان کی جماعت میں ملے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ آپ نے کیا کیا۔ اُسوقت آپ نے یہ فرمایا۔ اللہ اللہ۔ باوجود ایسے مجاہدہ کے اور پہر نفس کو ایسا ذلیل کرنا انہیں بزرگوں کا حصہ تھا۔ وفات آپ کی ۲۷۔ ذی الحجہ سنہ ۳۳۴ ویا سنہ ۳۳۵ ہجری میں ہوئی اور عمر آپ کی باتفاق جمیع اہل تاریخ اٹھاسی سال کی ہوئی۔ مزار بغداد میں ہے۔ آپ کے خلیفہ بہت تھے مگر مشہور خلیفہ آپ کے عبد الواحد و ابو القاسم نصیر آبادی جو پیشوا سلسلہ نقشبندیہ جنیدی کے ہیں و جعفر خدا وفات سنہ ۳۴۱ ہجری و شیخ بندار ابن حسین صوفی وفات سنہ ۳۵۳ ہجری و شیخ ابو الحسن خضری نام علی وفات سنہ ۳۷۱ ہجری مزار بغداد۔ قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت عبد الواحد تمیمی قدس اللہ سرہ۔ کنیت آپکی ابو الفضل اور نام والد ماجد آپکی کا عبد العزیز بن اسد ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو بکر شبلی کے ہیں آپ بہت بڑے خادم شریعت و سالک طریقت و واقف حقیقت و امام اہل سنت و جماعت سے تھے اور آپ مذہب جنیدیہ رکھتے تھے بعد وفات حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آپ مسند ارشاد پر بیٹھے اور آپ راہ شریعت و طریقت میں قدم بقدم اپنے پیر روشن ضمیر کے رہے اور خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی کی۔ وفات آپکی ۳۰ جمادی الآخر سنہ ۴۲۵ ویا سنہ ۴۲۶ ہجری میں ہوئی مرقد مقدس آپکا بغداد میں

مقبرہ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ میں ہے۔

ذکر حضرت ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی کے ہیں آپ قدوۃ اولیائے زمان و زبدہ مشایخ جہان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند تھے۔ اور توکل میں قدم محکم رکھتے تھے اور تجرید و تفرید میں یگانہ وقت تھے اور آپ رہنے والے طرطوس کے تھے وفات آپ کی یکم محرم سنہ ۴۴۷ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو الحسن قریشی ہنکاری قدس اللہ سرہ اصل آپ کا نام علی بن محمود بن جعفر الہنکاری ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت ابو الفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں آپ بزرگان مشایخ وقت و مقتدائے اہل زمان و صاحب خوارق و کرامات و صائم الدہر و قایم اللیل تھے بعد سہ روز کے لقمہ طعام کھاتے تھے اور ہمیشہ بعد نماز عشا سے نماز تہجد تک ایک قران ختم کیا کرتے تھے وفات آپ کی ۱۷ محرم سنہ ۴۸۶ ہجری ویا سنہ ۴۸۴ ویا سنہ ۴۸۵ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ۔ آپ کا نام مبارک بن علی بن حسین مخزومی۔ آپ بہت بڑے سلطان الاولیا و برہان الاصفیا و قدوۂ عارفان و زبدۂ سالکان پیر طریقت و واقف حقیقت جامع علوم ظاہر باطن صحبت دار حضرت خضر علیہ السلام و حنبلی المذہب و خلیفہ اعظم حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری و پیر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبد القادر جیلانی کے ہیں۔ وفات آپ کی یکم محرم سنہ ۵۱۳ ہجری ویا سنہ ۵۰۸ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ کنیت آپ کی محبوب سبحانی و ابو محمد و محی الدین اور نام نامی و اسم گرامی آپ کا قطب ربانی و غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی بن سید ابی صالح[1] بن سید موسے جنگی بن سید عبد اللہ بن سید یحیی عمر زاہد بن سید محمد روحی بن سید داؤد بن سید موسی ثانی

[1] یہی آپکا بابائی سلسلہ بغداد [illegible] جیلانی [illegible] کے مرید عبد الرحمن کے مرید سید اللہ ابی صالح انکے مرید سید ابو محمد ابو نصر انکے مرید سید علی شاہ انکے مرید شیخ [illegible] انکو مرید سید حسین شاہ کے [illegible] سید [illegible] انکے مرید شیخ بہاؤ الدین انکے مرید [illegible] انکے مرید شیخ

بن سید عبد اللہ ثانی بن موسی ثالث بن عبد اللہ محسن بن سید محمد المشہور محسن مثنی بن امام حسن بن اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔ ولادت باسعادت آپ کی موضع جیلان میں ہوئی اور تربیت آپ کی بلا واسطہ روحانیت حضرت شاہ رسالت علیہ الصلوۃ والتحیت سے ہوئی۔ اور خرقہ خلافت آپکو شیخ ابو سعید مخزومی و شیخ ابو سعید آسامی سے حاصل ہوا اور صحبت آپکی حضرت حماد و یاس و خضر علیہ السلام سے رہتی تھی۔ جب عمر آپ کی سولہ سال کی ہوئی تو جیلان سے آپ بغداد تشریف لائے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے تھوڑے عرصہ میں آپ علوم ظاہری و باطنی میں طاق و شہرۂ آفاق ہوگئے۔ اور اسی سفر میں ساٹھ راہزنوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور مرید ہوئے۔ سنہ ۵۲۱ ہجری میں آپ بارشاد باطنی نبوی ممبر پر بیٹھے اور ہدایت خلق میں مصروف ہوئے ہر مجلس وعظ میں آپ کے قریب ستر ہزار آدمیوں کے جماعت ہوتی تھی اور قریب چار سو آدمیوں کے آپ کا کلام حق التہام لکھتے تھے اور تاثیر کلام حقیقت نظام سے وجد و ذوق عاید حال سامعین ہوتا تھا اور آپ نہایت خلیق و مہر والعزیز تھے کہ ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی عزیز نہیں ایک مرتبہ آپ کے گھر میں چور آیا وہ نابینا ہوگیا اور کچھ نقصان نہ پہونچا سکا۔ آپ نے اسکو امیدوار بخشکر ایک نظر کیمیا اثر سے بدرجہ ولایت کو پہونچایا اور شاہ ولایت کر کے کسی ملک کو روانہ کیا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے پچیس برس بیابان ہائے تجرید و تفرید ریاضت کی اور چالیس سال وضو عشاء سے صبح کی نماز پڑھی اور پندرہ برس بعد نماز عشاء کے ایک پیر سے کھڑے ہوکر ہر روز قرآن شریف ختم کیا اور چالیس روز کا ایک روزہ رکھا تھا اور بعد چالیس روز کے برگ درختان بیابانی سے افطار کیا تھا وفات آپ کی بروایت صحیح بشب شنبہ ہشتم و نہم ماہ ربیع الثانی بعد نماز عشاء سنہ ۵۶۱ ہجری و یا سنہ ۵۸۳ ہجری میں ہوئی اور بعض قول سے یازدہم و سیزدہم و ہفتدہم ماہ مذکور ہے مزار پرانوار آپ کا بغداد و مدرسہ باب الدرج میں ہے۔ مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ شیخ عثمان ابو عمر قرشی بن مرزوق وفات سنہ ۵۶۴ ہجری مزار مصر و شیخ قضیب البان موصلی ابو عبد اللہ وفات سنہ ۵۷۰ ہجری دفن موصل و شیخ احمد بن مبارک وفات سنہ ۵۷۰ ہجری و سید

و سید احمد رفاعی بن سید ابی الحسن وفات بروز پنجشنبہ ۲ رجمادی الاول سنہ ۵۷۳ ہجری۔ و شیخ ابو الحسن علی خواہرزادہ سید احمد رفاعی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و سید مشرف الدین عیسی فرزند حضرت وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و شیخ صدقہ بغدادی وفات سنہ ۵۷۳ ہجری و شیخ ابو عثمان عمرو بقی وفات سنہ ۵۷۵ و حضرت شیخ محمد الاوانی المعروف بابن القاید وفات سنہ ۵۷۶ ہجری۔ و شیخ ابو السعود بن شبلی وفات سنہ ۵۷۹ ہجری و شیخ حیات حیرانی خلیفہ وفات سنہ ۵۸۱ ہجری و شیخ ابو عبد الرحمن عبد اللہ ابی صالح فرزند آنحضرت وفات ۲۷۔ صفر سنہ ۵۸۷ ہجری مزار بغداد۔ آپ کے دو صاحبزادہ تھے ایک شیخ ابو محمد بن عبد الرحمن دوم شیخ ابو محمد عبد القادر محی الدین ثانی کہ جو خلیفہ شیخ عبد الرزاق عم بزرگوار اپنے کے ہیں و سید شمس الدین عبد العزیز ابو بکر فرزند حضرت وفات سنہ ۵۹۹ ہجری مزار بنجار و شیخ ابو مدین مغربی نام شعیب ابن حسن خلیفہ شیخ القرای و پیر شیخ محی الدین ابن العربی و اصحاب حضرت وفات سنہ ۵۹۰ ہجری و سید ابو الفضل محمد فرزند حضرت وفات سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد و سید ابو ذکریا یحیی فرزند حضرت ولادت ۶ ربیع الاول سنہ ۵۵۰ ہجری وفات ۱۴۔ شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری مزار بغداد و سید سیف الدین عبد الوہاب فرزند حضرت ولادت ماہ شعبان سنہ ۵۵۲ ہجری وفات ۲۵ شوال سنہ ۶۳۳ ہجری آپ کے دو صاحبزادہ تھے۔ شیخ ابو منصور عبد السلام دوم شیخ ابو فتح سلیمان و شیخ ابو فرموسے فرزند حضرت ولادت ۳۴۔ ربیع الاول سنہ ۵۳۹ ہجری وفات شب غرہ جمادی الآخر سنہ ۶۱۸ ہجری مزار دمشق و شیخ موفق الدین مقدسی نام عبد اللہ بن محمد بن احمد وفات سنہ ۶۲۲ ہجری و شیخ ابو اسحاق ابراہیم فرزند حضرت ولادت سنہ ۵۲۷ ہجری وفات ۶۔ شوال سنہ ۶۶۳ ہجری مزار بغداد و شیخ صدر الدین قونوی ابو المعالی وفات سنہ ۶۷۳ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت شیخ تاج الدین عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کنیت آپ کی عبد الرحمن و ابو الفرج تھی۔ آپ فرزند ارجمند و شاگرد و مرید حضرت غوث الاعظم کے ہیں آپ ولایت و کرامات میں درجہ عالیہ رکھتے تھے اور علوم ظاہری و باطنی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے اور آپ مفتی عراق۔

کے تھے اور کتاب جلاء الخواطر کہ ملفوظ حضرت غوث الثقلین آپ نے ہی جمع کیے ہیں۔ وفات آپ کی ۶۔ شوال ۵۹۵ھ ویا ۶۳۳ھ ہجری میں ہوئی مزار بغداد میں ہے ٭

واضح ہو کہ سلسلہ قادریہ میں ذکر و اشغال و مراقبات مثل چشتیہ ہی کے ہیں کچھ تھوڑا تھوڑا کسی کسی بات میں فرق ہے جیسا کہ نفی اثبات چشتیہ میں چہار زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے دل کے اندر سے کھینچے۔ اور الہ کو داہنے مونڈھے پر لیجا کر سر کو پشت کی طرف مائل کرے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل میں سے نکال کر پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے۔ قادریہ میں دو زانو بیٹھکر کلمہ لا کو ساتھ قوت کے زیر ناف سے کھینچے اور داہنے مونڈھے تک لے جاوے۔ اور الہ کو بام الدماغ پر پہونچا کر نکالدے اور الا اللہ کی ضرب زور سے دل پر مارے یا جیسے سہ پایہ چشتیہ میں کہتے ہیں اور دورہ قادریہ میں کہتے ہیں۔ چشتیہ میں اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم تک ہے قادریہ میں اللہ سمیع ناف سے سینہ تک اللہ بصیر سینہ سے بام الدماغ تک اللہ علیم بام الدماغ سے عرش تک اللہ قدیر عرش سے چہارم آسمان تک بطور عروج و نزول۔ غرض کچھ اتنا ہی اتنا فرق ہے

ذکر حضرت سید احمد ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ اعظم و جانشین و شاگرد حضرت تاج الدین عبد الرزاق ابو الفرح کے ہیں۔ آپ عالم بعلوم ظاہری و باطنی و صاحب زہد و ورع و کیمیا نظر و صاحب فیض پُر اثر تھے۔ سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ فرزند ارجمند حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ اور خرقہ خلافت بھی آپ نے انہیں سے پہنا اور اپنے چچا سید عبد الوہاب قدس اللہ سرہ سے بھی تربیت پائی ہے۔ سال وفات آپ کا ۶۳۳ھ ہجری ہے۔ تاریخ خمسی میں لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے اور قاضی القضاۃ بغداد عماد الدین ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ نے ۶۳۳ھ ہجری میں وفات پائی کہ اُسوقت عمر آپ کی ستر برس کی تھی۔ محفل گیارہویں ہیں۔ تاریخ وصال آپ کی ۱۳۔ شوال ۶۳۳ھ

تاریخ وصال آپ کی ۱۳۔ شوال ۶۳۳ھ ہجری لکھی اور بعض کتب میں ۲۷۔ رجب اور بعض میں ۱۷۔ ذیقعدہ ۶۹۶ھ ہجری۔ مزار بغداد لکھا ہوا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ برادر ابو محمد بغدادی کے ہیں اور فرزند ارجمند ابی صالح بن غوث پاک کے ہیں اور بعض شجروں میں بعد سید عبد الرزاق قدس سرہ کے پہلے ابو محمد لکھا ہے اور پھر آپ کا نام اختلاف کتب و شجروں سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ **واللہ اعلم**

ذکر حضرت شیخ المشائخ امام الطریقت کاشف الحقیقت سید ابو محمد ابو النصر محی الدین ثانی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم و شاگرد حضرت سید احمد ابو صالح کے ہیں آپ کبار مشائخ صوفیہ میں سے تھے۔ سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ آپ اپنے جد اعلے حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور تحصیل علوم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے کی۔ آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلما و مفتی عراق کے تھے۔ بمقام بغداد ۶۵۶ھ ہجری میں وفات پائی۔ اور بعض کتب میں لکھا ہے کہ آپ نے ۲۲۔ ربیع الاول ۶۱۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ اور ایک کتاب میں دیکھا کہ آپ نے ۲۵۔ ذی الحجہ ۶۲۹ھ ہجری میں وفات پائی اور مزار آپ کا جیلان میں ہے آپ کے علم کی تعریف میں یہ نقل بھی لکھی ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلان یہ کہتا ہے کہ جب شیخ سخن کہتے ہیں تو منہ سے آسمان تک نور ظاہر ہوتا ہے اور جب خاموش ہو جاتے ہیں تو منقطع ہو جاتا ہے۔ شیخ ہنسے اور فرمایا کہ یہ خلاف ہے بلکہ جسوقت وہ عمود نور کہ مدد الہی ہے منقطع ہوتا ہے خاموش ہو جاتا ہوں میں اور جسوقت امداد پہونچتی ہے کلام کرتا ہوں۔

واضح ہو کہ اسجگہ حقیر اختلاف شجروں کا بیان کرتا ہے کہ آگے آپ کے بعض شجروں میں تو حضرت سید علیشاہ لکھا ہوا ہے اور بعض میں آپ کے آگے سید حسین اور پھر سید محمد دوم اور پھر سید علی لکھا ہوا ہے۔ اور کتابوں میں جو دیکھا گیا تو ان بزرگ کا کچھ پتہ نہیں چلتا ٭

چنانچہ اسی تلاش میں صدہا کتابیں اور وہ کتابیں کہ جو بہت بہت کتابوں سے جمع ہوئی ہیں دیکھیں گئیں۔ جیسے مجمع الاولیاء و مجمع المعارف و معین الاولیاء و سیر الاولیاء و خزینۃ الاصفیا و اخبار الاخیار و سیر الاقطاب و مراۃ الاسرار و اقتباس الانوار و معارج الولایت و سیر المتاخرین و لطائف اشرفی و انوار السفر و طبقات حسامی و رسالہ چشتیہ فردوسیہ۔ و نفحات الانس۔ و کیمیاء سعادت۔ و گلزار ابرار۔ و سراج الہدایت و مطلوب الطالبین۔ و فردوسیہ قدوسیہ و ضیاء الابرار۔ و ثناء الابرار۔ و قصر عارفان و مراۃ ضیاء الابرار۔ و گلشن اولیاء۔ و اسرار اخیار و سبع سنابل۔ و فواد الفوائد۔ و جواہر فردوسیہ۔ و حدیقۃ المحدثین۔ و حکایت الصالحین و حکایت العارفین۔ و تاریخ فیروز شاہی۔ و گلزار صابری و گلزار فریدی و موضع الانوار و تاریخ فرشتہ و تذکرۃ الاتقیا و حدیقۃ الاولیاء و ثمرۃ الفوائد صابری وغیرہ۔ مگر کسی کتاب میں نام و حکایت تک نہیں ملی۔ جیسا کہ اکثر بزرگوں کا حال کسی بزرگ کے حال میں آجاتا ہے۔ اول تو سلسلہ قادریہ کے حالات سلسلہ وار بہت کم کتابوں میں دیکھے گئے اور سنہ و سنہ ہجری کا حال تو بہت ہی کم ملتا ہے پھر بھی اور بزرگوں کے حالات میں ملا جلا کر کچھ تو پتہ لگ ہی جاتا ہے علاوہ کتابوں کے بہت سے شجرہ سلسلہ قادریہ کی تاریخ و سن وار دیکھی گئیں مگر ان میں بھی کچھ پتہ نہیں لگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید محمد کی کنیت حسین بھی ہے اور حضرت سید علیشاہ قدس اللہ سرہ کی کنیت محمد ہے غلطی سے دو نام تصور کر لئے گئے ہیں۔ یا یوں ہو کہ حضرت سید علیشاہ قدس سرہ نے اور بزرگوں سے استفادہ کیا ہو اور اصل میں آپ بیعت حضرت ابو محمد سے ہوں اور سید محمد و دم جو خلیفہ سید حسن کے ہیں استفادہ کیا ہو۔ باقی واللہ اعلم۔ مگر چونکہ بہت سے شجروں میں حضرت سید ابو محمد کا خلیفہ حضرت سید علیشاہ کو لکھا ہے۔ اسواسطے احقر بھی اسی تحریر کو لیتا ہے۔ اور یہ اختلاف اسوجہ کر معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کا زمانہ ایک تھا ایک سے ایک کو استفادہ ہوا کسی مرید کو کوئی شجرہ دیا گیا کسی مرید کو کوئی۔

ذکر حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ و تربیت یافتہ سید ابو محمد محی الدین ابو نصر کے ہیں آپ اکمل الکملا تھے اور عجیب شان رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ کے حالات میں سلاسل الانوار والا فقط اختلاف شجرہ نکال لکھکر رہ گیا اور کوئی حال نہیں لکھا۔ بعض شجروں سے سنہ وفات آپ کا ۲۳ شوال ۳۹ سنہ ہجری پائی گئی اور بعض کتابوں میں امیر کبیر سید علیشاہ ہمدانی بن شہاب الدین بن محمد قدس اللہ سرہ العزیز لکھا ہے کہ بعد حصول خلافت آپ نے شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزدقانی و شیخ تقی الدین سے بھی فیض صحبت و خلافت حاصل کی ہے اور بموجب فرمانے حضرت شیخ تقی کے تمام ربع مسکون کی تین مرتبہ سیر کی اور چودہ سو اولیاء اللہ کو دیکھا اور چہار صد اولیاء اللہ کی مجلس میں فیضیاب ہوئے علوم باطنی میں آپ کی تصانیف مشہور ہیں۔ جیسے کتاب اسرار النقطہ و شرح فصوص الحکم و شرح قصیدہ خمریہ و فارضیہ وغیرہ اور اوراد فتحیہ تو برائے کشائش ظاہری و باطنی اکسیر اعظم ہیں وفات آپکی ۵۔ جمادی الاول ۸۶ سنہ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار ختلان میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرے بزرگ ہیں باقی واللہ اعلم۔

ذکر حضرت سید شاہ موسیٰ قادری قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت سید علیشاہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی میں آراستہ و جذب و عشق میں پیراستہ تھے۔ آپکے کشف و الہام و واردات بہت رہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ الہام کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ آواز ہے بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہیں کر سکتا۔ سوائے بزرگان دین کے اور وہ احوال کیفیات کے علم پر ہے۔ وفات آپ کی ۲۱۔ شوال ۴۴ سنہ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار بغداد میں ہے۔ اور ایک کتاب میں لکھا ہے کہ وفات آپکی ۱۳۔ رجب ۳۳ سنہ ہجری میں ہوئی اور کتاب سلاسل الانوار میں فقط اتنا مذکور ہے کہ آپ نسبت ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے۔ اور اجازت تلقین اذکار و خلوت گزینی انہیں سے پائی۔

ذکر حضرت سید حسن شاہ قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ حضرت شاہ موسیٰ قادری کے ہیں۔ آپ علم و حلم و زہد و ورع و تقوے میں ایک عالی مرتبہ رکھتے تھے اور ذکر و اذکار و اشغال

ومراقبات وکثرت صلوٰۃ ونوافل کو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز قیامت کو تمام نسب وسبب منقطع ہوجاینگے مگر نسب میرا اور سبب میرا منقطع نہ ہوگا۔ وفات آپ کی ۳۰۔ شعبان سنہ ۶۰۰ ہجری میں ہوئی اور مزار پرانوار آپ کا بغداد میں ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وفات آپ کی ۲۶ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری میں ہوئی۔ سلاسل الانوار میں فقط آپ کو خلف رشید وخلیفہ حضرت سید موسی قدس اللہ سرہ کا لکھا ہے ۞

ذکر حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔

آپ خلیفہ نامدار حضرت میر سید حسن شاہ کے ہیں۔ آپ فقر وتجرید وورع وزہد واتباع سنت میں شان بلند رکھتے تھے۔ وفات آپ کی ۱۹۔ محرم سنہ ۶۵۳ ہجری میں ہوئی۔ اور بعض آپ کو سید ابوالعباس احمد جیلی لکھتے اور کہتے ہیں کہ آپ وقت ہنگامہ ہلاکو خان قتل عام وتاراج بغداد کے ملک روم کو تشریف لے گئے اور بعد انطفائے آتش فساد ہلاکو خان اپنے شہر حلب کی سکونت اختیار کی اور اسی جگہ آپنے ۱۷۔ رجب سنہ ۶۸۷ ہجری میں وفات پائی اور سلاسل الانوار میں فقط اتنا لکھا ہے کہ میر احمد جیلانی قدس اللہ سرہ خلف ارجمند وخلیفہ تربیت یافتہ میر سید حسن قدس اللہ سرہ کے ہیں۔ آپ درویش کامل وفیض رسان عالم تھے ۞

ذکر حضرت شیخ بہاؤالدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز۔

آپ خلیفہ عالیشان عارف ربانی حضرت مولانا سید احمد جیلانی کے ہیں۔ آپ مکہ معظمہ میں بیعت وخلافت سے شرف یاب ہوکر ہندوستان میں تشریف لائے۔ کتاب وفیات الاولیاء میں لکھا ہے کہ شیخ بہاؤالدین بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسنی الشطاری صاحب حالات وجامع کرامات وبرکات تھے۔ وطن اصل آپکا قصبہ جنید سرکار سرہند تھا۔ آپ باستدعائے ملوک منڈو اوس دیار میں تشریف لے گئے اور وہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کا تہا۔ آپ کچھ عرصہ تک منڈو میں رہے بعدہ وہاں سے عزیمت دیار دکن کرکے شہر بیدر میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ قادری تھے اور مشرب شطاری رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ بیان ذکر واذکار واشغال شطاریہ میں لکھا ہے آپ پر بوقت سونگھنے خوشبو کے ایسا ذوق وحال ہوتا تہا کہ قریب ہلاکت روح کے ہوجاتے تھے۔ چنانچہ سبب ظاہری آپ کی وفات کا یہ ہی ہوا۔ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کے پاس کچھ خوشبو لایا اسی ذوق سے آپ نے ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۹۲۱ ہجری میں وفات پائی مزار شریف آپ کا دولت آباد ملک دکن میں ہے۔ خلیفہ آپکے بہت ہیں مگر مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ سید ابراہیم ایرجی وشیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی جو شہر بیدر میں اپنے پیر کی جگہ سجادہ نشین ہوئے ومولانا علیم الدین قدس اللہ اسرارہم اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے جب طے منازل سلوک سے فراغت پائی آپ حرمین وشریفین کو تشریف لے گئے وہاں سے عالم سیاحت میں کشمیر تشریف لے گئے اور آپ ہمیشہ برائے قوت حلال کے دانہائے غلہ کوچہ وبازار میں سے چنا کرتے تھے جب غلہ جمع ہوجاتا تو غلہ نان پز کو بعوض روٹی دیدیتے۔ ایک روز حسب عادت دکان پر آئے اور دکان نان پز کی بند پائی ہمسایگان سے دریافت کیا۔ کہا اُسکا لڑکا نوجوان مرگیا ہے اس مصیبت میں گرفتار ہے۔ شیخ یہ سنتے ہی اسکے مکان پر پہونچے۔ اور دیکھا کہ تمام مردمان متعلقان بربالین نوجوان نالہ وفریاد کررہے ہیں اور شور محشر برپا ہورہا ہے۔ شیخ نے یہ حالت دیکھکر منع کیا اور فرمایا کہ یہ مردہ نہیں ہے زندہ ہے اور میت کے بالین پر گئے اور بآواز بلند کہا کہ اے پسر اس خواب بیوقت کا کیا موقعہ ہے بحکم احکم الحاکمین بیدار ہو اُسیوقت مردہ کے جسم کو جنبش ہوئی اور چشم کھولدی۔ یہ کرامت خلق دیکھکر بہت شیخ کی معتقد ہوئی پیر آپ تاحیات عمر ہدایت خلق اللہ مصروف رہے وفات آپ کی ۳۔ ربیع الاول سنہ ۹۴۹ ہجری میں ہوئی شاید یہ کوئی دوسرے ہوں۔

ذکر حضرت شیخ الزمان محبوب جہان سید ابراہیم ایرجی بن معین حسنی وحسینی قادری قدس اللہ سرہ العزیز۔

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ بہاؤالدین انصاری قادری کے ہیں آپ کمالات ظاہری باطنی وجذب وعشق ومحبت الٰہی میں موصوف تھے۔ اور مقتدائے زمانہ

نہایت خلیق وہر دلعزیز جسپر تصور ہوتا تہا کہ خلق محمدی سب آپکے اندر آگیا ہے۔ تذکرۃ الاصفیا میں لکہا ہے کہ آپ بزرگ ومتبرک ودانشمند کامل جملہ علوم عقلی ونقلی ورسمی وحقیقی میں عبور رکھتے تھے بہت کتابیں ہر علوم کی آپ نے مطالعہ فرمائیں تھیں اور ان کے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص اُسکو سمجھ سکتا ہے۔ آپکے زمانہ میں دہلی میں کوئی شخص آپکے مقابل نہ تہا۔ آپ کا کتب خانہ بہت بڑا تہا اور اکثر آپکے ہی ہاتھ کی کتابیں لکہی ہوئی تہیں۔ آپ ہمیشہ مطالعہ وتصحیح کتب میں مشغول رہتے تھے اور اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتے تھے مگر اُس شخص کو کہ مخلص پاتے۔ شیخ عبد العزیز حسن ودیگر صوفیان آپکے آگے علوم وفنون میں تلمذ کرتے تھے۔ اور مشائخ کرام وعلمائے عظام آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے آپ نے دیگر مشائخین کے سلاسل میں بہی ارتباط پیدا کر کے اوراد واشغال واذکار ودعوات وطریق تربیت جمع کیے آپ مجلس سماع میں حاضر نہوتے تھے۔ وفات آپکی ۵۔ ربیع الثانی ۹۲۵ھ ویا ۹۳۵ھ ہجری مزار مبارک آپ کا احاطہ جنوبی درگاہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ کے ہے ۞

ذکر حضرت مخدوم شیخ بہکاری قدس اللہ سرہ العزیز آپ خلیفہ نامدار حضرت سید ابراہیم ایرچی کے ہیں۔ آپ بہت بڑے اولیاء کبار وصاحب خوارق وکرامات گذرے ہیں۔ کتاب کشف المتوازی مولفہ شاہ تراب علی صاحب کاکوری میں لکہا ہے کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے۔ اور مشہور بہ شیخ بہکاری ہیں اور یہی نام آپ کا شجرہ مریدان میں درج ہے اور فرامین بادشاہی میں بھی آپ کا یہی نام درج ہے مگر قصبہ کاکوری میں آپ کا صرف مخدوم شیخ بہیکہ نام مشہور ہے آپ اولاد امجاد محمد بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ تعالے وجہہ سے ہیں جو مشہور بہ محمد بن حنیفہ ہیں۔ قصبہ کاکوری میں آپ کے والد ماجد حضرت قاری امیر سیف الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے استقامت اختیار فرمائی جناب مخدوم شیخ بہکاری کو اللہ تعالے نے استعداد قویہ وحوصلہ وسیع عنایت فرمایا تہا۔ آپ کو رویائے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی۔ چنانچہ وہ وقوع میں آیا۔ سات اشخاص کاملین سے

آپ کو تکمیل ہوئی۔ پانچ تن عالم ظاہر سے اور دو تن عالم ارواح سے۔ مرشد اول آپ کے والد ماجد قاری امیر سیف الدین کہ ان سے علم ظاہری پڑہا دوم مرشد مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ ان سے حدیث واشارہ ورد حاصل کیا کہ جسکے سبب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور بشارت حاصل ہوئی۔ سوم حاجی عبد اللطیف ہراتی۔ چہارم سید ابراہیم ایرچی پنجم حافظ ابراہیم صاحبزادہ۔ اور عالم ارواح میں اول حضرت غوث الثقلین دوم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں۔ غرض اسیطرح سے تمام وکمال حالات آپکے کشف المتوازی میں لکھے ہیں اور منتخب التواریخ میں ہے کہ شیخ بہیکہ کاکوری اعلم علماے روزگار ومتورع ومتشرع تھے اور تقوے میں امام اعظم ثانی تھے اور درس واستفادہ خلق میں اشتغال رکھتے تھے اور سخن تصوف مجلس میں نہ کہتے تھے مگر محرمان راز سے خلوت میں وفات آپ کی ۹۔ ذیقعدہ۔ سنہ ۹۸۱ھ ہجری میں ہوئی مزار شریف آپ کا کاکوری قصبہ میں ہے اور ایسے ہی وفیات الاولیاء میں لکہا ہے اور یہ بھی لکہا ہے کہ شیخ ضیاء الدین عثمانی المعروف بہ قاضی جیا نبوتنوی مرید شیخ بہکاری کے ہیں اور ایسے ہی کشف المتوازی میں لکہا ہے اور یہی سب کہتے چلے آئے ہیں مگر بعض نے قاضی جیا صاحب کو مرید شیخ محمد بہکاری برہانپوری قدس اللہ سرہ کیطرف نسبت کیا ہے اور کہا ہے کہ شیخ محمد بہکاری برہانپوری بھی حضرت سید ابراہیم ایرچی کے خلیفہ تھے اور یہ وہ شیخ محمد بہکاری ہیں کہ جنکا حال معارج الولایت میں بولایت شاہ نعمان کہ جنکی وفات قلعہ اسیر میں سنہ ۱۱۲۶ھ ہجری میں ہوئی۔ اس طرح پر لکہا ہے کہ جب آپنے شاہ نعمان کو ولایت قلعہ اسیر کی عطا کی تو شاہ نعمان نے عرض کیا کہ وہاں شاہ محمود مامور ہیں بندہ کیواسطے کیا حکمت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج تمام اولیاء اللہ بحضور پرنور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حاضر تھے بندہ نے عرض کیا کہ مقام قلعہ اسیر شاہ نعمان کو عطا فرمایا جاوے شاہ محمود کو اسیوقت ارشاد نبوی صادر ہوا کہ ولایت قلعہ اسیر کی ہم نے شاہ نعمان کو عطا کی تم اپنا مصلا اس جگہ سے لے جاؤ چنانچہ شاہ نعمان وہاں پہونچے اور قبول عظیم پایا۔ وفات آپکی ۲۸ رجب [illegible]ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا مقام

دولت آباد متصل برہانپور ہے۔

ذکر حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا نیوتنوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم مخدوم شیخ بہکاری کاکوری قدس سرہ کے ہیں اور دیگر مشائخ سے بھی استفادہ خلافت حاصل کی ہے چنانچہ تذکرۃ الاصفیا نے انتساب بیعت آپ کا بطرف شیخ وجیہہ الدین گجراتی کیا ہے اور بعض نے شیخ محمد بہکاری برہانپوری کیطرف اور بعض نے حضرت سلیم چشتی کیطرف خیال کیا ہے اور کتاب بحر ذخار میں لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتیں پائی ہیں اور اجازت حاصل کی ہے اور طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تھا آپ بہت بڑے مقبول بارگاہ اکابر ارباب ولایت و اعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی وجاہت و تصرف کثیر رکھتے تھے نہایت معزز و ذی وقار درویشوں میں صاحب حال وقال مشہور تھے کتاب سلاسل الانوار میں لکھا ہے کہ جب آپ واسطے طالب علمی گجرات احمد آباد گئے ایک روز منزل کرتے ہوئے رستہ بہول گئے۔ اسوقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ آپ کو چالیس روز میرے ساتھ رہنا چاہئے۔ آپ چالیس روز انکی خدمت میں رہے اور جمیع علوم ظاہر و باطن حاصل کیا بعدہ گجرات احمد آباد میں بعو مدرسہ شیخ وجیہہ الدین قدس سرہ کے آئے اور دیکھا کہ شیخ مضطرب اندر مکان کے آتے جاتے ہیں یہ حال دیکھکر آپ جیسے طالب علموں نے وجہ بے چینی کی دریافت کی فرمایا اگر اپنے استاد سے میرا سبق اپنے سبقوں سے پہلے معین کرا دو تو میں اس جن کو کہ جو شیخ کی دختر اور جمیع اہل خانہ کو ایذا دیتا ہے دفع کروں۔ شیخ سے طالب علموں نے یہ حال بیان کیا کہ یہ طفل مکتب اسطرح کہتا ہے۔ شیخ نے فرمایا ہمنے قبول کیا۔ آپ نے شیشہ طلب کی اور فوراً جن کو حاضر کر کے شیشہ میں بند کر دیا۔ پھر شیخ نے اُس دختر سے آپ کا نکاح کر دیا۔ آپ چندمدت میں تحصیل علوم کر کے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ بحر ذخار میں لکھا ہے کہ آپ سید کبیر الدین کی اولاد میں ہیں۔ ایک روز ایک شخص آیا اور اپنے کو سید ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تہا۔ آپ نے باطنی تصرف سے اس معاملہ سے واقف ہو کر فرمایا اگر تم شیخی سے میل نہیں رکھتے تو شیخی

کو میں قبول کرتا ہوں۔ اسی روز سے آپ ملقب بہ شیخ ہوئے۔ وفات آپکی ۲۲ رجب ۹۸۹ھ میں ہوئی۔ بحر ذخار میں یہ مصرعہ تاریخ وفات کا درج ہے۔

ع رفت از دنیا بدین قطب جہان۔

اور بعض نے سنہ وفات آپکا ۹۳۴ ہجری لکھا ہے۔ مزار قصبہ نیوتنی میں ہے اختلاف سنوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات جمع کرنیوالوں نے مطابق زمانہ بزرگوں کے سن لکھدیئے ہیں کیونکہ اکثر حالات بزرگوں کے بعد میں جمع ہوئے ہیں۔ بہت کم بزرگ ایسے ہونگے جن کے سنین میں اختلاف نہ ہو۔

ذکر حضرت شاہ جمال اولیا کڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ صاحبزادہ شاہ حمید الدین عرف شاہ مخدوم جہانیان[لہ] رحمۃ اللہ علیہ ابن بہاء الحق والدین علیہ الرحمۃ بن مخدوم سالار بزرگ قطب الاقطاب سید قطب الدین کڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں آپ چودہ سال کی عمر میں علم ظاہری سے فراغت پاکر دستار فضیلت سے کامیاب ہوئے آپکے والد بزرگوار نے اولاً آپ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں مشرف بہ بیعت فرماکر ارشاد فرمایا کہ تم قصبہ نیوتنی جو ملک اودھ میں واقع ہے خدمت میں شاہ قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا کے حاضر ہو۔ وہاں حصہ تمہارا ہے۔ چنانچہ حسب ارشاد آپ وہاں تشریف لے گئے وہاں اکتساب باطن یعنی ریاضت شاقہ و مجاہدہ و نفس عرصہ دراز تک فرماتے رہے ایک شب کو بعد نماز عشاء اپنے پیر و مرشد کے پیچھے پیچھے دروازہ مکان تک چلے گئے جب آپکے پیر و مرشد یعنی قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھا پھیر کر دیکھا تو آپ ہمراہ تھے زمانہ موسم سرما کا تہا آپ کے پاس کچھ اوڑھنے کو نہ تہا حضرت شیخ نے اپنی دولائی مبارک اُتار کر آپ کو مرحمت فرمائی کہ اسکو اوڑھکر سو رہنا اس دولائی کو آپ نے سر پر رکھ لی اور تمام شب اس فکر میں گذری کہ جسطرف فرق مبارک حضرت کا رہا ہو اسطرف کو میرے پیر نہ جو جائیں۔ اس خیال میں تمام شب دولائی کو سر پر رکھکر کھڑے ہوئے گذری آخر شب کو جب حضرت پیر و مرشد بیدار ہوئے اور واسطے ادائے نماز مسجد میں تشریف لا رہے تھے تو آپ نے

لہ دوسرے مخدوم جہانیان کڑوی ہیں۔

دیکھا کہ شاہ جمال اولیاء کو جس مقام پر دولائی دیکر چھوڑ گئے تھے اسی مقام پر کھڑے ہیں فرمایا کہ تو کون ہے آپ نے عرض کیا کہ جمال - شیخ نے وجہ کھڑے رہنے کی دریافت فرمائی آپ نے سبب عرض کیا اسپر ارشاد ہوا کہ تو اولیاء ہے بعدہ نماز صبح مجمع عام میں جناب قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ سید جمال کردی مخدوم زادہ پیر زادہ آج سے بحکم الٰہی جمال الاولیاء ہوا - بعد حصول خلافت و خرقہ خلافت آپ اپنے وطن کوڑہ جہان آباد کو تشریف لائے آپ کے والد بزرگوار حیات تھے آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اپنے خاندان چشتیہ نظامیہ کی خلافت عطا فرمائی زان بعد آپ مکن پور تشریف لے گئے اور اسوقت میں صاحب سجادہ شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب رونق افروز مکن پور تھے آپ کو مہمان فرمایا اور اپنے خاندان کی خلافت عطا فرمائی - زان بعد آپ دہلی تشریف لے گئے وہاں پر حضرت شاہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی حیات تھے ان سے ملاقات فرمائی انہوں نے بھی براہ نوازش کریمانہ خلافت خاندان نقشبندی کی عطا فرمائی پھر کوڑہ شریف تشریف لاکر تا حیات خانقاہ شریف سے باہر تشریف نہیں لے گئے - ایک مدرسہ علم ظاہری کا جاری فرمایا اور تعلیم فرماتے رہے جب کبھی کسی کو مرید فرماتے تھے تو قادریہ سلسلہ میں فرماتے تھے - مگر اپنے عزیزان خاص کو ہمیشہ داخل سلسلہ چشتیہ فرماتے تھے وفات آپ کی ۲۵ رمضان یا شب عید الفطر سنہ ۱۰۴۲ ہجری یا سنہ ۱۰۴۴ ہجری میں ہوئی - مزار کوڑہ میں ہے ۔

ذکر خلاصۃ الواصلین احمد خلق ابراہیم محبی مروت یوسف طلعت خضر حال مسیح قال کلیم کلام

سلیمان مقام نتیجہ تجلیات الازل و الابد قطب الاولیاء حضرت میر سید محمد ترمذی الکالپوی بن سید ابو سعید دانشمند حسینی قدس اللہ سرہ العزیز - آپ قصبہ سوانہ نواح لاہور کے رہنے والے تھے اور سکونت کالپی بعہد آخر شاہجہان بادشاہ دہلی اختیار کی۔

نقل ہے کہ قبل پیدائش آپکے حضرت ابو سعید دانشمند سفر دکن کر کے مفقود الخبر ہو گئے آپ نے شفقت مادری میں پرورش پائی اور تربیت تعلیم شیخ محمد یونس محدث کہڑا سے پائی۔

اور نزہت الارواح پڑھکر آپ کی اور کیفیت ہوگئی اور دیگر اطراف میں قصد تحصیل علم کا کیا۔ آپ قصبہ جاجمئو گئے اور وہاں سے کوڑا جہان آباد آئے اور خدمت میں حضرت شیخ جمال اولیاء قدس اللہ سرہ کے رہے اور طریق چشتیہ میں بیعت حاصل کی اور ریاضت و مجاہدہ کرنا شروع کیا اور آپ نے یہ خدمت شیخ کی کی کہ وضو کو پانی دیتے اور جب شیخ مکان کو جاتے تو آپ ہمراہ جاتے جب شیخ فرماتے کہ واپس جاؤ تو چلے آتے اور کبھی اتفاق سے شیخ نے نہ کہا تو آپ دروازہ پر تمام شب کھڑے رہتے اور شیخ بھی آپ سے کمال محبت رکھتے تھے بعد ریاضت و مجاہدہ کے شیخ نے آپ کو خلافت دی اور سلسلہ قادریہ و سہروردیہ و مداریہ کی بھی اجازت پائی اور آپ باجازت شیخ کالپی میں تشریف لائے بعد اسکے آپ حضرت امیر ابو العلائی احراری کی خدمت میں اکبر آباد گئے - اور دس برس وہاں رہے اور طریق نقشبندیہ کی خلافت حاصل کی آپ ابتدا میں ادائے فریضہ اور نوافل و بحث علم دین میں مصروف رہے اور آخیر میں کثرت شوق اور غلبہ عشق حقیقی سے گوشہ نشین ہو گئے تھے - ولادت آپکی سنہ ۱۰۰۶ ہجری میں ہوئی اور وفات آپ کی ۲۶ شعبان سنہ ۱۰۷۱ ہجری میں ہوئی - مزار پر انوار آپ کا کالپی میں ہے اور خلفاء آپکے یہ ہیں شیخ محمد افضل الہ آبادی - و عاشق محمد - و حاجی جنید - و شیخ عبد الحکیم موہانوی - و شیخ کمال و میر سید احمد - فرزند حضرت وفات سنہ ۱۰۸۵ ہجری - و شیخ عبد المومن اکبر آبادی - و محمد وارث نظام آبادی - و شیخ کمال کڑا کتی و حاجی ولی محمد و سید مظفر و سید ضیاء اللہ بلگرامی قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت قطب الاقطاب شیخ محمد افضل الہ آبادی بن حضرت شیخ عبد الرحمن عباسی

سید پوری غیر مبنی الخلفا قدس اللہ سرہ العزیز - ولادت باسعادت آپ کی شب دہم ربیع الاول سنہ ۱۰۳۹ ہجری کو ہوئی - تمام نجومی اسبات پر متفق تھے کہ حضرت شیخ مولود مسعود ہیں اگر بادشاہ کے یہاں ایسا لڑکا پیدا ہو تو اقالیم سبعہ کا مالک ہو اور اگر فقیر کے گھر میں پیدا ہوکر علم کی طرف توجہ کرے تو سرآمد علماء کا مگار ہو اور اگر فقیر و فنا کے طرف متوجہ ہو قطب کبیر کا مرتبہ پائے آپ نے علم فارسی میں صرف دیباچہ گلستان تو اپنے استاد سے پڑھا باقی خود ملاحظہ فرماتے تھے

؂ از حقیقت العرفان و دیگر کتب -

جہان کہین لغات غیر مسموع ہوتی یا قصوں کا تعلق ہوتا کسی اور سے دریافت کر لیتے علوم اسمیہ عربیہ کے متعدد مقامات پر مشاہیر علماء سے تحصیل و تکمیل کے بعد تکمیل علوم عربیہ شوق تحصیل علوم تصوف و درویشی موج زن ہوا اور تلاش مرشد ہوئی۔ ادھر حضرت میر صاحب قدس اللہ سرہ کے صاحبزادہ میر سید احمد کاشفی قدس اللہ سرہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت میر صاحب قدس سرہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سبقوں میں خلل ہوتا ہے اگر حکم ہو تو کوڑا جہان آباد و ملا لطیف اللہ صاحب کوڑوی کی خدمت میں حاضر ہو کر تحصیل علم کرون حضرت میر صاحب نے بعد تامل فرمایا یہان ٹھیر جاؤ۔ خدا تعالے شیخ محمد افضل کو توفیق دیکر لاتا ہے اونسے پڑھنا۔ آپ اسوقت جونپور میں تھے یکبارگی خاطر عاطر میں خیال آیا کہ اب تک ظاہری مباحثون میں پڑکر کیا پایا ہے کہ آگے کچھ اور ملیگا ایک جز جسکو ہاتھ میں لئے پڑھا رہے تھے کسی طالب علم کو دیکر فرمایا کہ میرا دل اس سے ٹھنڈا ہو گیا جو چاہو سو پڑھو۔ اور روانہ کالپی شریف ہوئے حضرت میر صاحب قدس سرہ سے ۱۰۸۳ھ ہجری میں بیعت کی۔ تذکرہ سرو آزاد میں لکھا ہے کہ شیخ محمد افضل سر حلقہ خلفائے حضرت میر صاحب است مہر سپہر ولایت و کوکب دری درج ہدایت بود فضایل صوری و معنوی فراہم داشت۔ اور میر آزاد نے کتاب انیس المحققین میں لکھا ہے کہ در عمر بست و پنج سال کے برہمنون نے فائدہ ازلی و جذبہ لم یزلی بعینہ علیہ حضرت قطب الاولیا میر سید محمد کالپی رسیدہ و باسعادت بیعت و اجازت مشرف گشت و اجازت تکمیل طالبان و خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و مداریہ و نقشبندیہ مجاز و ماذون مطلق گردید و باشارت حضرت میر ورد الہ آباد و سجادہ راست گسترد و طاعت و عبادت رب العلمین و بہ تربیت و تلقین ارباب یقین مشغول نمود و حق تعالے ایشان را قبول عظیم داد۔ الی آخرہ۔ حضرت شیخ مختلف فنون و علم میں صاحب تصانیف کثیرہ میں آپ کے محل اول سے صرف دو صاحبزادیان تھین آپ نے اپنے بھتیجے اور داماد حضرت شیخ محمد یحیی المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی کو خلافت سلاسل خمسہ عنایت فرما کر اپنا قایم مقام و سجادہ نشین کیا۔ اور تمام مریدین و منتسبین حضرت شیخ نے حضرت شاہ خوب اللہ کی خدمت میں رجوع کیا اس زمانہ سے

اب تک خدمت خانقاہ شریف اور شرف سجادہ نشین آپ ہی کی اولاد امجاد کو حاصل ہے اور محل ثانی سے آپکے تین صاحبزادہ تھے۔ ملا کمال الدین محمد و ملا جمال الدین احمد و ملا جلال الدین محمود۔ اور اس زمانہ کے مشاہیر فقرا اور علما اکثر حضرت کی شرف بیعت و شاگردی سے مشرف تھے۔ بادشاہ وقت کے ہان سے معافی مقرر تھی۔ طلبہ علوم و طالبان راہ خدا دانی بکثرت حضرت شیخ کی بابرکت خدمت میں حاضر رہتے تھے وفات آپکی ۱۵۔ ذی الحجہ ۱۱۲۴ھ ہجری میں ہوئی۔ مزار پر انوار الہ آباد میں ہے عمر شریف ۸۸ سال کی ہوئی

شیخ محمد سجاد کبری آبادی نے بروز سوم کان الشیخ قطبا تاریخ کہی اور دوسرے بزرگ نے۔ شیخ قطب زمانہ و قطب زمن خویش۔ و اعظم اقطاب۔ و افضل قطب محمدی۔ و افضل الناس ثانی۔ ملا کمال الدین محمد صاحبزادہ کلان حضرت شیخ قدس اللہ سرہ نے دائرہ تاریخ وصال حضرت شیخ تیار کیا تھا جسکی نقل مع قاعدہ استخراج ذیل میں درج ہے۔ اس دائرہ سے تواریخ متعدد بماہ نکلتی ہیں۔

حضرت قطب اکبر سید علی کبیر عرف شاہ محمد میر یحیان قدس اللہ سرہ۔ در تذکرہ خاتون الشعرا میفرمایند طریق استخراج تاریخ ازین دائرہ کہ بدست فقیر است بدین نمط می تواند شد کہ ہر خانہ را کہ بخواہند مبدہ قرار دہند و عدد لفظ آن خانہ را جدا بنویسند بعدہ خانہ دیگر طرح کنند عدد لفظ خانہ سوم بنویسند۔ چہارم طرح کنند و پنجم بنویسند ششم طرح کنند ہفتم بنویسند بدین نمط یک خانہ را طرح نمودہ اعداد بقیہ خانہ ہارا بنویسند تا تاریخ برآمد شود و ہمچنین و تمامی این دائرہ چہاردہ خانہ اند و خانہ کہ میان انست دران سنہ وفات نوشتہ شد پس اگر یک خانہ را طرح کنند و عدد خانہ دیگر بنویسند و خانہ دیگر طرح کنند و عدد خانہ دیگر بنویسند درین صورت اعداد الفاظ ہفت خانہ طرح میشود و اعداد الفاظ ہفت خانہ نوشتہ میشود از ہمہ اعداد تاریخ وفات حضرت شیخ محمد افضل قدس سرہ برمی آید فقط باسمہ سبحانہ دائرہ سال وصال

ہمای اوج ہدی ہادی دین شاہ محمد افضل الہ آبادی اے اللہ محلہ ابد ۱۱۲۴ھ ہجری

۱۹۰ ۴ ۳۰۴۲ ۹۱ ۳۶ ۸۱ ۱۳۱ ۲۶ ۹۳ ۸۳

دائرہ بر صفحہ ۸۳

ذکر حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف بحضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ۔

ولادت باسعادت آپ کی نشہ؟ بعد نماز جمعہ ہوئی۔ شیخ محمد امین والد ماجد حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی نے خوب باد این پسر سنجیدہ اور کئی بزرگ عزیز نے شیخ الاسلام باد تاریخ لکھی ہے۔ بارہ برس کے سن میں شیخ محمد امین مرحوم والد حضرت موصوف کا سایہ عاطفت حضرت سر اقدس سے دور ہوا یتیمی کے وقت سے اپنے حقیقی چچا حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی کے سایہ فیض میں تربیت پانے لگے۔ کافیہ سے لیکر تمام علوم رسمیہ کی تحصیل حضرت شیخ محمد افضل کی حضور میں کی۔ ساتویں جمادی الآخر ۱۱۰۳ہجری کو حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی اور تیس برس تک سایہ ہما پایہ حضرت شیخ میں تحصیل کمالات ظاہری و باطنی سے بہرہ مند ہوتے رہے۔ تذکرہ سرو آزاد میں ہے کہ شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی بحر مواج علوم شریعت و طریقت بود و جواہر سیر آب در دامن دریوزہ گران کوچہ طلب میریخت در سن دوازدہ سالگی نہال استعدادش بتربیت عم بزرگوار نشو و نما یافت و از بخت حال کافیہ این حاجت حالش برگردید و تا منتہاہی تحصیل از خدمت شیخ محمد افضل استفادہ نمود و مدتہا مدارج سلوک در نوردید و بشرف کمال و تکمیل عروج فرمود و بخلافت و دامادی حضرت شیخ اختصاص یافت و بعد ارتحال شیخ باستحقاق نائب جناب گشت و قبول عظیم یافت و خوارق عادات بسیار سرزد و کتب و رسایل کثیرہ تصنیف کردہ و در کشف مشکلات علوم ظاہری و باطنی شان بلند داشت مکتوبات ایشان در چہار مجلد بر ہانست جلی بر علوم فطرت و کمال تبحر حضرت شاہ خوب اللہ

الہ آبادی کی تصنیفات چالیس سے زیادہ۔ خلاصۃ الاعمال و مناقب غوثیہ و چہل حدیث۔ و قباب الاعلام و کلمات متلفہ فی مقاصد المختلفہ و کلام المقید فی ما یتعلق بالشیخ والمرید و قول الصحیح فی حدیث صلوٰۃ التسبیح تضاعۃ مزجاۃ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ خلفاء و مریدین حضرت کے بہت بڑے بڑے مشاہیر علماء و فقراء تھے جیسے حافظ زمان اللہ بنارسی و حاجی محمد شفیع و خواجہ عبد العزیز بسمل مرید حضرت شیخ محمد افضل و خلیفہ تربیت دادہ حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی و مولانا محمد عارف و مولانا محمد زاہد اکبر آبادی و حاجی محمد یسین محدث جونپوری اور ہر سہ صاحبزادگان والا شان علامہ شیخ محمد طاہر و حاجی محمد فاخر محدث اور شیخ محمد ناصر خلفا و پیر و حضرت شاہ خوب اللہ تھے آپ نے چونسٹھ برس کے سن میں داعی اجل کو لبیک کہا اور شب یازدہم جمادی الاول ۱۱۴۴ھ ہجری میں عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی کے مزار پر انوار کے برابر مدفون ہوئے۔ مولانا شیخ کمال الدین محمد ابن افضل الاقطاب حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی نے کان الشیخ قطبیا تاریخ وفات حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی پائی کیسی اور بزرگ نے وائے غمہائے الم تاریخ لکھی۔ اور مولوی محمد ناصح غازی پوری خلیفہ حضرت موصوف نے الجنت للمتقین اور میر آزاد بلگرامی نے لقد رضی تاریخ لکھی۔

ذکر حضرت حاجی شاہ محمد فاخر زائر تخلص محدث ہندی الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز۔

ولادت باسعادت آپ کی شب شانزدہم شعبان المعظم ۱۱۲۰ ہجری کو ہوئی حضرت شیخ محمد یحییٰ المعروف شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہ والد بزرگوار حضرت حاجی صاحب یوں فرماتے ہیں۔

زین بود فروغ نور جاوید طلب
زان رو کہ چو خورشید شود نور افشان

شادانی گشت ہا می امید طلب۔
تاریخ ولادتش ز خورشید طلب
۱۱۲۰ ہجری

دیگر

حق تعالے مرا پسر بخشید
نیک بخت ازل شدش تاریخ
۱۱۲۰ ہجری

از عنایت بے نہایت خویش
قدر و عمرش خدا نمایند بیش

دیگر

لقد من ربی علی عبدہٖ ... بابن تقی نقی بینہٖ

سے علٰے رضی بتاریخہٖ ... سمعت من الغیب لاریب فیہ

آپ حضرت شیخ محمد افضل رحمتہ اللہ علیہ الہ آبادی کے نواسے اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی کے دوسرے صاحبزادے ولی مادر زاد تھے احوال ولادت حاجی صاحب میں خود حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حاجی محمد فاخر صاحب میں وقت ولادت کے حس وحرکت نہ تھی یہانتک کہ نار کاٹنے کا بھی قصد نہ تہا حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ اسوقت تشریف لائے اور بعض کلمات ارشاد فرمائے جسکے ساتھہ ہی آثار حیات حضرت حاجی صاحب میں ظاہر ہوئے اور نار کٹائی کی رسم عمل میں لائی گئی۔ حضرت موصوف بعد ولادت کئی روز تک جس کسی کو دیکھتے تھے ہاتہہ اٹھا کر سلام کرتے تھے ایک روز حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ بائیس مرتبہ سلام کیا اگر کبھی ہاتہہ کسی چادر وغیرہ میں لپٹا ہوتا اور کوئی واجب الاحترام نزد آجاتا ہاتہہ نکالکر سلام کرتے۔ آپ کی والدہ ماجدہ صبیہ خرد حضرت شیخ قدس سرہٗ یعنی حضرت حاجی صاحب کے اس خلاف عادت فعل سے خوف زدہ ہوئیں حضرت شیخ قدس سرہٗ تشریف لائے اور فرمایا مانند طفلان باشند۔ پہر حاجی صاحب نے نہ ہاتہہ اٹھایا اور نہ سلام کیا حضرت حاجی صاحب نے تمام علوم رسمیہ سے اپنے برادر بزرگ علامتہ العصر شیخ محمد طاہر مرحوم کی خدمت میں بائیس کے سن شریف میں فراغت حاصل کی۔ علامہ موصوف نے عین عنفوان شباب میں اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہٗ کے سامنے رحلت کی لہذا حاجی صاحب علاوہ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہونے کے علامہ موصوف مرحوم مسند درس پر متمکن ہوئے تمام طلبہ وتلامذہ علامہ مغفور نے حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں رجوع کیا۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی مرحوم تذکرہ سرو آزاد میں تحریر فرماتے ہیں نام زاہر تخلص شیخ محمد فاخر خلف الصدق شیخ محمد یحیی و دخترزادہ شیخ محمد افضل صاحب الہ آبادی ست نخست

احوال این دو نیر برج کمال بر ساخت قرطاس پرتو می اندازد و ساخت کتاب را بلوامع انوار برکات معمور می سازد۔ یہاں سے حضرت شیخ اور حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس سرہٗ کے احوال تحریر فرماکر آگے یون تحریر فرماتے ہیں۔ شیخ محمد فاخر بمصداق مغز بادۂ ثالث زیب سجادہ ابوین و فرع آسمان سای اصلین جلیلین صاحب صفات رضیہ و مناقبت سنیہ اساس محکم مدارج علیا قیاس منتج ولایت کبرے میزان عدل نقلیات برہان نقد عقلیات۔ تشرع بدرجہ کمال دانست الی آخرہ۔ حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ بسیاری از کبرای دین را مشاہدہ نمودہ ام بعد از یازدہ صد سال یک شخص کہ عبادت از شیخ محمد فاخر باشد۔ موافق کتاب وسنت یافتم۔

دوسرے مقام پر۔ کہ بسیاری از ارباب کمال را بخورد م القدر کہ نزد شیخ محمد فاخر از ان شدم ہیچ جا اتفاق نیفتاد۔ حضرت حاجی صاحب نے دو بار زیارت حرمین شریفین وتحصیل سند حدیث کے لیے سفر حجاز فرمایا ایک بار پندرہ ماہ مقیم رہے اور دوسری بار ڈہائی برس سے زیادہ تیسری بار بقصد سفر حجاز وبخیال سکونت عرب تشریف لئے جاتے تھے کہ برہان پور مین واصل بحق ہوئے حضرت شیخ محمد حیات سندی مدنی سے سند حدیث حاصل کی۔ میر آزاد مرحوم اور حضرت حاجی صاحب میں علاوہ اور خصوصیت کے خواجہ ناشی کی بہی ایک خصوصیت خاصہ تھی جسکو انہوں نے فخریہ کئی مقامون پر ذکر فرمایا ہے اس زمانہ کے علما وفضلا ومتقدمین وفقراء وکملا آپکے خلفاء وتلامذہ میں ہونیکا فخریہ بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب تصانیف کثیرہ مثل درۃ التحقیق فی نصرۃ الصدیق در عربی ورسالہ نجاتیہ در عقائد اہل حدیث ورسالہ فضیلت صفت اول صلواۃ ورسالہ در جواب فاضل جی مگر در مقدمات مختلفہ سنی وشیعہ۔ وشرح حدیث ام ورع ومثنوی معراج القبول وغیرہ وغیرہ میں۔ حضرت حاجی صاحب اپنے آپ نظیر تھے قاضی محمد مستعد خان نے آپ سے استفادہ کیا اور تلمذ حاصل کیا۔ اور قاضی مبارک نے سند حدیث لی۔ اور مولانا محمد ناصح غازی پوری اور مولوی ابو اسحاق ساکن بوہرہ میں مضافات غازی پور

وغیرہ وغیرہ آپ کے شاگرد تھے۔ خلافت سلسلہ طریقت میں آپ کے صاحبزادہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین۔ قطب المنور علین حضرت حاجی شاہ غلام قطب الدین محدث ہندی ثم المکی مدفون جنت المعلی بسمت راس حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالے عنہا۔ اور حضرت مولانا بدر الدین رہتکی وغیرہ وغیرہ حضرات تھے۔ ملک متوسط برہان پور میں حضرت شیخ عبداللطیف قدس سرہ۔ استاد سلطان عالمگیر بادشاہ انار اللہ مضجعہ کے مزار کے برابر حسب وصیت خود مدفون ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات زوال خورشید ہے وفات آپکی بعمر ۷۴ سال شب یکشنبہ ۱۱۔ ذی الحجہ سنہ ۱۱۶۴ ہجری میں ہوئی۔

ذکر حضرت شاہ بدر الدین اوحد بن مولوی فخر الدین الٰہی ثم الرہتکی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی کے ہیں مگر صاحب قانون سلوک و قانون توحید یوں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ اصل میں بیعت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی قدس اللہ سرہ کے تھے اور آپ نے اجازت زبانی بھی شاہ صاحب موصوف سے پائی تھی لیکن اجازت تحریری آپ کو شاہ محمد فاخر الہ آبادی نے عطا فرمائی اس لئے آپ شجرات میں ان کا نام لکھتے تھے اور علاوہ انکے اور بہت بزرگوں سے آپ کو خلافت عطا ہوئی جیسے حضرت میران سید فتح محمد گنجیلی رحمۃ اللہ علیہ کہ بارشاد حضرت سرور کائنات آپ کی تربیت و تعلیم باطنی کے لئے خود تشریف لائے کہ آپ فرخ نگر کی مسجد میں عربی پڑہاتے تھے ایک دن آپ کو حضوری رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور سید صاحب موصوف کی صورت مبارک دکہائی گئی اور فرمایا کہ جب یہ خرقہ تمکو پہناوین تو پہن لینا اور سید صاحب کو ارشاد ہوا کہ ان کو خرقہ پہناؤ۔ آپ یہ دیکھکر ہمیشہ منتظر تشریف آوری سید صاحب رہتے تھے بلکہ اپنے شاگردوں کو دروازوں پر تعینات کر دیا کہ اس شکل کا کوئی شخص آوے تو میرے پاس لے آنا ایک دن اچانچک حضرت سید صاحب مسجد میں تشریف لے آئے اور شاگردوں کو خبر بھی نہ ہوئی سید صاحب نے آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا اور اس معانقہ سے آپکے دل کو ایسا کھینچا کہ آپ مے عشق الٰہی سے سرشار و مست ہوگئے جبقدر علم ظاہری تھا سب دل سے محو ہوگیا ایک مدت تک آپ اسی حالمین رہے۔ سید صاحب نے آپکو نام حق تعلیم فرمایا اور بعد اسکے خرقہ عطا فرمایا اور مجاز کیا آپ کامل وقت ہوگئے۔ تب دیگر مرشدان کاملین نے بھی آپ کو خطاب اور اجازتین عطا فرمائین۔ حضرت شاہ نور اللہ قادری تبریزی نے طریقہ قادریہ و قمیصیہ کی اور خطاب اوحد عطا فرمایا اور شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی قدس اللہ سرہ نے چشتیہ صابریہ کی اور اسی طرح تمام سلسلون کی۔ وفات آپ کی ۲۶ شوال سنہ ۱۲۰۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار آپ کا خاص ضلع رہتک میں ہے عمر شریف آپ کی ۹۰ سال کی ہوئی۔

ذکر حضرت قدوۃ الکاملین زبدۃ العارفین قطب زمان محبوب یزدان واقف اسرار یزدانی شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت شاہ بدر الدین چشتی القادری المعروف بہ اوحد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے سلسلہ نسب آپ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ تک پہونچتا ہے آپ کا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا آپ بڑے حسین و مہ جبین مقبول شاہ محی الدین تھے کہ آپ اتفاقاً مرض چیچک میں بیمار ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے پاس اوداس بیٹھی تھیں اور روہی تھیں کہ روتے روتے سوگئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ ایک پیر نورانی جن کی شکل یعنی پیشانی آفتاب کی طرح چمکتی ہے۔ ہاتھ میں عصا ہے آپکے سرہانے کھڑے ہیں اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو دل میں رنجیدہ نہ ہو یہ جلد اچھا ہو جائے گا۔ اب اسکا نام تو غلام جیلانی رکھیو کہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپ کی والدہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ کا نام مبارک کیا ہے فرمایا کہ ہمارا نام عبدالقادر ہے یہہ سنکر والدہ ماجدہ آپ کی بہت خوش ہوئیں اور بیدار انکہہ کھل گئی تو آپ کو بہت ہوشیار پایا اور جلد آپکو صحت ہوگئی جب یہ خبر آپکے والد ماجد نے سنی وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ مگر آپ خوردسال ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا آپ اپنے ماموں جان کے پاس پورب کو چلے گئے آپ کے ماموں جان وہان امیر تھے آپکو بہت

خاطر سے اپنے پاس رکھا اور آپ کو علم ظاہری پڑھایا چونکہ آپ کی تدبیر صائب دیکھی آپ کو پھر اپنا نائب کرلیا اور جاگیر اور تمام فوج اور اپنے گھر کا تمام کام آپ کے سپرد کردیا۔ آپ فوج میں رہتے اور روز و شب عبادت میں مشغول رہتے اور جو کچھ آپ نے اپنے والد ماجد سے ذکر و شغل کی تعلیم پائی تھی اوسکو کرتے رہتے اور فوج والے آپ کو قطب الوقت جانتے تھے جب آپکے ماموں جان نے وفات پائی تو آپ چار پلٹن کے سردار ہوگئے۔ لیکن جب ذکر و شغل کی کثرت ہوئی اور سرکار سے خلعت ملنے لگی آپ نے نوکری کو استعفا دیدیا اور گھر پر آئے اور خرقۂ فقر پایا۔ کہتے ہیں جب آپنے خرقۂ فقر پایا تو آپ کی بھوک ڈیڑھ سیر کہانیکی تھی آپ کے والد ماجد نے پوچھا کہ تیری کیا غذا ہے جو کچھ حال تھا آپ نے عرض کیا۔ فرمایا کہ بس اسی پر فقیر ہوتا ہی اس فرمانے کی آپ کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ مجاہدۂ نفس پر آپ نے کمر ہمت باندہی اور رفتہ رفتہ غذا کو ایسا کم کیا کہ گیارہ تولہ رہ گئی۔ پھر اسے بہی چھوڑ دیا اور بارہ برس تک اناج نکہایا۔ بہت بھوک لگتی تو بنا سپتی کچھ توڑکر کہاتے دن کو روزہ رکہتے اور رات کو بیدار رہتے اور ذکر و شغل میں گذارتے اسی طرح سلوک کو تمام کیا اور تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب سے مشرف ہوکر۔ بر کمال و ماہ تمام ہوگئے اور خلیفہ و ماذون و مجاز اپنے والد بزرگوار قدس سرہ کے ہوئے۔ اور حضرت نے اجازت نامہ لکھکر تمام سلسلوں کا آپ کو عطا فرمایا اسکے بعد آپ کو حضرت شاہ محمد ناصر صاحب بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی و شاہ محمد واضح صاحب بن قدوۃ العارفین سید محمد صابر بریلوی خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت حاجی شاہ محمد وارث صاحب الہ آبادی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم نے اجازت نامجات عطا فرمائے۔ بعد سرفرازی خلعت خلافت و وصال حضرت آپ مسند ارشاد و ہدایت خلق پر رونق بخش ہوئے اور مخلوق خدا کو فیض یاب کیا پھر آپ حرمین الشریفین کو تشریف لے گئے۔ اور حج اور زیارات سے مشرف ہوکر واپس تشریف لائے۔ دوسری بار آپ بغداد شریف و نجف اشرف و کربلاء معلی وغیرہ کی زیارت کو روانہ ہوئے اور سب زیارات سے مشرف ہوکر مرتبہ

اعلے ولایت و قطبیت کا پایا آپ سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوئیں آپ کو اشراف باطن باستقلال تھا کہ جہاں کسی کے دل میں خطرہ آیا آپ کو اسکا اشراف ہوا آپ ایسے بارعب تھے کہ کسی کی مجال آپ کے سامنے گفتگو کی نتھی باوجود اسکے پھر آپ بڑے خلیق اور خلق پر بڑے شفیق تھے اخیر عمر میں آپ کے پاوں رہ گئے تھے آپ ایک جگہ ہی تشریف رکھتے تھے اور یاد خدا میں مشغول تھے۔ **نقل** ہے کہ ایک شخص منکر طاقت روح نے آپ سے روح کی طاقت کے بابمیں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو کیا دیکھتا ہے کہ میرا جسم کیسا ضعیف اور کمزور ہے مگر الحمد للہ روح میں کچھ طاقت ہے کیا تو طاقت روحی دیکھنا چاہتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے لا الٰہ کہکر الا اللہ کی ایسے زور سے ضرب ماری کہ وہ چاروں شانے چت جا پڑا۔ اور بیہوش ہوگیا اور اس بیہوش کو اٹھا کر اسکے گھر لے گئے۔ ایسی حکایتیں بہت ہیں۔ آپ کی تصانیف سے جو کتابیں اور رسالہ ہیں اُن میں کتاب ہائے ذیل مشہور ہیں۔ لطایف سلوک و شرح فارسی چہل بیان۔ و اسناد الاشجار و رسالہ طریق الہدیٰ و رسالہ اعمال الامراض و رسالہ اثبات وحدت الوجود و رسالہ واجب ممکن و تفسیر سورہ والعصر بطریق اہل تصوف و تفسیر ویل لکل بطریق اہل تصوف و تفسیر انا اعطینا بطریق اہل تصوف و تفسیر سورہ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس۔ و رسالہ زبدۃ السالکین۔ وفات آپ کی بعمر ۷۰ سال شب جمعہ ۱۷ شوال سنہ ۱۲۳۵ ہجری میں ہوئی۔ مزار مبارک آپ کا رہتک میں ہے

قطعہ تاریخ

قطب دوران محب ربانی — کرد رحلت زعالم فانی
نیم شب جمعہ ہفتم شوال — منتقل روح شد بآسانی
پے سال وصال ہاتف گفت — آگہ دل غلام جیلانی
۱۲۳۵

مشہور خلیفہ آپ کے یہ ہیں۔ مولوی کریم الدین وفات ۱۴۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵ ہجری و حاجی شاہ شجاع الدین وفات ۲۳۔ رمضان سنہ ۱۲۴۹ ہجری و شاہ غیاث الدین بن شاہ احمد الدین وفات ۱۹۔ شعبان سنہ ۱۲۵۲ ہجری و مولوی امام الدین ابن شاہ احمد الدین وفات ۱۲۔ شعبان سنہ ۱۲۶۱

وقاضی کمال الدین بن قاضی ضیاء الدین و شیخ منیر الدین بن شیخ العرفا۔ وشاہ نصیر الدین وفات ۱۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۰ ہجری و حافظ شمس الدین بن شیخ عظیم الدین و مولانا شاہ محمد اسمعیل جھمی و مولانا مولوی رمضان صاحب شہید۔ آپ پہلے مرید شاہ محمد عظیم پانی پتی کے تھے وفات ۲۷۔ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۰ ہجری و مولوی کاظم علی دہلوی و حاجی قاسم دہلوی و شاہ غیاث الدین بن شاہ غیاث الدین وفات ۴۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۰ ہجری و شاہ احمد الدین بن شاہ بدر الدین۔ وفات ۱۰۔ صفر سنہ ۱۲۴۳ ہجری قدس اللہ اسرارہم۔

ذکر حضرت قطب الزمان وحید دوران مولانا مولوی شاہ اسمعیل صاحب بن شیخ

عبد الحکیم صدیقی جھمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی رہتکی قدس سرہ کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا شاہ رمضان صاحب شہید جھمی کے ہیں۔ آپ بہت بڑے واقف اسرار طریقت و کاشف دقایق حقیقت و صاحب درد و ذوق شوق و خوارق عادات گذرے ہیں۔ آپ کی کرامتیں بہت مشہور ہیں اور حروف اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش۔ وفات آپکی ۲۷۔ جمادی الثانی سنہ ۱۲۴۷ ہجری میں ہوئی مزار مبارک قصبہ جھم میں ہے

ذکر حضرت غوث الصمد فرد الاحد میان شاہ راج خانصاحب خلیفہ اعظم حضرت

مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب جھمی قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ بہت بڑے اولیاے اکابرین و صوفیاے کاملین سے گذرے ہیں آپ نے علاوہ مولانا ممدوح کے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا۔ جیسے داتا گلاب شاہ صاحب مجذوب وغیرہ۔ آپ کی نسبت بہت بڑھی ہوئی تھی کہ ایسے اولیاء اللہ میں کم دیکھی گئی۔ آپ نے ابتدائی زمانہ میں بہت بڑے مجاہدات کئے اور قوی مجاہدہ آپ کا یہ مشہور ہے کہ آپ نے چالیس برس جمعہ کی نماز بلا ناغہ دہلی میں پڑھی اور شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ اسحاق صاحب کے وعظ میں شریک ہو کر اسی روز اپنے مکان موضع سوندہ پرگنہ تاورو ضلع گوڑگانوان واپس تشریف لے جاتے آپ کی کرامتیں و فیض باطنی و مجاہدات مشہور ہیں اس مختصر تحریر میں کیا گنجایش جو سما سکے ادنی کرامت آپ کی یہ تھی کہ باوجود

اُمّی ہونے کے کسی قسم کے مسایل میں کہیں رکاوا اور عجز نہ تھا دلایل عقلی و نقلی معہ آیات و احادیث کے بیان فرمایا کرتے تھے بات بات پر حدیث و قرآن کا ثبوت دیتے کہ عالم بھی ششدر و دنگ ہو جاتے تھے اور تمام ملک میوات آپ کا مطیع و منقاد تھا۔ فیض آپ کا وہ تھا کہ قریب پچاس ہزار آدمیوں کے آپ سے مستفیض ہوئے خصوصًا پانچ خلیفہ تو آپ کے بہت مشہور و معروف ہیں۔ اول خلیفہ غازی الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کہ ریاست بھرت پور و دھولپور و قرب و جوار مثل ریاست قرلی و اکبر آباد وغیرہ میں ہزارہا اشخاص مستفیض ہوئے لیکن عمر زیادہ نہ ہوئی پیر و مرشد کے سامنے ہی واصل بحق ہوگئے دوسرے خلیفہ چھوٹے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ جن سے ضلع مراد آباد و ضلع میرٹھ وغیرہ میں ہزارہا انسان انسان ہو گئے اور بقوت جذبی و کمالی عقد ثانی امروہہ دوبارہ بستی افغانان میں جاری کر دیا۔ تیسرے خلیفہ حضرت محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ جو مثل آفتاب ہندوستان میں مشہور تھے۔ چوتھے مولانا مولوی عبد اللہ شاہ صاحب فرزند جواب جانشین ہیں۔ پانچویں میاں حیدر شاہ صاحب فرزند حضرت وفات آپ کی قبل صبح صادق روز پنجشنبہ ۶۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۶ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی قریب سو برس کے ہوئی۔ مزار شریف موضع سوندہ میں ہے

قطعہ تاریخ

پنجشنبہ ششم از ماہ صیام … یک بیک واشد چو باب معرفت
بہر تاریخ وفاتش صدق گفت … ہائے ہائے آفتاب معرفت
۱۳۰۶

دیگر

ہاتف سبز پوشش کرد رقم … شاہ عرفان چہ شد فنا فی اللہ

دیگر سلسلہ قادریہ عابدیہ

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر حضرت سید محمد قادری خلیفہ حضرت شاہ بہاؤالدین قادری۔ قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ رجب مزار گجرات	سنہ ۹۲۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ جلال قادری خلیفہ سید محمد قادری قدس اللہ سرہ وفات ۷ شعبان - مزار دیوبند۔	سنہ ۸۵۹ ہجری
ذکر حضرت سید فرید بہکری خلیفہ حضرت شیخ جلال قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ - رمضان المبارک مزار شہر بہکر۔	سنہ ۹۵ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم ملتانی خلیفہ شیخ فرید بہکری قدس اللہ سرہ وفات ۱۲ - رجب مزار ملتان	سنہ ۹۰۰ ہجری
ذکر حضرت شاہ ابراہیم بہکری خلیفہ شیخ ابراہیم ملتانی قدس اللہ سرہ وفات ۲۳ - ذی الحجہ مزار شہر بہکر۔	سنہ ۹۱۱ ہجری
ذکر حضرت شیخ امان اللہ خلیفہ شاہ ابراہیم بہکری قدس اللہ سرہ - وفات ۲ محرم الحرام مزار دہلی۔	سنہ ۹۱۹ ہجری
ذکر حضرت شاہ حسین خدا نما خلیفہ حضرت شیخ امان اللہ قدس اللہ سرہ وفات ۷، محرم و یا ۹، صفر مزار ملتان	سنہ ۹۲۹ ہجری
ذکر حضرت ہدایت اللہ خلیفہ حضرت شاہ حسین خدا نما قدس اللہ سرہ وفات ۱۰ جمادی الآخر مزار شہر کہاج	سنہ ۱۰۶۵ ہجری
ذکر حضرت سید عبدالصمد شاہ خلیفہ حضرت شاہ ہدایت اللہ قدس اللہ سرہ - وفات ۵ جمادی الاول مزار شہر احمد آباد ملک گجرات۔	سنہ ۱۱۰۵ ہجری
ذکر حضرت سید عبدالرزاق بانسوی خلیفہ حضرت سید عبدالصمد قدس اللہ سرہ - آپ کی	

کرامتیں بہت مشہور و معروف ہیں آپ بہت بڑے شیخ زمان و قطب الوقت گذرے ہیں نقل ہے کہ آپ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ کے ہمراہ غلام بھی حاضر کعبہ شریف ہونا چاہتا ہے آپ نے فرمایا یاحی یا باقی پڑھتا ہوا ہمارے ساتھ چلا آ - وہ آپکے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر جاکر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑھنا چاہئے اس نے یاحی یا قیوم پڑھا وہ ڈوبنے لگا۔ پھر بموجب ارشاد اُسی طرح پڑھتا ہوا آپ کے ہمراہ چلا اور سلامت پہونچگیا۔ وہاں آپ نے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا تونے زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا غرض بہت سے قصہ آپ کے مشہور ہیں جیسے کہ گھر سے پنگے کا نکل جانا وغیرہ وفات آپ کی ۵ - شوال سنہ ۱۱۳۴ ہجری میں ہوئی مزار بانسہ شریف ضلع بارہ بنکی میں ہے۔

مختصر کیفیت	سنہ وفات
ذکر حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت عبدالرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ - وفات ۶ رجب مزار بانسہ شریف - شاہ ہدایت اللہ قادری تک یکے بعد دیگرے جانشین ہوتے چلے گئے۔	سنہ ۱۱۵۰ ہجری
ذکر حضرت کریم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ حضرت معصوم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ وفات ۱۰ - رمضان شریف۔	سنہ ۱۱۶۶ ہجری
ذکر حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ خلیفہ کریم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ - وفات ۴ - جمادی الاول	سنہ ۱۱۸۰ ہجری
ذکر حضرت نور اللہ قادری - خلیفہ حضرت علیم اللہ شمشیر برہنہ قدس اللہ سرہ - وفات ۵ - شعبان المعظم	سنہ ۱۱۹۰ ہجری
ذکر حضرت شمیم اللہ قادری خلیفہ حضرت نور اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۱۶ - ذی الحجہ۔	سنہ ۱۲۳۰ ہجری
ذکر حضرت ہدایت اللہ قادری خلیفہ حضرت شمیم اللہ قادری قدس اللہ سرہ وفات ۲۵ رمضان	سنہ ۱۲۶۰ ہجری

ذکر حضرت شاہ سید محمد امام صاحب ابدال قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ ہدایت اللہ قادری کے اور رہنے والے شہر مدراس کے تھے آپ بہت بڑے شیخ الوقت ابدال اللہ میں سے ہوئے ہیں آپ بعد حصول خلافت و انتقال اہلیہ و شادی دختر خود اجمیر شریف تشریف لائے اور سپاہیانہ لباس پہنکر آپ کو پوشیدہ کیا اور بفاصلہ تین کوس اجمیر شریف کے ایک چھپر ڈالکر رہنے لگے ایک مدت تک یہی روش آپ کی رہی مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی فرماتے تھے کہ میں نے شاہ صاحب کو سپاہیانہ لباس مشعرہ شعرا اجمیر میں بہت مرتبہ دیکھا آپ کو اشعار گوئی کا کمال درجہ ملکہ تھا۔ اور آپ کو اس درجہ پوشیدہ کر رکھا تھا کہ کوئی بزرگ یا درویش نہ سمجھ سکتا تھا۔ مگر آفتاب پوشیدہ کرنے سے کب پوشیدہ ہو سکتا ہے آخر کار آپ کے وہاں پر بھی شہرت ہو گئی اُسوقت آپ دہلی چلے آئے اور بہت روز تک وہاں رہے اور پھر آپ ضلع گوڑگانوہ میں چلے گئے وہاں جاکر شیخ احمد حسین دیوبندی تحصیلدار کے یہاں پڑھانے پر نوکری کر لی۔ وہاں بھی جب آپ کی کرامتیں مشہور ہوئیں تو آپ بمبئی کو چلے گئے وہاں پر ایک عرصہ تک رہتے رہے اسی زمانہ کا حال مجھ سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب شاہ صاحب بمبئی میں تھے میں برائے حج بمبئی گیا اور کچھ روز بمبئی ٹھیرا اور ہمیشہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا کہ انہیں دنوں میں میرے پاس دو خط ایک گوڑگانوہ سے دوسرا دہلی کا پہونچا اور اس میں لکھا تھا کہ شاہ محمد امام صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے اور انسے ملاقات بھی ہوئی مگر دیگر روز کچھ پتہ نہ لگا کہ شاہ صاحب کس طرف کو چلے گئے اور ہر دو خط میں ایک ہی تاریخ تھی فقط وقت کا فرق تھا میں ان خطوط کو دیکھکر حیران ہوا کہ شاہ صاحب تو بمبئی میں ہی موجود تھے یہ خطوط میں کیا لکھا ہے اسی فکر میں تھا کہ آپ کا مرتبہ میرے اوپر کھل گیا کہ آپ ابدال اللہ میں سے ہیں الغرض آپ بمبئی سے مکہ معظمہ گئے اور وہاں کچھ روز قیام کرکے مدینہ منورہ چلے گئے اور تاحیات اسی جگہ رہے اور خلیفہ اپنا حضرت حاجی محمد عابد صاحب رحمۃ اللہ تعالے کو کیا۔ وفات آپ کی ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۳ھ ہجری میں ہوئی مزار پر انوار آپ کا مدینہ منورہ

جنت البقیع میں ہے۔

ذکر حضرت شیخ بدیع الدین مدار قدس اللہ سرہ العزیز۔ آپ کبرائے مشائخ و اعاظم اولیائے و مشاہیر ہندوستان کے ہیں۔ آپ غرائب احوال و عجائب اطوار و کرامات بلند و مقامات ارجمند رکھتے کہ جو تحریر میں نہیں آسکتے۔ کتب صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ بارہ برس تک مقام صمدیت میں رہے کھانا پینا بالکل ترک رہا اور کپڑا جو ایک مرتبہ پہن لیتے تھے تو وہ میلا ہو کر اترتا تھا اور اکثر آپ منہ پر نقاب ڈالے رکھتے تھے جب کسی کی آپکے جمال باکمال پر نظر پڑجاتی تھی تو بے اختیار سجدہ کرتا اور نسبت ارادت آپ کی پانچ چھ واسطے سے ہے مگر در اصل نسبت آپ کی اویسی ہے چنانچہ واسطے نسب شجرہ کا حضرت سید اجمل صاحب کے یوں لیا گیا ہے۔ آپ مرید طیفور شامی کے اور وہ مرید عین الدین شامی کے وہ مرید یمین الدین شامی کے اور وہ مرید حضرت عبد اللہ علمبردار کے اور وہ مرید حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تھے آپ جب ہندوستان تشریف لائے تو اول زیارت حضرت خواجہ بزرگ اجمیر گئے اور چند روز رہے اور بعد حصول استفادہ و اجازت مقام کالپی تشریف لے گئے اور آپ اہل قریش اولاد حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہیں وفات آپ کی بروز جمعہ ۱۶ جمادی الاول ۸۴۰ھ یا ۸۴۴ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف آپ کی ایک قول سے تین سو برس کی ہوئی اور بعض کے نزدیک دو سو پچاس سال کی ہوئی اور بعض کے نزدیک ایک سو چوبیس برس کی ہوئی مزار آپ کا مکن پور میں ہے اور حضرت شاہ کمال اسرار بدیعیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مکن پور تشریف لائے اور ایک مکان عبادت کے واسطے تیار کرایا کہ جواب روضہ مشہور ہے پھر آپ ملک بنگالہ میں گئے اور ہزاروں آدمی برکت انفاس آپکے سے مشرف باسلام ہوئے اور پھر کوہستان نیپال و بدری ناتھ میں بڑے بڑے فقرائے اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت میں آئے وہاں سے کاٹھیاواڑ و گرنار پہاڑ پر تشریف لیگئے وہاں بھی بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور بیعت میں آئے ایشل بہال جوگی کے کہ جو بنام اسمٰعیل جوگی مشہور ہے اور مزار آپ کا ملک عرب میں ہے اور آپکے خلیفہ یہ ہیں حسن جیتی مزار کوٹ کا گراہ شیخ راجی دہلوی مزار دہلی و قاضی محمود

مزار لکھنو و قاضی شہاب الدین مزار قریب لکھنو و قاضی مطہر مزار قریب کالپی موضع ماو ضلع کانپور
وسید خاصہ۔ و شیخ اعلیٰ مزار کوڑا جہان آباد۔ و شیخ محمد جہندہ مزار بدایون۔ و سید محمد بائین قاضی
عبدالملک بعرف سید اجل مزار بہرایچ قدس اللہ اسرارہم۔ بیان چہار پیر ہفت گروہ چودہ
خانوادہ واضح ہو اہل فقر میں یہ بات مشہور ہے کہ سلسلہ چار پیر اور ہفت گروہ اور چودہ خانوادے
ہیں۔ احقر مختصر حال ان کا بھی تحریر کرتا ہے۔ اول پیر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔ دوسرے
پیر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ تیسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ چوتھے پیر
حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ۔ اور بعض کے نزدیک اول حضرت خواجہ حسن بصری
دوسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد۔ تیسرے حضرت عبداللہ کی علم بردار چوتھے پیر عبداللہ
بحری ہیں اور ہفت گروہ یہ ہیں۔ اول کمیلیہ خواجہ کمیل بن زیاد سے۔ دویم بصریہ خواجہ حسن بصری
سے۔ تیسرا اویسیہ خواجہ اویس قرنی سے وفات ۳۔ رجب ۳۷ و ۳۹ھ ہجری مزار آذربائیجان چوتھا
قلندریہ حضرت میولی قلندر سے۔ پانچواں سلیمانیہ حضرت سلیمان فارسی سے۔ چھٹا نقشبندیہ حضرت
قاسم بن محمد سے۔ ساتواں سریہ خواجہ سری سقطی سے۔ اور چودہ خانوادوں کی کیفیت یہ ہے
اول زیدیہ۔ حضرت عبدالواحد بن زید سے۔ دوسرا عیاضیہ خواجہ فضیل بن عیاض سے تیسرا
ادہمیہ۔ حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم سے۔ چوتھا ہبیریہ۔ خواجہ ہبیرۃ البصری سے۔ پانچواں
چشتیہ حضرت ابو اسحاق چشتی سے اور پانچواں خاندان عموماً اہل چشت ہی کہلاتے ہیں۔ چھٹا
حبیبیہ حضرت خواجہ حبیب عجمی سے۔ ساتواں طیفوریہ حضرت خواجہ طیفور شامی بایزید بسطامی
سے۔ آٹھواں کرخیہ۔ خواجہ معروف کرخی سے۔ نواں سقطیہ خواجہ سری سقطی سے۔ دسواں۔
جنیدیہ حضرت جنید بغدادی سے۔ گیارہواں گازرونیہ خواجہ ابو اسحاق گازرونی سے کہ مرید
شاہ عبداللہ حنیف گازرونی کے تھے اور وہ مرید خواجہ جنید کے اور وہ مرید خواجہ جنید بغدادی کے
انہوں نے تین خلیفہ کئے۔ شیخ احمد مقبول۔ شیخ احمد مہ۔ خواجہ قطب الدین عبدالمجید۔ وفات
آپ کی ۴۲۴ھ ہجری میں ہوئی۔ بارہواں طوسیہ خواجہ ابوالفرح طوسی سے۔ تیرہواں فردوسیہ

شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی سے جو مرید شیخ رکن الدین فردوسی کے ہیں۔ وفات ۵۳۳ھ
میں ہوئی۔ چودہواں سہروردیہ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی سے۔ اور مشہور ہوئے چہار پیر
ہفت گروہ چودہ خانوادہ کے یہ ہے۔ کہ اول چہار پیر ہوئے اور پھر اس میں سے ہفت گروہ ہوئے
اور ہفت گروہ میں سے چودہ خاندان شمار کئے جاتے تھے یعنی جو جو بزرگ اولوالعزم ہوئے۔
ان کے نام سے سلسلہ مشہور ہوگیا باقی خلفاء اپنے پیر کے سلسلے سے مشہور ہے مگر متاخرین
میں بہت گروہ ہوگئے ہیں اب چشتیہ میں پندرہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اول خضرویہ۔ خواجہ احمد
خضرویہ سے کہ وہ مرید حاتم الاصم کے اور وہ مرید خواجہ شقیق بلخی کے وفات آپ کی ۲۴۰ھ ہجری
میں ہوئی۔ دوسرا چشتیہ خواجہ ابو اسحاق چشتی سے۔ تیسرا کرمانیہ شاہ عبداللہ کرمانی سے کہ مرید خواجہ
بزرگ کے تھے وفات ۶۵۸ھ ہجری میں ہوئی چوتھا کریمیہ پیر کریم سیلونی سے کہ خلیفہ خواجہ
بزرگ کے تھے ۶۳۳ھ ہجری میں وفات ہوئی پانچواں قلندر شاہی حضرت عبدالعزیز مکی قلندر
سے کہ ان کے خلیفہ سید خضر رومی انکے مرید سید نجم الدین بن قطب الدین قلندر۔ ان کے مرید شیخ
نظام الدین غزنوی ان کے شاہ قطب الدین جینا ولی ان کے مرید شاہ محمد بن قطب الدین۔
جونپوری۔ ان کے مرید شیخ عبدالسلام علی شاہ ان کے مرید خواجہ عبدالقدوس گنگوہی وفات
۹۴۵ھ ہجری۔ مزار ناگور۔ چھٹا صابریہ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر سے۔ ساتواں حمزہ
شاہی حضرت شیخ حمزہ سے کہ خلیفہ حضرت محمد گیسو دراز کے ہیں ۷۹۵ھ ہجری میں وفات پائی
آٹھواں قلندریہ حضرت شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی سے کہ وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین عاشق
خدا کے اور وہ مرید شیخ امام الدین ابدال کے اور وہ مرید بدرالدین غزنوی کے وہ مرید خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی ۱۳۔ رمضان ۷۲۴ھ ہجری میں وفات ہوئی مزار کرنال۔
نواں۔ نظامیہ حضرت نظام الدین اولیاء سے۔ دسواں۔ مخدومیہ حضرت مخدوم جلال الدین کبیرالاولیاء سے
گیارہویں۔ حسامیہ حضرت حسام الدین مانک پوری سے کہ وہ خلیفہ شیخ نورالدین کے اور وہ مرید
علاؤالدین بنگالی کے اور وہ مرید سراج الدین عثمان ملقب بہ اخی کے وہ مرید حضرت نظام الدین

[1] انکو نیس سو لکھنا اصلح ہے ہوا اور یہی سلسلہ قلندریہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی تک پہونچتا ہے۔

اولیاء کے سنہ ۹۳۲ ہجری میں وفات ہوئی۔ بارہوان قدوسیہ حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ تیرہوان نظام شاہی شیخ نظام الدین نارنولی سے کہ وہ خلیفہ خانون چشتی کے وہ مرید خواجہ حسین ناگوری کے وہ مرید شیخ اسماعیل کے سنہ ۹۹۹ ہجری میں وفات پائی۔ مزار نارنول میں ہے۔ چودھوان جلیلیہ حضرت جلیل سے وفات آپ کی سنہ ۱۰۲۳ ہجری میں ہوئی مزار لکھنؤ ہے۔ پندرہوان فخریہ مولوی فخر الدین دہلوی سے ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ ہجری میں وفات پائی مزار دہلی ہے۔ اور سہروردیہ میں سترہ گروہ شمار کئے جاتے ہیں۔ اول صوفیہ قاضی حمید الدین صوفی سے کہ مرید شیخ شہاب الدین کے تھے ۹ رمضان سنہ ۶۷۳ ہجری میں وفات پائی۔ مزار ناگور میں ہے۔ دوسرا جلالیہ سید جلال الدین سرخ بخاری سے کہ جو خلیفہ شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی کے تھے ولادت سنہ ۵۹۵ ہجری کو ہوئی ۱۹ جمادی الاول سنہ ۶۹۰ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اوچ میں ہے اس گروہ کے فقیر سیلے سر پر باندھتے ہیں اور ایک سینگ ہرن کا رکھتے ہیں وقت عشق کے بجاتے ہیں۔ تیسرا لعل شہباز سید عثمان لعل شہباز سے کہ لعل بہاری بھی مشہور ہیں کہ جو خلیفہ حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کے تھے یہ گروہ طریق ملامتیہ رکھتے ہیں اور لباس سرخ پہنتے ہیں سنہ ۶۷۳ ہجری میں وفات پائی مزار بمقام سیوان ملک سندھ میں ہے۔ چوتھا۔ مخدومیہ۔ مخدوم جہان گشت سے۔ پانچوان عیدروسیا سید عبداللہ مکی عیدروسی سے کہ جو خلیفہ ابوبکر سہروردی سے تھے۔ چھٹا سدا سہاگ موسا شاہی شاہ موسیٰ لاہوری سے جو مرید شیخ عبدالجلیل چوپڑ کے تھے یہ گروہ زنانہ لباس پہنتے ہیں سنہ ۹۴۵ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور میں ہے اور بعض احمد آباد میں کہتے ہیں کہ وہ شاہ جلال بخاری سے بیعت تھے ساتوان میران شاہی میران محمد شاہ موج دریا بخاری سے کہ مرید خاندان سید جلال سرخ کے تھے سنہ ۱۰۱۳ ہجری میں وفات پائی مزار بہاولپور میں ہے۔ آٹھوان قاسم شاہی حاجی قاسم سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے سنہ ۱۰۳۳ ہجری میں وفات پائی۔ یہ گروہ گھنگرو پاؤں میں باندھ کر مجالس فقرا میں دھمال کرتے ہیں۔ نوان رزاق شاہی شاہ عبدالرزاق عرف

سید مکی سے کہ جو خلیفہ شاہ محمد میران بندگی کے تھے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور ہے۔ دسوان دولا شاہی۔ شاہ دولا دریائی سے کہ جو خلیفہ سید ناصر مست سہروردی کے تھے۔ سنہ ۱۰۷۵ ہجری میں وفات پائی مزار گجرات ملک پنجاب میں ہے۔ اس گروہ کے فقیر خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچتے ہیں اور بجائے سلام کے عشق اللہ کہتے ہیں۔ گیارہوان سید شاہی سید ساوانتخان بخاری کہ مرید سید ناصر مست سہروردی سے تھے۔ بارہوان اسماعیل شاہی شاہ محمد اسماعیل شاہ سے ان کا سلسلہ شجرہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہے ماہ شوال سنہ ۱۰۸۵ ہجری میں وفات پائی۔ تیرہوان حبیب شاہی۔ شاہ حبیب ملتانی سے کہ مرید شیخ عبدالکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ چودھوان مرتضیٰ شاہی کہ انند بخاری وانند چرخی والا بھی کہتے ہیں۔ پیر بھائی شاہ اسماعیل کے تھے۔ پندرہوان ناتھہ شاہی یہ بھی گروہ مذکورہ بالا سے ہے۔ سولہوان رسول شاہی سید رسول شاہ الوری سے کہ جس کو مولوی محمد حنیف نے اپنے پیر کے نام سے جاری کیا اور سلسلہ شجرہ ان کا حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت سے ہے یہ گروہ چہار ابرو کا صفایا اور چہرہ پر خاک لگاتے ہیں۔ سترہوان کرم علی جہلی سے کہ جو سلسلہ شیخ محمد کشمیری سے تھے اس گروہ کے فقیر کوڑا اپنے پاس رکھتے ہیں وقت عشق کے اپنے بدن پر مارتے ہیں شہادت سنہ ۱۲۱۰ ہجری میں ہوئی مزار شاہجہان پور میں ہے۔ اور خاندان فردوسیہ میں دو گروہ ہیں ایک حبیب شاہی دوسرا حسن شاہی۔ خاندان قادریہ سے بیس گروہ شمار کرتے ہیں اول قادریہ حضرت عبدالقادر جیلانی سے۔ دوسرا رزاقیا سید عبدالرزاق سے کہ جو فرزند حضرت بڑے پیر کے ہیں۔ تیسرا وہابیہ۔ سید سیف الدین عبدالوہاب سے کہ جو فرزند حضرت پیران پیر کے تھے۔ چوتھا قیشیہ سید خواجہ قضیب البان موصلی سے کہ خلیفہ حضرت پیران پیر کے تھے۔ پانچوان خلیل شاہی سلطان جہانگیر ملک سے کہ خلیفہ سید عبدالرزاق کے تھے۔ چھٹا محمد شاہی شاہ محمد حیات ابن الاحد الاجوہنی سے وہ مرید شیخ عبداللہ البطائحی کے وہ غوث پاک کے سنہ ۵۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ ساتوان غفور شاہی شیخ عبدالغفور

اعظم پوری قادری سے ۔ رمضان سنہ ۹۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اعظم پور میں ہے۔
آٹھواں سید و شاہی۔ شاہ سید و چشتی قادری سے وفات سنہ ۹۳۳ ہجری میں ہوئی نواں نعمت اللہ
شاہی۔ شاہ نعمت اللہ ولی قادری سے وفات سنہ ۸۳۴ ہجری مزار کوہ بیکھلی میں ہے۔
دسواں سید شاہی۔ سید محمود حضوری لاہوری قادری سے سنہ ۹۴۲ ہجری میں وفات پائی۔ مزار
لاہور۔ گیارہواں بہلول شاہی۔ شاہ بہلول دریائی سے کہ جو خلیفہ شاہ لطف اللہ بری قادری
وسہروردی کے تھے سنہ ۹۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ بارہواں قمیصیا۔ سید قمیص قادری ابن ابی الحیات
گیلانی سے ۳۔ ذیقعدہ سنہ ۹۹۲ ہجری میں وفات پائی مزار ملک بنگالہ میں ہے۔ تیرہواں
حسینی شاہی۔ شاہ لال حسین لاہوری سے جو خلیفہ شاہ بہلول دریائی کے تھے۔ آپ کے سولہ
خلیفہ ہوئے ولادت سنہ ۹۴۵ ہجری میں ہوئی اور ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۰۸ ہجری میں وفات پائی
مزار لاہور۔ چودھواں میاں محمد میر خلیل میاں میر بالا پیر لاہوری سے ولادت سیوستان سنہ ۹۵۷
ہجری میں ہوئی۔ اور بروز سہ شنبہ بعد نماز ظہر ۷ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۵ ہجری میں وفات پائی۔
مزار لاہور۔ پندرہواں مقیم شاہی۔ سید محمد مقیم محکم الدین سے سنہ ۱۰۵۵ ہجری میں وفات پائی مزار
حجرہ شاہ محمد مقیم۔ سولہواں نوشاہی۔ حاجی محمد نوشاہ قادری سے سنہ ۱۰۱۳ ہجری میں وفات پائی
مزار موضع نوشہرہ میں ہے وہ مرید شاہ سلیمان کے سنہ ۱۰۶۵ ہجری میں وفات پائی اور وہ مرید
معروف چشتی قادری کے سنہ ۹۸۷ ہجری میں وفات پائی اس گروہ میں وقت وجد کے اُلٹا
ٹانگ دیا کرتے ہیں۔ سترہواں ہاشم شاہی۔ میر علی ہاشم جیار ضرب قادری سے ۲۷ شوال
سنہ ۱۰۳۵ ہجری میں وفات پائی۔ اٹھارہواں جباری۔ سید عبد الجبار سے۔ انیسواں محمود شاہی
شاہ محمود دیوٹی سے مزار لاہور میں ہے اس گروہ کے فقیر رسی مونج کی باریک گلے میں باندھتے
ہیں۔ بیسواں۔ خاکسار شاہ۔ خاکسار ارم پارسی اور خاندان گاذرونیا سے دو گروہ ہیں اول
بحضرت خواجہ فخر الدین زاہد سمرقندی سے۔ دوسرا اولیائی شاہ۔ شاہ اولیا سے۔ اور خاندان سقطیہ
میں فقط نوریہ گروہ ہے حضرت ابو الحسن نوری سے سنہ ۲۹۵ ہجری میں وفات پائی مزار بغداد میں ہے

اور خاندان جنیدیہ میں تین گروہ ہیں۔ اول انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری سے
۹ ربیع الآخر سنہ ۴۸۱ ہجری میں وفات پائی مزار ہرات میں ہے۔ دوسرا رفعی حضرت سید احمد
کبیر رفعی سے ۲۲ جمادی الاول سنہ ۵۷۸ ہجری میں وفات پائی۔ تیسرا سبوسیہ خواجہ احمد سبوئی
سے۔ مزار سبوا علاقہ جے پور میں ہے اور خاندان طیفوریہ مداریہ میں تیرہ گروہ ہیں۔ اکثر مانگتے ہیں
اور ملامتیہ طریق رکھتے ہیں۔ اول دیوان گان کہ باون نام سے مشہور ہیں یعنی باؤنا سید جمن جہتی کہ
سنہ ۹۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ مزار کوٹ کانگڑہ میں ہے دوسرا اجملی۔ سید اجمل سے تیسرا
طالبان مشہور ہے۔ چوتھے قادوان کہلاتے ہیں۔ پانچواں عاشقان۔ امام نوروزی شاہ امام
نوروز سے۔ چھٹا عاشقان سوختہ شاہی۔ سید خاکسار خاکینہ پائی سے کہ جو خلیفہ بابا کپور گوالیاری
کے تھے اور وہ مرید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید قاضی مطاہر کے آپ تحت
اشتہا کے سوختہ کھایا کرتے تھے۔ ساتواں عاشقان کمر بستہ حضرت شاہ درگاہی کمر بستہ سے
آٹھواں عاشقان لعل شہبازی شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے۔ نواں عاشقان بابا گوپال
گوپال درویش سے دسواں عاشقان مکھا شاہی۔ میراں مکھا اولیا سے۔ گیارہواں عاشقان
کلامی۔ شاہ معروف کلامی سے۔ بارہواں عاشقان کمال قادری حضرت مولانا شیخ کمال
قادری قرشی سے۔ تیرہواں۔ عاشقان کریم شاہی شیخ کریم الدین سے۔ چودھواں شطاریہ۔
حضرت خواجہ عبد اللہ شطاری سے کہ جو خلیفہ شیخ محمد طیفور کے تھے اور وہ مرید شیخ محمد عاشق خدا کے
وہ مرید شیخ خدا قلی کے وہ مرید محمد خدا قلی کے وہ مرید خواجہ ابو الحسن خرقانی کے وہ مرید خواجہ ابو المظفر
طوسی کے وہ مرید اعرابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے۔ وہ مرید خواجہ بایزید بسطامی طیفور
شامی کے سنہ ۸۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ مزار قلعہ مینڈو میں ہے۔ اور خاندان نقشبندیہ میں
تین گروہ ہیں۔ اول نقشبندیہ مخص۔ دوسرا مجددیہ۔ تیسرا ابو العلائی جو مرید حضرت خواجہ امیر
عبد اللہ کے وہ مرید خواجہ یحیٰی کے وہ مرید خواجہ عبد الحق کے وہ مرید خواجہ عبید اللہ احرار کے ہیں
بروز دوشنبہ ۹۔ صفر سنہ ۱۰۶۱ ہجری میں وفات پائی۔ مزار اکبر آباد میں ہے اس گروہ کے فقیر

چراغ روشن کر کے مانگتے ہیں اور گروہ عارف شاہی کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں سے سلسلہ ہے مزار اُن کا دہلی میں ہے۔ چھتے تبے والا کر کے مشہور ہے۔ علاوہ ان کے اور بہت سے سلسلہ جو ہندوستان میں مشہور نہیں جیسے سہیلیہ سہیل بن عبد العزیز تستری سے کہ جو مرید ذو النون مصری کے تھے۔ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی وفات ماہ محرم ۲۸۳ھ ہجری مزار قرافہ مصر۔ طریق مجاہدہ و اجتہاد یا قصاریہ شیخ احمدون قصار ابو صالح سے وفات ۲۷۱ھ ہجری مزار ہرات۔ طریق ملامتیہ یا خرازیہ۔ شیخ ابو سعید خروانہ احمد بن عیسے سے وفات ۲۸۶ھ ہجری اول آپ سے ہی فنا و بقا عبارت ہوئی یا سیاریہ شیخ ابو العباس سیاری سے جو مرید ابو بکر واسطی کے تھے۔ وفات ۳۴۲ھ ہجری یا شاذلیہ شیخ ابو الحسن شاذلی سے نام علی بن عبد اللہ مغربی وفات ۶۵۶ھ ہجری مزار اسکندریہ۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ان تمام گروہوں میں کیا کیا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہوتا ہے دنیا کا کل کارخانہ اللہ جل شانہ نے اولیاء کرام کی ذات سے وابستہ کیا ہے اور اس گروہ میں بارہ نوع ہیں۔ اول ان میں قطب الاقطاب ہے کہ جسکو قطب العالم بھی کہتے ہیں وہ ایک ہی ہوتا ہے خواہ وہ قطب ارشاد ہو یا قطب مدار اُس کے بارہ نائب یا اون کہیے کہ مدار المہام ہوتے ہیں۔ دوسرا غوث ہے وہ بھی ایک ہوتا ہے رتبہ اس کا قطب سے کم ہے اور جو ان میں سے ایک مرجاتا ہے ان بارہ میں سے ایک اسکی جگہ پر قایم کیا جاتا ہے تیسرے امام کہ وہ دو شخص ہوتے ہیں۔ چوتھے ابدال وہ تین طریق پر ہوتے ہیں۔ سات شخص ہفت اقلیم میں مظلوموں اور عاجزوں کی داد رسی کرتے ہیں اور تین سو ستاون کوہ بیابان میں رہتے ہیں اور چالیس ایسے ہوتے ہیں کہ انکو ابرار کہتے ہیں۔ پانچوین اوتاد وہ چہار شخص ہوتے ہیں کہ چار سمت عالم کے رہتے ہیں تمام عالم کی آبادی کا قیام انکی ذات سے متعلق ہے۔ چھٹے عمدہ چار ہوتے ہیں۔ ساتویں نقیب تین سو ہوتے ہیں آٹھوین نجیب ستر ہوتے ہیں۔ نوین اخیار سات شخص ہوتے ہیں۔ دسوین مکتومہ تمام عالم میں چار ہزار ہوتے ہیں۔ گیارہویں افراد ہوتے ہیں کہ تعداد انکی خدا ہی خوب جانتا ہے۔ بارہوین زاہد ہیں کہ عبادت الٰہی میں اور نفس کے پاک کرنے میں مصروف

رہتے ہیں۔ اور یہ گروہ کاملین تین قسم پر منقسم ہے۔ کامل۔ اکمل۔ مکمل۔ کامل اُسکو کہتے ہیں کہ جو خود تو صاحب کمال ہو مگر کسی کو فیض و فائدہ نہ پہونچا سکے اور اسکو لازمی بھی کہتے ہیں۔ اکمل وہ ہے کہ خود بھی صاحب کمال ہو اور فیضان باطنی و ہدایت ظاہری سے اوروں کو فائدہ پہونچا دے یہ شخص اوّل سے بدرجہا بہتر ہے۔ مکمل اُسکو کہتے ہیں کہ اوروں کو مشیت ایزدی اور تقدیر الٰہی کے موافق خواہ گھنٹہ میں خواہ مہینہ میں خواہ سال میں کامل و مکمل بنا دے اور جو کرامت و مکاشفہ اپنی ذات میں رکھتا ہے مرید کو عطا فرمائے۔ ایسا شخص مذکورہ بالا سے نہایت مکرم و معظم ہے اور گروہ کملا کی تعلیم و تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اول طالب کو خاندان کے موافق بیعت کر کے ذکر ارشاد فرماتے ہیں۔ خواہ اسم ذات خواہ نفی اثبات خفی یا جہری اور قلبی توجہ دیتے ہیں جہاں کہیں مرید ہو چاہے ہزار کوس ہو یا میل بھر اپنا برزخ اُس کے دل میں حلول کر دیتے ہیں اور اس توجہ کا اثر طالب کے دل سے زائل نہیں ہوتا۔ پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے اور اس گروہ کی توجہ تین طرح کی ہوتی ہے۔ اصلاحی۔ القائی۔ اتحادی اصلاحی توجہ یہ ہے کہ مرشد اپنے برزخ ہمت کے صابون سے دل مرید کو صاف کر دے اور اُسکے آئینہ دل کا غبار اپنے دل کی حرارت سے مٹا دے اور اپنی ہمت باطن کو مرید کی تہذیب و آراستگی میں مصروف رکھے۔ القائی توجہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرید کی صفائی انتہا کو پہونچ جاوے تو حالات پوشیدہ کی دریافت و استدراک کے لئے القا کرے۔ یعنی لکھ کہتا ہو مرید سے برزخ میں کہے خواہ مرید دور ہو یا نزدیک لیکن بعض ہی طالب اس توجہ تک پہونچتے ہیں۔ اتحادی توجہ یہ ہے کہ پیر و مرشد یک لخت بغیر تصفیہ و تزکیہ قلب کے مرید کو فیضان باطن عطا کرے اور خاصہ اس توجہ کا یہ ہے کہ طالب کا برزخ مرشد کی صورت بابرکت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی توجہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور جب طالب صادق تذکر میں ٹھیک ہو جاتا ہے تو پیر و مرشد اسکو تفکر ارشاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ صنائع و بدائع صانع حقیقی کے جو ہیں اوسی میں متفکر رہو پس مرتبہ تفکر میں جب طالب

محو ہوتا ہے تو اکثر استغراق اسکو حاصل ہوتا ہے استغراق کے معنی ہیں پانی میں ڈوب جانا اور یہان اس سے مراد ہے کہ حقیقت و معرفت کے دریا میں قصد و نیت سے غرق ہونا۔ اور سکر کے معنی ہیں بیہوشی و مدہوشی جب طالب مرتبہ تفکر و تذکر میں ٹھیک ہوگیا تو اب عرفان کی تعلیم کرتے ہیں کہ تمام ممکنات و موجودات کو واجب الوجود سے خیال کرو اور فروعات کو اصل اصول سے سمجھنا چاہیے اور تمام وسیلہ واسطے درمیان سے اٹھا ڈالنے چاہییں اور جو کرو جان لو کہ اُسی کی مشیت سے کرتے ہیں اور جو راحت و عزت و دولت وغیرہ تمام مقتضا باتیں کسی سے پہونچیں۔ منجانب اللہ سمجھنی چاہییں کیونکہ جب کوئی کتے کے پتھر مارتا ہے تو وہ پتھر کو نہیں دیکھتا بلکہ مارنے والیکو دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ پتھر خود بخود نہیں لگا کرتا ہے اسواسطے پتھر مارنے والے کی طرف دوڑا کرتا ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ اہل عرفان جن پر انکشاف حقایق ہوتا ہے یون بیان فرماتے ہیں کہ علم طریقت کو علم تصوف بھی کہتے ہیں کہ حقوق عبودیت و شرائط ریاضت و آداب خلوت کی کیفیت کے پہچاننے کو علم طریقت کہتے ہیں اور اسی کو علم سلوک کہتے ہیں۔ اور جو اس علم میں سعی کرے اسکو سالک کہتے ہیں اور اس عمل کا نتیجہ وصول الی اللہ ہے۔ اور سلوک راہ چلنے کو کہتے ہیں اور حق عبودیت سالک کی اُسوقت درست ہوتی ہے کہ ہوا و ہوس و دشمنی و فساد دل سے بالکل کھووے۔ عادات باطلہ اعتقادات فاسدہ سے اپنے کو بری کرے اور نفس امارہ کو قابو میں لاوے اور راہ شریعت سے منحرف نہو۔ اور حضرت الٰہی کی توجہ میں ایسا مستقیم ہو کہ کسی وقت اس کے غیر کی طرف التفات نہ کرے اسی کو توحید ایمانی و تزکیہ کہتے ہیں کہ صفت کرنا نفس کا صفت فنا میں اور اسی سے فنا و فنا و بقا و بقا تک نوبت پہونچتی ہے اور اسکے اندر جو کچھ وارد ہو وہ کیفیات ہیں۔ جیسے کہ اول وقت یعنی صوفی وقت کو جو حالت طاری ہو قبض سے یا بسط سے یا حزن سے یا سرور سے۔ دوسرے نفس دوام حال مشاہدہ پے در پے تیسرے جمع و فع کرے جدائی کو۔ چوتھے تجلی نکلنا۔ آفتاب حقیقت الٰہی کا۔ پانچوین اشغار ہ وہ میں پنہان ہو

چھٹے۔ وجد۔ حق تعالی کی طرف سے دل پر آوے اور ہیبت اپنی سے پھیر دے۔ ساتوین سکر رفع ہو جانے تمیز سے درمیان احکام ظاہر و باطن کے۔ آٹھوین ذوق ثمرات۔ تجلی و نتائج کشف مگر اول ارادت ذوق ہونا چاہیے۔ کیونکہ ستر ہزار پردے حجاب کے ہیں۔ پھر شرب پھر سکر۔ نوین شہود حضور دل سے۔ اس میں دو طائفہ ہیں ایک اصحاب مراقبہ دوسرے ارباب مشاہدہ۔ دسوین تجرید ترک اغراض دنیوی سے اس پر تقرب حضرت الٰہی میں ہوتا ہے۔

اب بعد اس بیان کے ضروری ہوا کہ یہ بھی بیان کیا جاوے کہ ابتدا ان مقامات کی کیا ہے۔ اللہ کی محبت شریعت کی پابندی عبادت جو روح کی غذا ہے۔ یہ باتین وہی کرتا ہے جو سعید ازلی ہوتا ہے

فصل طلب سلوک و طریقہ میں۔ سعید ازلی کے سامنے جب غفلت دور کرنے کی باتین کی جاتی ہیں تو اسکے دل پر چوٹ لگتی ہے الم یاد آتا ہے روح اندر تڑپتی ہے سب کی طرف سے منہ پھیرتا ہے اور خدا کی طرف لو لگاتا ہے۔ جبکہ باتون کے سننے سے طلب صادقہ پیدا ہوگئی تو جان اسکی بے چین اور بیکل تڑپتی ہے۔ چین و قرار نہیں ہوتا پھر تو محبت الٰہی نے بھی آگ لگائی اور اپنا دیوانہ بنایا مگر چونکہ اس بادشاہ حقیقی نے اپنی مشیت اپنی حکمت سے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے جو کوئی اس سے محبت کرنا چاہے اُس کے عشق کا دم بھرنا چاہے اسکو چاہیے کہ وہ پہلے اُس کے محبوب سے اور اس محبوب کے محبوبون سے محبت اور عشق کرے اور اُن کے وسیلہ سے اس تک پہونچے اسلیے اُسکو جس کو ان باتون سے طلب صادقہ پیدا ہوئی ہے ایسا جوش نہیں مارتا جیسا کہ مارنا چاہیے۔ ایک سطارہ آتا ہے اور رہ جاتا ہے۔ اٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے اُسوقت رحمت الٰہی اُس کی شفیق ہوتی ہے خود بخود خیال مرشد پیدا ہوتا ہے کیونکہ بدون ہادی طریق راہ سلوک کے راہ طے ہونا دشوار ہے اور اس راہ میں دشمن بہت ہیں طالب بوجہ عدم تمیز منازل کے دھوکہ کھاجاتا ہے چنانچہ حق تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ

ایمان والو خدا سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے روشن ہین جس کی پیروی کروگے راہ پاؤگے امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم میں سرور کائنات سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے یعنی شیخ طریقت اپنی قوم کو راہ حق تبلاتا ہے اور گمراہی سے ڈراتا ہے اور نجات کا طریقہ سکہلاتا ہے پس شیخ وہی ہوتا ہے جو راہ حق چلا ہوا ہو۔ اور سختی و شواری نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہو۔ اور خوفناک و مہلک گھاٹیوں سے گذرا ہوا ہو۔ تاکہ مرید کو میدان سلوک میں خبردار کرتا ہے یعنی کجی و راستی تبلاتا ہے طالب کو لازم ہے کہ اسمیں کوشش بلیغ اور تلاش کمال و رجہ کی کرے کہ شیخ لایق مشیخت ہے یا نہیں اور اسکا کھرا کھوٹا شریعت و اتباع سنت ہے اکثر طالبان ظاہر کی آراستگی پر دہوکا کھاجاتے ہیں اور گمراہ ہوتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کے اسلام پر اعتبار نہ کرو جبتک اُس کا عقیدہ دلی اور عقیدہ قلبی نہ جانچ لو اور کہرا کھوٹہ نہ پرکہ لو پس چاہئے معلوم کرنا کہ جو شیخ شریعت کا پابند ہو اور علوم طریقت و حقیقت سے ماہر ہو۔ وہ شخص قابل مشیخت ہے اُس سے منسلک ہونا محبت کرنا حکم کا ماننا ہدایت ہے اور مبتدی ان امور کو دیکھکر معلوم کرسکتا ہے کہ علماء وقت اور بزرگان زمانہ و اکابرین و جوانان صالح اس سے مستفید و مستفیض ہوتے ہیں اور دینی محبت رکھتے ہیں اور طریقت و حقیقت میں مسلم جانتے ہیں اُسکے ہاتھ پر بیعت کرے آپ کو اُسکی رضا میں دے اور فرمان برداری کرے اور حلقہ توحید مطلب اپنی گردن میں ڈالے اور خلاف ظاہر و باطن نکرے پورے طور سے یقین کرے۔ اور اعتقاد جمالے کہ سوائے اس شیخ کے جبکا میں مطاع ہوں۔ بہمہ موصوف ہے مثل اسکے دوسرا نہیں ہے بجز اسکے کوئی مجھکو طریق وصول الی اللہ نہیں دکھلا سکتا۔ اگرچہ اور شیوخ موجود ہوں اور ان صفات سے موصوف بھی ہوں مگر سبکو نفی کرے۔ اور ہرگز خیال نہ لاوے اور اگر مذبذب ہے اور جی ڈانوان ڈول ہے تو ہرگز راہ نہیں ملسکتا

بلکہ بربادی و ہلاکت کا اندیشہ ہے اور خطرہ شیطانی ہے۔ ہر جا میں بر سر مطلب نہیں پہونچسکتا۔ بلکہ یقین کرلے کہ جیسے حق اور قبلہ ایک ہے۔ اسیطرح یقین کرے کہ شیخ رہ خدارسان ایک ہے۔ بدینوجہ اکابر نے کہا ہے کہ چار چیزین وصول کے رکن ہیں۔ اول عزت دین حق میں دوسرے علو ہمتی بوقت مشاہدات و مکاشفات تجلیات۔ تیسرے ادب عظمت و حرمت شیخ کی چوتہی محبت یاران طریقت پر مراد تقوی و شوق طلب ترقی ہے۔ یہ سب باتین کامل الایمان کو نصیب ہوتی ہیں مرید کو چاہئے کہ صادق المعاملہ و کامل الیقین ہو ظاہر و باطن میں خدا کے ساتھ اور ہر حالت میں طالب حق ہو بدن اور عقل اور نفس اور سر اور قلب اور روح کے ساتھ یعنی تمام حرکات و سکنات اور افعال و اقوال اسکے خدا کے واسطے ہون۔ اس میں اپنی خواہش یا دوسرے کی وجہ شامل نہو تو مرتبہ معرفت حاصل ہو چنانچہ حدیث ہے کہ جسنے مجھے طلب کیا مجھے پایا۔ جیسے صوفیہ کرام رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توحید وہ ہے کہ ذکر سوائے ذکر خدائیتعالے کے نکرے اور نہ کسیکو جانے اور نہ سمجھے اور نہ دوست رکھے سوا اسکی محبت خدا تعالی اُسکی ذات پاک کی واسطے ہو نہ جنت کے لالچ سے اور نہ دوزخ کے ڈر سے اور یہ جو ارشاد خدا التعالی کا ہے کہ مومنین رحمت کی امید رکھیں اور عذاب سے ڈرتے رہیں یہ صفت عوام مسلمانان کی ہے اور خواص مومنین کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ لوگ پیغام رسانی کرتے ہیں اور خدا تعلے سے ڈرتے ہیں اور سوائے اُسکے کسی سے ہراسان نہیں ہوتے اور فرمایا کہ وہ خدا کو دوست رکھتے ہیں اور خدا اُنکو دوست رکھتا ہے۔ غرض مطلب صوفیہ کرام کا حدیث و قرآن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے اور یہی یقین رکھنا چاہئے کہ روح شیخ کی ایک جگہ مقید نہیں ہے جسجگہ مرید ہو خواہ نزدیک ہو یا دور ہو روح شیخ ہمراہ ہے اگرچہ وجود شیخ کا آنکھوں سے دور ہو مگر روحانیت دور نہیں ہے وہ ہر وقت ہر حال میں موجود ہے۔ جب یہ یقین مستحکم ہوگیا اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھنا رابطہ قلب شیخ کے ساتھہ پیدا ہوجاتا ہے ہر دم ہر حال شیخ سے مستفید ہوتا رہتا ہے اگر مرید واقع کے حل کرنے

میں محتاج ہے تو شیخ کو قلب میں حاضر کرے اور زبان حال سے اُس امر کا سوال کرے
با درا ک شیخ کی روح پر فتوح خدا کے حکم سے اسکو القا ر جواب کر یگی مگر اسمیں شرط کاملہ
ربط قلب شیخ سے ہونا ضروری ہے اور یہ سبب ربط قلب شیخ کے ساتھہ زبان دل ناطق
ہوجاتے ہیں اور یہ کیونکر ہوتا ہے۔ نظم قول حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ ۔ آپ نے فرمایا
کہ سالک کے واسطے آٹھہ شرطیں ہیں جبتک یہ نہ ہونگی راہ نہیں پا سکتا۔

نظم

اس طرح کہتے ہیں ارباب یقین — آٹھہ شرطین ہیں سلوک راہ دین
۱ پہلے ہے ان میں طہارت بالدوام ٭ — پاک رکھنا ظاہر و باطن تمام
باوضو رہنا طہارت ظاہری — پاک دل رہنا طہارت باطنی
پاک رکھنا دل کو اُن اخلاق سے — جو رذیلہ اور ذمیمہ ہیں برے
دل میں جو بات آئے حق کے ماسوا — اس سے دل کو پاک رکھنا اور صفا
۲ دوسرے ذکر دوام و با حضور ۔ — دل میں پیدا ہوئے جس سے عشق نور
کوئی دم غافل نہ جائے ذکر سے — ذکر بھی خالی نہ ہوئے فکر سے
ہوئے ذکر جہر یا ذکر خفی ٭٭ — باشرائط داخلی و خارجی ٭
اوس طرح سے ذکر کا کرنا سدا — جس طرح فرمائے اُسکا پیشوا
۳ تیسرے نفی خواطر ہر گھڑی — سالکوں پر واجب و لازم ہوئی
خواہ نفسانی ہو شیطانی ہو وہ — یا کہ ملکانی و رحمانی ہو وہ
نفی کرنا سب کا ہے لازم ضرور — تاکہ دل سے لوٹ و بیماری ہو دور
جب تلک یہ دل میں بیماری رہے — نور و عشق حق سے دل عاری رہے
۴ چوتھے مرشد سے ہی رکھنا ربط دل — رکھے دل مرشد کے دل سے متصل
اپنے مرشد سے سدا یک دل رہے — تاکہ اُس سے فیض حق نازل رہے
ربط دل سے طرفہ دل معمور ہو — فیض آئے نور سے پر نور ہو۔
جس نے ربط دل کو مرشد سے رکھا — وہی اس منزل میں بازی لیگیا
۵ خلوت دایم ہے شرط پنجم میں — تاکمی آئے نہ نسبت میں کہیں۔
بند رکھنا سب حواس ظاہری — سالکون کی پہلی ہے خلوت ہوئی
جو خرابی آئے باطن پر تمام — اُس کا باعث ہو وہیں محسوسات عام
بند ہو ویں جبکہ جسمانی حواس — باطنی کھل جائیں روحانی حواس
طالب حق کو یہ خلوت ہے ضرور — صحبت ناجنس سے تا دل ہو دور
زہر قاتل صحبت ناجنس ہے — مثل بجلی نور باطن پہ پڑے
جیسے ہیں ناجنس مالوفات عام — ایسے ہی ناجنس ہیں غافل تمام
ذکر حق سے ہوئے پیدا دل میں نور — اور غفلت سے ہو ظلمت کا ظہور
جو کوئی غافل ہو حق کی یاد سے — ہے یہی بہتر الگ اُس سے رہے
۶ اور چھٹے خاموش رہنا شرط ہے — بے ضرورت کے نہ کچھہ منہ سے کہے
چونکہ باتوں سے اوڑے باطن کا نور — اس لئے خاموش رہنا ہے ضرور
بے ضرورت کے سخن کب ہے روا — یوں کہا حضرت نے من صمت النجا
۷ ساتوین ہے شرط کم کھانا طعام — تاکہ ہو وہ نور باطن میں تمام
پیٹ بھر کر جو کوئی کھاوے غذا — اس سے پیدا ہووے ظلمت دائما
ہان نہ اتنا کم بھی کھانے کو کریں ۔ — قل ھو اللہ انتڑیاں پڑہنے لگیں
حد اوسط کی رعایت ہے ضرور — تا رہیں ثقل اور سودا دونوں دور
۸ آٹھویں ہے شرط ترک اعتراض — اعتراضون سے بہت ہو انقباض
جس کا ہوئے کام تسلیم و رضا — اعتراضون سے اُسے پھر کام کیا

خواہ وہ بندے کا ہو یا حق کا کام
ہے حماقت اور گدھا پن سر بسر
عین حکمت اُسکے سارے کام ہیں
جو خلافِ طبع ہو کوئی ظہور رہ
اس لئے بہتر ہے تسلیم و رضا
فعل مرشد ناپسند یدہ ہو گر
تو سمجھ اپنی سمجھ کا ہے قصور
پیر پر کرنا بُرا ہے اعتراض۔
خاکِ راہِ پیر جو کوئی رہا۔
جس کسی نے پایا ہے اس راہ سے
اور کوئی ہو جو مرشد کے سوا
خلق کے کاموں پہ مت رکھ تو نظر
اعتراض اس پہ ہے ناواجب مدام
معترض ہونا خدا کے کام پر ہ
اور سراسر خیر سب احکام ہیں
ہے وہ تیری قابلیت کا قصور
اُس کے آگے بندہ ناچیز کیا
قصہ خضر اور موسےٰ یاد کر۔
اور رکھ شبہات و شک سے دل کو دور
اُس سے ہوئے انفعال و انقباض
آخرش وہ ہو گیا ہے پیشوا
پایا ہے وہ پیر کی درگاہ سے
تیری نظروں میں ہو کام اس کا برا
تجھ کو اُس سے کیا تو اپنا کام کر

شرائط آٹھ یہ ہیں۔ اول دوام طہارت دوسرے دوام ذکر تیسرے دوام نفی خاطر چوتھے دوام ربط دل با شیخ پانچویں دوام خلوت چھٹے دوام سکوت ساتویں دوام صوم آٹھویں دوام ترک اعتراض۔

فصل اول شرط یہ ہے کہ ہر وقت پاک رہے اور وضو رکھے کوئی کام کھانے پینے سونے بیٹھنے ذکر کرنے کا بدون بدن کی پاکی اور وضو کے نہ کرے۔ یہ ظاہر پاکی ہے۔ اور باطنی دل کی پاکی یہ ہے کہ جو کام شریعت میں برے ہیں اُن سے دل کو بچائے اور نہ کرے۔ اسکو طہارت شرعی کہتے ہیں اور بُری خو و بُو جیسے حسد بخل۔ ریا۔ حرص و ہوا۔ گلا شکوہ۔ گھمنڈ۔ اترانا چپکے کوڑی سے محبت وغیرہ ہیں انکو دل سے چھوڑدے۔ اسکو طہارت طریقت کہتے ہیں اور سوا اللہ کے طرف دھیان لگانے کے کسیطرف کا دھیان دل میں نہ رہے اور جو بات دل میں ماسوا اللہ کے اُٹھے دل سے دور کرے اسکو طہارت حقیقت کہتے ہیں جبتک یہ ظاہر و باطن کے تمام طہارتیں پوری نہیں ہوتیں یہ شرط پوری نہیں ہوتی کیونکہ حق تعالے نے فرمایا کہ مسجد نبوی میں ایسے بھی آدمی ہیں کہ پاکی کو پسند رکھتے ہیں اور خدا تعالے پاک لوگونکو دوست رکھتا ہے۔

فصل دویم۔ دوام ذاکر رہے کہ رات دن سفر و گھر میں مرض و صحت میں ظاہر و باطن میں جاگتے و سوتے چلتے و پھرتے کھڑے و بیٹھے بموجب آیہ شریف فاذکروا اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم۔ اُس ترکیب اور اُسطرح سے جس طرح مرشد بتائے۔ ذکر مع ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ اور واسطہ اور رابطہ کے زبان سے یا خیال سے یا دل سے کرے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ حق تعالے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کلمہ طیبہ کے علم پر ارشاد فرمایا فاعلم انہ لا الہ الا اللہ یعنی ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکو جان لو کہ کوئی معبود سوائے ذات حق تعالے کے نہیں ہے جب ذاکر ایک مدت تک اس ذکر ربانی پر کمال حضور اور پوری تعظیم کے ساتھ مزاولت کریگا۔ ذکر قلبی اور اطمینان دل ضرور حاصل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ خبردار ہو جاؤ۔ کہ قلوب اللہ تعالے کے ذکر کے ساتھ قرار پاتے ہیں۔ جب ذکر ربانی سے استغراق قلب اور محویت ذکر میں نصیب ہو ذکر ربانی کرکے اللہ تعالے کی توجہ کیطرف مشغول کریں بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ حقیقت معرفت کی کیا ہے فرمایا کہ حیرت اور پریشانی ذکر اللہ میں ہونا یعنی بکمال حضور کے ساتھ مذکور اور ذکر میں بھی حیرانی جانئے۔ اور حقیقت جہل کی پوچھی تو فرمایا کہ غفلت ذکر اللہ سے ہونا۔ اے عزیز خیال کے ساتھ سن لے کہ ارباب بصیرت کو ظاہر معلوم ہوا ہے کہ ذکر بہترین اعمال کا ہے اور اسی سبب سے

ذکر کی شان بہت بڑی ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے کا ذکر بہت بڑا ہے اور انتہا ذکر کی یہ ہے کہ معرفت و محبت مذکور میں فنا ہو بقا میسر ہو اور کمال توحید اور ایمان کامل حاصل و نصیب ہو۔ جاننا چاہیئے کہ ذکر کرنے کے لئے بھی شرائط اور آداب ہیں رعایت اور اسمیں ضروری امر ہے تاکہ موجب برکات ہو اور افضل ذکر نفی اثبات ہے اللہ تعالے نے فرمایا کہ مسلمانوں پرہیزگاری کرو قول مضبوط کہو قول مضبوط سے مفسرین نے کلمہ طیبہ مراد لیا ہے پس چاہیئے کہ ذاکر خود بھی پاک و صاف ہو اور جس جگہ ذکر کرتا ہو جگہ بھی پاک اور اپنے کپڑے بھی پاک رکھے۔ بعد کمال طہارت کے چہار زانو رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور دونوں آنکھیں بند کر کے معتدل آواز سے موافق تعلیم اپنے شیخ کے دل کو حاضر کر کے لا الہ الا اللہ کا تکرار کرے اس ترکیب سے کہ اپنے دل کے اندر سے بہت قوت و شدت اور کمال توجہ دل کے ساتھ خطرات بُرے بھلے کو دور کر کے لا الہ داہنے نکالے اور نہایت قوت کے ساتھ الا اللہ کو دل میں پہونچاوے یعنی ضرب کے ساتھ اور اثبات ذات پاک حق تعالے کا کرے اور اپنے دل کو ہر طور سے متوجہ خدا تعالے کی جانب کرے اس ذکر پر اسے قاعدہ سے حضور قلب اور مراقبہ کے ساتھ مداومت کرے اور آداب ذکر یہ ہے کہ ہر وقت ہر دم اس طور سے ذکر میں مستغرق و منہمک رہے کہ کسی وقت زبان لفظ ذکر سے اور دل معنی ذکر سے خالی نہ رہے اور قلب ذاکر ہو جائے اور حجاب مانع مشاہدات الہی میں دور ہوں۔ مگر اس ذکر کو کسی اہل ذکر صاحب تلقین سے کہ اُسے شیخ مسلسل سے ملا ہو حاصل کرے جب کوئی مرید کسی شیخ سالک طریقت و واقف حقیقت و ماہر دقایق تربیت کی خدمت میں حاضر ہو کر طالب تلقین کا ہو اور اسکو شیخ طریقت ذکر تعلیم و تلقین کرے۔ تو چاہیئے کہ خلوت و گوشہ نشینی کی عادت ڈالے کثرت ذکر کی کرے یہانتک

کہ طلب و شوق اُسکا بڑھے کہ اُسکو خلوت کے ساتھ ملاؤ ہو۔ اور خلق سے بیزاری و وحشت پیدا ہو اور یہ بھی نزدیک صوفیہ رحمہم اللہ کے پورے طور سے ثابت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آسان اور نزدیک طریق کہ سب بندگان خدا سے بہتر و سہل ہو اور خدا تعالی کے نزدیک افضل و اعلے ہو تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا کہ مداومت ذکر کی خلوت کے ساتھ اپنے ذمہ کر لے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ میں کیونکر ذکر کروں فرمایا کہ آنکھیں بند کر اور مجھ سے سن پس آپنے تین مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ کو اپنی زبان مبارک سے تکرار فرمایا اور حضرت علیؓ اسوقت سنتے تھے اور اسکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین بار اس کلمہ مبارک کو اپنی زبان سے تکرار کیا۔ اسوقت حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ سنتے تھے۔

اور اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصریؒ کو تلقین فرمایا۔ چنانچہ آجتک یہ طریق مشایخ میں چلا آتا ہے مرید کو چاہیئے کہ اپنے شیخ کا فرمان بردار و جان نثار رہے جیسے مردہ دست غسال پر ہوتا ہے وہ جسطرح چاہتا ہے حرکت دیتا ہے یہ بھی دست شیخ پر اپنے آپ کو مثل مردہ خیال کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم موت سے پہلے مرجاؤ۔ موت سے پہلے مرجانا یعنی ارادی کہ ہادی کے سامنے تم خود نہ رہو جو چاہے اور جسطرح چاہے تم سے برتاؤ کرائے تم خود دخل نہ دو۔ جب مرید مُردوں کی جماعت میں داخل ہو گیا ذکر کرنے والے کے ساتھ شامل ہو گیا اپنے نفس کے ساتھ نہ رہا اور ذاکر واصل حق ذکر اللہ کے ساتھ قدیم ہو جاتا ہے نہ ذکر نفس حادث کے ساتھ یعنی جب کوئی کسی طرف سے جدا ہو تو دوسری طرف شامل ہوا اسیطرح جو مرید اپنی خواہشات نفسانی و شہوات طبعی سے جدا ہو گویا یہ مردہ ہو گیا تو ادھر سے الگ ہو گیا اور بعد کثرت ذکر کے کہ جس کی وجہ سے یہ حاصل کیا تھا مذکور کی طرف واصل ہوا پس باعتبار رخصت کے وصال روحی ہوا نہ نفس کے

ساتھ کہ وہ حادث ہے اور حادث کو قدیم سے کیا نسبت. زمین آسمان کا فرق ہے
اور بعض نے کہا ہے کہ شرط تلقین کی یہ بھی ہے کہ اول مرید حسب رائے شیخ کے تین دن
برابر روزہ رکھے اور ان تینوں دنوں میں باوضو ہر وقت ذاکر رہے اور غذا بہت تھوڑی
کھاوے اور گفتگو بہت کم کرے اور بہت کم سوئے اور آدمیوں سے میل جول
کم رکھے غسل کرکے شیخ کی خدمت میں دو زانو خاموش بیٹھ کر حضور قلب سے شیخ
کے ساتھ مراقب رہے اُسوقت شیخ دراز آواز سے لا الہ الا اللہ کہے اور مرید شیخ کی
زبان سے سنکر دل میں تہ نشین کرے اور اسکے معنی سمجھے اور خیال کرے اسیطرح تین
مرتبہ شیخ کہے اور پھر تین مرتبہ مرید اس کے بعد شیخ ہاتھ اٹھا کر مرید کے واسطے دعا
کرے. مرید کو چاہئے کہ اس کلمہ پر مداومت کرے تاکہ مقصود تک رسائی ہو.
شیخ نجم الدین کبرا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذاکر اگرچہ نقطۂ ربانی ہو شان و شوکت بلند رکھتا ہے
مگر نہایت بوجہ قوت حجاب وجود کے ظاہر نہیں ہوتا اور جب سالک حالت نیند میں
یا حجاب وجود بسبب کثرت ذکر کے کہ وہ مضمحل ہوتا ہے ذکر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نور
اوپر سے یا سامنے سے یا پیچھے سے پیدا ہو کر اُسکو جگہ سے اُکھڑا دیتا ہے اُسوقت مرید
مارے خوف کے کلمہ پڑھتا ہے جوں جوں کلمہ پڑھتا ہے زیادہ شدت و سختی پاتا ہے
اُسوقت ناچار و مجبور خدا کی طرف توجہ کرکے سجدہ کرتا ہے مسلمان مومن ہوتا ہے اور یہ امر
موافق خدمت ذکر کے ہوتا ہے جتنا کرتا ہے اتنا پاتا ہے جاننا چاہئے کہ زبانی ذکر حرفی
ذکر ہے بلا حضوری دل کے اور دل کا ذکر حضوری ہے اور حضوری سے بھی غایت ہونا
یعنی محو ہو جانا نہ ذکر سری ہے خلاصہ اور نتیجہ ذکر کا استغراق اور محو ہو جانا ہے یہانتک
کہ اگر درمیان ذکر کے ذکر کو بھی سمجھے یہ بھی حجاب ہے اس مرتبہ کو فنا کے ساتھ گو نسبت
کرتے ہیں مگر فنا وہ ہے کہ نفس سے اور ہاتھ پاؤں جملہ اعضا اور حواس ظاہر و باطن اپنی
سے بلکہ جمیع اشیا خارجہ سے غایب ہو اور ہمہ تن اور ہمہ جان حق تعالے میں فنا ہوا و دگر

ہوش میں بھی آوے تو وہی حالت حاصل رہے اور جو اس حالت میں یہ بھی جانے کہ میں
ہمہ تن فانی ہو گیا ہوں یہ بھی کدورت ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ فنا سے بھی فانی ہو اور فنا
سے بھی فنا ہونا انتہا درجہ کی فنا ہے. یاد رکھنا چاہئے کہ کلمہ کے کہنے والے کو چند چیزیں
ضروری ہیں ایک تو یہ ہے دوسرے کسی کی نفی اور کسیکا اثبات کرتا ہوں اور ذکر کرتے
وقت اُس کی عظمت و جلال کا خیال رکھے. تیسرے سچی محبت و ارادہ کے ساتھ چوتھے
کلمہ طیبہ کو بہت حسن ادب و حرمت و عزت کے ساتھ کہے پانچویں ہمہ تن ہمت کے
ساتھ خدا تعالے کے ساتھ لو لگائے رہے چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
سارے زمانہ میں خوشبویات ہیں ان خوشبویات کے سامنے آؤ یہ ارشاد مراقبہ ہے اور
صوفیہ رحمہم اللہ کی اصطلاح میں اسکو لمحہ و لمعہ اور وجد اور وجود بھی کہتے ہیں اور علامت
اور پہچان ان صفات کے حاصل ہو جانے کی یہ ہے کہ ذاکر اپنے اندر لذت و حلاوت خدا
تعالی کی طرف سے پاتا ہے. جاننا چاہئے کہ خدا تعالی نے اپنے ذاکرین کو چند مراتب
سے اپنے ذکر کی ہدایت فرمائی ہے اول ذکر زبانی آواز سے دوسرے مرتبہ نفی حروف
نفی کے ساتھ دل سے متعلق تیسرا مرتبہ ذکر قلب ہے ملاحظہ دل کے ساتھ چوتھا مرتبہ
ذکر سری ہے وہ مراقبہ ہے واسطے کھلنے اسرار الہی کے پانچویں مرتبہ ذکر روح ہے وہ انوار
و تجلیات و صفات پاک کا مشاہدہ کرتا ہے چھٹا مرتبہ ذکر خفی ہے وہ انوار جمال حقیقی
کا معاینہ ہے **فائدہ** حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمکو چند رنگ سے پیدا کیا ہے
پس معلوم ہونا چاہئے کہ وہ سات طور ہے. طور پہلا بدن اور اس کا ایک ٹکڑا زبان ہے
اور وہ جسم خاک سے بنا ہے حق تعالی فرماتا ہے کہ میں نے انسان کو پاکیزہ مٹی سے پیدا کیا ہے
دوسرا نفس ہے وہ جسم لطیف ہے مثل لطافت ہوا کے تمام اجزاء بدن میں پھرتا ہے
خدا تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ خدا تعالی کی طرف رجوع ہو تیسرا طور قلب ہے
وہ نفس کے اندر داخل ہے پاکیزگی اور چمک دمک میں نفس سے زیادہ ہے اور اس

طور کی طرف اشارہ اللہ کا یہ ہے اُنکے قلب میں ایمان تحریر ہو گیا چوتھا طور سر ہے وہ نور روحانی ہے اور آلہ نفس کا ہے اور نفس اپنے فعل میں عاجز و مجبور ہے کوئی کام اور عمل بدون سر کے نفس سے خود نہیں ہو سکتا کیونکہ سر ہم خیال نفس کا ہے پانچویں طور روح ہے وہ بھی نور روحانی اور آلہ نفس کا ہے کیونکہ زندگی بدن کی بشرط موجودگی روح کے نفس میں ہوتی ہے موافق عادت الٰہی کے چھٹے طور روح خفی ہے جسکو اکثر اخفی بھی کہتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں اسکو اخفی سے تعبیر فرمایا ہے اور اخفی کو طور ششم اسواسطے کہتے ہیں کہ روح و سر و قلب سے پوشیدہ و چھپا ہوا ہے جو سمجھ سے باہر ہے اور اخفی ایک نور نہایت پاکیزہ سب سے زیادہ نزدیک عالم حقیقت سے ہے اور نفس کے واسطے مثل دربان کے ہے کہ اللہ کی درگاہ میں رہتا ہے اور جب نفس اور دل اور عقل اور سر اور روح حضرت عالی حقیقت الحقایق سے غافل ہوتے ہیں اخفی انکو بنظر لطیف اور خفیف سے دیکھتا ہے۔ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں اللہ نے اس تنبیہ کو اخفی کے وسیلہ سے مقرر فرمایا ہے اور غفلت اور بھول عوام مومنین اور عام اولیا کو ہوتی ہے۔ اکابر اولیا اور انبیا کو کم ہوتی ہے اُنکے خیالات اسفل کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں غفلت کا ہونا تو بڑی بات ہے انکی نسبت میں خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں اور سوائے اسکے کسی سے انکو خوف و ہراس نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اجگہ دوسری روح ہوتی ہے اور وہ سب سے پاک و مصفا ہے اور وہ لطیفہ تمام اطوار کا داعی الی اللہ ہے۔ مگر یہ روح ہر کسی کے نہیں ہوتی خواص بندوں کو مرحمت ہوتی ہے۔ چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے جس بندہ پر چاہتا ہے ایک روح ڈال دیتا ہے اور یہ روح ہر وقت حاضر عالم قدرت اور ناظر عالم حقیقت رہتی ہے۔ اور خلایق کی طرف ذرا بھی خیال نہیں کرتی ہے واللہ اعلم۔ باقی فوائد اشغال عابدیہ میں بیان ہو چکے ہیں فصل تیسری نفی خاطر کرے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جی میں جو بات آئے

اوسے اپنے دل سے دور کرے یعنی جو بات برے کام کرنیکی جو شریعت میں منع ہے اور برا ہے جی میں اُٹھے اُسکو دل سے دور کرے کہ وہ خاطر شیطانی کہلاتے ہیں۔

شیطان اُس برے کام اور نافرمانی کرنے کا وسوسہ ڈالتا ہے جب جی میں وہ بات آتی ہے اور بات جی میں ایسی کام کرنے کی اُٹھے جو شرع شریف میں مباح ہو اسکو بھی دور کرے اسکو خاطر نفسانی کہتے ہیں یعنی مٹانا خیالات ماسوا کا ہے اور یہ کام مجاہدہ والوں پر بہت سخت مشکل ہے اور شناخت خطرات کی بھی ایک علم علوم صوفیہ کرام سے ہے کہ برے بھلے کی تمیز کرتا ہے اور دونوں میں جدا جدا کی تمیز کرکے خطرہ حق کی موافقت اور اُسکے خلاف مخالفت کرے جاننا چاہیے کہ وارد۔ اُسکو کہتے ہیں کہ جو بندہ کے دل پر بے محنت اور بلا کسب کے نازل ہو خواہ بصورت خطاب ہو یا نہ ہو۔ یا مثل فکر یا قبض و بسط یعنی تنگی و کشادگی کے اور خاطر اُس وارد کو کہتے ہیں کہ دل پر خطاب کی صورت میں آتا ہے اکثر صوفیہ اس پر متفق ہیں کہ خواطر چار ہیں۔ ایک خاطر حق ہے کہ اللہ جل و علی کی طرف سے ہو اور وہ ایک علم ہے کہ غیب سے خدا تعالے اہل قرب اور حضور کے دل میں ڈالتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماؤ کہ میرا پروردگار جاننے والا غیب کا القا حق کرتا ہے اور دوسری خاطر ملکی ہے اور وہ یہ کہ طاعات پر حرص ہو اور خیرات کی طرف رغبت ہو اور بچنا گناہوں اور برائیوں سے اور ملامت کرنا اپنے آپ کو چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اولاد آدم وسوسہ دو ہیں ایک وسوسہ شیطانی اور دوسرا ملکی۔ لمہ شیطانی یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلا کر بری بات کا وعدہ کرے۔ اور لمہ وہ ہے کہ بھلائی کی طرف لاکر حق کی تصدیق کرے۔ تیسرا خاطر نفسانی ہے اور تقاضا کرتا ہے لذات موجودہ دنیا کا اور وعدہ دینے والا آیندہ کو جھوٹی خواہشات کا ہو یعنی دنیا کی جاہ و حشم و نام داری و بڑائی اور اقسام کے کھانے وغیرہ اور ہر طرح کی آسایش کا طالب اور خواہان جو چیز دنیا میں موجود ہے۔ چوتھا خاطر شیطانی وہ گناہوں

اور برائیوں کی طرف رہنا و جھکنا و خواہش کرنا ہے۔ حق تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ پرہیزگارون سے جبکہ شیطان چھیڑ چھاڑ کرتا ہے وہ اُسوقت خدا تعالے کے غصہ اور عذاب کو یاد کرتے ہیں فورًا جھوٹ و سچ میں خیال کرتے ہیں اور اُس سے بچ جاتے ہیں۔ اور بعض صوفیہ کرام نے یون کہا ہے کہ اصل میں خواطر چار ہیں خدا کی طرف سے اور وہ یہ ہیں۔ کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ اپنے بندہ کو خلعت قرب اپنی بارگاہ کا عطا فرما دے پہلے سے ایک جماعت فرشتوں کی کروڑے فوج ارواح و ملکوت کے ہیں نازل فرماتا ہے قلب روح کی امداد کے واسطے تاکہ قلب و روح قوت پاکر میدان قرب و باز و ہمت کیساتھ اوڑے اور قابل ورود خاطر حق سبحانہٗ کے ہو اور جب کہ بندہ کو دور کرنا اور مبتلا کرنا چاہتا ہے گروہ شیطانون کا اُس پر بھیجتا ہے کہ نفس کی مدد کرے اور وہ اپنی ہمت ناپاک کے ساتھ زور پکڑ کر خواطر نفسانی اس میں پیدا کرین اللہ پناہ دے اور تمیز خاطر کہ جیسی کہ چاہئے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ دل کا آئینہ زنگ طبعی سے زہد و تقوے و ذکر کے ساتھ جلا نہ پاوے اور اصلی حقیقتیں خواطر کی اس کے اندر نہ چمکے اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ اول خطرہ کو شریعت کی ترازو میں تولے۔ جاننا چاہئے کہ اہل مجاہدہ پر خطرات مثل تیز رو کے آتے ہیں اُن تمام خواطر کو خواہ بھلے ہوں یا برے سب کی نفی کرے اور کوئی علاج نہیں کیونکہ مبتدی میں لیاقت و تمیز و قابلیت پہچان کی نہیں ہوتی جب وہ سب کو نفی کرے گا تو خطرات محمودہ کہ ربانی و ملکی ہیں دل میں ثابت رہیں گے اور شیطانی و نفسانی دور ہو جاوینگے اور عمدہ علاج یہ ہے کہ ذکر کی صورت و معنی میں اس قدر غور کرے کہ کسیطرف وہمان نجاوے۔ فصل چوتھی شرط دوام ربط قلب شیخ سے کہ آداب تمام وارادت کامل کے ساتھ۔ کیونکہ شیخ رفیق رستہ کا ہے حق فرماتا ہے کہ اے مسلمانون تم تقوے کرو اور صادقین کے ساتھ لگے رہو۔ اور اُن سے ملے رہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم خود نہیں جانتے ہو ذکر والون سے پوچھو

اور شیخ وہ ہے کہ جو راہ حق چلا ہوا ہو۔ ایسے شیخ کی محبت ہم نشینی صالح ہے ہرگز کم نہ ہوگی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صالح کی صحبت مثل قرب عطار کے ہے اگر عطر نہ ملے گا خوشبو سے نفع ضرور ہوگا۔ غرض یہاں پر یہ ہے کہ تصور شیخ ہر آن رکھے یعنی روح شیخ کی اپنے اندر اپنے ساتھ خیال کرے یہ ہے ربط قلب شیخ ہے فصل پنجم دوام شرط خلوت ہے اور خلوت سے مراد روکنا خواہش ظاہری کا واسطے کشادہ ہونے حواس باطنی کے تاکہ جو چیز خواب میں دیکھتا ہے وہ اسکو بیداری میں نظر آنے لگے۔ اور حواس دل کے تب تک کہ حواس ظاہری نہ بند ہوں ہرگز نہیں کھلتے۔ اسیوجہ سے خواب میں بہت چیزیں نظر آتی ہیں کہ جو ظاہر میں نہیں دیکھتا پس اگر حالت بیداری میں حواس ظاہری بند ہو جاویں دل کے حواس ضرور کھل جاوین جو باتیں کہ خواب میں نظر آتی تھیں وہ بیداری میں دیکھے۔ اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سال پہلے نبوت سے خلوت کو پسند فرما کر علیحدگی اختیار کی اور غار حرا میں تشریف فرما ہو کر ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتہ عبادت کرتے تھے اور انوار الٰہی کا معائنہ و مشاہدہ فرماتے تھے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجناب صلعم اس غار میں ایک مہینہ تک تشریف فرما ہے پس چاہئے کہ حجرہ خلوت اتنا تنگ ہو کہ وقت ذکر کے مربع بیٹھ سکے اور کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے۔ زیادہ کشادہ نہ ہو اور اسمیں اندھیرا اسقدر ہو کہ آفتاب کی روشنی اور دھوپ نہ جا سکے اور خلوت نشین کو مناسب ہے کہ دفع کرنے تنگی طبیعت کے اور سستی و کاہلی کے واسطے اور نیز دوسری خواہشات نفسانی کے واسطے باہر نہ آوے مگر کسی اپنی ضرورت کے واسطے مثل وضو یا نماز جمعہ یا جماعت کے واسطے باہر آنا مضایقہ نہیں اور چاہئے کہ قوی دل مردانہ رہے اور ہمت بڑہائے رکھے۔ جان جائے تو جائے مگر آن نجائے کا مضمون رہے بلکہ عاشق صادق ہو کر دیوانہ اور طالب دیدار رہے اور غیر مطلوب تمام خواسات کو پس پشت ڈالے اور

دھیان بھی نہ کرے اور ثابت قدم آرام دل و اطمینان نفس و راحت روح کے سایہ میں ہو طبیعت کو شہوات سے پاک اور دل کو تقویٰ و پرہیزگاری سے آراستہ کرے اور عقل کو ایمان کے ساتھ اور اعضا کو طاعات کے ساتھ لگائے رکھے اور انفاس کو صدق و اخلاص کے نور کے ساتھ روشن و منور کرے اور سینہ کو اسلام کے تمیز و ہوشیاری کے ساتھ کشادہ رکھے کہ اسیطرح اللہ تعالےٰ نے مردان راہ حق کو ہدایت عطا فرمائی۔ اور مخاطب بخطاب اُوْلُوا الْاَلْبَاب فرمایا اور نودی شرح مسلم نے کہا ہے کہ خلوت صالحین کی عزت اور عارفین کا چتر ہے اور ابو سلیمان عطا نے کہا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت خلوت کیساتھ اسوجہ سے تھی کہ گوشہ نشینی میں فراغت قلب اور مددگاری فکر اور علیحدگی خواہشات بشری سے اور عجز وغیرہ بخوبی میسر آتا ہے اسی سبب سے خلوت میں بند کرنا لذائذ نفسانی و دنیوی و حواس ظاہری کا ہے اور بڑی حسن ظاہری آنکھ ہے اور یہ دروازہ دل کا ہے جو کچھ بلائیں دل میں آتی ہیں وہ اسی دروازہ سے آتی ہیں اور تمام خواہشات و تمنا اسی سے پیدا ہوتی ہیں جب خلوت میں رہیگا آپ سب کے سب بند ہو جاوینگے۔

فوائد خلوت۔ ہمیشہ پاک و صاف با وضو رہنا اور ہمیشہ ذکر اللہ زبان سے اور دل سے کرنا معہ تصور شیخ اور کثرت تلاوت اور پاسبانی زبان کی کرنا اور تمام حواس کو فضول بیہودگی سے بچانا اور مدام نماز جمعہ اور جماعت اول وقت ادا کرنا۔ مراد خلوت سے یہ ہے کہ پورے طور سے ہمہ تن حدود شرعی میں مصروف و مشغول رہے اور حسن ادب خدا تعالیٰ کے ساتھ اور خلاص عمل اور صدق طلب و خشوع و خضوع و دل بستہ اللہ جل جلالہ کی طرف اور اسکی ذات پر بھروسہ کرکے بے پرواہ ہونا اور دور کرنا فخر و ریا و ترک کرنا طمع فاسد کا خلق کی طرف سے یہ خلوت اہل دل کی ہے۔

فصل چھٹی شرط دوام سکوت مالایعنی سے قولاً و فعلاً و فکراً رکھے یعنی سوائے یاد خدا کے

اور مرشد سے کوئی بات کرنے کی یا اور کوئی کام یا کوئی فکر بے ضرورت اشارہ کے نہ کرے۔ اپنے دل کو اُس سے روکے اور چپ رہے اور قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یاد رکھے کہ بات و نطق جو یاد حق نہ ہو لغو ہے اور ہر سکوت و فکر جو فکر حق سے خالی ہو سہو ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر رحم کرے کہ نطق و کلام اُس کا اپنی یاد اور ذکر و سکوت و چپ رہنا اُس کا اپنی صفات کا غور و فکر کرے

فصل ساتوین دوام صوم۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائے اور زیادہ کھانے سے پیٹ کو روکے مگر اتنا کم بھی نہ کھائے اور اتنے روزے بھی نہ رکھے کہ آنکھوں میں دم آجائے اور دماغ بھوک پیاس کی خشکی سے پریشان ہو جاوے مطلب یہ ہو کہ اتنا کھاوے کہ اپنا بوجھ و ثقل نہ دکھاوے ایسا نہ کھاوے کہ پیٹ کو پکڑ کر پھرے اور ایسا کھانا بھی نہ کھاوے جو دیر میں ہضم ہو اور ایسا کھانا کھاوے جس سے مغز کو طاقت رہے وہ کمزور نہ ہو اور جب حبس دم سے ذکر کرے جتنا کھاوے چکنا کھاوے اور خشک نہ کھاوے کہ حبس دم کیساتھ ذکر کرنے والے کے مغز میں تراوٹ کا ہونا بھی ضروری ہے کہ خشکی نہ آجاوے جس سے مرض سودا پیدا نہ ہو جائے۔

فصل آٹھوین دوام ترک اعتراض ہے یعنی ہر کام میں اعتراض کرنا ترک کرے اور جو کچھ اُس پر مشکل یا مصیبت اچھا یا برا گذرے اس میں قضا و قسمت پر راضی رہے۔ مالک کی طرف سے جو آوے بندہ کا کام اُس پر راضی ہونا ہے نہ اُس میں حجت کرنا اور اعتراض۔ مرشد کے کام پر بھی اعتراض بہت برا ہے اُس سے فیض جو مرشد کے دل سے طالب کے دل پر آتا ہے بند ہو جاتا ہے یہ ساری خرابیوں کا باعث ہے دوسروں پر اعتراض کرنے سے بھی طالب حق کو کیا کام۔ **تتمہ فائدہ** ان آٹھ شرطوں سے یہ ہے کہ جوہر انسانی صاف و پاک ہو کر مستعد و قابل وصول بارگاہ صمدیت کا ہو اور یہ پاکی اور استعداد بلا دور کرنے اغیار کے کہ وجود نفس و شیطان ہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور انکا دور کرنا

ہوتی ہے اور اہل غیب مشایخ طریقت میں کہ متابعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف اندوز ہوئے اور فیضان الٰہی پایا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالے نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر صدیق رضی کے سینہ میں ڈالدیا۔ پس جسکے دل میں توفیق الٰہی یا ارادت پیدا ہو وہ اپنے خیال پر بے پرواہ ہو موافق اس حدیث کے کہ تم اطاعت و فرمان برداری اسکے موافق حاصل کرو اگرچہ تمہارا مالک غلام حبشی بری صورت کا ہو۔ غرض ہر حال میں اپنے کو مطیع شیخ کا کرے ہرگز اپنے اختیار میں نہ رکھے۔ صوفیہ نے کمال تاکید اس میں فرمائی ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالے نے دعوت امت حق تعالے کی طرف طلب کرنیکے واسطے مبعوث فرمایا اور اپنے ارشاد سے انکو ہادی راہ مستقیم بنایا اور فرمایا کہ بیشک تو سیدھے راستہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔ جب عمر شریف آپ کی پوری ہوگئی آپنے اپنا خلیفہ چھوڑا۔ اسی طرح ہر زمانہ میں داعی الی اللہ ہوتے آئے ہیں۔ یہ ہدایت اُسی شخصکو نصیب ہوگی جو بوسایط سلاسل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رکہتا ہوگا۔

فصل ادب شیخ۔ روبرو شیخ کے مصلے پر نہ بیٹھے مگر بضرورت نماز۔ انکے روبرو نوافل نہ پڑھے اُن کی جائے نماز پر قدم نہ رکھے اُنکے چہرہ پر کثرت سے نظر نہ ڈالے۔ اُن کے ساتھ بے تکلفی نہ کرے اُنکے سامنے اودہر اُدہر موںہہ نہ کرے۔ غرض یہ ہے کہ کسی طرح سے ظاہر و باطن میں انکار نہ کرے۔ اور رعایات اونکے قول و فعل و حرکت و سکون میں کرے ورنہ نفاق میں مبتلا رہیگا۔ سالک کو چاہیے کہ اول اوقات کو کہ جنکی فضیلت احادیث سے ثابت ہو نوافل و اذکار سے معمور و محفوظ رکھے تا کہ شیطان قابو نہ پاوے۔ فصل ایمان عینی۔ آخرت وعدہ وعید و حشر و نشر وغیرہ پر جو کچھ کتاب اللہ و سنت نبوی سے ثابت ہوا ہے اسپر ایمان شہود رکھے تو ہرگز اونکا نفس انکار نہیں کرسکتا اور نہ شیطان انکو کسی امر آخرت پر شبہ ڈال سکتا ہے۔ وہ ہی راسخ الیقین سچے ایمان والے

ہیں اگر حجاب انکی نظر سے اٹھا دیا جاوے اور امور آخرت انکو کھلم کھلا دکھلایا جاوے تو ایک ذرہ بھی یقین میں زیادتی وکمی نہ ہوگی۔ بعد وصول تصدیق کے مومن حقیقی ہوتا ہے۔ ایک روز جناب سرور عالم نے فرمایا کہ حارثہ تو نے کسطرح صبح کی عرض کیا مومن حقیقی ہو کر آپ نے فرمایا دعوی کی حقیقت ہوتی ہے بتلا تیرے دعوی کی کیا حقیقت ہے عرض کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا کی طرف سے روکے رکھا دن کو بھوکا پیاسا رکھا انکو سونے نہ دیا گویا عرش الٰہی کو صاف طور سے دیکھتا ہوں اور جنت والے ملاقات کرتے ہیں دوزخی ایک دوسرے کی طرف عار و ندامت کرتے ہیں فرمایا بہت اچھا جواب دیا۔ جب وہ چلے گئے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جسکا دل اللہ تعالے نے منور و روشن فرما دیا

فصل اب معلوم ہو کہ لایق مشیخیت وہ ہی شخص ہے کہ جس نے اپنے نفس کو مجاہدات کے ساتھہ موو ب سیدھا بنا لیا ہو۔ مشقت و سختی و تلخی ریاضت کا متحمل کرلیا اور خدمات مشایخ وصلحا و متقدامیں بیٹھا ہو اور صحبت صادقین میں عمر گذاری ہو اور احکام اور حدود دین و اصول فروع کو پورے طور سے جان گیا ہو مقامات عالیہ سے گذرا ہوا ہو اور جو ان صفات سے موصوف نہیں وہ قابل مشیخیت نہیں غرض کہ سالک کو چاہیے کہ اپنے نفس کو مجاہدہ میں ڈالے اور جو کچھ حالات اُسپر عارض ہوتے رہیں ہر دم شیخ کی خدمت میں ظاہر کرتا رہے۔ بزرگون کا قول ہے جو بیمار اپنا حال طبیب سے چھپا وے وہ عاقل نہیں۔ غرض مقامات و منازل ترتیب وار اپنے واسطے طلب کرتا رہے جبتک ایک مقام کو تکمیل تام نہ کر چکا ہو دوسرے مقام پر انتقال نہ کرے اور اپنا ظاہری ورد و وظایف و باطنی ارادت سے خالی نہ رکھے یہانتک کہ واردات اُس پر ہونے لگیں۔ چنانچہ ابو سلیمان دارانی نے فرمایا ہے کہ جب معاملات دل کے توفیق الٰہی کی طرف پہنچ گئے۔ اب اعضائے ظاہری آرام کریں کیونکہ عمارت باطن و مناشرت احوال و رعایت اسرار الٰہی و انفاس کے شمار میں مشغول ہوا یہانتک فقیر کی عبادت

دور کرنا باعث خطرات کا ہے کہ رعایت نفس کے ہردم خیال رکھے کیونکہ وہ اکثر بدہی کیطرف جاتا ہے اگرچہ عارف اعلےٰ درجہ معرفت پر پہونچگیا ہو۔ کہتے ہیں کہ نفس ایک لطیفہ ہے آدمی کے بدن میں اور وہ اخلاق مذمومہ اور عادات خراب کی جگہ ہے۔ اور روح ایک لطیفہ ہے جسم انسان میں محل اخلاق محمودہ اور عادات صالح کا ہے جیسے ناک آنکھہ کان سونگھنے دیکھنے سنے کے مقام ہیں اور روح بھلائی وخیر کی کان ہے اور نفس برائی و فساد کی اور عقل لشکر روح کا ہے اور خواہشات فوج نفس کی اور توفیق آلہی مددگار روح کی ہے اور بیہودگیان مددگار نفس اور قلب مطیع تابعدار غالب کا ہے۔

فصل جب مرید نے مقام توبہ کو درست کرکے مقام ورع وتقوی میں مضبوط ہوکر مقام زہد میں قدم رکھا اور نفس کو مجاہدہ وریاضت کے ساتھہ سیدھا بنالیا اُس کو خرقہ پہنا روا ہے مگر ادب خرقہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیے انسان تمام ظاہر وباطن کے مجموعہ سے مراد ہے لباس دونونکا جدا ہے یعنی ظاہر کا جدا موافق شریعت کے پوشش اور باطن کا جدا اُس کے متفرق لباس ہیں ایک نفس اُس کا لباس شریعت ہے دویم قلب اُسکا لباس طریقت ہے تیسرا سر ہے لباس اُسکا حقیقت ہے چوتھے روح لباس اُسکا عبودیت پانچوین خفی لباس اُس کا محبوبیت ہے اور حجاب کہ جس میں انسان پوشیدہ وچھپا ہوا ہے جسکو حق تعالے نے پیروی شریعت کی عنایت فرمائی کمال عبودیت پر پہنچتا ہے اور حجاب نور روح سے ہٹا دیتا ہے۔ حق تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم کہدے انکو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو میری پیروی کرو تمکو خود خدا تعالی دوست رکھے گا اور جب سب پردہ دور ہوگئے مرتبہ اعلے سے اعلے پر پہونچا جسکی نسبت حضرت خضرؑ کہتے ہیں کہ صوفی کو نہ زمین میں جگہ ہوتی ہے اور نہ آسمان اُسکو پوشیدہ کرسکتا ہے اور ادراک باطن کے اور بھی حجاب ہیں جیسے شہوات ولذات حجاب نفس کے ہیں اور ملاحظہ غیر حق حجاب دل کے ہیں اور حقیقت معقولات میں فکر کرنا یہ حجاب عقل کے ہیں اور حجاب

سر اسرار آلہی میں توقف کرنا اور مکاشفات حجاب روح کے ہیں اور حجاب خفی حجاب عظمت وکبریائی خدا تعالے کے ہیں واصل وہ شخص ہوتا ہے کہ ان میں سے کیسی طرف توجہ والتفات نہ کرے جیسے جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کو جب مقام سدرہ پہونچے طرح طرح کے خزانہ اور دفینے آپ کے پیش نظر کیے گئے مگر آپ نے کسیطرف آنکھہ اُٹھاکر بھی نہ دیکھا جسکو حق تعالے فرماتا ہے۔

فصل جاننا چاہیے کہ تصوف کے ارکان ظاہر پانچ ہیں ایک خدمت دوسرے حرمت تیسرے خلوت چوتھے محبت پانچوین فتوت اور باطنی ارکان بھی پانچ ہیں اول عمل دوسرا علم تیسرا حال چوتھا قلب پانچوان معرفت۔ اور بعض کہتے ہیں کہ پہلا رکن تصوف کا علم ہے اور درمیان اُس کا عمل اور آخر اُس کا موہبت آلہی علم حجاب دور کرنے والا اور ظاہر دکھانیوالا سالک کی مراد کا ہے اور عمل طلب سالک کا مددگار ہے اور موہبت غایت عمل میں پہنچ جاتا ہے اور سائرین کے بھی تین طبقہ ہیں ایک مرید طالب دوسرا متوسط تیسرا منتہی واصل مرید طالب کا مقام مجاہدہ وریاضت ونفس کشی اپنے اوپر اختیار ولازم کرے اور حظوظ وخواہشات نفس سے بالکل بچا رہے سوائے حقوق ضروریہ کے مقام متوسط مراد طلب میں سخت ہولناک کام اختیار کرے اور ہر حال میں سچی طلب کی رعایت رکھے اور ادب ہر مقام کا پورا کرتا ہے مقام منتہی ہوشیار تمکین کے ساتھہ ہے اور جیسے مقامات خدا کی طرف سے آتے رہیں اُنکو مانتا رہے تنگی وکشادگی ومنع وعطا ووفا وجفا میں ایک حال رہے یعنی کھالینا وبھوکا رہنا اُسکو برابر ہوا اور جاگنا وسونا ایکسان اور خواہشات نفسانیہ سے خالی ہوگیا ہو فقط حقوق باقی رہے ہوے ہوں اور ظاہر خلق سے ملا ہوا ہو اور باطن میں حق تعالے سے پیوستہ اور سب احوال ومعاملات حضرت فخر العالم صلوات اللہ علیہ واصحاب رضوان اللہ علیہ سے ثابت ومنقول ہیں جیسے غار حرا میں گوشہ نشینی فرمائی اور آخر میں دعوت جلی کی۔ اگرچہ مشغول تجلی رہے مگر ایک لمحہ بھی خدا سے جدا نہ تھے

جلوت وخلوت برابر رکھتے تھے ابو عبد اللہ بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے رویم رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کی کہ اے فرزند عمل مثل نمک کے کر اور ادب مثل آرد کے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ صوفی کون لوگ ہیں آپنے فرمایا کہ وہ ایک جماعت ہے خدا نے انکو تمام خلق سے منتخب کر کے مقبول کر لیا خواہ پوشیدہ رکھے یا ظاہر کرے اُن کو دوست رکھتا ہے۔

فصل اخلاق صوفیہ یہ ہیں رحم و عاجزی نصیحت و محبت کرنا و برداشت کرنا تکالیف ونرمی واحسان وایثار یعنی اپنے فائدہ پر غیر کے نفع کو مقدم رکھنا اور خدمت والفت وخندہ پیشانی وخوشی وکرم سے ہر ایک کیساتھ ملنا اور جاہ ومال دنیا کی کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔ اور مرت وجوانمردی ومودت وبخشش وعفو وصلح وسخاوت وفا وحیا وتلطف وتبشر واطیان وعاو وثنا وحسن خلق اور نفس کی حقارت اور سب سے اپنے آپ کو کمتر کرنا اور مسلمان بھائیون کی عزت وتوقیر کرنا اور مشایخ وبزرگان کی تعظیم اور چھوٹوں پر رحم کرنا اور دوسریکے تھوڑے احسان کو بہت جاننا اور اپنے احسان کو نہایت کم سمجھنا۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے حسن خلق کی نسبت پوچھا آپنے کہا حسن خلق فراخ پیشانی اور خندہ روی رہنا کسیکو تکلیف نہ پہنچانا اور کمال بخشش کرنا۔

فصل معرفت اور وہ ہدایت منجانب اللہ ہے یعنی خدا تعالی کی طرف سے ہدایت ہوجانا معرفت ہے اور وہ استدلال ہوتی ہے یعنی دلیل سے پیدا ہوتی ہے کہ اشیائے ممکنات کو دیکھکر واجب الوجود کیطرف جائے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے کہ نزدیک ہے کہ حق تعالی انکو اپنے قدرت کی نشانیان طبقات زمین وآسمان خدا انکی جانوں میں دکھلاوے یہ درجہ علما راسخین کا ہے کہ مصنوع ومخلوق سے خالق وصانع کیطرف رجوع کرتے ہیں اور آیات سے اسکی طرف راہ لیجاتے ہیں حقیقت میں یہ معرفت اُس شخصکو حاصل ہوتی ہے کہ جسپر امور غیبیہ کچھ منکشف ہوگیا ہو وہ اشیائے ظاہری و باطنی سے استدلال وجود پاک قائم

کرے گا دوسری معرفت شہودی ضروری ہوتی ہے کہ اول نظر میں بغیر سوچے حاصل ہوجاتی ہے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے کہ کیا تجھے تیرا رب کفایت نہیں کرتا ہے کہ وہ تمام اشیا پر شاہد ہے اور یہ درجہ معرفت صدیقین اصحاب مشاہدہ کا ہے اور یہ استدلال باطن نشانیان ہیں ظاہر نشانیوں پر جیسا بعضے مشایخ نے کہا ہے کہ ہم نے خدا تعالی کو سب چیزوں سے پہلے دیکھ لیا اور یہ معرفت یقین واحسان ہے کہ اشیاء مخلوق کو اُس کے خالق سے جانے نہ اشیاء کے سبب سے خالق کو پہچانے۔

نظم

بعد احدیت کے وحدت جان لے … سب حقایق اُس میں آ ظاہر ہوے
مجمل ومبہم ہوے ظاہر تمام … ہے یقین اول اس برزخ کا نام
علم اور نور وجود ہم شہود … اس میں یہ چاروں ہوئے اگر نمود
آپ کو پہچانا اُس نے آپ ہی … ہوکے روشن جانا اُس نے آپ ہی
وہی اول ہوکے پھر آخر ہوا … وہی باطن ہوکے پھر ظاہر ہوا
سارے اسماء صفات با کمال … مجملاً ظاہر ہوئے بالاشتمال
برزخ کبریٰ کہیں اسکو تمام … اور حقیقت احمدی ہے اس کا نام
حضرت احمد کو اصل الاصل جان … نور ہے جن کے ہوا سب کچھ عیان
گر نہ ہوتا حضرت نور وجود … جلوہ گر اس آئینہ میں لے وجود
کوئی بھی ظاہر نہ ہوتا بالیقین … وہ ہے مرئی وہ ہے ناظر ہر کہیں
ذات احد ہے اور جمعی الشان ہے … جیسا تھا ویسا ہی وہ اِس آن ہے
ازلی اور ابدی ہے وہ نور قدیم … وہی احمد ہے بلا میم اے فہیم

ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا تعالی کے ساتھ ایسا معاملہ کرے

کرجو کچھ خدائیتعالے اُس پر انعام و انعام سے سبقت کی ہے اون پر خوض سے نظر کرے عجب نہیں کہ وہ شخص پانی کے اوپر چلے اور ہوا میں اوڑے۔ شبلی رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ معرفت کیا ہے کہا کہ جب تو خدا کے ساتھہ علاقہ رکھے اپنے اعمال کو بھی نہ دیکھے اور نہ اُس کے سوا کسی کیطرف نظر ڈالے اُسوقت تو کامل المعرفت ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسے معرفت الہی حاصل نہیں ہوئی اسکو چپ رہنا واجب ہے اور جسکو حاصل ہو جاتی ہو اسکو خاموشی بے اختیار لازم ہو جاتی ہے اسی سبب سے کہا ہے کہ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا اُس کی زبان گنگ ہو گئی۔ بعض بزرگون سے پوچھا گیا کہ انتہا معرفت کی کیا ہے کہا خدا کے ساتھہ ہو جانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنو جس شخص نے خدائیتعالی کو پہچان لیا اسکو ہرگز فاقہ و پریشانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ ہر دم ہر آن خدائیتعالی کے ساتھہ ہے اور اُس کے اندر محو ہے بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ عارف اُسکو کہتے ہیں کہ اوس کے دلپر معلومات حقیقی اللہ جل جلالہ کے پے در پے لگاتار آتے رہیں اور غفلت اُس کی یکسر دور ہو جائے اور علامات و آثار ان علوم کے اُس پر ظاہر آنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث ہے کہ ہر چیز کی کان ہے پرہیزگارون کی کان عارفون کا دل ہے۔ اسی سبب سے انکا نام عارف ہوا ہے کہ مثل کان اُنکے عرفان کی انتہا نہیں ہے اور یہ علم بوسیلہ چراغ نبوت کے خدائیتعالی کی درگاہ سے اُسی بندون کے دلوں پر پہنچتا ہے اور یہ علم تین مرتبہ پر ہوتا ہے ایک علم الیقین کہ استدلال و نظر سے حاصل ہو دوسرا عین الیقین کہ مشاہدہ اور معائنہ سیر ہو تیسرا حق الیقین کہ باوجود مشاہدہ کے مباشرت کیساتھہ پیوستگی ہو جیسا حق تعالی خضر علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے کہ ہم نے اُسکو اپنے پاس سے علم سکہلا دیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ معرفت ذات و صفات الہی کی علماً و یقیناً حاصل ہوئی اور مشاہدہ قلب سے لذت و سرور حاصل ہو اس جگہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ثمرہ ایمان دل کے منازل میں پیوستہ نہیں ہوتا و ایمان عطا اُس کے ساتھہ قوت پکڑتا ہے

اور وہ شہادت دنیا توحید اور رسالت پر ہے اور ایمان کامل وہ ہے کہ جامع توحید و تعظیم کے ہو لیس کمثلہ شیئ یعنی خدائیتعالی یکتا و یگانہ ہے اپنی ذات و صفات میں تمام بندے اُسکے سامنے ہیں کوئی اُس سے چھپا ہوا نہیں تب ہر وقت تعظیم کرتا رہے گا اور ذرا بھی اُسکی رضا کے خلاف نہ کریگا اور یہی کمال ایمان کا ہے اور معرفت الہی دین کی جڑ ہے اور استغفار و عبادت میں اُسکی شاخیں اور جڑ شاخ سے مقدم ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ اے میرے حبیب جان لے کہ کوئی معبود سوائے حق تعالے کے نہیں ہے اور اپنے گناہون سے استغفار کر اور یہ بھی فرمایا کہ بے شک میں ہی معبود ہون اور کوئی سوائے میرے قابل عبادت کے نہیں میری ہی عبادت کر ان دونون آیات میں معرفت و توحید کو استغفار و عبادت سے مقدم فرمایا۔ اور معرفت لغت علم کو کہتے ہیں جو غفلت کے بعد پیدا ہو اور صوفیہ کے نزدیک معرفت وہ علم ہے کہ جو ذات و صفات الہی سے علاقہ رکھتا ہو اور اسمیں کسیطرح شک و شبہ کو دخل نہ ہو اور معرفت ذاتی وہ ہے کہ حق تعالی کو موجود اور واحد فرد و صمد قایم بذات جانے اور معرفت صفاتی یہ ہے کہ اللہ تعالی کو زندہ جاننے والا سننے والا دیکھنے والا ارادہ کرنے والا کلام کرنے والا قدرت والا شفا دینے والا جملہ صفات میں موصوف اور عیوب سے کمال پاک سمجھے اور توحید بہید اور جان معرفت کی ہے اور معرفت شہودی اُسوقت درست ہوتی ہے کہ دل کے ساتھہ رویت اور مشاہدہ میں پہونچے کیونکہ معرفت حقیقی درمیان رویت کے ہوتی ہے کہ حق تعالی بعض حجاب کو اٹھا کر اپنے ذات و صفات کا نور پردہ کے آڑ میں دکہلاتا ہے تا کہ معرفت حاصل ہو۔ نہ یہ کہ تمام حجاب اٹھا دیئے جائیں اگر حجاب بالکل دور ہو جاویں تمام کائنات جلجاوین توحید لغت میں کسی شے کے ایک ہو جانے کو کہتے ہیں اور علماء کے نزدیک خداتعالی کی وحدانیت پر اعتقاد کرنیکو اور صوفیہ کے نزدیک وحدانیت مشاہدہ سے مراد ہے اور جو شخص توحید کے ساتھہ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہو۔ اُسکے گناہ بھی نیکیاں ہو گئیں

اور جسکو توحید سچے دل کے ساتھ نصیب ہوئے حق تعالیٰ اُس پر آتش کو حرام فرما دیتا ہے اور نور ایمان اور نور یقین میں یہ فرق ہے کہ نور ایمان پردہ کے پیچھے ہوتا ہے اور نور یقین کھلا حجاب۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایمان و یقین میں مثل نابینا و بینا کے فرق ہے۔ اندھے کو متواتر خبروں سے آفتاب کے طلوع ہونے کا علم ہوتا ہے یہ صورت ایمان کی ہے اور بینا ظاہر آنکھوں سے دیکھتا ہے یہ مثل یقین کی ہے۔ لفظ حق لغت میں کائن ثابت کو کہتے ہیں اور کائن ثابت یعنی پیدا کرنے والا اشیاء کا اور حقیقت لغت میں دانائی اور علم کو کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں ہے کہ وہ عالم حقیقت میں پہونچکر عالم صفائی میں واصل ہوگیا اگرچہ ابھی تک عالم صفات اسماء میں ہوتا ہے اور جب نور ذات میں پہونچتا ہے اُسکو کہتے ہیں کہ وہ بحق رسید ہوا۔ حق الیقین کو ذات پاک حق پر اطلاق کرتے ہیں اور ما سوا دوسرے کو مجازاً کہتے ہیں صوفیہ کے نزدیک مشہور ہے کہ ہر شے خدا تعالیٰ کیساتھ ہے اور سب چیزیں اُسی کی طرف سے ہیں اور سب اشیاء اُسکی طرف جاویں گے اور اشیاء اُسکے واسطے ہیں۔ ایمان و تقویٰ چار طرح پر ہوتا ہے اول درجہ ایمان لانا اور شرایع کا قبول کرنا بدون تقویٰ کامل کے اور دوسرا درجہ ایمان لانا و عمل نیک کرنا تقویٰ کے ساتھ تمام حرام چیزوں سے۔ اختیار کرنا شبہات کا اور یہ اُن سے اعلیٰ ہے اور تیسرا درجہ ایمان کا تقویٰ شبہات اور منہیات سے بچانا یہ اُس سے اکمل ہے۔ چوتھا درجہ ایمان تقویٰ احسان کے ساتھ ہے یہ سب سے بڑا درجہ ایمان بالغیب کا ہے اور عالم یقین کا حاصل ہونا مشاہدہ کے واسطے سے ہوتا ہے اور تقویٰ اس مقام کا ماسوا اللہ کے ترک کرنا ہے معرفت کے بعد بھی اصول دین ایمان و تقویٰ ہر جگہ ہر مقام پر واجب و ضروری ہے کیونکہ تقویٰ اسکا توشہ ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اچھا توشہ تمہارے واسطے تقویٰ ہے اور تمام عبادات کو تقویٰ کیساتھ نزدیک فرمایا ہے۔

فصل بعض واقعات اہل خلوت میں حق تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ان کی جانب سے یوں فرمایا کہ ای میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج و چاند کو خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے سجدہ کرتے ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رویائے صالحہ یعنی سچا خواب چالیسواں حصہ نبوت کا ہے اب جاننا چاہئے کہ جب سالک مجاہدہ و ریاضت شروع کرتا ہے اور پاکی نفس اور صفائی دل و مراقبہ میں مصروف ہوتا ہے اُسوقت اُسکو عالم ملکوت پر عبور ہوتا ہے۔ اسیواسطے ہر مقام پر اُس کے حال کے مناسب واقعات ظاہر ہوتے ہیں کبھی بطریق مکاشفہ کے اور کبھی بصورت خواب صالح کے اور کبھی بطرز واقع کے۔ بعض معاملات درمیان ذکر و حالت استغراق کے کیونکہ اُسوقت تمام محسوسات اُسکے غایب ہوجاتے ہیں اور بعض حقایق امور غیبیہ کے مکاشفہ کا اتفاق پڑتا ہے اور اگر سالک کی حالت درمیان خواب و بیداری کے ہو اسکو صوفیہ میں واقعہ کہتے ہیں اگر عین بیدار و حضوری میں ہے اسکو مکاشفہ بولتے ہیں اور خوابیں کبھی سچی اور موافق پڑجاتی ہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھنا یا پیر کا۔ کہ شیطان انکی صورت میں نہیں آتا ہے۔ اور کبھی جھوٹی۔ مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے کیونکہ حق تعالیٰ حالت تجرد میں روح کو بدن کی جھلی سے رویت کرا دیتا ہے اور اکثر مقامات میں نفس روح کے ساتھ شریک ہوتا ہے سچ و جھوٹ مخلوط ہو جاتی ہیں اس میں جو صادق ہے وہ ادراک روح کا ہے اور جو جھوٹا ہے وہ نفس کا۔ کیونکہ روح کی صفت صدق ہے اور نفس کی کذب۔ اور سچا خواب جزو نبوت ہے پس جب مرید واقعہ میں دیکھے کہ درندوں کے ساتھ اور بہایم سانپوں و بچھوں وغیرہ سے لڑائی و جھگڑا رکھتا ہے یا کفار یا ملاحدہ کے ہمراہ جدال کرتا ہے۔ شیخ سمجھے کہ مرید مجاہدہ نفس میں مصروف ہے اُسکو صدق و ثبات پر حکم فرمائے تاکہ مرید مجاہدہ نفس کے فکر سے غافل ہو کر نہ بیٹھ جاوے جاننا چاہئے کہ ہر ایک اجزا میں چاروں عناصر سے ایک صفت لازمہ ہوتی ہے جو اُس سے تعلق رکھتی ہے اور عبور کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے

لازمہ جزء خاکی کا ہے کہ کثافت و کدورت و سیاہی و بیوقوفی بھاری پن و سختی کا ہونا جب صاحب خلوت مجاہدہ میں مصروف ہوتا ہے یہ کثافت و ثقالت لطافت و صفائی سے بدل جاتی ہے اور جب سالک کو اس صفت خاکی پر عبور ہوتا ہے تو وہ دیہات کے ٹکڑے و جنگل و ویران واقع میں دیکھتا ہے لازمہ جزء آبی کا خواہش ملاقات اور میل جول و قبول اثر و تلون فراخی و نسیان و رغبت نیند کا ہوتا ہے اور وقت عبور صفت آبی پر سالک کو نہریں و دریا و حوضین و شیر زار نظر آتے ہیں اور جزو ہوائی کا لازمہ شہوات کی خواہش ہے زیادتی مال کی تمنا اور جلدی جلدی بدل جانا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف اس پر عبور کرتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہوا میں اڑتا ہے اور اوپر اوپر چلتا ہے لازمہ جزو آتشی کا غصہ و غضب و غرور اور بڑائی کی طلب اور جاہ و ریاست و رفعت کی خواہش کرتا ہے جب اس پر عبور ہوتا ہے سالک کو چراغ و شمع و بجلی وغیرہ روشن و جلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہیں اور یہ جزء عنصر سب اجزا کا آخری ہے جاننا چاہئے جب مکاشفہ روح کی حقیقت ہوتا ہے۔ آفتاب کی شکل نظر آتی ہے اور اگر دل کی حقیقت کا ہوتا ہے چاند کی صورت دکھلائی دیتی ہے اور اگر دل کی صفتیں سالک پر تجلی ڈالتی ہیں ستاروں کی شکلیں نظر آتی ہیں اور اس آخری قسم میں جھوٹ کا بھی داخل ہونا ممکن ہے مگر بالکل جھوٹ ہی نہیں ہوتا کیونکہ روح کے ادراک سے خالی نہیں ہاں تعبیر دینے والے اور تاویل کرنے والے کو لازم ہے کہ جو روح نے ادراک حقایق کیا ہے اسکو خطرات نفسانی سے الگ الگ تمیز کر کے تعبیر و تاویل ادراک روح کا کرے اور خواطر نفسانی کی طرف خیال ہی نہ کرے اور خیال مجرد بھی خطرہ نفسانی ہے کہ قوت خیالیہ طرح طرح کی صورت خیالی کو قسم قسم کے پیرایہ میں نفس کی پیش نظر کرتے ہیں جیسا خطرہ ہوگا اسی خطرہ کی شکل میں وہ بھی دکھلائی دے گا۔ مثلاً اگر کوئی شخص خواہش نفس کے ساتھ شہرت اور

قبول خلق کے لئے مجاہدہ کرے واقعہ بھی وہی دیکھیگا کہ تمام مخلوق اسکی تعظیم بجا لاتی ہے اسکو سجدہ کرتے ہیں معبر کو چاہئے کہ اسکی تعبیر کو سب جھوٹا خیال سمجھے اور جاننا چاہئے کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے عالم میں بنایا ہے بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ انکا ظہور عالم شہادت میں یعنی دنیا میں ممکن نہیں جیسے جنت و دوزخ و عرش و کرسی لوح و قلم اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انکا ظہور اس عالم میں عارضی صورت سے مرہ ممکن ہے نہ اصلی حقیقت سے ان کی موجودگی اصلی صورت سوائے عالم غیب اور کہیں نہیں ہو سکتی مثل فرشتے و ارواح مجردہ کے جیسے جبرئیل علیہ السلام کبھی دحیہ کلبی کی صورت میں اور کبھی کسی اعرابی کی شکل میں بنکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور تمام حاضرین جلسہ مجلس پاک انکو اسی شکل میں دیکھتے تھے اور یہ صورت انکی نتیجہ خیالی دیکھنے والوں کا نہ تھا کیونکہ اگر خیالی ہی تصرف ہوتا تو ہر شخص اپنے خیال کے موافق انکو ایک جدا صورت میں دیکھتا نہ یہ کہ سب نے ایک ہی صورت میں دیکھا کیونکہ ہر ایک شخص کا خیال ایک ہی طرح کا ہرگز ہو نہیں سکتا اور یہ روحانی شکلیں جس صورت میں چاہیں بسبب اپنی قوت تصرف کے حق تعالے انکو عطا فرما دیتا ہے اور بعض مکاشفہ ایسے ہوتے ہیں کہ عالم شہادت میں مسافت بعیدہ سے ان چیزوں کا معائنہ کر لیتے ہیں۔ چنانچہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی معراج کی خبر اپنے احباب کو پہنچائی تو کفار مکہ نے بھی سنا انکار کر کے کہا اگر تو بات میں سچا ہے تو بتلاؤ کہ مسجد اقصیٰ کے کتنے ستون ہیں اسیوقت آپ کی نظر مبارک سے حجاب اٹھ گیا اور مسجد اقصیٰ صاف نظر آنے لگی آپ نے تمام ستون گنکر بتلا دیے اسیطرح آپ سے پوچھا کہ جو قافلہ شام کی جانب گیا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اس قافلہ کو مکہ سے صرف ایک منزل بیچ میں باقی ہے چنانچہ وہی قافلہ دوسرے روز صبح کے وقت مکہ میں داخل ہو گیا اور ایسا ہی قصہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ بنت خارجہ کے شکم میں لڑکی ہے اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عین خطبہ میں یا ساریۃ الجبل اور اسی طرح کے واقعات مشائخ کرام۔

رحمہم اللہ کے حالات میں بہت سی موجود ہیں جاننا چاہئے کہ واقعات کا فائدہ سالک کے واسطے یہ ہے کہ اُن کے سبب سے بھلائی و برائی نفس پر اور ترقی و نقصان حال کا سیر وسلوک میں خبردار ہوتا ہے اور دل کے لئے باعث آرام بن جاتا ہے اور درمیان حق اور باطل کے اور واقعات نفسانی و شیطانی کے اور حیوانی و سبعی کے اور ملکی و قلبی کے اور روحی اور جان کے فرق و تمیز حاصل ہوجاتی ہے اور نفس صفات ذمیمہ پر مثل حرص و بخل و حسد وغیرہ کے غالب آتا ہے صورت خیالی ہر ایک صفات ذمیمہ کے اُسی حیوان کی شکل کہ جس حیوان میں وہ صفت غالب ہوتی ہے اُسکی صورت بنا کر دکھلاتا ہے جیسے حرص صفت چوہے و چیونٹی کی صورت میں آتی ہے اور شرارت خوک کی شکل میں اور عجب ریچھ کی اور کنجوسی کتے و بندر کی اور کینہ سانپ اور کبر پلنگ کی اور غضب بھی چیتے کی اور صفت درندگی شیر کی یا دوسرے درندوں کی اور شہوت گدھے کی اور صفت بھی بکری کی اور صفت شیطان شیاطین و جنات و دیوکی اور مکر وحیلہ لومڑی و خرگوش کی شکلوں میں نظر آتی ہیں۔ جب یہ اشکال نظر آنے لگیں تو جان جائے کہ سالک پر غلبہ ان صفات کا ہے ان کی صفات میں کمال مجاہدہ اور کوشش کرے اور ان صورتوں کو جان لے کہ ان صفات سے عبور رہوتا ہے اگر یہ دیکھے کہ ان حیوانات پر غصہ یا انکو قتل کرتا ہے سمجھ لے کہ ان صفات سے چھٹکارہ ہوگیا اور جب ان اشکال کیساتھ جھگڑا و لڑائی کرتا دیکھے غفلت و سستی نہ کرے جب تک کہ ان صورتوں کے اور حالات کی صفائی بالکل نہ ہوجائے۔

فصل بعض مقامات سلوک میں یہ واقعات غیبیہ اطفال طریقہ کے لئے غذا ہوتے ہیں اُسے طفل طریقہ کو پرورش کرتے ہیں اور بعض مقامات سے عبور کرنا ممکن نہیں ہے تا وقتیکہ واقعات نہائی تصرف نکریں ایسی جگہ مرید کو حاجت شیخ کی واجب و ضروری ہے کیونکہ سالک جب تک سلوک اپنے وجود و نفس کے صفات میں رکھتا ہے گزرنا ممکن ہے کہ ہر ایک مرتبہ پر نشان و جھنڈے موجود ہیں کہ انہیں علامات پر رستہ چل سکتا ہے مگر جب

مقام روحانیات میں پہونچتا ہے اسجگہ بلا تصرف دوسرے کے عبور ممکن نہیں۔ اِس مقام کے واقعہ پر اگر ولایت شیخ سے فیض پہونچیگا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معاونت ہوگی۔ یا تجلیات صفات الٰہی سے مدد ہوگی البتہ اُسوقت سالک فنا ہوجائیگا اور جب تک فنا رالفنا حاصل نہیں ہوگی۔ بقا رابقا اور تمکین کہ اصل مقصد سلوک کا یہی ہے ہرگز نہ پہونچیگا اور جان لے کہ ہر ایک واقعہ قلبی و ملکی و رحمانی بھی ایک عجیب واقعہ ہے کہ نفس اُس سے مزہ لیتا ہے اور اس سے لذت و ذوق شوق پاتا ہے کہ خواہشات طبع اور لذتوں سے جدا ہو کر عالم غیب کو مان لیتا ہے اور اس کی خبر قل علمہ کل اناس مشربہم دیتی ہے اور بعض اکابر نے اس جگہ فرمایا ہے کہ جب شیطان یہ جان لیتا ہے کہ سالک جاہل ہے اور علوم دین سے واقف نہیں اور کچھ کچھ اُسکو امور غیب سے مکاشفہ ہوئے لگا ہے اُس کے ساتھ دل لگی ہنسی و مسخری کرتا ہے پہلے اسکے دل میں یہ القا کرتا ہے کہ جو جو صورتیں اور شکلیں مشاہدہ سے دیکھی جاتی ہیں وہ صورتیں عین ذات خدا تعالیٰ کی ہوتی ہیں اسکے بعد جھوٹے مشاہدے کراتا ہے اور اس عقدہ کو مستحکم کرتا ہے اور کبھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے آپکو درمیان آسمان و زمین کے تخت پر بٹھلا کر دکھلاتا ہے اور بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جب حال اپنا اپنے اوپر نزول ہو کر غالب آتا ہے اس حالت کیساتھ اُن سے خرق عادت اور کرامت ظاہر ہوتی ہیں اُسوقت شیطان اُنکو یہ خیال جمادیتا ہے کہ یہ حالت جو کچھ ہے حق ہی ہے اور ایسی قدرت اپنی دکھلاتا ہے اور خلاف عادت کرتا ہے اُسوقت وہ جاہل اُن تماشوں پر فریفتہ ہو کر حلول کا اعتقاد کرلیتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ ہوا میں اڑ رہا ہے اور کبھی عجائب باتیں دیکھتا ہے ان جملہ خوابوں کی کچھ نہ کچھ تاویل ہوتی ہے ورنہ واقعہ میں وہ شخص نہ درندہ ہے نہ طائر وغیرہ ہے اور کبھی غلطی حلول کی پیدا ہوتی ہے جب صوفی عالم نفس اور ہوا سے تجاوز کر کے عالم حقیقت وفنا میں پہونچا اُسوقت وہ غیر اللہ کے نہ جانے اور نہ دیکھے تمام اشیاء کو بلکہ اپنے آپ کو بھی

فراموش کرتا ہے اور صوفیہ کرام کے نزدیک یہی فنا ہے پس جب اس نے ہر جگہ خدا تعالیٰ کو دیکھا خبردار ہو کر وہ حق ہی کا اعتقاد کرتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی موجود نہیں اس جگہ انا الحق بول اٹھتا ہے یعنی کوئی سوائے اُس کے موجود نہیں اور دیگر سبحانی کہنے لگتا ہے اور ایسے کلمات سے سننے والے کو حلول کا اعتقاد ہو جاتا ہے اور نجات اس عقیدہ شدہ سے یوں ہو سکتی ہے کہ صوفی یہ خیال کرے کہ یہ سمجھنا اس واسطے تھا کہ تمام اشیاء دنیا و آخرت کو بھول گیا تھا اور اپنے نفس و صفات کو بھی گم کر کے مشاہدہ اور علم باللہ میں اپنے اندر مستغرق ہو گیا تھا ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں اپنی شکل و صورت پر موجود ہیں اور اس مقام پر پہنچنا بہت ہی اچھا ہے کہ یہ مقام اعلےٰ مرتبہ کا ہے مگر اس جگہ شیخ کامل ہادی کا ہونا شرط لازمی و ضروری ہے تاکہ ان مہلکات مقامات سے نکالتا و چلاتا رہے اور کبھی ایسا پیش آتا ہے ہر صوفی ایسے مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ جس طرف نظر کرتا ہے خدا کو ہی پاتا ہے یہ مشاہدہ معرفت کا ہوتا ہے اس موقعہ پر بعض نے کہا ہے کہ میں نے جس چیز کو دیکھا خدا کو پایا یہاں بالیقین یہ بات جان لے کہ یہ حجاب عظمت و کبریا کا ہے کہ ہر مکان میں نظر آتا ہے اور ظاہر ہے کہ حق تمام چیزوں پر محیط ہے اور ہر چیز سے قرب و معیت رکھتا ہے اور اُس سے ذرہ برابر بھی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین نہ آسمان میں باوجود اس کے حق سب سے جدا ہے اور مخلوق خدا سے ظاہر ہے خلق کا حلول ہونا خدا میں یا خدا کا حلول ہونا مخلوق میں مستحیل ہے اور تمام انبیاء و اولیاء و علماء و مشائخ حلول کے خلاف پر اتفاق رکھتے ہیں اور مشائخ عارفین نے مشاہدہ سے پایا ہے کہ حق خلق سے جدا ہے اور مخلوق میں ہرگز حلول نہیں ہے اس مقام میں حفاظت کا مدد کرے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب سالک نفس کو ذکر اور اشغال و مجاہدہ سے پاک کر لیتا ہے تو اکثر سالکان سلوک الی اللہ کو اثنا سلوک میں کشف آفاقی بھی ہو جاتا ہے اور اُس میں وہ طرح طرح کے عجائبات دیدہ روح سے بیداری میں دیکھتے ہیں پہلے

وہ کشف حیوانی پر پہونچا پھر اس مرتبہ سے اُس نے ترقی کی دوسرے مرتبہ کشف میں پہنچا نباتات اور اُن کے خواص مکشوف ہو گئے یہاں روح کی سماعت بھی صفائی باطن سے کھل گئی تسبیح اشیاء بھی اسکو مفہوم ہونے لگی پھر اس سے ترقی کر کے کشف جماد پر پہونچا۔ اُنکے احکام غریبہ اور اسرار عجیبہ پر مطلع ہوا۔ جہاں جہاں جواہر کے دفینے و خزاین تھے دیدہ روح سے اس نے دیکھے اس مقام سے ترقی کی تو خاک کا حال سب اُسکو کشف ہو گا۔ انواع و اقسام کے اسرار و عجائبات پر مطلع ہو گا۔ اس مقام سے آگے بڑھا تو پانی کا حال سب اسپر کشف ہوا اُس کے عجائب و غرائب اسرار منکشف ہوئے اسکے بعد ہوا کا پھر آگ کا پھر فلک قمر کا پھر فلک عطارد کا پھر زہرہ کا پھر شمس کا پھر مریخ کا پھر مشتری کا پھر زحل کا پھر کرسی پھر عرش کا پھر عالم مثال کا پھر عالم ارواح پر عین ذات ثابتہ اپنی کا۔ کشف ہو یہ عین ثابتہ جس اسم کی مظہر تھی وہ اسم اُس پر بصورت استعداد متجلی ہوا اور ہر ایک مقام پر جو جو عجائب غرائب اسرار اُس مقام کے منکشف ہوئی وہی جانے جو دیکھے یہ عروج کے منازل کہلاتے ہیں اور انہیں کے برعکس نزول کی منازل ہیں جبکہ حقیقت انسانی عروج کر کے مرتبہ عین ثابتہ اپنی تک پہونچے اُسوقت سالک کو تین مرتبہ میں سے کوئی مرتبہ ہوتا ہے اول عین ثابتہ اُسکی تمام اعیان ثابتہ کی جامع تمام صور علمیہ کی شامل دوئم ان سب کی تو جامع اور شامل نہیں ہوتی مگر چند کی جامع اور شامل ہوتی ہے سوئم کسی کی جامع نہیں ہوتی صرف اپنی ہی عالم ہوتی ہے پہلی مرتبہ عین ثابتہ بدرجہ اکمل جس کی برابر اور کوئی نہیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور امت محمدی میں سے بعض سالکان مکمل متابعان کامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے گذرے ہیں کہ قدم بقدم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلوک میں گئے مگر انہوں نے بھی بطفیل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مرتبہ پایا ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے بعد تمام کی اعیان ثابتہ اور اُنکے احکام اور آثار پر مطلع ہو جاتے تھے مگر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں۔ دوسرے مرتبہ کی

عین ثابتہ بہت سے اولیاء اللہ کی ہوئی ہے جب وہ اپنی عین ثابتہ پر مطلع ہوتے تھے تو بعض افراد عالم کی عین ثابتہ اور اُنکے احکام اور آثار پر بھی مطلع ہوتے تھے چنانچہ شیخ عبدالرزاق کاشی اپنے مرشد صاحب کے حال سے اس طرح خبر دیتے ہیں کہ میرے حضرت مرشد کی ایک نظر خاص تھی جب وہ چاہتے تھے کہ کسی کے حال پر مطلع ہوں تو اُسکی طرف نظر کرتے تھے اور اُسکے تمام احوال دنیوی اور اخروی کی خبر دیتے تھے ۔

تیسرے مرتبہ کی عین ثابتہ عام اولیاؤں کی ہوتی ہیں جو انہیں عروج عین ثابتہ اپنی تک پہونچ جاتا ہے اُسکو اپنا سب حال اول آخر کا معلوم ہوجاتا ہے جیسے حضرت نجم الدین صغرانی نے اپنے حال کی خبر دی ہے کہ جب سالک عنایت الٰہی اور بدرقہ ناتمناہی سے عین ثابتہ اپنی تک پہونچ جاتا ہے تو سلوک اس مقام پر ختم ہوجاتا ہے ۔ اور سیر اُسکی جذبہ جلی میں متبدل ہوجاتا ہے اور بدون اس جذبہ جلی کے خدا تک پہونچنا ممکن نہیں سالک اس سلوک کو سالک مجذوب کہتے ہیں اور جب اس مقام سے نزول فرماکر اپنے مقام اصلی پر رجوع کرتا ہے تب لایق اس کے ہوتا ہے کہ طالبوں کی تربیت کرے یہ بیان سلوک سلسلہ تربیت کا تھا بعضے بندگان خدا عنایت ازلی او ہدایت لم یزلی سے بلا سلوک سلسلہ تربیت کی چاشنی سر حد جذبہ تک پہونچ جاتے ہیں اور شرف جذبہ سے مشرف ہوجاتے ہیں اور پھر وہ ایسے بزرگ کی خدمت میں پہونچتے ہیں جس نے دونوں سلوک یعنی سلوک تربیت اور سلوک جذبہ طے کیے ہوں اور وہ انکو بھی سلوک سلسلہ تربیت طے کراتے ہیں پھر حضرت جذبہ میں لاتے ہیں جو اسطرح تکمیل پاتا ہے وہ مجذوب سالک کہلاتا ہے وہ بھی قابلیت مقتدا ہونے کی رکھتا ہے سو ان دونوں کی یعنی سالک مجذوب۔ اور مجذوب سالک کی اور کسی سے تربیت سالکان راہ یقین کی اور پرورش سائران طریق دین کی تا بہ منتہی نہیں ہوسکتی اور جو سالک سلوک سلسلہ ترتیب کا منازل سلوک میں رہ جائے اسکو نہ اول جذبہ پہونچے نہ بعد میں اسکو سالک فقط کہتے ہیں اور جو کوئی جذبہ اول ہی میں رہ جائے سلوک سلسلہ ترتیب میں اسنے قدم بھی نہ رکھا ہو اس کو مجذوب فقط کہتے ہیں ان دونوں صاحبوں سے ترتیب طالبوں کی بہت کمتر ہوتی ہے مگر نفس مجذوب فقط کا بہت کارگر ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ عشق الٰہی بہت اچھی چیز ہے جس کو عشق الٰہی لگ گیا اُس کو منازل و سلوک سے کیا کام ۔ ولی خدا کے دوست کو کہتے ہیں اور حق کی دوستی اس پر ایمان لاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ ولی الذین اٰمنو یعنی اللہ تعالیٰ اُنکا دوست ہے جو ایمان لائے ہیں اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت دو قسم پر ہے ایک ولایت عامہ یہ ولایت جملہ مسلمانوں کو حاصل ہے اور دوسری ولایت خاصہ وہ حصہ ان لوگوں کا ہے کہ جو رات دن عبادات اور طاعات برابر لگاتار بلا قصور اور بلا ناغہ کرتے ہیں چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ولی خاص کی تعریف دریافت کی گئی کہ یا رسول اللہ اولیاء اللہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ ایک جماعت ہے جب انکو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور بعض صوفیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ خاص بندگان الٰہی جہان میں رہتے ہیں اگرچہ مسند نبوت اٹھائی گئی ہے ۔ مگر بساط ولایت اُسی طرح کشادہ ہے اور جاننا چاہیے کہ قطب غوث اُس شخص سے مراد ہے کہ جو منظر نظر الٰہی ہے اور تمام عالم میں ہر ایک زمانہ کے اندر ایک ہوتا ہے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہوتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نفس کی ذات میں سیر اُس وقت حاصل ہوتی ہے کہ جب سالک کا نفس مطمئنہ اور مثل چراغ کے منور و روشن ہوجاوے اُسوقت اُسکی شعاع عالم روحانیات میں ہوتی ہے اور سیر نفس کا یہ ثمرہ ہے کہ نفس کبیر و عظیم ہوجاوے اور بزرگی و بڑائی اُس کی سیر کے موافق ہوتی ہے اور سمجھنا چاہیے کہ سیر نفس کی مراقبہ و حضور و فروتنی اور عجز و ذلت درگاہ الٰہی میں اور عبودیت و تسلیم و تابعداری پر موقوف ہے اس مقدمہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خدا کے واسطے فروتنی کرتا ہے

نتیجہ اُس کا مرتبہ بلند فرمادیتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ کو نوری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ان کی ذات میں سے بہت مرتبہ نور دیکھا گیا اور اکثر مقام خواص و عوام صالحین سے انوار نکلتا اور بلند ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نور اُنکے نفس ذکی کا نور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب نفس کا کار اعلیٰ ہوجاتا ہے اس کا نور بدن میں سرایت کرتا ہے اور طبیعت ومزاج سے ملجاتا ہے اب اگر نفس بدن سے جدا ہوگیا تو بھی وہ انکا بدن منبع انوار و روشندان اس نور کا ہوتا ہے جیسا کہ حالت زندگی میں موجودگی نفس کے تہا بعد مرنے کے بھی ویسا ہی رہتا ہے اور شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شروع حصول معرفت کا مثل ستارہ روشن کے ہو اور درمیان اُس کا مثل چاند نورانی کے اور آخر اُس کا مثل خورشید نیمروز کے ظاہر ہوتا ہے یعنی تمام تاریکیوں کو نور سے بدل دیتا ہے اور جملہ عیوب کو پاک کر کے سینہ کے میدان اور دل کو تجلیات یقین سے مجلی ومنور فرمادیتا ہے باقی واللہ اعلم

مختصر کیفیت متقدمین ۔

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ خلیفہ دوم۔ عمر شریف تریسٹھ سال کی ہوئی وفات روز پنجشنبہ ۲۸۔ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ پہلو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ولادت ۱۳ سال بعد واقع فیل مکہ معظمہ۔	۲۳
۲	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ سوم دست ظلم باغیان سے شہید ہو۔ ئے عمر شریف ۸۵ سال کی ہوئی وفات روز جمعہ ۱۳ و یا ۱۸ ذی الحجہ مزار مدینہ منورہ درمیان جنت البقیع ولادت بعد ۶ سال واقعہ فیل مکہ معظمہ .	۳۶
۳	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ولادت مدینہ منورہ ۱۵۔ رمضان ۳ھ وفات ۱۱۔ ربیع الاول مدینہ منورہ مزار درمیان جنت البقیع۔	۴۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۷ و یا ۵۹
۵	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ ولادت مکہ معظمہ وفات و مزار طایف	۶۴
۶	حضرت عبداللہ بن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وفات و مزار مدینہ منورہ	۷۳
۷	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ عمر شریف چورانوے سال کی ہوئی ولادت مدینہ منورہ	۷۴
۸	حضرت زید ابن امام حسن علیہ السلام	۹۰
۹	حضرت حسن مثنیٰ ابن امام حسن علیہ السلام عمر شریف پچاس یا ساٹھ سال کی ہوئی مدفن مدینہ منورہ	۹۷
۱۰	حضرت مالک دینار مرید حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ	۱۲۸ و یا ۱۳۷
۱۱	حضرت عبداللہ محسن ومحض شیخ العزت بن حسن مثنیٰ ولادت مدینہ منورہ۔ وفات بغداد منصور عباسی کی قید میں۔	۱۴۵
۱۲	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ولادت ۸۰ھ و یا ۸۲ھ مدفن بغداد	۱۵۰
۱۳	حضرت حسن ابومحمد بن زید رضی اللہ عنہ	۱۶۰
۱۴	حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ	۱۵۵ و یا ۱۶۱
۱۵	حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کنیت ابوعبداللہ ولادت ۹۵ھ ہجری مدفن مدینہ منورہ	۱۸۱
۱۶	امام عبداللہ بن مبارک شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	۱۸۱ و یا ۱۸۲
۱۷	امام ابویوسف رحمتہ اللہ علیہ وفات بروز جمعہ ۲۷۔ رجب۔ مزار بغداد	۱۸۲
۱۸	حضرت محمد سماک کنیت ابوالعباس رحمتہ اللہ علیہ	۱۸۳
۱۹	حضرت امام محمد شیبانی رحمتہ اللہ علیہ وفات یکم رمضان مدفن رے	۱۸۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	سنہ وفات ہجری
۲۰	حضرت یوسف اسباط رحمتہ اللہ علیہ	۱۹۶
۲۱	حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ ولادت عقلان سنہ ۱۵۰ ہجری وفات ۳۰ رجب مدفن قبر الہ مصر۔	۲۰۴
۲۲	حضرت ابو سلیمان نی الدارانی عبد الرحمن بن احمد رحمتہ اللہ علیہ مدفن داران	۲۱۵
۲۳	شیخ بشر مریسی بن غیاث رحمتہ اللہ علیہ مدفن قریہ مریس	۲۱۸
۲۴	شیخ فتح بن موصلی مرید شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ	۲۱۹ و یا ۲۲۰
۲۵	حضرت امام تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ ولادت بروز جمعہ یا شنبہ ۱۹۔ رمضان و یا ۱۰۔ رجب ولادت سنہ ۱۹۵ ہجری مولد و مدفن بغداد	۲۲۰
۲۶	شیخ بشر حافی ابو نصر بن حارث رحمتہ اللہ علیہ وفات بغداد بروز چہار شنبہ ۱۰۔ محرم الحرام	۲۲۷
۲۷	شیخ عبد اللہ ذو النون مصری مولد و مدفن مصر۔ وفات ۲۰ شعبان	۲۴۶ و یا ۲۴۴ و یا ۲۴۵
۲۸	شیخ حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ	۲۴۱
۲۹	شیخ احمد ابن الحواری مرید ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ	۲۴۱ و یا ۲۳۲
۳۰	شیخ حاتم بن عنوان اصم مرید شفیق بلخی رضی اللہ عنہ	۲۴۱ و یا ۲۳۸
۳۱	حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ وفات بروز جمعہ ۱۲۔ ربیع الاول مدفن بغداد	۲۴۲
۳۲	شیخ ابو تراب نخشبی مرید حاتم اصم رضی اللہ عنہ وفات ۱۷ جمادی الاول مزار بصرہ۔	۲۴۵
۳۳	امام علی تقی بن امام محمد تقی عمر شریف ۴۲ سال کی ہوئی ولادت بروز شنبہ ۵ یا ۱۳۔ رجب سنہ ۲۱۴ و یا ۱۵ شعبان سنہ ۲۱۳ ہجری مدینہ منورہ	۲۵۴

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۳	وفات بروز دو شنبہ ۲۵ جمادی الثانی مزار بغداد و سرمن رائے	۲۵۴
۳۴	شیخ ذکریا ابن یحییٰ ہروی رضی اللہ عنہ وفات ماہ رجب مدفن ہرات	۲۵۵
۳۵	شیخ ابو عبد اللہ سنجری رحمتہ اللہ علیہ	۲۵۵
۳۶	محمد بن علی حکیم ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۵۵
۳۷	شیخ دارمی عبد اللہ بن عبد الرحمن سمرقندی رضی اللہ عنہ۔	۲۵۵
۳۸	شیخ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ ولادت سنہ ۱۹۴ ہجری۔	۲۵۶
۳۹	شیخ یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ عنہ مدفن نیشاپور	۲۵۷ و یا ۲۵۸ و یا ۲۵۹
۴۰	امام حسن عسکری بن امام علی تقی رضی اللہ عنہ ولادت بروز پنجشنبہ۔ ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ و یا سنہ ۲۳۱ ہجری مدینہ منورہ وفات بروز چہار شنبہ ۸۔ ربیع الاول و جمادی الاول۔ مدفن بغداد	۲۶۰
۴۱	شیخ مسلم بن حجاج نیشاپوری قدس اللہ سرہ	۲۶۱
۴۲	شیخ ابو حفص حداد مرید شیخ عبد اللہ باوردی رضی اللہ عنہ۔ مولد و مدفن نیشاپور	۲۶۴ و یا ۲۶۵ و یا ۲۶۶
۴۳	شیخ علی بن موفق بغدادی رحمتہ اللہ علیہ	۲۶۵ و یا ۲۶۰
۴۴	شیخ بن وہب کنیت ابو جعفر رحمتہ اللہ علیہ مولد و مدفن بصرہ	۲۷۰
۴۵	شیخ شجاع کرمانی مرید شیخ ابو حفص رضی اللہ عنہ مولد و مدفن کرمان	۲۷۰
۴۶	شیخ فتح بن شجرف کنیت ابو نصر رضی اللہ عنہ مولد و مدفن وفات ۵ شعبان	۲۷۳
۴۷	شیخ ابو داؤد بن اشعث رضی اللہ عنہ	۲۷۵
۴۸	شیخ ابو عبد اللہ مختار رضی اللہ عنہ مدفن ہرات	۲۷۷
۴۹	شیخ ابو عبد اللہ مغربی نام محمد اسمعیل مرید شیخ ابو الحسن علی زرین رضی اللہ عنہ	۲۷۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
	عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی مزار طور سینا۔	
۵۰	شیخ ابو عبد اللہ خاقانی رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۲۷۹
۵۱	شیخ محمد بن عیسیٰ ترمذی قدس اللہ سرہ	۲۷۵
۵۲	شیخ عباس بن حمزہ کنیت ابو الفضل مولد نیشاپور وفات ماہ ربیع الاول	۲۸۸
۵۳	شیخ ابو حمزہ خراسانی رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۲۹۰
۵۴	شیخ ابراہیم خواص کنیت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۲۹۱
۵۵	شیخ سمنون محب نام ابو الحسین قدس اللہ سرہ	۲۹۱
۵۶	شیخ ابو حمزہ بغدادی نام محمد بن ابراہیم مرید شیخ حارث مولد و مدفن بغداد	۲۸۹ ویا ۲۹۸
۵۷	شیخ ابو عثمان حیری مرید شاہ شجاع کرمانی مولد رازی مدفن نیشاپور	۲۹۸
۵۸	شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق شاگرد حارث محاسبی و پیر شاہ ملار	۲۹۹
۵۹	شیخ یوسف بن حسین رازی مرید ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ	۳۰۳ ویا ۳۰۴
۶۰	شیخ عبد اللہ ابو عباس بستی بن محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بستی قریب قندھار وفات ماہ محرم	۳۰۴
۶۱	شیخ ابو عبد اللہ بن جلا مرید شیخ ابو تراب نخشبی رضی اللہ عنہ مولد بغداد مدفن دمشق	۳۰۶ و ۳۰۷
۶۲	حضرت حسین بن منصور حلاج رضی اللہ عنہ مولد فارس عمر شریف ۶۰ سال وفات ۲۴۔ ذیقعدہ	۳۰۹
۶۳	شیخ ابو العباس بن عطار رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد	۳۰۹
۶۴	شیخ ابو بکر رازی مرید ابو عمر زجاجی قدس اللہ سرہ	۳۱۰
۶۵	شیخ ابو الخیر حبشی قدس اللہ سرہ	۳۱۰
۶۶	شیخ بنان بن محمد حمال قدس اللہ سرہ۔ مزار مصر	۳۱۶
۶۷	شیخ محمد بن فضل مرید شیخ احمد خضرویہ۔ مولد بلخ مدفن سمرقند	۳۱۹
۶۸	شیخ ابو الحسن وراق مرید عثمان حیری قدس اللہ سرہ	۳۱۹
۶۹	شیخ ابو الحسن دراج مرید ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن بغداد	۳ ۲
۷۰	شیخ ابو الحسن بن مزین رضی اللہ عنہ مولد بغداد و مدفن مکہ معظمہ۔	۳۲۸
۷۱	شیخ ابو علی ثقفی مرید ابو الحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۳۲۸
۷۲	شیخ ابو محمد مرتعش مرید شیخ ابو الحفص حداد رضی اللہ عنہ مولد بغداد	۳۲۸
۷۳	شیخ ابو یعقوب نہرجوری مرید ابو یعقوب صوفی رضی اللہ عنہ	۳۲۹ ویا ۳۳۰
۷۴	شیخ ابو الحسن صائغ دینوری مرید شیخ ابو جعفر صیدلانی	۳۳۰
۷۵	شیخ ابو بکر بن طاہر ابہری نام عبد اللہ رضی اللہ عنہ مولد و مدفن جبل	۳۳۰
۷۶	شیخ عبد اللہ حفیف مرید شیخ رویم رضی اللہ عنہ۔ مزار شیراز۔	۳۳۱
۷۷	شیخ عبد اللہ منازل مرید شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۱
۷۸	شیخ ابراہیم بن شیبان کرمان شاہی اصحاب ابو عبد اللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳۸
۷۹	شیخ ابو سعید اعرابی نام احمد بن محمد بصری رض مولد بصرہ مدفن مکہ معظمہ۔	۳۴۰
۸۰	شیخ براہیم مغربی صوفی الرقی مرید شیخ سلیم مغربی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۱
۸۱	شیخ ابو القاسم حکیم سمرقندی قدس اللہ سرہ	۳۴۲
۸۲	شیخ ابو الخیر تیناتی الاقطع نام جواذ قدس اللہ سرہ مدفن قریب مصر	۳۴۳
۸۳	شیخ ابو عمر زجاجی نام محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ مولد نیشاپور	۳۴۸
۸۴	شیخ ابو الحسن بوشنجی صوفی رضی اللہ عنہ مولد بوشنج مدفن نیشاپور	۳۴۸
۸۵	شیخ عبد الملک بن علی رضی اللہ عنہ۔ مولد گازرون ملک فارس وفات بروز	۳۵۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۵	شنبہ ۲۶ - ذی الحجہ	
۸۶	شیخ علی بن بندار ابن حسین صوفی رضی اللہ عنہ مولد نیشاپور	۳۵۵
۸۷	شیخ ابوبکر رقی مرید شیخ دقاق کبیر رضی اللہ عنہ - مولد و نیز مدفن شام عمر شریف ۱۲۰ سال کی ہوئی	۳۵۹
۸۸	شیخ سلیمان بن احمد طبرانی قدس اللہ سرہ -	۳۶۰
۸۹	شیخ اسمعیل نیشاپوری بن نجید بن احمد قدس اللہ سرہ	۳۶۵
۹۰	شیخ ابوعبداللہ مقیری نام محمد بن احمد المقیری قدس اللہ سرہ	۳۶۶ و ۳۶۸
۹۱	شیخ ابوعبداللہ رودباری رضہ مولد شام مدفن صور بر کنارہ دجلہ	۳۶۹
۹۲	شیخ ابوسہل صعلوکی رضی اللہ عنہ - مولد و مدفن نیشاپور و فات ماہ ذیقعدہ	۳۶۵
۹۳	شیخ ابراہیم بن ثابت کنیت ابواسحاق رضی اللہ عنہ مولد و مدفن بغداد -	۳۶۹
۹۴	شیخ ابوبکر فرار نام محمد رضی اللہ عنہ مولد و مدفن نیشاپور	۳۷۰
۹۵	شیخ ابوبکر طرطوسی شاگرد ابوالحسن مالکی رضہ مدفن مکہ معظمہ	۳۷۴
۹۶	شیخ عبدالواحد بن علی سیاری مرید ابوالعباس سیاری رضی اللہ عنہ	۳۷۵
۹۷	شیخ عبداللہ برقی رضہ مولد برق قریب خوارزم مدفن مصر	۳۷۶
۹۸	شیخ ابونصر سراج مرید شیخ ابومحمد مرتعش قدس اللہ سرہ -	۳۷۷ و ۳۷۸
۹۹	شیخ ابوالقاسم روزی رضہ مدفن نیشاپور	۳۷۸
۱۰۰	شیخ ابوبکر کلاآبادی رضہ مولد کلاآباد - مدفن بخارا وفات بروز جمعہ ۱۹ - جمادی الاول -	۳۷۹
۱۰۱	شیخ ابوالخیر حبشی رضہ مدفن مدینہ منورہ -	۳۸۰
۱۰۲	شیخ ابراہیم قنوجی رضہ مولد بغداد مدفن مدینہ منورہ	۳۸۶

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۳	شیخ ابوالحسن بن شمعون رضہ ولادت سنہ ۳۰۰ وفات بروز جمعہ ۱۵ - ذیقعدہ یا ذی الحجہ مولد و مدفن بغداد	۳۸۶
۱۰۴	شیخ ابوطالب محمد بن علی مرید شیخ عارف ابوالحسن محمد بن ابی عبداللہ رضہ مولد مکہ معظمہ -	۳۸۶ و یا ۳۸۷
۱۰۵	شیخ ابوبکر سوسی مرید شیخ عمو واحمد کوتانی رضہ مزار شام	۳۸۶
۱۰۶	شیخ ابوالقاسم دینوری رضہ وفات بغداد بروز جمعہ یا شنبہ ۲۴ - ذی الحجہ -	۳۹۷
۱۰۷	خواجہ یحیٰی بن عمار شیبانی مصاحب عبداللہ خفیف رضہ مزار ہرات -	۴۰۲
۱۰۸	شیخ ابوسعید بالینی رضہ مولد موضع بالیں قریب ہرات	۴۱۱ و ۴۱۲
۱۰۹	شیخ ابوالحسن بن جہضم ہمدانی مرید شیخ کولینی و جعفر خلالی رضہ	۴۱۴
۱۱۰	حضرت شیخ ابوعبداللہ طاقی مرید شیخ موسیٰ بن عمران صبرقی رضہ	۴۱۶
۱۱۱	شیخ ابومنصور اصفہانی مرید شیخ احمد کوکانی قدس اللہ سرہ	۴۱۸
۱۱۲	میر مسعود غازی یا پیر سالار یا بالی پیر یا بالی میان یا پیر پہلیم یا ٹھیلا پیر رضہ ولادت اجمیر ۲ - رجب سنہ ۴۰۵ وفات بہرائچ ۱۴ - رجب	۴۲۴
۱۱۳	شیخ ابوعلی سیاہ رضہ وفات ماہ شعبان	۴۲۴
۱۱۴	شیخ ابومنصور محمد حکیم انصاری مرید ابوحمزہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ مزار بلخ	۴۳۰
۱۱۵	شیخ احمد قدردی بن محمد قدس اللہ سرہ	۴۳۷
۱۱۶	شیخ ابوسعید بن ابوالخیر مرید شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی رضہ ولادت بروز یکشنبہ یکم محرم سنہ ۳۵۷ وفات شب جمعہ ۴ - شعبان -	۴۴۰
۱۱۷	شیخ ابوعبداللہ ماکو مرید شیخ عبداللہ خفیف مزار در شیر	۴۴۲
۱۱۸	شیخ اسمعیل لاہوری رضہ مولد بخارا مدفن لاہور	۴۴۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۹	شیخ ابوالحسن علی رازی بن محمود بن ابراہیم مرید ابوالحسن خضری رضہ وفات ماہ رمضان۔	۴۴۸
۱۲۰	شیخ حماد و باس بن مسلم کنیت ابوعبداللہ قدس اللہ سرہ	۵۲۵ و ۵۳۱
۱۲۱	شیخ بقا بن بطو مرید تاج العارفین ابوالوفا رضہ مزار باب توسل ملک نہر	۵۵۳
۱۲۲	حضرت علی بن ہیتی مرید شیخ ابوالوفا عمر یکصد و دہ سال مزار زیران	۵۶۱
	بزرگان سلسلہ چشتیہ	
۱	شیخ احمد نہرواتی خلیفہ قاضی حمید الدین ناگوری چشتی رضہ	۶۶۱
۲	شیخ فرید الدین ناگوری نبیرہ شیخ حمید الدین صوفی مولد و مدفن ناگور	۷۵۰
۳	شیخ شہاب الدین مشہور شاہ ولایت صاحب مرید شاہ جلال الدین کبیرالاولیا پانی پتی مولد و مسکن شہر بخارا وفات ۶۔ ربیع الاول مزار دیوبند	۷۸۰
۴	شیخ سراج الدین چشتی بن کمال الدین علامہ رضہ وفات یکم جمادی الاول مزار احمد آباد	۷۶۳
۵	سید تاج الدین شیر سوار مرید شیخ قطب الدین منور ہانسوی رضہ مزار نارنول	۷۸۴
۶	علاء الحق بن اسعد لاہوری بنگالی مرید شیخ سراج الدین اخی عثمان و سلطان المشائخ رضہ وفات یکم رجب مزار پنڈوہ	۸۰۰
۷	مخدوم حسام الدین فتحپوری خلیفہ قاضی عبدالمقتدر رضہ	۸۰۰
۸	میر سید اشرف جہانگیر سمنانی مرید شیخ علاء الحق بنگالی و ہر چہار خانوادہ رضہ وفات ۲۷ محرم ۔مزار کچھوچھہ	۸۰۸
۹	شیخ اختیار الدین عمر ایرچی مرید قاضی شادی رضہ مولد ایرچ	۸۰۹
۱۰	شیخ معین الدین قتال پسر و خلیفہ شیخ سعد اللہ کیسہ دار رضہ مزار کنتور	۸۲۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱	شیخ یوسف بدھ ایرچی خلیفہ شیخ اختیار الدین عمر رضہ مزار ایرچ	۸۳۴
۱۲	شیر خان بک قربانی سلطان فیروز قدس اللہ سرہ	۸۳۶
۱۳	شیخ سارنگ چشتی و سہروردی مرید شیخ قوام الدین رحمۃ اللہ علیہ	۸۴۷
۱۴	قاضی شہاب الدین دولت آبادی خلیفہ مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ	۸۴۸
۱۵	شیخ نور الدین قطب العالم بنگالی فرزند علاء الحق بنگالی رضہ مزار قصبہ پنڈوہ	۸۵۰
۱۶	شیخ کبیر اولاد حمید الدین صوفی رضہ مولد ناگور وفات ۵ ربیع الاول مزار گجرات	۸۵۹
۱۷	شیخ ابوالفتح جونپوری خلیفہ شیخ عبدالمقتدر رضہ مولد دہلی ۔ ۱۴ محرم وفات ۳ ربیع الاول جونپور۔	۸۵۸
۱۸	شیخ پیارا مرید شیخ یداللہ قدس اللہ سرہ	۸۵۶
۱۹	شیخ محمد المشہور شیخ مینا چشتی و سہروردی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۲۰	شیخ شمس الدین طاہر مرید شیخ نور الدین قطب العالم رضہ	۸۸۱
۲۱	شیخ جلال الدین گجراتی مرید شیخ پیارا رضہ مولد گجرات	۸۸۱
۲۲	شاہ کاکو خلیفہ نور الدین قطب العالم رضہ مزار لاہور	۸۹۲
۲۳	شیخ سعد الدین خیر آبادی مرید شیخ مینا قدس اللہ سرہ	۸۸۲
۲۴	شیخ محمد ملا مرید احمد بداونی و شیخ جلال گجراتی رضہ مزار ملار	۹۰۰
۲۵	شیخ جنید اولاد شیخ فرید الدین گنجشکر رضہ مزار حصار	۹۰۰
۲۶	راجی حامد شاہ مرید شیخ حسام الدین مانک پوری قدس اللہ سرہ مزار مانک پور	۹۰۱
۲۷	شیخ حسین ناگوری مرید شیخ کبیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۹۰۱
۲۸	شیخ حسین طاہر مرید راجی حامد شاہ رضہ مولد ملک بہار وفات ۲۴۔ ربیع الاول	۹۰۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۹	شیخ عزیز اللہ متوکل پیر شیخ راجن و شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۱۲
۳۰	مولانا الہ داد جونپوری مرید راجی حامد شاہ قدس اللہ سرہ	۹۲۳
۳۱	شیخ احمد بن قاضی مجد والدین مرید خواجہ حسین ناگوری مولد نارنول۔ مدفن ناگور	۹۲۷
۳۲	شیخ محمد حسن بن شیخ حسن طاہر چشتی قادری مولد جونپور مدفن دہلی	۹۴۴
۳۳	شیخ بہاؤالدین جونپوری مرید شیخ محمد بخش قدس اللہ سرہ	۹۴۷
۳۴	شیخ خانون گوالیری مرید خواجہ حسین ناگوری رض	۹۴۷
۳۵	شیخ علاؤالدین بن شیخ نورالدین اجودھنی قدس اللہ سرہ ولادت [illegible]ھ مدفن دہلی۔	۹۴۸
۳۶	سلطان جلال الدین قریشی رض مزار قریات منڈو	۹۴۸
۳۷	سید سلطان بہرائچی مرید شیخ علاؤالدین اجودھنی رض	۹۴۹
۳۸	سید علی قوام قدس اللہ سرہ مزار جونپور	۹۵۰
۳۹	شیخ عبدالرزاق جھنجانہ خلیفہ شیخ محمد حسن طاہر رض مزار جھنجانہ	۹۵۰
۴۰	شیخ یوسف مشہور شاہ جوسی چشتی قدس اللہ سرہ۔	۹۵۰
۴۱	شیخ امان پانی پتی نام عبدالملک مرید شیخ محمد حسن دوی رض وفات ۱۲۔ ربیع الثانی۔	۹۵۷
۴۲	شیخ حمزہ دہر سو قریشی نظامی وفات ۲۵۔ ربیع الآخر مزار دہر سو قریب نارنول۔	۹۵۷
۴۳	شیخ حسام الدین ملتانی چشتی سہروردی رض مزار ملتان	۹۶۰
۴۴	شیخ سید عبدالاول بن کلائی رض مولد دکن مزار دہلی۔	۹۶۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۵	حضرت سلیم چشتی اولاد حضرت با اصحاب مزار فتحپور سیکری	۹۷۰
۴۶	شیخ عبدالعزیز بن حسن طاہر خلیفہ قاضی خان رض مولد جونپور ۸۹۸ھ وفات دہلی ۶ جمادی الآخر۔	۹۷۵
۴۷	شیخ علی متقی بن حسام الدین چشتی قادری شاذلی رض مولد برہانپور ۸۸۵ھ وفات ۲ جمادی الاول مکہ معظمہ	۹۷۵
۴۸	شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاؤالدین رض مزار جونپور	۹۷۶
۴۹	شیخ حسن محمد بن میاں جیو مرید شیخ جمال الدین مشہور شیخ جمن رض وفات ۲۸ ذیقعدہ احمد آباد	۹۸۰
۵۰	شیخ متقی جالک مرید شیخ سلیم چشتی رض مزار کوہ مانک پور	۹۸۲
۵۱	شیخ محمد طاہر گجراتی مرید شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ	۹۸۴
۵۲	شیخ نظام الدین پکھاری بن شاہ جوسی رض مزار برہانپور	۹۸۵
۵۳	شیخ پیارا مرید سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ مزار دکن گجرات	۹۸۶
۵۴	شیخ رزق مرید محمد ملاوہ رض وفات ۱۲ ربیع الاول	۹۸۹
۵۵	شیخ اسحاق قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۹۹۰
۵۶	شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر صابری رض مزار پانی پت	۹۹۰
۵۷	شیخ دانیال مرید سید راجی رض عمر ایکسو گیارہ سال کی ہوئی۔	۹۹۴
۵۸	شیخ فتح اللہ ترین سنبھلی خلیفہ خواجہ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۹۹۹
۵۹	بندگی شاہ عمر دیو بندی خلیفہ شاہ عبدالرزاق جھجانوی وفات ۱۴۔ جمادی الاول ۱۰۰۰ھ مزار دیوبند۔	۱۰۰۰
۶۰	شیخ مٹھہ کاکروتی قدس اللہ سرہ مزار کاکران	۱۰۰۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۱	شیخ کبیر جولاہہ خلیفہ شیخ تقی رحمۃ اللہ علیہ مدفن ضلع گورکھپور	۱۰۰۳
۶۲	شیخ ولی چشتی خلیفہ شیخ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۰۴
۶۳	مولانا عبداللہ انصاری سلطانپوری قدس اللہ سرہ	۱۰۰۶
۶۴	شیخ عبدالاحد سرہندی صابری والد حضرت مجدد صاحب مرید شیخ عبدالقدوس و شیخ رکن الدین گنگوہی ولادت سنہ ۹۲۸ ہجری وفات ۱۷ رجب مزار سرہند۔	۱۰۰۷
۶۵	شیخ اختیار الدین مردانی خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رضہ مزار قریب کالپی	۱۰۱۱
۶۶	شیخ جلال الدین کاسی مرید شاہ محمد بکریو رضہ مزار بدایون	۱۰۱۳
۶۷	سید مزمل بن عبدالوہاب چشتی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۵
۶۸	شیخ حاجی اویس وتوزی اولاد پیر کبار رضہ مولد و مدفن قصور	۱۰۱۷
۶۹	اخوند سعید شوریانی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۸
۷۰	شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان زندہ پیر رضہ مزار پانی پت	۱۰۱۸
۷۱	شیخ رحمت اللہ شوریانی اولاد پیر کبار رضہ مزار قصبہ قصور	۱۰۲۵
۷۲	شیخ محمد بن فضل اللہ رضہ وفات شب دوشنبہ ماہ رمضان برہانپور	۱۰۲۹
۷۳	مولانا شیخ احمد شوریانی اولاد پیر کبار قدس اللہ سرہ	۱۰۳۰
۷۴	شیخ محمد سلیم صابری خلیفہ شیخ محمد صدیق وفات ۳۔ ذی الحجہ مزار لاہور	۱۰۳۰
۷۵	شیخ علی پانی پتی خلیفہ پدر خود و شیخ نظام نارنولی رضہ مولد پانی پت سنہ ۹۳۰ عمر ۱۰۴ سال کی ہوئی مزار پانی پت	۱۰۳۳
۷۶	حضرت بایزید بنگ زئی قدس اللہ سرہ	۱۰۳۵
۷۷	سید محمد مہدی بن یوسف رضہ صاحب طریقہ مہدیہ مولد جونپور مدفن دکن	۱۰۴۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۸	شیخ محمد مشہور شیخ محمد اعظم بن شیخ محمد چشتی رضہ وفات ۹ ربیع الاول احمد آباد	۱۰۴۴
۷۹	شیخ حاجی گنگن شوریانی قدس اللہ سرہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۳
۸۰	مولانا درویزہ پشاوری قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۰۴۸
۸۱	شیخ الہ داد توزی اولاد پیر کبار رضہ مزار قصبہ قصور	۱۰۴۹
۸۲	ملک محمد جائسی خلیفہ شیخ الہ داد و محمد مہدی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۹
۸۳	مخدوم شیخ عبدالرشید جونپوری بن شیخ مصطفی عبدالمجید عثمان رضہ	۱۰۵۵
۸۴	شیخ عبدالخالق لاہوری خلیفہ شیخ جان اللہ لاہوری رضہ وفات ۱۲ رجب مزار لاہور۔	۱۰۵۹
۸۵	شیخ عارف لاہوری مرید شیخ اسحق لاہوری رضہ مزار لاہور	۱۰۶۴
۸۶	شیخ اسماعیل چشتی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ مزار اکبرآباد	۱۰۶۶
۸۷	شیخ سعید خان میانہ خلیفہ شیخ نظام الدین نارنولی رضہ مزار برہانپور	۱۰۶۷
۸۸	شیخ بہوگی افغان قدس اللہ سرہ مزار قصور	۱۰۶۹
۸۹	شیخ محمد عارف صابری خلیفہ شیخ عبدالخالق رضہ وفات ۷ ذی الحجہ لاہور	۱۰۷۱
۹۰	مولانا عبدالکریم پشاوری خلیفہ سید علی غواص رضہ مزار ملک یوسف نرہان	۱۰۷۲
۹۱	شیخ پنجو پشاوری مرید مولانا درویزہ رضہ مزار پشاور	۱۰۷۳
۹۲	شیخ پیر محمد سلون مرید شیخ عبدالکریم قدس اللہ سرہ	۱۰۷۴
۹۳	شیخ یحیی گجراتی چشتی قدس اللہ سرہ مزار مدینہ منورہ	۱۰۷۵
۹۴	شیخ جنید موہانی چشتی قدس اللہ سرہ مزار سندیلہ	۱۰۷۸
۹۵	شیخ حبیب جنیدی خلیفہ شیخ محمد حالیہ رضہ مزار اورنگ آباد	۱۰۷۹
۹۶	شیخ پیر محمد لکھنوی مرید شاہ عبداللہ سیاح چشتی رضہ مزار لکھنو	۱۰۸۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۷	شیخ محمد صدیق صابری لاہوری مرید شیخ محمد عارف رح مزار لاہور وفات ۸ ذی الحجہ۔	۱۰۸۴
۹۸	شیخ شاہ ابوالمعالی خلیفہ شیخ داؤد رح مزار امیٹھہ	۱۱۱۶
۹۹	شیخ سوندھا بن شیخ المومن صابری قدس اللہ سرہ وفات ۲۴ جمادی الاول سنیدہ ون	۱۱۱۹
۱۰۰	شیخ محمد سعید مشہور شاہ میرا بھیکہ صابری خلیفہ شاہ ابوالمعالی رح ولادت روز دوشنبہ ۹ رجب سنہ ہجری وفات ۵ رمضان قصبہ کہرام عمر شریف ۴۸ سال کی ہوئی۔	۱۱۳۱
۱۰۱	سید عتیق اللہ چشتی جالندھری مرید شاہ ابوالمعالی رح وفات ماہ شعبان	۱۱۳۱
۱۰۲	شیخ یحیی مدنی مرید محمد اعظم رح وفات ۲۷ صفر مدینہ منورہ عمر ۱۲۵ سال کی ہوئی	۱۱۳۱
۱۰۳	شیخ کلیم اللہ جہان آبادی مرید شیخ یحیی مدنی رح وفات ۲۴ ربیع الاول دہلی	۱۱۴۲
۱۰۴	شیخ نظام الدین ولی اورنگ آبادی مرید شیخ کلیم اللہ وفات ۱۲ ذیقعدہ	۱۱۴۲
۱۰۵	شیخ محمد سلیم لاہوری خلیفہ شیخ محمد صدیق رح وفات ۳ ذی الحجہ لاہور۔	۱۱۵۱
۱۰۶	شاہ بہلول برکی صابری مرید شاہ بھیکہ رح مزار جالندھر	۱۱۷۰
۱۰۷	شاہ لطف اللہ مرید شاہ بھیکہ رح وفات بروز شنبہ ۱۲ ذیقعدہ جالندھر	۱۱۹۶
۱۰۸	سید علیم اللہ بن عتیق اللہ جالندھری رح ولادت ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۹ وفات ۱۶ صفر جالندھر	۱۲۰۳
۱۰۹	میاںجی نور علی دیوبندی قطب الوقت رح وفات ۳ شعبان دیوبند	۱۲۰۳
۱۱۰	شیخ نور محمد بھیل خلیفہ شاہ فخرالدین مولد و مدفن موضع مہاران	۱۲۰۵
۱۱۱	سید علی شاہ مرید سید علیم اللہ رح مزار جالندھر	۱۲۱۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۲	شیخ محمد سعید شرقپوری لاہوری رح مزار شرقپور	۱۲۱۴
۱۱۳	شیخ محمد سعید چشتی خلیفہ شیخ علیم اللہ رح وفات ۱۹ ذی الحجہ	۱۲۲۲
۱۱۴	شیخ خیرالدین مشہور خیر شاہ لاہوری رح وفات ۱۹ ذی الحجہ لاہور	۱۲۳۸
۱۱۵	سید اعظم روپڑی مرید سید سالم رضی اللہ مزار روپڑ	۱۲۳۷
۱۱۶	حافظ موسی مانکپوری خلیفہ سید اعظم روپڑی وفات ۱۶ رمضان قصبہ مانکپور	۱۲۴۷
۱۱۷	شاہ نیاز احمد ولادت سنہ ۱۱۴۳ وفات ۶ جمادی الآخر بریلی	۱۲۵۰
۱۱۸	مولانا خواجہ محمد سلیمان مرید خواجہ نور محمد رح وفات ۷ صفر تونسہ ملک پنجاب عمر ۱۰۰ سو سال۔	۱۲۶۷
۱۱۹	مولوی غلام مصطفے وزیرآبادی رح مزار وزیرآباد	۱۲۶۷
۱۲۰	مولوی امانت علی خلیفہ حافظ موسی رح وفات ۱۹ ذیقعدہ امروہہ	۱۲۸۰
۱۲۱	شیخ حاجی رمضان مرید خواجہ سلیمان ولادت ماہ رمضان سنہ ۱۲۳۰ وفات ۴ رمضان مزار لاہور	۱۲۸۴
۱۲۲	شیخ فیض بخش لاہوری مرید سید حیدر علی شاہ وفات ۹ رجب مزار لاہور	۱۲۸۶
۱۲۳	مولانا محمد قاسم صاحب خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت قصبہ نانوتہ ماہ شعبان و یا رمضان سنہ ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الآخر دیوبند روز جمعرات بعد نماز ظہر	۱۲۹۷
۱۲۴	مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی خلیفہ حاجی امداد اللہ صاحب ولادت ۱۳ صفر سنہ ۱۲۴۵ ہجری وفات روز دوشنبہ ۳ ربیع الاول مزار نانوتہ	۱۳۰۲
۱۲۵	حضرت پیرجی حاجی محمد انور صاحب خلیفہ اعظم حاجی محمد عابد صاحب ولادت سنہ ۱۲۲۰ھ وفات ۱۲ جمادی الثانی مولد و مدفن دیوبند۔ آپکا مفصل حال ملفوظات انوری میں درج ہے۔	۱۳۱۲
۱۲۶	منشی مولا بخش صاحب مرید حاجی محمد عابد صاحب وفات یکم محرم دیوبند۔	۱۳۱۴

بزرگان سلسلہ نقشبندیہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حکیم آتا مرید شیخ احمد یسوی مولد خوارزم مدفن آق قورغا۔	۵۸۲
۲	خواجہ عبد الملک خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۶۳
۳	خواجہ منصور خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۹۴
۴	خواجہ تاج آقا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۵۹۶
۵	خواجہ سید آتا خلیفہ شیخ احمد یسوی قدس اللہ سرہ	۶۱۵
۶	خواجہ زنگی آتا خلیفہ خواجہ حکیم آتا رضہ مزار ولایت شاش	۶۵۶
۷	خواجہ سید آتا خلیفہ خواجہ زنگی رحمۃ اللہ علیہ	۷۱۰
۸	بابا شیخ مبارک بخاری مرید میر حمزہ رضہ مزار قریہ کرمینک	۷۱۷
۹	خواجہ حسام الدین شاشی و بخاری مرید میر حمزہ رضہ مزار بخارا	۸۱۹
۱۰	مولانا کمال الدین مرید میر حمزہ رضہ مزار موضع میدان قریب سمرقند	۸۳۰
۱۱	خواجہ درویش احمد سمرقندی کنیت ابو العباس خلیفہ زین الدین رضہ	۸۰۴
۱۲	خواجہ سعد الدین کاشغری مرید خواجہ نظام الدین خاموش رضہ وفات وقت ظہر روز چہارشنبہ ۷ جمادی الآخر	۸۶۲
۱۳	خواجہ نظام خاموش مرید خواجہ نظام الدین خاموش	۸۶۴
۱۴	خواجہ بونصر پارسا خلیفہ خواجہ محمد پارسا قدس اللہ سرہ	۸۶۵
۱۵	مولانا شہاب الدین احمد جنیدی مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضہ	۸۸۶
۱۶	خواجہ علاؤ الدین دہری مرید مولانا سعد الدین کاشغری رضہ وفات روز شنبہ ۵ ربیع جمادی الثانی مزار کاشغری۔	۸۵۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۷	خواجہ محمد اکبر مشہور خواجہ کلان فرزند خواجہ سعد الدین رضہ مزار کاشغر	۸۹۴
۱۸	مولانا عبد الرحمن جامی خلیفہ مولانا سعد الدین کاشغری رضہ ولادت وقت عشاء ۳ شعبان ۸۱۷ہ ہجری جرجرجام وفات ۱۸۔ محرم خیابان	۸۹۸
۱۹	مولانا شمس الدین محمد روجی مرید مولانا سعد الدین رضہ ولادت ۱۴ شعبان ۸۳۶ھ وفات بروز شنبہ ۱۶ رمضان گاذرگاہ	۹۰۴
۲۰	مولانا عبد الغفور لاری خلیفہ مولانا جامی قدس اللہ سرہ	۹۱۲
۲۱	شیخ حاجی محمد بن صدیق خبوشانی قدس اللہ سرہ	۹۳۷
۲۲	شیخ کمال الدین حسین خوارزمی قدس اللہ سرہ	۹۵۶
۲۳	خواجہ عبد الشہید بن خواجہ خواجگا قدس اللہ سرہ مزار سمرقند۔	۹۸۰
۲۴	خواجہ ہاشم مرید خواجہ محمد کاشانی وفات بروز دوشنبہ ۱۵۔ ربیع الاول مزار دہبید قریب سمرقند۔	۱۰۴۶
۲۵	خواجہ صالح مرید خواجہ محمد گانی رضہ وفات ماہ محرم بلخ۔	۱۰۴۸
۲۶	خواجہ خاوند مشہور بحضرت ایشان رضہ وفات ۱۲ شعبان	۱۰۵۲
۲۷	خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند رضہ وفات ماہ محرم کشمیر	۱۰۸۵
۲۸	حضرت میران سید احمد نانوتوی وفات ۷ محرم مزار قصبہ نانوتہ	۱۰۹۸
۲۹	خواجہ داؤد مسکوتی کشمیری مرید خواجہ خاوند قدس اللہ سرہ	۱۰۹۷
۳۰	شیخ محمد امین ڈار مرید خواجہ عبد الوہاب قدس اللہ سرہ	۱۰۹۸
۳۱	شاہ ابو الرضا محمد عم بزرگوار شاہ ولی اللہ وفات ۱۷۔ محرم دہلی	۱۱۰۱
۳۲	شاہ عبد الرحیم راجپوری وفات ۱۸ محرم مزار موضع راجپور	۱۱۰۲
۳۳	حضرت شاہ فرید محمد دیوبندی وفات ۱۳ صفر مزار دیوبند	۱۱۰۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۴	مولانا حاجی محمد اسمعیل غوری خلیفہ شیخ سعدی لاہوری رضہ وفات ۱۵ جمادی الآخر	۱۱۱۱
۳۵	مخدوم حافظ عبد الغفور پشاوری خلیفہ حاجی محمد اسماعیل رضہ وفات ۱۴- شعبان پشاور	۱۱۱۶
۳۶	خواجہ حافظ احمد یسوی رضہ وفات ۳ ذی الحجہ کشمیر	۱۱۱۶
۳۷	حضرت عبد الاحد بن خواجہ محمد سعید رضہ ولادت سنہ ۱۰۵۰ھ وفات ۲۷ ذی الحجہ سرہند	۱۱۲۷
۳۸	شیخ محمد مراد کشمیری مرید عبد الاحد رضہ وفات ۱۷- رجب کشمیر	۱۱۳۱
۳۹	سید نور محمد بداؤنی خلیفہ شیخ سیف الدین رضہ وفات ۱۱ ذیقعدہ	۱۱۳۵
۴۰	خواجہ عبد اللہ بلخی مرید شیخ عبد اللہ محمود رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۹
۴۱	خواجہ عبد اللہ بخاری فاروقی خلیفہ شیخ احمد مکی ولادت سنہ ۱۰۹۰ مزار کشمیر	۱۱۴۱
۴۲	شیخ محمد فرخ مجددی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۴
۴۳	شیخ محمد فاضل بٹالوی مرید شیخ محمد افضل کالانوری رضہ وفات ۱۴- ذی الحجہ بٹالہ	۱۱۵۱
۴۴	خواجہ حافظ سعد اللہ خلیفہ شیخ محمد صدیق رضہ وفات ۱۱- شوال دہلی -	۱۱۵۲
۴۵	خواجہ شاہ گلشن خلیفہ خواجہ عبد الاحد قدس اللہ سرہ	۱۱۵۳
۴۶	شیخ عبد الرشید بن شیخ محمد مراد رضہ وفات ۲۷ رجب دہلی -	۱۱۵۵
۴۷	خواجہ نور الدین محمد آفتاب مرید خواجہ احمد یسوی ولادت سنہ ۱۰۸۶ وفات ۶- شعبان کشمیر -	۱۱۵۶
۴۸	حافظ محمد عابد خلیفہ شیخ عبد الاحد رضہ وفات ۱۸- رمضان دہلی	۱۱[illegible]۰
۴۹	شیخ حاجی محمد سعید لاہوری خلیفہ حافظ سعد اللہ رضہ عمر ۱۱۰ سال کی ہوئی - مزار لاہور	۱۱۶۰
۵۰	خواجہ عبد السلام کشمیری خلیفہ حافظ عبد الغفور پشاوری وفات ۱۸ شوال کشمیر	۱۱۷۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۱	شاہ محمد صادق قلندر مرید خواجہ بیرنگ مزار موضع لار	۱۱۷۱
۵۲	خواجہ محمد رضا الہامی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۹
۵۳	خواجہ محمد اعظم دودمری کشمیری مرید خواجہ محمد مراد قدس اللہ سرہ	۱۱۸۵
۵۴	خواجہ کمال الدین بن خواجہ نور الدین رضہ وفات ۲۹ رجب کشمیر	۱۱۸۸
۵۵	حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رضہ ولادت روز جمعہ ۱۱- رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ وفات شب شنبہ ۱۰ محرم دہلی -	۱۱۹۵
۵۶	مولوی احمد اللہ بن ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ مزار پانی پت	۱۱۹۸
۵۷	خواجہ میر درد دہلوی فرزند خواجہ محمد ناصر ولادت ۱۹ ذیقعدہ روز شنبہ سنہ ۱۱۳۳ ہجری وفات ۴ صفر روز جمعہ -	۱۱۳۳
۵۸	حضرت محمد مرشد رضہ ولادت سنہ ۱۱۷۱ ہجری وفات ۹ رجب رامپور افغانان	۱۲۰۱
۵۹	شیخ محمد احسان خلیفہ حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۰۶
۶۰	حضرت حافظ جمال اللہ رضہ وفات ۳ صفر رامپور افغانان	۱۲۰۹
۶۱	مولوی علیم اللہ گنگوہی خلیفہ مرزا صاحب قدس اللہ سرہ	۱۲۱۱
۶۲	مولوی نعیم اللہ بہرائچی خلیفہ مرزا صاحب رضہ وفات ۵ صفر بہرائچ -	۱۲۱۸
۶۳	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی خلیفہ مرزا صاحب وفات یکم رجب پانی پت	۱۲۲۵
۶۴	حضرت شاہ درگاہی رضہ ولادت سنہ ۱۱۶۲ ہجری وفات ۴ جمادی الآخر رامپور	۱۲۲۶
۶۵	حضرت شاہ رؤف احمد ولادت سنہ ۱۲۰۱ ہجری وفات ۲۰ ذیقعدہ بندر لیس واقعہ ملک یمن -	۱۲۲۵
۶۶	حضرت شاہ صفی الدین والد شاہ ابو سعید رضہ ولادت سنہ ۱۱۶۵ ہجری وفات ۲۵ شعبان لکھنؤ -	۱۲۳۶

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۷	حضرت شاہ سراج احمد محدث فرزند محمد مرشد ولادت ۱۴ شعبان ۱۱۶۷ھ مزار رامپور افغانان۔	۱۲۴۰
۶۸	حضرت شاہ غلام علی دہلوی ولادت ۱۱۵۶ھ ہجری وفات ۲۲ صفر دہلی	۱۲۴۰
۶۹	مولانا خالد کردستانی قدس اللہ سرہ	۱۲۴۲
۷۰	شاہ محمد اصغر مرید شاہ غلام علی رضہ مزار دہلی	۱۲۵۵
۷۱	حضرت ابو سعید رضہ ولادت ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ ہجری وفات یکم شوال دہلی	۱۲۵۵
۷۲	شاہ عبدالرحمن جالندہری مرید شاہ غلام علی رضہ مزار سندھ	۱۲۵۸
۷۳	مولوی کرم اللہ محدث مرید شاہ غلام علی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۸
۷۴	ملا عبدالغفور جرجوئی مرید شاہ غلام علی رضہ مزار جرجیہ وفات ماہ شوال	۱۲۵۹
۷۵	میرزا رحیم اللہ مرید شاہ غلام علی رضہ وفات ومزار سبزہ وار	۱۲۶۰
۷۶	سید منور شاہ لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۲۶۴
۷۷	مولوی خطیب احمد بن شاہ رؤف احمد قدس اللہ سرہ	۱۲۶۶
۷۸	مولانا محمد جان شیخ الحرم مرید شاہ غلام علی رضہ مدفن مکہ معظمہ	۱۲۶۸
۷۹	حضرت شاہ احمد سعید ولادت یکم ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ ہجری وفات روز شنبہ ۲ ربیع الاول مدینہ منورہ	۱۲۷۷
۸۰	سید امام علی شاہ رضہ ولادت ۱۲۱۷ھ ہجری وفات	۱۲۷۷
۸۱	مولوی رحیم بخش خلیفہ حاجی دوست محمد قندہاری وفات ۱۰ جمادی الآخر دہلی	۱۲۸۳
۸۲	شاہ عبدالرشید رضہ ولادت ۲ جمادی الاول ۱۲۳۷ھ ہجری وفات روز شنبہ ۱۶ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۱۲۸۷
۸۳	شاہ منصور احمد خلیفہ شاہ عبدالرشید ولادت ۱۲۵۰ھ ہجری	۱۲۸۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۴	حضرت شاہ عبدالمغنی رضہ ولادت بماہ ربیع الآخر ۱۲۳۹ھ ہجری وفات ۱۸ ربیع الاول مزار مدینہ منورہ	۱۲۹۱
۸۵	حضرت شاہ عبدالغنی رضہ ولادت ۲۵۔ شعبان ۱۲۳۵ھ ہجری وفات ۶ محرم مدینہ منورہ	۱۲۹۶
۸۶	شاہ محمد عمر رضہ ولادت بماہ شوال ۱۲۴۴ھ ہجری وفات ۲ محرم رامپور	۱۲۹۸
۸۷	شاہ محمد مظہر مجددی رضہ ولادت ۳ جمادی الاول ۱۲۴۸ھ ہجری وفات ۱۱۔ محرم مدینہ منورہ	۱۳۰۱
۸۸	مولوی رفیع الدین بن مولانا فرید الدین خلیفہ شاہ عبدالغنی ولادت ۹۔ رمضان ۱۲۵۲ھ ہجری وفات ۱۲ جمادی الثانی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی مدفن جنت البقیع نزدیک قبہ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر روضہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔	۱۳۰۸

بزرگان سلسلہ سہروردیہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	شیخ ابو العباس نہاوندی نام احمد بن محمد مرید شیخ عبداللہ خفیف وممشاد علو دینوری	۳۷۰
۲	شیخ فرخ زنجانی اخی خلیفہ شیخ ابو العباس نہاوندی قدس اللہ سرہ	۴۵۷
۳	شیخ ظہیر الدین عبدالرحمن بن علی شیرازی رضہ وفات ماہ رمضان	۷۱۶
۴	خواجہ کرک سہروردی مرید شیخ اسماعیل قریشی رضہ مزار کہرہ	۷۱۶
۵	شاہ علاء الدین مرید شیخ شہاب الدین سہروردی مشہور شاہ جنگل پاس دیوبندی وفات ۱۵ شعبان مزار دیوبند	۷۴۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶	سید میر ماہ بن سید نظام خلیفہ میر سید علاؤ الدین جاوری رضہ مزار بہرائچ	۷۷۲
۷	سید صدر الدین مشہور راجو قتال بن سید احمد کبیر رضہ وفات ۱۶ جمادی الآخر۔	۸۲۷
۸	سید برہان الدین قطب العالم بن سید ناصر الدین ولادت سنہ ۷۹۰ ہجری دفن موضع بٹوہ قریب احمد آباد	۸۵۷
۹	سید شاہ عالم کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین ولادت سنہ ۸۱۷ ہجری۔ وفات بروز شنبہ ۲۰ جمادی الاول احمد آباد	۸۸۰
۱۰	شیخ عبداللطیف داور الملک بن محمود قریشی مرید شاہ عالم وفات ماہ ذیقعدہ۔ قصبہ مورتی۔	۸۸۵
۱۱	سید کبیر الدین حسن بخاری قدس اللہ سرہ مزار اوچ	۸۹۶
۱۲	شاہ عبداللہ قریشی ملتانی قدس اللہ سرہ	۹۰۰
۱۳	شیخ سماؤالدین خلیفہ سید کبیر الدین اسماعیل رضہ وفات ۱۷ جمادی الاول مزار دہلی	۹۰۱
۱۴	شیخ عبدالجلیل مشہور قطب العالم چوہر قریشی حارثی مزار لاہور	۹۱۰
۱۵	قاضی نجم الدین گجراتی مرید شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ	۹۱۱
۱۶	سید عثمان مشہور شاہ جھولہ بخاری رضہ وفات ۱۸ ربیع الاول مزار لاہور	۹۱۲
۱۷	شیخ علیم الدین جونی وال خلیفہ شیخ عبدالجلیل چوہر رضہ مزار قصبہ چونی	۹۱۶
۱۸	قاضی محمود گجراتی خلیفہ شاہ عالم گجراتی قدس اللہ سرہ۔	۹۲۰
۱۹	شیخ عبداللہ بیابانی بن مولانا سماؤالدین رضہ مزار بیابان	۹۳۶
۲۰	شیخ جمالی خلیفہ مولانا سماؤالدین رضہ وفات ۱۰ ذیقعدہ دہلی۔	۹۴۲
۲۱	شیخ ادہن زین العابدین دہلوی مرید مولانا سماؤالدین رضہ	۹۳۴
۲۲	سید جلال الدین بخاری مرید سید عبدالوہاب بخاری رضہ مزار دہلی	۹۴۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۳	ملا فیروز مفتی مرید شیخ حمزہ کشمیری رضہ مزار کشمیر	۹۷۳
۲۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری مرید سید جمال الدین بخاری مزار کشمیر	۹۸۴
۲۵	شیخ نوروز ریشی کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر۔	۹۸۸
۲۶	بابا داؤد خاکی مرید شیخ مخدوم حمزہ کشمیری رضہ مزار سلام آباد	۹۹۴
۲۷	گھوڑی شاہ بخاری عرف سید جھولن شاہ وفات ۱۱ ربیع الاول مزار لاہور	۱۰۰۳
۲۸	سید شاہ محمد بن سید عثمان جھولہ رضہ وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار موضع ہلکہ ضلع لاہور	۱۰۱۱
۲۹	سید سلطان جلال الدین حیدر بن سید صفی الدین بخاری مزار لاہور	۱۰۱۲
۳۰	خواجہ مسعود پانی پتی مرید بابا داؤد رضہ مزار پان پور قریب کشمیر	۱۰۲۱
۳۱	بابا روپی ریشی مرید خواجہ حمزہ کشمیری رضہ مزار کشمیر	۱۰۲۴
۳۲	سید عماد الملک بن سید شاہ محمد جھولہ رضہ مزار لاہور	۱۰۳۹
۳۳	شاہ ارزانی قادری وسہروردی پٹنوی مزار شہر پٹنہ	۱۰۴۰
۳۴	بابا نصیب الدین خلیفہ بابا داؤد رضہ وفات ۱۳ محرم قصبہ بجارہ کشمیر	۱۰۴۷
۳۵	سید شہاب الدین نہر ابن میران محمد شاہ موج دریائی ولادت سنہ ۹۶۵ ہجری	۱۰۴۷
۳۶	سید شاہ جمال قادری وسہروردی مرید گگرالا بیگ رضہ وفات ۴ ربیع الثانی لاہور	۱۰۴۹
۳۷	سید محمود مشہور شاہ نورنگ جھولہ بن شاہ محمد رضہ مزار لاہور	۱۰۵۳
۳۸	مولانا حیدر نقشبندی وسہروردی رضہ مزار کشمیر۔	۱۰۵۷
۳۹	شیخ جان مرید شیخ اسماعیل مشہور میاں وڈا مدرس رضہ مزار لاہور	۱۰۹۲
۴۰	شیخ حسن لالو مرید سید جمال الدین دہلوی رضہ مزار کشمیر	۱۰۹۹
۴۱	شیخ بہرام مرید بابا نصیب الدین رضہ مزار کشمیر	۱۱۰۱
۴۲	شیخ یعقوب کشمیری مرید بابا نصیب الدین رضہ مزار سلام آباد	۱۱۰۶

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۳	سید زندہ علی بن سید عبدالرحیم رضہ مزار لاہور	۱۱۱۱
۴۴	شیخ عبدالرحیم قادری وسہروردی رضہ مزار لاہور	۱۱۱۵
۴۵	بابا عبداللہ مرید بابا نصیب الدین رضہ مزار کشمیر	۱۱۱۷
۴۶	شیخ جان محمد لاہوری مرید شیخ اسمٰعیل میاں کلاں رضہ مزار لاہور	۱۱۲۰
۴۷	شیخ حامد قادری مرید مولوی تیمور و عبدالکریم ولادت [illegible] ہجری مزار لاہور	۱۱۶۶
۴۸	شیخ سکندر شاہ بن کرم شاہ قریشی رضہ مزار لاہور	۱۲۱۴
۴۹	شیخ شاہ مراد بن کرم شاہ رضہ مزار ملک مرواٹ	۱۲۱۵
۵۰	شیخ قلندر شاہ بن کرم شاہ ولادت [illegible] ہجری وفات ۲۶۔ رمضان مزار موضع مہی قریب لاہور۔	۱۲۴۶

بزرگان سلسلہ قادریہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت شیخ محمد محی الدین ابن العربی نام علی بن محمد عربی رضہ ولادت مرسیہ بلاد اندلس شب دوشنبہ ۱۷۔ رمضان [illegible] ہجری وفات شب جمعہ ۲۲ ربیع الآخر مزار جبل قاسون بصالحیہ قریب دمشق۔	۶۳۶
۲	حضرت امام عبداللہ یافعی رضہ وفات روز شنبہ ۲۰ جمادی الآخر مزار مکہ معظمہ	۷۵۵ و ۷۶۸
۳	شیخ بہاؤالدین جنیدی شطاری مرید احمد تقی کی رضہ	۹۲۱
۴	سید محمد غوث گیلانی اوچی فرزند سید ابوالعباس ولادت حلب وفات و مزار قصبہ اوچ	۹۲۳
۵	میر سید شاہ فیروز رضہ مزار لاہور	۹۳۳
۶	سید عبدالقادر گیلانی رضہ وفات ۱۷۔ ربیع الاول	۹۴۲
۷	سید عبدالرزاق بن سید عبدالقادر ثانی رضہ وفات ۱۵۔ جمادی الآخر	۹۴۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸	میران سید مبارک حقانی اوچی فرزند سید محمد غوث رضہ مزار اوچ	۹۵۶
۹	سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین الدین رضہ وفات ۵ شوال۔ مزار سنگڑھ ملک پنجاب	۹۵۹
۱۰	سید بہاؤالدین گیلانی بہاول شیر قلندر رضہ ولادت بغداد وفات ۱۶ شوال مزار حجرہ شاہ مقیم	۹۷۳
۱۱	مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہ	۹۷۳
۱۲	سید عبداللہ ربانی بن سید محمد غوث رضہ مزار اوچ	۹۷۸
۱۳	سید اسمٰعیل بن سید عبداللہ ربانی رضہ مزار لاہور	۹۷۸
۱۴	سید حامد مشہور حامد گنج بخش قدس اللہ سرہ	۹۷۸
۱۵	شیخ داؤد جونی وال رضہ مزار شیر گڑھ	۹۸۲
۱۶	حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری وفات ۱۹ جمادی الآخر مزار کیتھل	۹۸۱
۱۷	شیخ ابواسحاق قادری خلیفہ شیخ داؤد کرمانی وفات ۵۔ محرم لاہور	۹۸۵
۱۸	سید میر میران بن سید مبارک حقانی رضہ مزار لاہور	۹۸۶
۱۹	سید نور محمد بن سید بہاول شیر رضہ	۹۸۸
۲۰	سید اسمٰعیل بن سید ابدال رضہ مزار قلعہ راٹھور	۹۹۴
۲۱	سید الٰہ بخش بن سید محمد قدس اللہ سرہ مزار بنگالہ	۹۹۴
۲۲	شیخ خضر سیوستانی قدس اللہ سرہ	۹۹۴
۲۳	سید شاہ نور حضوری بن سید محمود رسول نما رضہ مزار لاہور	۹۹۷
۲۴	سید موسیٰ پاک شہید بن سید حامد گنج پیر حضرت عبدالحق محدث دہلوی۔ مزار ملتان۔	۱۰۰۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۵	شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی خلیفہ شیخ علی حسام الدین ولادت دیار منڈو	۱۰۰۱
۲۶	سید صوفی بن سید بدرالدین قدس اللہ سرہ	۱۰۰۲
۲۷	شیخ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ولادت ۹۰۸ھ ہجری وفات شب پنجشنبہ ۱۲۔ ذیقعدہ مزار کشمیر	۱۰۰۳
۲۸	شیخ حسین قادری مرید شیخ عبدالوہاب متقی قدس اللہ سرہ	۱۰۱۳
۲۹	شیخ نعمت اللہ سرہندی خلیفہ میانمیر بالا پیر قدس اللہ سرہ	۱۰۱۷
۳۰	شاہ بدر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۲۔ ربیع الاول موضع سانیان علاقہ پٹیالہ	۱۰۱۸
۳۱	شاہ شمس الدین خلیفہ شیخ ابواسحاق وفات ۱۱ رجب مزار لاہور	۱۰۲۱
۳۲	سید جیون مشہور سید عبدالقادر ثالث رضی اللہ عنہ مزار لاہور	۱۰۲۲
۳۳	شاہ سکندر کیتھلی مزار کیتھل	۱۰۲۳
۳۴	سید خیرالدین ابوالمعالی ولادت روز دوشنبہ ۱۰ ذی الحجہ ۹۶۰ھ ہجری وفات ۱۶۔ ربیع الاول	۱۰۲۴
۳۵	میاں تھا مرید میانمیر قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۰۲۷
۳۶	حاجی مصطفےٰ سرہندی مرید میانمیر رحمۃ اللہ علیہ وفات روز چہارشنبہ۔	۱۰۲۹
۳۷	بندگی شاہ محمد ابراہیم والد حضرت شاہ محمد اسمٰعیل وفات ۵ شوال مزار دیوبند	۱۰۳۳

قطعہ تاریخ

واحسرتا از جور چرخ بے مدار — گاہ راحت میدہد گہ رنج آرد بے شمار
حاجی الحرمین ابراہیم نام۔ — بود شیخ قطب دوران نامدار
در علوم شرع وارث انبیا — بر سریر فقر شاہی روزگار
واب پاکش مرشد راہ یقین — نور ذاتش شد بعالم آشکار
در مہ شوال بود تاریخ خمس — کرس رحلت او بعالم بردکار

شد جہان تاریک بس بے نور او — عالمے از ہجر او شد دلفگار
سال تاریخش بجستم از خرد — بود از شورش فراوان زار زار۔
خندہ او گفتہ ولی لاہوت ۱۰۳۳ — از حساب ابجدش می کن شمار

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳۸	سید عبدالوہاب مرید سید عبدالقادر ثالث قدس اللہ سرہ	۱۰۳۷
۳۹	سید عبداللہ بہتی رحمۃ اللہ علیہ عمر یکصد سال کی ہوئی مزار موضع بہت	۱۰۳۷
۴۰	ملا حامد قاری رحمۃ اللہ علیہ وفات ۱۷۔ رمضان مزار لاہور	۱۰۴۴
۴۱	سید غلام غوث قدس اللہ سرہ	۱۰۴۵
۴۲	شاہ حاکم قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۴۳	سید شاہ بلاول بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ وفات وقت عشار شب دوشنبہ ۲۶ شعبان لاہور۔ عمر ستر سال کی ہوئی۔	۱۰۴۶
۴۴	سید عبدالقادر بخاری قدس اللہ سرہ مزار اکبرآباد	۱۰۵۰
۴۵	مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۵۱
۴۶	میر عنایت اللہ مشہور مسکین شاہ امری رحمۃ اللہ علیہ مزار لاہور	۱۰۵۲
۴۷	شیخ مادھو لاہوری خلیفہ شیخ حسین لاہوری ولادت ۹۸۳ھ ہجری وفات ۲۲ ذی الحجہ عمر شریف ۷۳ سال کی ہوئی	۱۰۵۵
۴۸	خواجہ بہاری خلیفہ میانمیر رحمۃ اللہ علیہ مولد حاجی پور مزار لاہور	۱۰۶۰
۴۹	سید جان محمد حضوری بن شاہ نور رحمۃ اللہ علیہ مولد و مدفن لاہور	۱۰۶۵
۵۰	محمد صالح اکبرآبادی قدس اللہ سرہ مدفن اکبرآباد	۱۰۶۷
۵۱	سید عبدالرزاق مشہور شاہ چراغ لاہوری وفات ۲۳ ذیقعدہ لاہور	۱۰۶۸
۵۲	شیخ شاہ محمد مشہور ملا شاہ خلیفہ میانمیر مولد موضع ورکسان مدفن لاہور	۱۰۶۹

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۵۳	شاہ صفی اللہ مشہور سیف الرحمن رضہ وفات ۹ ربیع الاول مولد و مدفن - حجرہ شاہ مقیم	۱۰۸۰
۵۴	حاجی عبد الجمیل خلیفہ شیخ رنگ بلاول رضہ مزار لاہور	۱۰۸۲
۵۵	سید طاہا قطب الدین کوتانوی رضہ مزار کوتانہ	۱۰۸۴
۵۶	حاجی محمد ہاشم گیلانی رضہ وفات بروز جمعہ ۶ محرم لاہور	۱۰۸۷
۵۷	سید سرور دین بن سید جان محمد حضوری رضہ مولد و مدفن لاہور وفات بروز جمعہ ۲۱ شوال	۱۱۰۰
۵۸	سید محمد امیر خلیفہ سید سیف الرحمن رضہ وفات ۲۷ جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم -	۱۱۰۳
۵۹	سید جعفر بن حاجی محمد ہاشم رضہ ولادت بروز پنجشنبہ ۱۹ جمادی الثانی ۱۰۴۲ھ لاہور وفات بروز شنبہ ۹ - رجب لاہور	۱۱۰۷
۶۰	سید عبد الحکیم گیلانی رضہ ولادت ۱۰۳۱ھ عمر ۷۷ سال کی ہوئی مدفن لاہور	۱۱۰۸
۶۱	سید محمد فاضل متوکل بن سید محمد ہاشم رضہ وفات ۲ ذی الحجہ مزار لاہور	۱۱۱۳
۶۲	خواجہ فضیل نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رضہ مولد و مدفن کابل	۱۱۱۳
۶۳	شیخ رحیم داد بن شاہ سلیمان رضہ مزار موضع بہلیووال	۱۱۱۵
۶۴	سید عمر گیلانی بن سید محمد ہاشم ولادت ۱۰۳۲ھ وفات بروز یکشنبہ - ۱۶ - شعبان لاہور	۱۱۱۵
۶۵	سید حسن بن سید عبد اللہ قدس اللہ سرہ مزار پشاور	۱۱۱۵
۶۶	شاہ رضا قادری شطاری رضہ وفات ۱۲ جمادی الاول لاہور	۱۱۱۸
۶۷	سید محمد صالح نوشاہی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رضہ مزار چک سادہ	۱۱۱۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۸	شیخ صدر الدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۰
۶۹	شاہ درگاہی خلیفہ شاہ عبد الرزاق چراغ رضہ مزار لاہور	۱۱۲۲
۷۰	حضرت شاہ رمز الدین صاحب قدس اللہ سرہ مولد بغداد - وفات ۲۶ رجب مزار دیو بند	۱۱۲۲
۷۱	شیخ تاج محمود بن شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ	۱۱۲۳
۷۲	شیخ عبد الحمید خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۵
۷۳	سید نور محمد بن سید امیر گیلانی وفات ۱۹ - ذی الحجہ حجرہ مقیم شاہ	۱۱۲۶
۷۴	شیخ خوش محمد خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۲۷
۷۵	شیخ محمد غیاث شیخ فتح محمد رضہ وفات شب چہارشنبہ ۲ ربیع الاول کیرانہ	۱۱۲۹
۷۶	حافظ برخوردار بن حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۰
۷۷	سید عبد الوہاب بن سید سرور الدین وفات یکم شوال لاہور	۱۱۳۱
۷۸	شیخ محمد تقی خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۳
۷۹	خواجہ محمد ہاشم دریاول خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۵
۸۰	سید احمد شیخ الہند گیلانی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۸۱	سید بدر الدین بن سید علی گیلانی رضہ مزار لاہور	۱۱۳۶
۸۲	شاہ شرف لاہوری مولد بٹالہ مزار لاہور	۱۱۳۷
۸۳	شیخ عصمت اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲ رجب	۱۱۳۷
۸۴	شیخ احمد بیگ خطاب نور محمد نوری خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار سیالکوٹ	۱۱۴۰
۸۵	شاہ عنایت قادری شطاری خلیفہ شاہ رضا مزار لاہور	۱۱۴۱
۸۶	سید حاجی عبد اللہ بن سید اسمٰعیل وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور	۱۱۴۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۸۷	شیخ جمال اللہ بن حافظ برخوردار وفات ۱۲۔ ربیع الثانی	۱۱۴۲
۸۸	حافظ معموری نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۵
۸۹	شاہ محمد غوث لاہوری بن سید حسن پشاوری رضہ مزار لاہور	۱۱۵۲
۹۰	شیخ پیر محمد مشہور سچیار خلیفہ حاجی محمد نوشاہ رضہ مزار نوشہرہ مطلان	۱۱۵۲
۹۱	قاضی رکن الدین خلیفہ حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۵۲
۹۲	شیخ عبدالرحمن مشہور پاک رحمن خلیفہ حاجی محمد نوشاہ مزار ٹھیری عبدالرحمن	۱۱۵۳
۹۳	سید عبدالقادر مشہور گدا گیلانی بن سید عمر بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰۶۳ ہجری ولادت وفات شب شنبہ	۱۱۵۴
۹۴	شاہ فرید خلیفہ پیر محمد سچیار رضہ مزار لاہور	۱۱۵۸
۹۵	شیخ فتح محمد نوشاہی رضہ ملک پوٹھوہار	۱۱۵۸
۹۶	شیخ عنایت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۵۸
۹۷	شیخ محمد سلطان مشہور میرگ نینی مرید سیدی شاہ وفات ۹ شوال لاہور	۱۱۵۸
۹۸	حضرت محمد اسماعیل شاہ رئیس بلگرام ضلع ہردوئی خلیفہ شاہ عبدالرزاق بانسویؒ وفات ۱۳۔ ذی الحجہ مزار مشوبی ضلع بارہ بنکی۔	۱۱۶۰
۹۹	سید شاہ حسین بن سید نور محمد رضہ ۲۱ جمادی الثانی بمقام حجرہ شاہ مقیم	۱۱۶۲
۱۰۰	میاں رحمت اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۶۷
۱۰۱	شیخ نصرت الدین بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۰
۱۰۲	میر بھیلی شاہ خلیفہ شاہ عنایت اللہ لاہوری رضہ مزار قصور	۱۱۷۱
۱۰۳	شیخ سعد اللہ بن حافظ برخوردار قدس اللہ سرہ	۱۱۷۵
۱۰۴	شیخ محمد عظیم قدس اللہ سرہ موضع کوٹ بیگم	۱۱۸۱

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰۵	شاہ سردار قادری قدس اللہ سرہ مزار بابک وار	۱۱۸۴
۱۰۶	سید محمد شاہ رزاق گیلانی بن شاہ محمد ہاشم رضہ مزار حجرہ مقیم شاہ	۱۱۸۴
۱۰۷	سید شاکر اللہ رئیس موضع جوراس ضلع لکھنؤ رضہ وفات ۸ ذیقعدہ۔ سزدلی ضلع بارہ بنکی	۱۱۸۸
۱۰۸	شیخ مصاحب خان خورد خلیفہ سید سردار شاہ رضہ مزار بابک وال	۱۱۹۰
۱۰۹	شاہ صدرالدین بن شاہ عبدالرزاق ولادت سنہ ۱۱۲۶ھ	۱۱۹۰
۱۱۰	سید سعد الدین بن سید عبدالرزاق قدس اللہ سرہ	۱۱۹۵
۱۱۱	شیخ جان محمد خلیفہ مصاحب خان خورد رضہ مزار بابک وال	۱۲۰۶
۱۱۲	شیخ عبداللہ شاہ بلوچ رضہ وفات ۸ جمادی الاول لاہور	۱۲۱۲
۱۱۳	شیخ محمود بن عظیم مرید سید صدرالدین قدس اللہ سرہ	۱۲۱۶
۱۱۴	سید عادل شاہ مشہور سید تھو گیلانی ولادت سنہ ۱۱ھ	۱۲۰۲
۱۱۵	سید شادی شاہ رضہ مولد لکھو وال مزار لاہور	۱۲۳۱
۱۱۶	شاہ سردار قادری خلیفہ جان محمد مولد کابل مزار بابک وال	۱۲۲۵
۱۱۷	سید علی شاہ قادری رضہ مولد احمد آباد مزار لاہور	۱۲۳۷
۱۱۸	سید سردار علی شہید رضہ ولادت سنہ ۱۱۹۵ وفات ۱۱ ربیع الاول حجرہ	۱۲۲۸
۱۱۹	شاہ نجات اللہ دیولی رضہ وفات ۵۔ شعبان قصبہ کرسی ضلع بارہ بنکی	۱۲۳۵
۱۲۰	مولانا عماد الدین میر مجدی دہلوی رضہ مزار دہلی	۱۲۴۳
۱۲۱	شاہ غلام نبی بن محمود رضہ وفات ۱۹۔ محرم	۱۲۴۷
۱۲۲	سید قطب الدین مشہور قطب الامام بن سید صدرالدین رضہ ولادت سنہ ۱۱۸۲ھ وفات ۶۔ جمادی الثانی حجرہ شاہ مقیم	۱۲۵۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۲۳	حضرت حاجی سید خادم علی شاہ وفات ۱۳ یا ۱۴ صفر لکھنؤ	۱۲۵۳
۱۲۴	شیخ مسلم خان خلیفہ شاہ سردار قدس اللہ سرہ	۱۲۵۴
۱۲۵	مرزا روشن بخت خلیفہ مولانا عمادالدین میر محمدی رضہ مزار فرید آباد	۱۲۵۷
۱۲۶	مولوی ظہیرالدین فیروز مرید میر عیوض علی مزار قصبہ بنت	۱۲۸۷
۱۲۷	حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف خون صاحب رضہ مزار دہلی	۱۲۹۶
۱۲۸	مولانا سید غوث علی رضہ وفات ۲۶ ربیع الاول شب دوشنبہ پانی پت	۱۲۹۷

دیگر بزرگان متفرق

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی مرید شیخ خضری رضہ مزار دمشق	۴۵۴
۲	شیخ علی مخدوم الجلالی غزنوی مرید شیخ ابوالفضل رضہ مزار لاہور	۴۶۶
۳	شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کنیت ابواسمٰعیل بن ابومنصور ولادت بروز جمعہ ۱۲ شعبان ۳۹۶ھ وفات ۵ ربیع الآخر مقام ہرات	۴۸۱
۴	شیخ ابوعبداللہ حمید ی فقیہہ قدس اللہ سرہ	۴۸۸
۵	شیخ ابوالحسن بخار رضہ بروز جمعہ ۲ ذی الحجہ مکہ معظمہ	۴۸۱
۶	شیخ ابونصر ہروی خانجآبادی مولد کرمان مدفن خوانجہ آباد عمر ۱۴۲ سال کی ہوئی	۵۰۰
۷	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رضہ ولادت ۴۵۰ھ مقام طوس۔ وفات ۱۴ جمادی الآخر بغداد	۵۵۰
۸	حکیم سنائی غزنوی مرید خواجہ یوسف ہمدانی رضہ مزار غزنی	۵۲۵
۹	تاج العارفین ابوالوفا مرید شیخ محمد شینکی رضہ عمر شریف ۸۰ سال کی ہوئی۔ مزار موضع بلنات قریب بغداد۔	۵۳۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۰	خواجہ ابوعبداللہ جوئی نام محمد بن حمویہ مرید شیخ عبداللہ ستی رضہ عمر شریف ۹۰ سال کی ہوئی۔	۵۳۰
۱۱	شیخ ابونصر احمد جام زندہ فیل ولادت ۴۴۱ہجری موضع ناحق قریب جام۔ عمر شریف ۹۵ سال کی ہوئی مزار جام	۵۳۶
۱۲	شیخ عبدالاول بن شعیب سنجری ہروی ولادت ماہ ذیقعدہ ۴۵۸ھ وفات بماہ ذیقعدہ بغداد	۵۵۳
۱۳	شیخ ماجد کردی مرید شیخ ابوالوفا رضہ مزار جبیل حمرین	۵۶۱
۱۴	شیخ عبدی بن مسافر الشامی رضہ مزار جبیل ہنکاری	۵۵۸
۱۵	سید احمد مشہور سخی سرور سلطان قادریہ وسہروردیہ وچشتیہ رضہ مزار نگاہہ	۵۷۷
۱۶	شیخ شہاب الدین مقتول نام یحییٰ بن حبش رضہ مزار حلب	۵۵۸
۱۷	شیخ عبدالرحیم مغربی کنیت ابومحمد رضہ مزار موضع قینی قریب مصر	۵۹۲
۱۸	شیخ نظام الدین گنجوری مرید اخی زنجانی رضہ مزار گنجہ	۵۹۶
۱۹	شیخ عبداللہ قریشی ہنکاری نام محمد بن ابراہیم رضہ	۵۹۹
۲۰	سید حسن زنجانی لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۰
۲۱	سید احمد توختہ ترمذی قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۶۰۲
۲۲	سید یعقوب صدر دیوان زنجانی وفات ۱۶۔ رجب لاہور	۶۰۴
۲۳	شیخ روزبہان صفیہ نقلی الشیرازی مرید شیخ سراج الدین رضہ وفات ماہ محرم	۶۰۶
۲۴	شیخ ابواسحاق اغرب نام ابراہیم بن علی رضہ	۶۰۹
۲۵	میر سید حسین خنگ سوار رضہ مزار تاراگڑھ قریب اجمیر	۶۱۰
۲۶	شیخ عزیزالدین مکی لاہوری رضہ مزار لاہور	۶۱۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۲۷	شیخ ابوالحسن کردویہ نام علی بن حمید السعدی رضہ وفات ۱۱ شعبان مزار قریب مصر	۶۱۲
۲۸	شیخ یونس بن یوسف شیبانی مرید شیخ علی ہیتی رضہ وفات ماہ ذیقعدہ مزار بغداد	۶۱۹
۲۹	شیخ علی ادریس یعقوبی کنیت ابوالحسن قدس اللہ سرہ	۶۲۱
۳۰	شیخ فریدالدین عطار مرید شیخ مجدالدین بغدادی رضہ وفات ماہ شعبان ۱۳ سنہ ھ عمر شریف ۱۱۴ مزار نیشاپور	۶۲۸
۳۱	شیخ ابن الفارض الحموی المصری کنیت ابوحفص مولد مصر وفات ۲ جمادی الاول	۶۳۲
۳۲	شیخ صوفی بدہنی قدس اللہ سرہ	۶۳۸
۳۳	شیخ قطب الدین ابوالغیث جمیل یمنی مرید شیخ ابن الافلح رضہ	۶۵۱
۳۴	شیخ زاہدی محدث قدس اللہ سرہ	۶۵۸
۳۵	حضرت سید شہہ لاہوری نام سید ابی غفار رضہ مزار لاہور	۶۶۱
۳۶	خواجہ عزیز کرکی رضہ مزار کرک قریب بدایون	۶۶۶
۳۷	شیخ جمال الدین احمد جورفانی مرید شیخ علی لالا قدس اللہ سرہ	۶۶۹
۳۸	شیخ حسام الدین چلپی نام حسن بن محمد مرید مولا رومی رضہ	۶۷۳
۳۹	قاضی بیضاوی نام عبداللہ و لقب ناصرالدین رضہ مزار بیضا ملک فارس	۶۸۵
۴۰	شیخ عبداللہ بلیانی لقب وحدالدین مرید شیخ ابوبکر ہمدانی رضہ وفات ۱۰ ماہ محرم	۶۸۶
۴۱	شیخ یسین مغربی رسو و حجام خادم حضرت امام محی الدین لوادی رضہ	۶۸۷
۴۲	شیخ عفیف الدین تامسانی نام سلیمان بن علی رضہ	۶۹۰
۴۳	شیخ نورالدین عبدالرحمن سفرائی کسرقی کشمیری مرید شیخ احمد جورفانی رضہ ولادت ۱۵ شوال سنہ ہجری کسرق قریب سفران وفات شب یکشنبہ ۴ جمادی الاول مزار بغداد	۶۹۵

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۴۴	شیخ نورالدین بک یار پران مرید شیخ عزیزالدین دانیال مزار دہلی	۶۹۵
۴۵	شیخ ابومحمد مرجانی نام عبداللہ بن محمد قدس اللہ سرہ	۶۹۹
۴۶	شیخ ابوعبداللہ مشہور با بن مطرف اندلسی رضہ وفات ماہ رمضان مصر	۷۰۷
۴۷	قطب الدین علامہ و شیخ حافظ الدین ہمعصر رضہ ہردو وفات	۷۱۰
۴۸	شیخ سلطان بن مولوی جلال الدین رومی رضہ ولادت ۲۳ سنہ ھ لارندہ - وفات شب شنبہ ۱۰ رجب۔	۷۱۲
۴۹	شیخ سلیمان ترکمان رضہ مزار دمشق	۷۱۴
۵۰	شیخ نجم الدین اصفہانی نام عبداللہ بن احمد مرید ابوالعباس مرسی شاذلی رضہ وفات ماہ جمادی الاول مکہ معظمہ۔	۷۲۱
۵۱	شیخ رکن الدین فردوسی خلیفہ شیخ بدرالدین سمرقندی رضہ مزار دہلی	۷۲۴
۵۲	حضرت موید الدین بلبل شاہ کشمیری در نجو شاہ ہردو مزار کشمیر	۷۲۷
۵۳	شیخ حسین طینے قدس اللہ سرہ	۷۳۳
۵۴	شیخ رکن الدین علاوالدولہ سمنانی کنیت شمس الدین ابوالمکارم مرید شیخ نورالدین عبدالرحمن کسرقی رضہ ولادت ۵۹ سنہ ھ وفات شب جمعہ ۲۲ رجب	۷۳۶
۵۵	شیخ اوحدالدین اصفہانی خلیفہ شیخ اوحدالدین کرمانی رضہ مزار تبریز	۷۳۷
۵۶	شیخ ہبت اللہ بازری فقیہہ قدس اللہ سرہ	۷۳۷
۵۷	شیخ اسحاق مغربی خلیفہ محمد مغربی رضہ وفات ۱۷ شعبان قصبہ کتھو قریب ناگور	۷۷۶
۵۸	شیخ نجم الدین محمد الدوکانی مرید شیخ علاؤالدولہ سمنانی رضہ مزار حصادی قریب سفران	۷۷۸
۵۹	شیخ محمود زاہد مرغابی لقب جلال الدین رضہ وفات ماہ ذی الحجہ	۷۷۸
۶۰	شیخ شرف الدین بن یحییٰ منیری مرید شیخ نجیب الدین فردوسی رضہ	۷۸۲

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۶۱	سید اسحاق گازرونی مشہور میران بادشاہ رضہ مزار لاہور	۷۸۶
۶۲	شیخ مظفر بلخی خلیفہ شیخ شرف الدین یحیی رضہ مزار مکہ معظمہ	۷۸۶
۶۳	مولانا زاہد مرغابی بن شیخ علی نسبت اویسی شیخ احمد جام وفات بروز پنجشنبہ ماہ محرم موضع تاباد قریب جام	۷۹۱
۶۴	خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ	۷۹۲
۶۵	مولانا ظہیر الدین خلوتی مرید شیخ سیف الدین خلوتی رضہ مزار خلوتیان	۸۰۰
۶۶	شیخ کمال خجندی قدس اللہ سرہ مزار تبریز	۸۰۲
۶۷	مولانا سعد الدین تفتازانی قدس اللہ سرہ	۸۰۸
۶۸	مولانا محمد شیرین متخلص مغربی مرید شیخ اسمعیل سلبی قدس سرہ	۸۰۹
۶۹	حضرت میر محمد ہمدانی بن امیر کبیر علی ہمدانی رضہ مزار کشمیری	۸۰۹
۷۰	میر سید شریف علامہ جرجانی رضہ ولادت سنہ ۷۴۰ھ	۸۱۸
۷۱	قالو قلندر دیوبندی وفات ۷ ربیع الثانی مزار دیوبند	۸۲۵
۷۲	شیخ علی پیر گجراتی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۳	شیخ علی بن احمد مہائمی قدس اللہ سرہ	۸۳۵
۷۴	شاہ قاسم انوار مرید شیخ صدر الدین بختی رضہ مزار خرجام	۸۳۷
۷۵	شیخ زین الدین خوانی مرید شیخ نور الدین عبد الرحمن رضہ وفات شب یکشنبہ مقام ہرات	۸۳۸
۷۶	حضرت شیخ نور الدین ولی کشمیری مرید میر محمد کشمیری رضہ ولادت سنہ ۷۵۵ھ مزار کشمیر۔	۸۴۲
۷۷	شیخ بہاؤ الدین گنج بخش خلیفہ شاہ اسحاق ختلانی رضہ مزار کشمیر	۸۴۹
۷۸	شیخ احمد کھٹو گجراتی مرید بابا اسحاق مغربی رضہ ولادت سنہ ۷۳۸ ہجری وفات بروز پنجشنبہ ۱۰ شوال مقام احمد آباد۔	

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۷۹	مولانا جلال الدین پورانی اویسی رضہ وفات شب دوشنبہ ۱۰ ذیقعدہ	۸۶۲
۸۰	شیخ بلال الدین کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۸۶۲
۸۱	خواجہ شمس الدین محمد کوسوی رضہ وفات بروز شنبہ ۲۶ جمادی الاول مزار ہرات	۸۶۳
۸۲	مولانا جلال الدین محلی قدس اللہ سرہ	۸۶۴
۸۳	مولانا علی قوشنجی قدس اللہ سرہ	۸۷۰
۸۴	سید محمد امین مشہور بابا امیر ریشی اویسی رضہ مزار کشمیر	۸۸۹
۸۵	شیخ محمد متبرک نام شیخ عبد الحی قدس اللہ سرہ	۸۸۹
۸۶	شیخ علی صوفی مرید شیخ زین خوانی رضہ	۹۰۸
۸۷	شیخ مولانا حسین واعظ کاشفی قدس اللہ سرہ	۹۱۰
۸۸	شیخ جلال الدین بن عبد الرحمن سیوطی رضہ	۹۱۱
۸۹	شاہ احمد شرعی قدس اللہ سرہ	۹۲۸
۹۰	ملک زین الدین وزیر الدین ہردو مزار دہلی	۹۲۷
۹۱	شیخ یوسف قتال مرید قاضی جلال الدین رضہ مزار لاہور	۹۳۳
۹۲	مولانا شعیب مرید شیخ یوسف قتال رضہ مزار دہلی	۹۳۶
۹۳	شاہ جلال الدین شیرازی مرید شیخ محمد نوربخش رضہ	۹۴۴
۹۴	شیخ سلیمان بن عفان منڈوی رضہ مزار دہلی وفات ۱۴ محرم	۹۴۴
۹۵	شیخ حسین خوارزمی مرید شیخ علی و مرید شیخ رشید الدین رسغرائی رضہ مزار ملک شام۔	۹۳۷
۹۶	سید فیع الدین صفوی قدس اللہ سرہ	۹۵۴
۹۷	سید عبد الوہاب بن سید الحمید سلوی	۹۶۵

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۹۸	سید محمد غوث گوالیاری مرید شیخ حاجی حمید رہ وفات ۱۵ رمضان	۹۷۰
۹۹	بابا قدس کشمیری مشہور بہروی ریشی اویسی وفات یکم ذیقعدہ	۹۸۶
۱۰۰	سید غیاث الدین لاہوری بن سید عبدالقادر گیلانی وفات ۲۱ رمضان مزار لاہور	۹۹۰
۱۰۱	مولانا درویش وعظ قدس اللہ سرہ	۹۹۷
۱۰۲	شیخ وجیہہ الدین گجراتی مرید سید محمد غوث رہ مزار احمد آباد	۹۹۸
۱۰۳	بابا والی کشمیری مرید شیخ حسین خوارزمی و شیخ محمد شریف کبیر رہ مزار کشمیر	۱۰۰۱
۱۰۴	شیخ یعقوب صوفی بن خواجہ عاصمی مرید شیخ حسین خوارزمی ولادت سنہ ۹ھ وفات شب پنجشنبہ ۱۲ ذیقعدہ مزار کشمیر۔	۱۰۰۳
۱۰۵	سید محمد غوث بن سید فتح محمد بن سید ابوبکر بن سید عبدالقادر ثانی مزار لاہور	۱۰۰۴
۱۰۶	شیخ عبدالحق جامی قدس اللہ سرہ مزار زندجان قریب ہرات	۱۰۰۵
۱۰۷	میر محمد بن احمد کشمیری خلیفہ شیخ محمد یعقوب رہ وفات ۴ محرم پکھلی۔	۱۰۱۱
۱۰۸	سید یوسف محمد بارنجی کشمیری مرید شیخ یعقوب رہ مزار قصبہ بارہ	۱۰۱۱
۱۰۹	مولانا محمد کمال کشمیری مرید بابا فتح اللہ رہ مزار لاہور	۱۰۱۷
۱۱۰	مولانا شاہ گدائی کشمیری خلیفہ شیخ موسیٰ قادری مزار کشمیر۔	۱۰۲۴
۱۱۱	شیخ حبیب اللہ نوشہری مرید شیخ یعقوب علی رہ مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۲	شیخ موسیٰ ملانیری کبروی کشمیری مرید شیخ بابا ولی و شیخ خلیل اللہ رہ مزار کشمیر	۱۰۲۶
۱۱۳	شیخ محمد شریف کشمیری مشہور شوک بابا مرید خواجہ مسعود رہ وفات یکم محرم مزار کشمیر	۱۰۲۷
۱۱۴	شاہ نعمت اللہ حصاری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۰۳۸
۱۱۵	شاہ قاسم حقانی کشمیری مرید شیخ محمد خلیفہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۳۳
۱۱۶	خواجہ زین الدین ڈار کشمیری مرید خواجہ حبیب اللہ کشمیری مزار کشمیر	۱۰۴۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۱۷	خواجہ میر محمد میرٹھی شطاری رہ مزار قریب میرٹھ	۱۰۴۲
۱۱۸	حضرت شاہ ماہ روئی دیوبندی وفات ۱۱ ذیقعدہ مزار دیوبند	۱۰۴۳
۱۱۹	شیخ ناظر اکبرآبادی چشتی قادری نقشبندی شطاری رہ وفات ۱۳ جمادی الاول مزار اکبرآباد	۱۰۵۷
۱۲۰	شیخ بابا علی بن خواجہ مسعود پانپوری رہ مزار کشمیر	۱۰۵۹
۱۲۱	میر صالح المتخلص بہ کشفی بن عبداللہ اکبرآبادی مرید شاہ نعمت اللہ رہ عمر شریف ۱۳۵ سال کی ہوئی	۱۰۶۰
۱۲۲	مولانا محمد بن محمد فاروقی جونپوری رہ مزار جونپور	۱۰۶۲
۱۲۳	شیخ مجتبیٰ شطاری قدس اللہ سرہ وفات ماہ ذی الحجہ	۱۰۶۳
۱۲۴	شیخ باقی اکبرآبادی قدس اللہ سرہ وفات ۵ شوال مزار اکبرآباد	۱۰۶۵
۱۲۵	مولانا خواجہ محمد نیازی کشمیری مرید شیخ موسیٰ کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۸
۱۲۶	حکیم سرمد دہلوی مجذوب قدس اللہ سرہ مزار دہلی	۱۰۷۰
۱۲۷	شیخ داؤد مشہور رنبہ ملو کشمیری خلیفہ بابا بہروی ریشی مزار کشمیر	۱۰۷۰
۱۲۸	سید ابوتراب معروف شاہ چشتی قادری شطاری مرید شیخ وجیہہ الدین گجراتی وفات ۴ شوال مزار لاہور	۱۰۷۱
۱۲۹	شیخ نجم الدین مشہور بابا ککی ریشی مرید خواجہ مسعود پانپوری رہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱۳۰	میر محمد علی کشمیری بن محمد تارک قادری رہ مزار کشمیر	۱۰۷۲
۱۳۱	شاہ نورالحق دہلوی کشمیری بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی رہ مزار کشمیر	۱۰۷۳
۱۳۲	بابا زاہد ناکامو کشمیری خلیفہ شاہ قاسم حقانی رہ	۱۰۸۲
۱۳۳	سید حمید بن سید سعید بن فتح محمد رہ وفات ۴ محرم مزار لاہور	۱۰۹۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۳۴	میر ہاشم منور آبادی خلیفہ سید محمد منور کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۰۹۷
۱۳۵	خواجہ ابوالفتح کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۰۰
۱۳۶	بابا جیب کنوکشمیری خلیفہ میر محمد علی رضہ مزار کشمیر	۱۱۰۵
۱۳۷	مولانا محمد امین کانی ملائیری کشمیری قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۰۹
۱۳۸	میرنا جو کشمیری مرید خواجہ حیدر چرخی رضہ مزار کشمیر۔	۱۱ ۱۱
۱۳۹	حضرت شاہ محمد قادری سہروردی کبروی مزار کشمیر ہردو وبابا عثمان قادری سہروردی۔	۱۱۱۷
۱۴۰	شیخ محمد ہاشم چشتی سہروردی مرید شیخ یحییٰ چشتی رضہ مزار کشمیر۔	۱۱۱۸
۱۴۱	شیخ عبدالرحیم کشمیری مرید شیخ نجم الدین بابا تخی رضہ وفات ماہ شوال مزار کشمیر	۱۱۲۰
۱۴۲	مرزا حیات بیگ کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ وفات ۱۰ ذی الحجہ۔ مزار حسن آباد	۱۱۲۰
۱۴۳	شیخ حسین بجلی کبروی کشمیری خلیفہ میر محمد کبروی رضہ مزار کشمیر	۱۱۲۲
۱۴۴	قاضی جنید مشہور قاضی خان کشمیری رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۲
۱۴۵	حکیم عنایت اللہ کشمیری کانی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۶	مولانا عنایت اللہ شال مرید شیخ صبغۃ اللہ فاروقی رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۷	سلطان میر جو خلیفہ نور محمد پروانہ رضہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۸	میر ابوالفتح قادری وسہروردی قدس اللہ سرہ مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۴۹	شیخ محمد چشتی کبروی مرید شیخ محمد علی صابری رضہ وفات ۱۶ شوال کشمیر	۱۱۳۶
۱۵۰	قاضی دولت شاہ چشتی بخاری مرید سید میر محمد شریف رضہ مزار دہلی وفات ۱۵ شوال	۱۱۳۶
۱۵۱	شیخ احمد مشہور ملا جیون رضہ	۱۱۳۰

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۵۲	مرزا کامل کشمیری بدخشی رضہ وفات ۲۹ ذی الحجہ مزار کشمیر	۱۱۳۱
۱۵۳	شیخ عبداللطیف قادری سہروردی مرید شیخ اسماعیل انیور ملی رضہ وفات۔ ۱۵ ر شعبان مزار کشمیر	۱۱۳۴
۱۵۴	میر شرف الدین بن میر ابوالفتح رضہ وفات ۱۱۔ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۵	میر محمد ہاشم قادری گیلانی رضہ وفات ۱۷ شوال مزار کشمیر	۱۱۳۵
۱۵۶	مولانا علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۴۰
۱۵۷	بابا محمد مہدی سہروردی خلیفہ بابا عبداللہ کشمیری وفات ماہ ذیقعدہ کشمیر	۱۱۵۰
۱۵۸	شیخ فتح شاہ شطاری خلیفہ شاہ لطیف برہانپوری مزار لاہور	۱۱۵۰
۱۵۹	حضرت پیر محمد اسمعیل کبروی مرید مولانا محمد شریف بخاری رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۳
۱۶۰	خواجہ ایوب قریشی مرید حافظ محمد تقی لاہوری رضہ وفات بروز پنجشنبہ ۱۲ ر جمادی الثانی مزار لاہور۔	۱۱۵۵
۱۶۱	بابا عبدالباقی کبروی بن بابا محمد صفی رضہ مزار کشمیر	۱۱۵۷
۱۶۲	مولانا رستم علی بن علی اصغر قنوجی قدس اللہ سرہ	۱۱۷۸
۱۶۳	میر محمد یعقوب گیلانی قدس اللہ سرہ ۲۹ محرم وفات مزار لاہور	۱۱۷۵
۱۶۴	خواجہ حافظ عبدالخالق اویسی رضہ وفات ۷ ذی الحجہ مبارکپور متصل بہاولپور	۱۱۸۵
۱۶۵	شیخ محکم الدین اویسی بن حافظ محمد عارف بن حافظ محمود رضہ وفات ۱۵ ربیع الثانی مزار کوٹ بخشا بہاولپور	۱۱۹۷
۱۶۶	سید شاہ حسین بن سید عبدالقادر بن سید حمید گیلانی رضہ وفات ۱۱ ربیع الثانی مزار لاہور۔	۱۲۰۵
۱۶۷	سید عبدالکریم مشہور پیر بہاؤن شاہ بن سید شاہ بلاق لاہوری رضہ مزار سرپور چونگہ۔	۱۲۱۳

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۱۲۱۶	مولوی غلام فرید لاہوری قدس اللہ سرہ مزار لاہور	۱۶۸
۱۲۲۳	مولانا عبد الباسط بن مولانا رستم علی	۱۶۹
۱۲۳۵	مفتی رحیم اللہ بن مفتی رحمت اللہ قریشی لاہوری سہروردی رح	۱۷۰
۱۲۳۶	شیخ نور احمد مشہور حسینی نوا قادری مرید شیخ عبد الکریم بہاول شاہ رح	۱۷۱
۱۲۴۱	شیخ سلطان بالا دین اویسی مرید خواجہ صالح محمد بن خواجہ عبد الخالق۔ وفات۔ ۴۔ جمادی الثانی	۱۷۲
۱۲۴۲	مولانا عبد القادر بن مولانا شاہ ولی اللہ رح مزار دہلی	۱۷۳
۱۲۵۳	شیخ لدی شاہ مونیہ ساز لاہوری قادری رح مزار لاہور	۱۷۴
۱۲۴۹	مولوی محمد ولی اللہ بن سید احمد علی رح مزار فرخ آباد	۱۷۵
۱۲۵۷	قاضی عبد السلام بن عطاء الحق بداؤنی قدس اللہ سرہ	۱۷۶
۱۲۵۷	سید شاہ شمس الدین دیوبندی قدس اللہ سرہ مزار تکہ جو کمان کا مشہور ہے وفات	۱۷۷
۱۲۶۲	شیخ مولانا محمد اسحاق دہلوی نواسہ شاہ عبد العزیز رح مزار مکہ معظمہ	۱۷۸
۱۲۷۲	مولوی غلام اللہ فاضل برادر مولوی غلام رسول لاہوری مزار لاہور	۱۷۹
۱۲۷۶	مفتی غلام محمد قریشی بن مفتی رحیم اللہ سہروردی رح مزار لاہور	۱۸۰
۱۲۷۷	شیخ احمد شاہ کشمیری تارہ ملی سہروردی رح مزار لاہور	۱۸۱
۱۲۹۰	شاہ قطب الدین صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ۔ وفات ۱۵ ذیقعدہ مزار دیوبند۔	۱۸۲
۱۳۱۰	سید شیخ محمد عبد اللہ شاہ صاحب عرف میانجی منا شاہ خلیفہ و جانشین و بھانجے حقیقی سید شاہ شمس الدین قدس اللہ سرہ وفات ۱۵۔ صفر۔ مزار دیوبند۔	۱۸۳

بیان وفات بعض مجذوب

وفات سنہ ہجری	مختصر کیفیت	نمبر شمار
۹۴۷	میاں سر ننگا ہانسوی قدس اللہ سرہ	۱
۷۲	موہن مجذوب اجودھنی قدس اللہ سرہ	۲
۹۱۷	شیخ حسن مجذوب قصبہ باڑی قدس اللہ سرہ	۳
۹۴۶	شیخ الہ دین مجذوب نارنولی قدس اللہ سرہ	۴
۹۴۷	میاں معروف مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	۵
۹۴۷	شاہ منصور مجذوب دیار منڈو قدس اللہ سرہ	۶
۹۴۷	شیخ علاؤ الدین علاول بلدول اکبرآبادی قدس سرہ	۷
۹۶۴	شیخ حسن بودلہ مجذوب دہلوی قدس اللہ سرہ	۸
۹۶۷	سید شاہ ابو الغیب بخاری قدس اللہ سرہ	۹
۹۶۷	شیخ عبد اللہ ابدال دہلوی قدس اللہ سرہ	۱۰
۹۶۷	شیخ ہابن مجذوب اجمیری قدس اللہ سرہ	۱۱
۹۷۹	بابا کپور مجذوب مداریہ نام عبد الغفور کالپوی قدس اللہ سرہ	۱۲
۹۸۰	میاں مونگر مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۳
۹۸۸	شیخ یوسف مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۴
۹۸۹	جلیتی شاہ مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۵
۹۹۰	شاہ بدیع الدین مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۶
۱۰۲۶	خواجہ داؤد مجذوب کشمیری قدس اللہ سرہ	۱۷
۱۰۲۷	میر محمد یوسف قادری مجذوب کشمیری وفات ۹ محرم۔	۱۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۹	شاہ مرتضی بنگالی قدس اللہ سرہ مزار راج محل مقام بھوئی	۱۰۳۳
۲۰	شاہ وفا مجذوب پٹنی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۰
۲۱	شاہ فیروز مجذوب الہ آبادی قدس اللہ سرہ	۱۰۴۴
۲۲	بابو خویشگی مجذوب قصوری قدس اللہ سرہ	۱۰۶۳
۲۳	درویش محمد مجذوب لاہوری نظام پوری قدس اللہ سرہ	۱۰۸۴
۲۴	شیخ مٹھا مجذوب نوشاہی قدس سرہ	۱۱۱۵
۲۵	سید شاہ عبداللہ مجذوب نوشاہی مرید حاجی محمد نوشاہ قدس اللہ سرہ	۱۱۳۱
۲۶	نانو مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۲
۲۷	حافظ طاہر کشمیری مجذوب نوشاہی قدس اللہ سرہ	۱۱۳۶
۲۸	معصوم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۲۱
۲۹	مستقیم شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۴۰
۳۰	حیدر شاہ مجذوب دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۲۵۰
۳۱	تاج شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۱
۳۲	فقیر نظام شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۹
۳۳	حیدر شاہ مجذوب سہارنپوری قدس اللہ سرہ	۱۲۶۹
۳۴	مستان شاہ مجذوب لاہوری قدس اللہ سرہ	۱۲۷۳
۳۵	ملا شہاب الدین مجذوب کابلی و دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۰
۳۶	میاں گھسیٹن شاہ مجذوب پوربی دیوبندی قدس اللہ سرہ	۱۳۰۳

بیان وفات بعض نسات عالیمرتبہ

نمبر شمار	مختصر کیفیت ازواج مطہرات	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت خدیجۃ الکبری رض وفات ۱۰ رمضان سال دہم بعثت حضرت شاہ رسالت پناہ عمر ۶۵ سال مزار پر انوار مکہ معظمہ۔	۱۰
۲	حضرت زینب بنت خزیمہ رض وفات غرہ ربیع الاول مزار جنت البقیع	۴
۳	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا۔	۲۰
۴	حضرت سودا بنت زمعہ رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۲۲
۵	حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا مزار مدینہ منورہ	۳۶
۶	حضرت ام حبیبہ بنت اصیفیا رضہ مزار مدینہ منورہ	۴۱ و ۴۲
۷	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۴۵ و ۴۷
۸	حضرت جوریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۵۶
۹	حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا وفات بہ شب سہ شنبہ ۱۷ رمضان عمر ۶۶ سال مدفن مدینہ منورہ	۵۸
۱۰	حضرت میمونہ بن حارث رضی اللہ عنہا۔	۶۰ و ۶۱
۱۱	حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا وفات ۳ ربیع الاول عمر شریف ۸۰ سال مدفن مدینہ منورہ۔	۶۳ و ۶۴

بیان دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۲
۲	حضرت زینب رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۸

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۳	حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۹
۴	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدفن مدینہ منورہ	۱۱
	مختصر کیفیت بعض عالیمرتبہ	
۱	حضرت زائدہ کنیزک حضرت فاروق رضی اللہ عنہا	۲۵
۲	حضرت بی بی شعوانہ عجمی مریدہ حضرت شیخ فضیل بن عباس رضی اللہ عنہا۔	۱۷۵
۳	بی بی غفیرۃ العابدہ فارغہ اہل بصرہ رضی اللہ عنہا وبا معاذ وعدویہ صحبت داشت	۱۸۰
۴	حضرت بی بی رابعہ بصری رضی اللہ عنہا	۱۸۰
۵	حضرت بی بی نفیسہ مصری رضی اللہ عنہا	۲۰۹
۶	حضرت بی بی تحفہ رضی اللہ عنہا وفات	۲۲۵
۷	حضرت فاطمہ نیشاپوری رضی اللہ عنہا	۲۳۳
۸	حضرت بی بی ام محمد والدہ ماجدہ شیخ ابی عبد اللہ خفیف رضہ	۳۱۲
۹	حضرت بی بی امتہ الواحد بنت حسین رضہ وفات ماہ رمضان	۳۷۷
۱۰	حضرت بی بی امتہ السلام بنت قاضی ابوبکر بن کامل رضہ ولادت ۳۱۸ھ وفات ماہ رجب	۳۹۵
۱۱	بی بی میمونہ واعظہ بن شاہ قول رضی اللہ عنہا	۳۹۵
۱۲	حضرت بی بی ام محمد بنت محمد بن علی رضہ ولادت ۳۷۳ھ وفات عمر ۹۶ سال	۴۶۰
۱۳	حضرت بی بی خدیجہ واعظہ عمہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۴	حضرت بی بی مروزیہ بنت احمد بن محمد رضی اللہ عنہا۔	۴۷۵
۱۵	حضرت بی بی فاطمہ واعظہ بنت حسین بن حسن رضہ	۵۲۱
۱۶	حضرت بی بی فاطمہ بنت نصیر بن عطار رضی اللہ عنہا۔	۵۷۳

نمبر شمار	مختصر کیفیت	وفات سنہ ہجری
۱۷	حضرت بی بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابو الموید رضی اللہ عنہا۔	۶۳۸
۱۸	حضرت بی بی فاطمہ سام رضی اللہ عنہا مزار حوالی دہلی	۶۴۳
۱۹	حضرت بی بی قرسم والدہ حضرت فرید الدین گنجشکر رضہ	۶۴۳
۲۰	حضرت بی بی زلیخا والدہ سلطان المشائخ نظام الدین رضی اللہ عنہا۔ مزار دہلی	۶۴۸
۲۱	حضرت بی بی اولیا رضی اللہ عنہا مزار دہلی	۶۵۵
۲۲	حضرت بی بی راستی والدہ شیخ رکن الدین ابو الفتح رضی اللہ عنہا مزار ملتان	۶۹۵
۲۳	حضرت بی بی عارفہ کاملہ للہ کشمیری مزار کشمیر	۷۵۲
۲۴	حضرت بی بی فاطمہ سیدہ گیلانی زوجہ محترمہ حضرت میران محمد شاہ موج دریا رضی اللہ تعالےٰ عنہا مزار لاہور۔	۱۰۱۶
۲۵	حضرت بی بی جمال خاتون ہمشیرہ عزیزہ حضرت میانمیر رضی اللہ عنہا۔	۱۰۴۹
۲۶	حضرت بی بی ام فضل بنت سید محفوظ علی دیوبندی زوجہ محترمہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب مدفن درمیان مکہ معظمہ ومدینہ منورہ	۱۲۸۷

دعا خاتمہ

الٰہی میں ہوں اک بندہ گنہگار۔ بد اعمال و بد افعال و سیہ کار۔
مگر بے انتہا ہے فضل تیرا تو کیجیو خاتمہ بالخیر میرا۔
تصدق انبیا و اتقیا کا تصدق اولیا و اصفیا کا
گناہوں کی سیاہی دور کر دے نکوکاری سے دل پر نور کر دے
نظر رحمت کی کر اپنے کرم سے چھوڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
نہ ہوئے غیر کی دل میں محبت الٰہی دے بدل ذلت سے عزت
اغثنی یا غیاث المستغیثین۔ بحق مصطفٰے ختم النبیین

شجرہ طیبہ پیران ہر چہار خاندان رضوان اللہ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ طیبہ پیران عظام چشتیہ صابریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ۔ وز طفیل حیدر خیبر کشا ۔
وز طفیل حضرت خواجہ حسن آنکہ بصری گشت مشہور زمن
وز طفیل عبد واحد ابن زید وز فضیل ابن عیاض با امید
وز طفیل ترک شاہی جہان وز طفیل اختیار خشک نان
شیخ ابراہیم ادہم متقی وز طفیل بو حذیفہ المرعشی
وز طفیل بو ہبیرہ با رضا وز طفیل شیخ ممشاد علا
وز ابو اسحاق شامی اہل جنت وز ابو احمد جناب نیک کشت
وز طفیل بو محمد با کمال وز طفیل ناصر الدین خوش خصال
وز طفیل شیخ مودود غنی وز پے حاجی شریف زندنی
وز طفیل جہد آن عالیجناب خواجہ عثمان ہارونی خطاب
وز طفیل حضرت سلطان ہند ماحی کفر و ضلال اہل ثرند
وز طفیل جہد آن عالی ہمم کو نمودہ مذہب باطل بہم

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری مشہور و معروف زمن
وز طفیل آن جناب اہل کاک کان رسید از جانب سبحان پاک
قطب الدین آن قطب دین احدی محو و مستغرق بذات سرمدی
وز طفیل آن فرید دو جہان فیض بخش عام و فیاض زمان
آن فرید الدین شکر بار نام شہرۂ آفاق مثل طشت بام
وز پے مخدوم زیب خاندان حضرت مخدوم نور دو جہان
آنکہ نامش حرز جان بیدلان قوت و لہائے ہر پیر و جوان
الفت او حب حق افزون کند چہرہ ایمان و جان گلگون کند
آنکہ چرخ معرفت را آفتاب آفتاب از درگہ او نوریاب
گلشن و باغ شریعت را بہار بزم عرفان را ازو صد افتخار
آن علاج دردمند لادوا مرہم تسکین زخم سینہ ہا
راحت و آرام خاطر تفتگان باعث تسکین ما دل خستگان
حضرت مخدوم صابر پاک ذات وز ترک پانی پتی والا صفات
آن ضیائے روشنی کون و مکان آنکہ شمس الدین ست آن عالیمکان
وز جلال الدین کبیر الاولیا وز طفیل عبد حق اہل رضا
وز پے مخدوم عارف عبد الحق وز محمد عارف احمد عبد حق
وز پے عبد القدوس نیک فن وز جلال الدین تھانیسر وطن
وز پے فیضان ہر یک رازدار وز طفیل ورد ہر یک کامگار
وز نظام الدین بلخی خوش یقین وز طفیل بو سعید مرد دین
وز طفیل جہد آن عالی مقام وز طفیل رفتن آن خوش خرام
از سوئے بلخ آمدن باستر یار آنکہ نقش پاش را صد جان نثار

شمع بزم عابدان انوار از وے — متقیان جہان سرور از وے

از جمال روئے او یادِ خدا — ہر روے دار و باخلاص وصفا

مظہر اسرار حق در ذات او — مطلع انوار حق آیات او

ہر دل از لطف فیضش باغ باغ — بزم عرفان را ازو روشن چراغ

ہرکہ دارد با صفاتش اعتقاد — در جہان او ہست با عیش و مراد

از شراب عشق خود سرشار کن — قلب ما را واقف اسرار کن

وزطفیل وصف اہل صابرے — کن عطایم ذوق وصف قادری

شجرہ پیران عظام قادریہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ — وز طفیل حضرت مشکل کشا

وز طفیل حضرت خواجہ حسن — آنکہ بصری گشت مشہور زمن

وز حبیب اعجمی شیخ نجیب — کن مرا جام مے وحدت نصیب

وز پے داؤد طائی نیک رو — نیک خصلت نیک سیرت نیک خو

وز پے معروف کرخی خوش لقب — وز سری سقطی شہ عالی نسب

وز پے شیخ جنید مرد دین — وز پے بوبکر شبلی خوش یقین

وز طفیل عبد واحد بن عزیز — حضرت والا لقب عالی تمیز

وز پے بوالفرح سلطان جہان — آنکہ طرطوسی است مشہور زمان

وز طفیل بوالحسن قرشی علی — آنکہ ہنکاری است وطنش منجلی

وز طفیل بوسعید خوش لقا — آنکہ مخزومی است با نور و ضیا

وز پے شیخ امام اولیاء — وز پے آن مقتدائے اتقیا

وز پے آن زبدۂ انوار حق۔ — وز پے آن قدوۂ اسرار حق

وز محمد صادق محبوب خود — وز پے فرزند دلبندش کہ شد

حضرت شیخ محمد با خدا — باخدا و با رضا و با ضیاء

وز طفیل شاہی شاہ غریب — وز محمد اعظم عالی نصیب

وز طفیل حضرت شیخ جمال — آنکہ قطبش ساخت فضل لایزال

وز پے شاہ محمد باحیات — وز غلام باعلی عالی صفات

وز طفیل پیشوائے عاشقین۔ — باعث تزئین زیب فخر دین

آن امیر الدین امیر دین پناہ — آنکہ فردوس برینش خیمہ گاہ

وز پے شیخ امام واصلان — وز پے آل مقتدائے عارفان

آن امام نیک سیرت شیر دل — آن نہفتہ کیمیا در زیر گل۔

آن امام پیشوائے سالکان — آن امام واقف سر نہان

وز حسن آن راحت جان جہان — آن محمد بخش معروف زمان

آن حسن آن مرکز اقطاب دور — آن حسن غوث زمان بازور و شور

آن حسن آن عین سر باب علم — آن حسن آن آفتاب علم و حلم

آن حسن آن مصدر فیض خدا — آن حسن آن مرجع شاہ و گدا

وز طفیل اتباع ہر یکے را — اتباع واتقائے بے شکے

وز طفیل حضرت شیخ کریم۔ — آنکہ بخشش ساختش بخش عظیم

وز کمال و فضل صبر و اتقار — علم و حلم و زہد در جود و عطا

کان کریم بخش نامی نام اوست — آنکہ در روش ہر زمان شد نام دوست

وز طفیل حضرت عابد حسین — عاشقان را عارفان را نور عین

آنکہ نور معرفت را آفتاب — از درش خورشید ہا شد فیض یاب

آنکہ فیض باطنش جان دہد — بیدلان را ذوق عرفانی دہد

وز طفیل رہنمائے روزگار۔
وز پے محبوب رب کردگار

وز طفیل حضرت پیران پیر۔
بیکسان و عاجزان را دستگیر

ظلمت و عصیان ز قلبم دور کن
از ولا و از مہر خود معمور کن

وز پے حماد شمس الدین نام
ہست کان مشہور شل طشت بام

شمس دین ثانی عالی نصب
نام شمس الدین علی افلح لقب

سینہ ام را مطلع انوار کن۔
سینہ ام را مجمع اسرار کن

سینہ ام را غیرت خورشید ساز
سینہ ام را مصدر امید ساز

وز برائے شیخ قطب الدین ولی
واقف سر جلی و ہم خفی۔

از طفیل بو المکارم فاضلے
وز طفیل شیخ عبید کاملے

وز عبید ابن عیسیٰ شاہ دین
خوش مزاج و خوش خیال و خوش یقین

وز جلال الدین بخاری با خدا
کن مرا جام مے وحدت عطا

وز مخدوم جہانیان جہان
واقفم گردان ز سر کن فکان

وز سید اجمل فرخ لقا
وز سید بڈھن صاحب ضیا

وز بہ درویش محمد نیک خو
آن شہ ملک بقا پاکی نہاد

وز برائے عبد قدوس زمن
وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال
تا محمد عابد والا کمال۔

از طفیل وز برائے اہل درد
دہ مرا توفیق حب سہرورد

بو محمد عبد قادر نور شمس کلام — ہم وز پے سید محی الدین نام

شجرہ پیران عظام سہروردیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از طفیل مصطفیٰ۔
وز علی مرتضیٰ خیبر کشا

و ز طفیل حضرت خواجہ حسن
آنکہ بصری گشت مشہور زمن

وز حبیب اعجمی شیخ نجیب
کن مرا جام مے وحدت نصیب

وز پے داود طائی نیک رو۔
نیک سیرت نیک خصلت نیک خو

وز پے معروف کرخی خوش لقب
وز سری سقطی شہ عالی نصب

وز پے شیخ جنید مرد دین
وز بہ ممشاد علوی خوش یقین

وز پے شیخ احمد دینوری نور
وز محمد محترم شمعان نور

وز پے شیخ وجیہ الدین نام
وز ضیاء الدین ضیاء دین تمام

وز شہاب الدین شیخ سہرورد
رہنما و پیشوائے اہل درد

وز بہاؤ الدین ذکریا حسن
آنکہ ملتانی است معروف زمن

وز برائے شیخ صدر الدین ولے
وز برائے شیخ رکن الدین علے

وز جلال الدین با شان و جلال
داشت با اخلاق عالم اتصال

بود مخدوم جہانیان جہان
راز دار کنت کنزاً بیگمان

وز سید اجمل سلطان دین
وز بہ سید بڈھن صاحب یقین

وز بہ درویش محمد نیک زاد
آن شہ ہر دو جہان پاکی نژاد

وز برائے عبد قدوس زمن
وز جلال الدین تھانیسر وطن

از جلال الدین رب ذو الجلال
تا محمد عابد والا کمال

از برائے آن جلیل ارجمند
دہ مرا توفیق وصف نقشبند۔

شجرہ پیران عظام نقشبندیہ قدوسیہ عابدیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا الٰہی از برائے مصطفیٰ
وز پے بوبکر با صدق و صفا

از برائے قدوۂ ارباب دین
حضرت سلمان اعلیٰ خوش یقین

وز محمد قاسم عالی ہمام
وز طفیل جعفر صادق امام ٭

وز بحق شیخ سلطان بایزید
وز طفیل بوعلی فارمد
وز برائے شیخ یوسف مرد دین
آنکہ ہمدانی است مشہور زمان
وز محمد عارف صاحب کمال
وز پے محمود زیب خاندان۔
وز برائے شیخ عزیزان علی۔
وز محمد بابا شمع عرش حق
وز بہاؤالدین شیخ نقشبند۔
زنگ عصیان از درونم دور کن
وز علاؤالدین شاہ افتخار
وز پے یعقوب چرخی خوش یقین
وز برائے عبد حق والاکمال
وز بہ سید اجل سردار ما
وز بہ درویش محمد نیک زاد
وز پے عبدالقدوس نیک فن
از جلال الدین رب ذوالجلال
از طفیل جہد و زہد این ہمام
ذرہ درد و محبت خویشتن
بخش آزادی ز کار دو جہان
قلب را از لوث غیرک پاک کن

وز برائے بوالحسن مرد سعید
مرجع شاہ و گدا او نیک و بد
وز بعبدالخالق مرد متین
غجدوانی اینکہ مذکور جہان
محو ہر لحظہ بذات ذوالجلال
آن ابوالخیر است مشہور جہان
رازدار سر اخفا و جلی
وز پے سید امیر نور حق
دستگیر بیکسان و دردمند
قلب را از حب خود معمور کن
کانکہ عطار است مشہور دیار
وز عبیداللہ چراغ راہ دین
مظہر انوار رب ذوالجلال
وز بہ سید ڈھن سے کار ما
آن شہ ہر دو جہان پاکی نہاد
وز جلال الدین تھانیسر وطن
تا محمد عابد والاکمال
وز طفیل درد و لہائے تمام
در دلم در زیر رب ذوالمنن
بیخبر گردان زفکر این و آن
سینہ ام را چاک بل صد چاک کن

وز ابوالقاسم گرگانی است ✽ شمع دین را عون را دوی است ✽ وز طفیل بوعلی مرو خسعد ✽ وز ابوالقاسم شہ ملک ولا ✽

از تگاپوئی زہد و جہد دست و پا	در ورود بدن و رسیدن تا کجا
قطع بودن این منازل کے زمن	تا بجنبانی ز فضل خویشتن۔
این دعائے کمترین بندگان	استجب مولائے یارب جہان

شجرہ مبارکہ طیبہ چشتیہ صابریہ نظم کردہ غریق لجۂ جہل و نادانی حریق شعلہ حیرانی و پریشانی فضل الرحمن ابن الشیخ مراد بخش دیوبندی عثمانی کہ ثمرہ ایست فاسد برین نخل پربار آویختہ و در ہیچ است کاسد خود را درین انبار گہربار آمیختہ مگر امید وار است کہ بطفیل این نسبت عالیہ کارش تمامی گیرد و حالش حسن اختتامی پذیرد کہ خود را وابستۂ این سلسلہ عالیہ میداند و بکمال شرمساری و امیدواری مے گوید۔ و مے خواند کہ

یا الٰہی بحق احمد پاک	شافع مذنبین شہ لولاک
یا الٰہی بشیر لم یزلی ✽	شاہ مردان حق علی ولی
یا الٰہی بحق شیخ زمن	لولوی بصری بوسعید حسن
یا الٰہی بحق دو راز کید	شیخ ابوالفضل عبد واحد زید
یا الٰہی بحق ابن عیاض	آن فضیل گزیدہ مرتاض
یا الٰہی بشاہ ابراہیم	ابن ادہم کریم ابن کریم
یا الٰہی بحق شیخ اجل	بو حذیفہ کلید باب عمل
یا الٰہی بشمع راہبری	شیخ کل کامل ہبیرہ بصری
یا الٰہی بشاہ انس و بری	شیخ ممشاد علو دینوری
یا الٰہی بہ زبدۂ آفاق	مرشد چشتیان ابواسحاق
یا الٰہی بحق بو احمد ✽	مظہر خارقات بجد و عد
یا الٰہی بخواجۂ ابدال ✽	بو محمد سپہر جاہ و جلال
یا الٰہی بہ جاگزین جنان	ناصرالدین یوسف سمعان

یا آلہی بخواجہ مودود — آنکہ زنگ شک از قلوب زدود
یا آلہی بحق پاک و لطیف — حاجی وشیخ زندنی شریف ❊
یا آلہی بحق شاہ غنی — شیخ عثمان قطب ہارونی
یا آلہی بہاز سدرہ نشین — سیدی خواجہ معین الدین
یا آلہی بعاشق غمگین — خواجہ بختیار قطب الدین
یا آلہی بہ گنج علم و خبر — شیخ بابا فرید گنج شکر
یا آلہی بہ محو نور یقین — شیخ صابر علی علاؤالدین
یا آلہی بہ ترک لشکر دین — شاہ تجرید و ترک شمس الدین
یا آلہی بہ جان و فضل و کمال — قبلۂ اہل فقر شیخ جلال
یا آلہی بعاشق مطلق — شیخ مخدوم توشہ عبدالحق
یا آلہی بحق شاہ زمن — عارف احمد رودولوی مسکن
یا آلہی بہ کامل واقف — شیخ عالم محمد عارف
یا آلہی بہ قطب کوہ شکوہ — عبد قدوس عارف گنگوہ
یا آلہی بہ شاہ تھانیسر — شیخ عالم جلال دین برتر
یا آلہی بہ شیخ بلخ زمین — زبدۃ الکاملین نظام الدین
یا آلہی بطالب حق و بس — حضرت بوسعید پاک نفس
یا آلہی بطالب مطلوب — شیخ صادق خدائرا محبوب
یا آلہی بحق شیخ انام ❊ — ابن محبوب حق محمد نام
یا آلہی بحق شاہ غریب — بہر جان حزین طبیب لبیب
یا آلہی بتاج اہل کرم — شیخ عالم محمد اعظم
یا آلہی بہ پیر اہل کمال — زاہد عصر شیخ قطب جمال

یا آلہی بحق کامل راہ ❊ — آن محمد حیات صاحب جاہ
یا آلہی بحق قطب جلی — شاہ ملک رضا غلام علی
یا آلہی بحق شیخ برگزیدہ گزین — مرشد طالبان امیر الدین
یا آلہی بہ شاہ شیر دل — سیف مسلول حق امام علی ❊
یا آلہی بہ عالم عامل — آن محمد حسن شہ کامل
یا آلہی بحق شیخ زمان ❊ — آنکہ قدرش زدیدہ بود نہان
یافت حصہ بخشش زخلقہائے کریم — آنکہ با طبع پاک و قلب سلیم
بسکہ بخشید بر کرام انام ❊ — شد ازین رو کریم بخشش نام
مظہر دل بیا و دست بکار — شد میان جی کریم بخش اے یار
رحمت حق بجان پاکش باد — لطف ایزد اینش خاکش باد
حیف قدر چنین مہ کامل — ہیچ نشاختم ز کوری دل
زانکہ غافل شدم ز خدمتہا — میزنم سر بسنگ حسرت ہا
رفتہ از ما جو این مہ و فریاد — حق نگہدار جانشینش باد
گو تمت کیست آن شہ ماجد — سید ما محمد عابد ❊
بسکہ در راہ حق فشردہ قدم — شد بزہد و صلاح و فقر و علم
تا قدم در راہ خدا برداشت — پائے بر نقش پائے شیخ گذاشت
عقل دنیاش و عقل دین دادند — کم باہل صفا چنین دادند
نیست حسن معاملہ آسان — بہ معرف بالمعاملہ انسان
ایکہ داری جبین چو ماہ مبین — بہر حق سوئے حال راز ببین
بو کہ از نور روئے انور تو ❊ — جلوہ حق بما نماید رد
فضل بیچارہ را درین غم و بیم — بہر این خاصگان بہ بخش کریم

شجرہ طیبہ حضرات پیران عظام خاندان چشت رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے و ہم علی مرتضٰے
ہم حسن ہم عبد واحد بو فضیل باصفا

ابن ادہم بو حذیفہ ہم ہبیرہ پاک دل
بہر ممشاد و ابو اسحاق و احمد باتقا

بو محمد ہم ابو یوسف مودود شریف
بہر عثمان معین الدین قطب رہنما

ہم فرید الدین علی احمد و ہم شمس و جلال
بہر عبد الحق و احمد ہم محمد مقتدا

عبد قدوس و جلال و ہم نظام و بو سعید
شاہ صادق ہم محمد ہم عزیزبے ریا۔

سید اعظم ہم جمال و ہم حیات و ہم غلام
ہم امیر الدین و ہم شیخ امام الاولیا

از برائے شہ محمد بخش و آں شاہ کریم
بہر عابد پاک کن از لوث عزم یا خدا

شجرہ خاندان حضرت قادریہ عابدیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از محمد عابد و ہم راج خان و اسمٰعیل
ہم غلام بدر دین فاخر محمد متقی

شاہ یحیٰی فضل و ہم سید محمد ہم جمال
ہم ضیا ر شیخ محمد ہم براہیم ولی

شہ بہاؤ الدین احمد حضرت سید حسن
شاہ موسیٰ ہم علی باتقا و مرشدی

بو محمد شاہ احمد حضرت عالیجناب
عبد رزاق عبد قادر بو سعید مولوی

بو الحسن بو فرح عبد الواحد و بو بکر شبلی
ہم جنید و سری سقطی و کرخی سرمدی

ہم رضا ہم کاظم و ہم جعفر و باقر امام
شاہ زین العابدین ہم شہ حسین ابن علی

وز علی مرتضٰے و ہم محمد مصطفٰے
پاک گردان سینہ ام از جملہ امراض دلی

شجرہ خاندان سہروردیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے و ہم علی فخر دین
ہم حسن بصری حبیب و شیخ داؤد متین

از پے معروف سری سقطی و حضرت جنید
ہم پے ممشاد و احمد صاحب علم الیقین۔

بو محمد ہم وجیہ الدین ضیا و ہم شہاب
ہم بہاؤ الدین و صدر الدین شاہ رکن دین

ہم جلال الدین مخدوم جہان گشت ولی
شاہ اجمل نیز بڈھن واقف اسرار دین

بہر درویش محمد عبد قدوس جلال
وز جلال الدین تا عابد کہ شد خلوت نشین

کن منور سینہ ام از نور ایمان با خدا
وز تلطف کن عطا توفیق کار راہ دین

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

از برائے مصطفٰے او بہر بو بکر عتیق
بہر سلمان بہر قاسم وز پے جعفر امام

بایزید بو الحسن باسلسلہ فیضان روح
جانشین بو علی شد بہر و طریقت شاد کام

یوسف و عبد خالق عارف محمود شاہ
ہم عزیز و شاہ بابا ہم امیر خوش کلام

ہم بہاء الدین و ہم عطار و یعقوب و عبید
عبد حق ہم شاہ اجمل بڈھن جنت خرام

بہر درویش محمد عبد قدوس جلال
وز جلال الدین ہمہ تا عابد عالی مقام

انہمہ اسمار عبّاد ست و ہم زہاد پاک
ہر کہ خواہد فیض گیرد ورد سازد صبح و شام

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات حاجی حسین خاں صاحب عابد مرحوم نتیجۂ فکر منشی محمد ابراہیم دبیر یادگار حضرت ظہیر ساکن رڑکی

سنکر وفات عابد پرہیزگار کی
لاکھوں نے بخشیں چھوڑ دیں لاکھوں نے دم نہیں

دیکھو ندیکھو چار طرف اب جہان میں
ایسا بشر نہیں کہ جسے اُن کا غم نہیں

وہ دل نہیں کوئی کہ جو محو الم نہو پھ
آج ایسی ایک آنکھ نہیں جسمیں نم نہیں

ہے ہے دم سفر نکہا اُن سے ایک نے
خالی بزرگ لوگوں سے ملک عدم نہیں۔

اپنا یہ قصبہ چھوڑ کے جاتے ہیں کس لئے
کیا دیوبند غیرت باغ ارم نہیں۔

اخبار ہائے ہند کے کالم سیاہ ہیں
افسوس اُنکی موت کا کیا کچھ رقم نہیں۔